روحِ مکاتیبِ اقبال

محمد عبداللہ قریشی

اقبال اکادمی پاکستان
۹۰-بی-۲-گلبرگ ۳ ○ لاہور

روحِ مکاتیبِ اقبال

محمد عبداللہ قریشی

نیشنل کمیٹی برائے صد سالہ تقریبات ولادت علامہ محمد اقبالؒ

اقبال اکادمی پاکستان

۹۰-بی-۲-گلبرگ ۳ ○ لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر : ڈاکٹر محمد معزالدین
ڈائریکٹر ، اقبال اکادمی پاکستان ، لاہور

طابع : محمد زرین خاں

مطبع : زرین آرٹ پریس ، 61 - ریلوے روڈ ، لاہور

تعداد : ۱۱۰۰

طبع اوّل : نومبر ۱۹۷۷ء

مؤرخِ کشمیر منشی محمد الدین فوق

کے نام

جنھوں نے مجھ میں تاریخ کا ذوق پیدا کیا

اور

جنھیں علامہ اقبالؒ محبت سے

''مجددِ کشامرہ''

کہا کرتے تھے

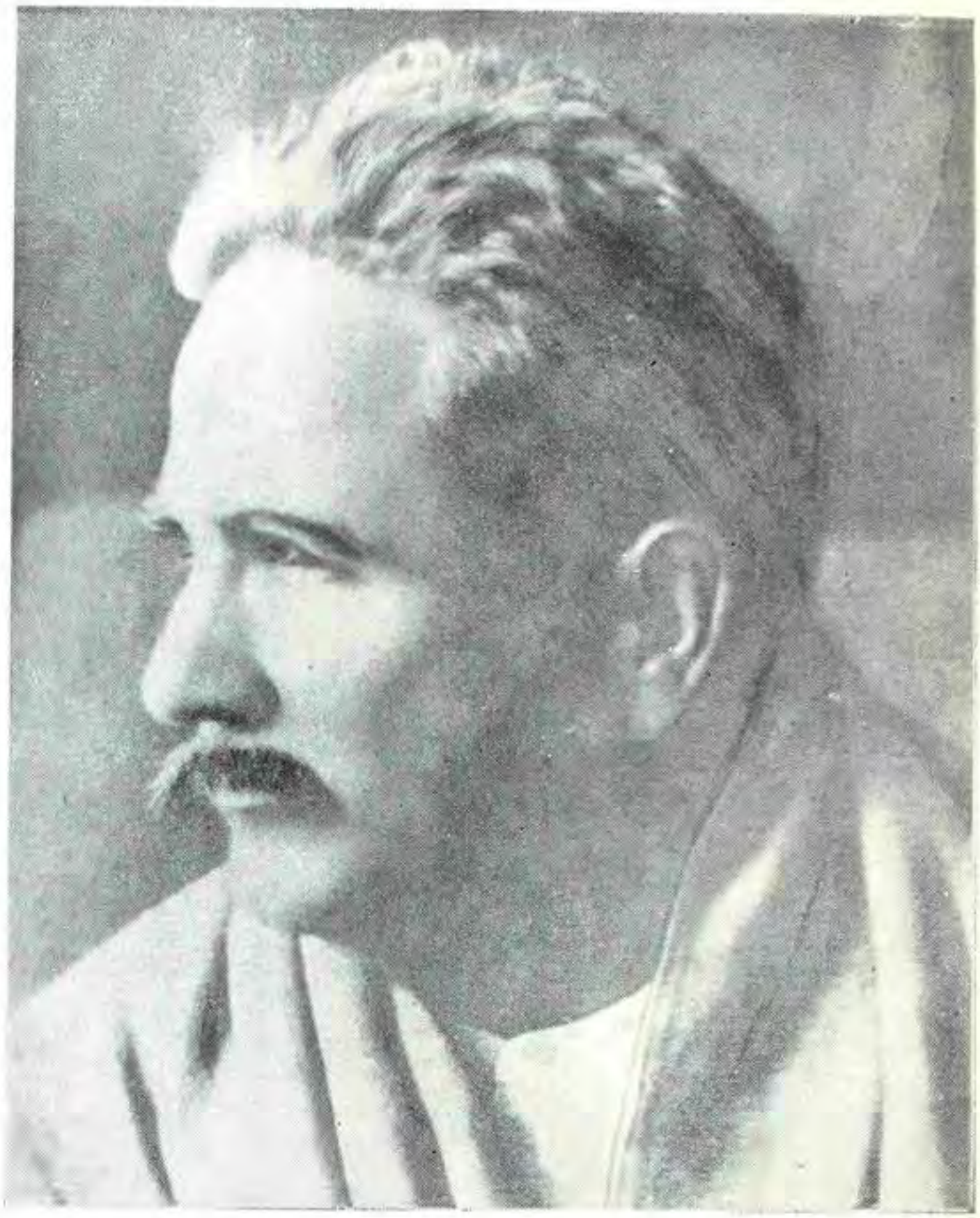

علّامہ مُحمّد اِقبالؒ

(۱۸۷۷ — ۱۹۳۸)

فہرست

تقریب - - - - - - - - - ٦٥

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
		۱۸۹۹ء	
۲۸	فروری	احسن مارہروی - - -	٦٩
		۱۹۰۰ء	
۲۰	اگست	منشی مجدالدین فوق - -	٦٩
		۱۹۰۲ء	
—		منشی سراج الدین - - -	۷۰
۱۱	مارچ	منشی سراج الدین - - -	۷۰
		۱۹۰۳ء	
۲۸	فروری	منشی مجدالدین فوق - -	۷۱
—	مارچ	حبیب الرحمٰن خاں شروانی -	۷۲
۲۵	مئی	حبیب الرحمٰن خاں شروانی -	۷۲
—		خواجہ غلام الحسنین - -	۷۲
—		سید تقی شاہ - - - -	۷۳

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
١٠	٦ اگست	حبیب الرحمٰن خاں شروانی -	٧٣
		١٩٠٤ء	
١١	٢٢ جولائی	خواجہ حسن نظامی - - -	٧٤
١٢	٧ اکتوبر	منشی محمد الدین فوق - -	٧٤
١٣	——	بابو عبدالمجید - - - -	٧٥
		١٩٠٥ء	
١٤	٢٢ فروری	شاطر مدراسی - - - -	٧٥
١٥	١٦ مارچ	شاطر مدراسی - - - -	٧٥
١٦	١٢ ستمبر	مولوی انشاء اللہ خاں - -	٧٦
١٧	٨ اکتوبر	خواجہ حسن نظامی - - -	٧٧
١٨	٢٥ نومبر	مولوی انشاء اللہ خاں - -	٧٧
		١٩٠٦ء	
١٩	——	منشی محمد الدین فوق - - -	٧٨
٢٠	——	منشی دیا نرائن نگم - - -	٧٨
٢١	——	خواجہ حسن نظامی - - -	٧٩
٢٢	٢٥ اپریل	خواجہ حسن نظامی - - -	٧٩
		١٩٠٧ء	
٢٣	٢٤ اپریل	عطیہ بیگم فیضی - - - -	٨٠
٢٤	١٦ نومبر	ویگے ناست - - - - -	٨٠
٢٥	١١ دسمبر	علی بخش - - - - - -	٨٠

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
		۱۹۰۸ء	
۲	۱۰ فروری	خواجہ حسن نظامی - - -	۸۱
۲	۲۹ اگست	منشی محمد الدین فوق - -	۸۱
۲	۲۹ اگست	عبدالرحمٰن شاطر مدراسی - -	۸۲
۲	۱۲ اکتوبر	خواجہ حسن نظامی - - -	۸۲
۳	— نومبر	خواجہ حسن نظامی - - -	۸۳
۳	۲۵ نومبر	خواجہ حسن نظامی - - -	۸۳
		۱۹۰۹ء	
۳	۴ جنوری	منشی تلوک چند محروم - -	۸۴
۳	۱۳ جنوری	عطیہ بیگم فیضی - - -	۸۴
۳	۱۴ جنوری	خواجہ حسن نظامی - - -	۸۵
۳	۲۸ مارچ	منشی غلام قادر فرخ - -	۸۵
۳	۹ اپریل	عطیہ بیگم فیضی - - -	۸۶
۳	۱۰ اپریل	شیخ عطاء اللہ - - - -	۸۶
۳	۱۷ اپریل	عطیہ بیگم فیضی - - -	۸۷
۳	۱۱ مئی	منشی محمد الدین فوق - -	۸۷
۴	— مئی	گشتی مراسلہ - - - -	۸۸
۴	۱۷ جولائی	عطیہ بیگم فیضی - - -	۸۸
۴	۲ اگست	خواجہ حسن نظامی - - -	۸۹
		۱۹۱۰ء	
۴	۱۱ مارچ	مولانا غلام قادر گرامی - -	۸۹

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۴۴	۳۰ مارچ	سیّد رضا علی وحشت - -	۸۹
۴۵	۳۰ مارچ	عطیہ بیگم فیضی - - -	۹۰
۴۶	۷ اپریل	عطیہ بیگم فیضی - - -	۹۱
۴۷	— جولائی	شیخ عبدالقادر - - - -	۹۱
۴۸	۲۲ اگست	گوہر علی خاں - - - -	۹۲
		۱۹۱۱ء	
۴۹	—	مولوی کرم الٰہی صوفی - -	۹۳
۵۰	۷ جولائی	عطیہ بیگم فیضی - - -	۹۴
۵۱	۶ اکتوبر	اکبر الٰہ آبادی - - -	۹۴
۵۲	۹ نومبر	اکبر الٰہ آبادی - - -	۹۵
۵۳	۱۴ دسمبر	عطیہ بیگم فیضی - - -	۹۵
۵۴	۱۴ دسمبر	عطیہ بیگم فیضی - - -	۹۶
۵۵	—	خواجہ حسن نظامی - - -	۹۶
۵۶	—	مولانا غلام قادر گرامی - -	۹۷
		۱۹۱۲ء	
۵۷	۱۲ جنوری	مولانا شبلی نعمانی - - -	۹۸
۵۸	۷ مارچ	منشی محمد الدین فوق - -	۹۸
۵۹	۲۴ جون	خواجہ حسن نظامی - -	۹۸
۶۰	۲۰ جولائی	سیّد عبدالغنی شاہ - - -	۹۹
۶۱	۳ ستمبر	مولانا غلام قادر گرامی - -	۹۹

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۶۲	۲ نومبر	مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی -	۹۹
۶۳	۴ دسمبر	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۰۰
۶۴	۷ دسمبر	شاکر صدیقی - - - -	۱۰۰
		۱۹۱۳ء	
۶۵	۱۱ اپریل	حاجی نواب محمد اسمٰعیل خاں -	۱۰۱
۶۶	جون، جولائی	خواجہ حسن نظامی - - -	۱۰۱
۶۷	یکم اکتوبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۰۲
۶۸	۲۶ اکتوبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۰۲
۶۹	۳ دسمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۰۳
۷۰	۲۷ دسمبر	خواجہ حسن نظامی - - -	۱۰۴
		۱۹۱۴ء	
۷۱	۲۳ جنوری	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۰۴
۷۲	۱۰ فروری	سردار امیر احمد خاں - -	۱۰۵
۷۳	۷ مارچ	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۰۵
۷۴	۲۲ اپریل	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۰۶
۷۵	۶ جون	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۰۶
۷۶	۱۳ جولائی	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۰۷
۷۷	——	مولانا شوکت علی - - -	۱۰۷
۷۸	——	حاجی بدرالدین احمد - -	۱۰۸
۷۹	۱۶ جولائی	اکبر الٰہ آبادی - - -	۱۰۸

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۸۰	۲۸ اگست	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۰۹
۸۱	۵ ستمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۰۹
۸۲	۲ اکتوبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۱۰
۸۳	۱۲ اکتوبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۱۱
۸۴	۱۱ نومبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۱۱
۸۵	۲۳ نومبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۱۲
۸۶	۵ دسمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۱۳
۸۷	۱۷ دسمبر	اکبر الٰہ آبادی - - -	۱۱۳
۸۸	۱۷ دسمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۱۴
۸۹	۲۸ دسمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۱۴

۱۹۱۵ء

۹۰	۱۸ جنوری	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۱۵
۹۱	۱۹ جنوری	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۱۵
۹۲	۲۵ جنوری	مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی -	۱۱۶
۹۳	۲۸ جنوری	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۱۶
۹۴	۶ فروری	خواجہ حسن نظامی - - -	۱۱۷
۹۵	۲۱ فروری	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۱۷
۹۶	۱۱ مارچ	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۱۸
۹۷	۱۷ اپریل	ضیاء الدین برنی - - -	۱۱۹
۹۸	۲۸ مارچ	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۱۹
۹۹	۱۲ اپریل	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۲۰

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۱۰۰	۲۰ اپریل	ضیاء الدین برنی - - - -	۱۲۰
۱۰۱	۵ مئی	مولانا غلام قادر گرامی - - -	۱۲۱
۱۰۲	۵ مئی	مہاراجہ کشن پرشاد - - -	۱۲۱
۱۰۳	۲۱ مئی	مہاراجہ کشن پرشاد - - -	۱۲۲
۱۰۴	۲۲ مئی	ضیاء الدین برنی - - - -	۱۲۲
۱۰۵	—	مُلاّ واحدی - - - - -	۱۲۳
۱۰۶	۱۹ جون	مہاراجہ کشن پرشاد - - -	۱۲۳
۱۰۷	۲۲ جون	شاکر صدیقی - - - - -	۱۲۴
۱۰۸	۶ جولائی	شاکر صدیقی - - - - -	۱۲۴
۱۰۹	۱۴ جولائی	مہاراجہ کشن پرشاد - - - -	۱۲۵
۱۱۰	۲۳ جولائی	منشی محمد الدین فوق - - - -	۱۲۵
۱۱۱	۱۳ اگست	شاکر صدیقی - - - - -	۱۲۶
۱۱۲	۱۴ اگست	شاکر صدیقی - - - - -	۱۲۶
۱۱۳	۲۲ اگست	شاکر صدیقی - - - - -	۱۲۶
۱۱۴	۳۰ اگست	مہاراجہ کشن پرشاد - - -	۱۲۷
۱۱۵	۹ ستمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - - -	۱۲۸
۱۱۶	— ستمبر	منشی پریم چند - - - -	۱۲۸
۱۱۷	۱۲ ستمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - - -	۱۲۹
۱۱۸	۳۰ ستمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - - -	۱۲۹
۱۱۹	۴ اکتوبر	منشی سراج الدین - - - -	۱۳۰
۱۲۰	۴ اکتوبر	منشی سراج الدین - - - -	۱۳۰
۱۲۱	۱۸ اکتوبر	اکبر الٰہ آبادی - - - -	۱۳۱

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۱۲۲	— اکتوبر	شاکر صدیقی - - - -	۱۳۱
۱۲۳	۲۵ اکتوبر	اکبر الٰہ آبادی - - -	۱۳۲
۱۲۴	۳۰ اکتوبر	ضیاء الدین برنی - - -	۱۳۲
۱۲۵	۲ نومبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۳۳
۱۲۶	۱۳ نومبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۳۳
۱۲۷	۱۳ نومبر	ایڈیٹر پیغام صلح - - -	۱۳۳
۱۲۸	۱۵ دسمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۳۴
۱۲۹	۲۱ دسمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۳۵
۱۳۰	۲۱ دسمبر	منشی محمد الدین فوق - -	۱۳۵
۱۳۱	۲۳ دسمبر	منشی محمد الدین فوق - -	۱۳۶
۱۳۲	۳۰ دسمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۳۶
۱۳۳	۳۰ دسمبر	خواجہ حسن نظامی - -	۱۳۷

۱۹۱۶ء

۱۳۴	۵ جنوری	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۳۸
۱۳۵	۱۹ جنوری	خان محمد نیازالدین خاں - -	۱۳۸
۱۳۶	۲۷ جنوری	اکبر الٰہ آبادی - - -	۱۳۹
۱۳۷	۳۰ جنوری	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۳۹
۱۳۸	۴ فروری	اکبر الٰہ آبادی - - -	۱۴۰
۱۳۹	۴ فروری	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۴۰
۱۴۰	۱۰ فروری	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۴۱
۱۴۱	۱۳ فروری	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۱۴۱

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۱۴۲	——	مولوی فتح محمد خاں - -	۱۴۲
۱۴۳	۲۴ فروری	شاہ سلیمان پھلواروی - -	۱۴۲
۱۴۴	——	مولوی عبدالرؤف شوق - -	۱۴۳
۱۴۵	— مارچ	شاکر صدیقی - - - -	۱۴۳
۱۴۶	۸ مارچ	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۴۴
۱۴۷	۹ مارچ	شاہ سلیمان پھلواروی - -	۱۴۵
۱۴۸	۱۳ مارچ	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۱۴۵
۱۴۹	۱۹ مارچ	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۱۴۵
۱۵۰	۳ اپریل	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۴۶
۱۵۱	۱۴ اپریل	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۴۶
۱۵۲	۸ مئی	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۴۷
۱۵۳	۱۰ مئی	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۴۸
۱۵۴	۱۲ مئی	غازی عبدالرحمٰن - - -	۱۴۹
۱۵۵	۱۴ جون	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۴۹
۱۵۶	۲۴ جون	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۵۰
۱۵۷	۸ جولائی	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۱۵۰
۱۵۸	۱۰ جولائی	سراج الدین پال - - -	۱۵۱
۱۵۹	۱۰ جولائی	سیّد فصیح اللہ کاظمی الٰہ آبادی	۱۵۲
۱۶۰	۱۴ جولائی	سراج الدین پال - - -	۱۵۲
۱۶۱	۱۴ جولائی	سیّد فصیح اللہ کاظمی الٰہ آبادی	۱۵۳
۱۶۲	۱۹ جولائی	سراج الدین پال - - -	۱۵۳
۱۶۳	۲۶ جولائی	منشی محمد الدین فوق - -	۱۵۴

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۱۶۴	۱۲ اگست	کیفی چریا کوٹی - - -	۱۵۴
۱۶۵	۳۱ اگست	ضیاء الدین برنی - - - -	۱۵۴
۱۶۶	۶ ستمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۵۵
۱۶۷	۱۱ ستمبر	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۱۵۵
۱۶۸	۳۱ اکتوبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۵۶
۱۶۹	یکم نومبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۱۵۷
۱۷۰	یکم نومبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۵۷
۱۷۱	۱۲ نومبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۱۵۸
۱۷۲	۴ دسمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۵۸
۱۷۳	۶ دسمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۵۹
۱۷۴	۱۷ دسمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۵۹
۱۷۵	۱۸ دسمبر	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۶۰

۱۹۱۷ء

۱۷۶	۵ جنوری	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۶۰
۱۷۷	۹ جنوری	مولوی الف دین - - -	۱۶۱
۱۷۸	۲۶ جنوری	خواجہ حسن نظامی - - -	۱۶۱
۱۷۹	۷ فروری	خان محمد نیازالدین خاں - -	۱۶۲
۱۸۰	۸ فروری	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۶۳
۱۸۱	۱۲ فروری	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۶۳
۱۸۲	۱۹ فروری	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۶۴
۱۸۳	۲۳ فروری	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۶۴

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۱۸۴	۲۳ فروری	سیّد فصیح اللہ کاظمی - -	۱۶۵
۱۸۵	۲ مارچ	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۱۶۶
۱۸۶	۶ مارچ	منشی محمد الدین فوق - -	۱۶۶
۱۸۷	۷ مارچ	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۶۷
۱۸۸	۸ مارچ	محمد الیاس برنی - - - -	۱۶۷
۱۸۹	۱۸ مارچ	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۶۸
۱۹۰	۲۱ مارچ	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۱۶۸
۱۹۱	۲۲ مارچ	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۶۹
۱۹۲	۱۰ اپریل	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۶۹
۱۹۳	۱۵ اپریل	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۷۰
۱۹۴	۱۷ اپریل	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۷۱
۱۹۵	۲۹ اپریل	محمد امین زبیری - - - -	۱۷۱
۱۹۶	یکم مئی	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۷۲
۱۹۷	۳ مئی	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۷۲
۱۹۸	۳ مئی	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۷۲
۱۹۹	۷ مئی	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۷۳
۲۰۰	۱۹ مئی	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۷۳
۲۰۱	۲۱ مئی	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۷۴
۲۰۲	۸ جون	منشی محمد الدین فوق - -	۱۷۴
۲۰۳	۱۴ جون	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۷۵
۲۰۴	۲۷ جون	خان محمد نیازالدین خاں - -	۱۷۶

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۲۰۵	۲۸ جون	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۷۶
۲۰۶	۳۰ جون	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۷۷
۲۰۷	یکم جولائی	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۷۷
۲۰۸	۳ جولائی	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۷۸
۲۰۹	۶ جولائی	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۷۸
۲۱۰	۱۰ جولائی	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۷۹
۲۱۱	۱۳ جولائی	شیخ فرید احمد - - -	۱۷۹
۲۱۲	۱۶ جولائی	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۸۰
۲۱۳	۱۶ جولائی	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۸۰
۲۱۴	۱۹ جولائی	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۸۱
۲۱۵	۲۷ جولائی	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۸۱
۲۱۶	۷ اگست	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۸۲
۲۱۷	۱۴ اگست	مہاراجہ کشن پرشاد - - -	۱۸۲
۲۱۸	۱۸ اگست	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۸۳
۲۱۹	۲۲ اگست	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۸۳
۲۲۰	۳ ستمبر	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۸۴
۲۲۱	۷ ستمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۸۴
۲۲۲	۲ اکتوبر	محمد الیاس برنی - - - -	۱۸۵
۲۲۳	۶ اکتوبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۸۵
۲۲۴	۶ اکتوبر	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۸۶
۲۲۵	۷ اکتوبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۸۶
۲۲۶	۱۱ اکتوبر	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۸۷

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۲۲۷	۱۳ اکتوبر	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۸۷
۲۲۸	— اکتوبر	مولانا غلام قادر گرامی - -	۱۸۸
۲۲۹	۴ نومبر	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۱۸۸
۲۳۰	۱۳ نومبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۱۸۹
۲۳۱	۲۳ نومبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۸۹
۲۳۲	۲۷ نومبر	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۱۸۹
۲۳۳	۱۲ دسمبر	مولانا گرامی - - - -	۱۹۰
۲۳۴	— دسمبر	سجاد مرزا - - - -	۱۹۰
۲۳۵	۱۹ دسمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۹۱
۲۳۶	۲۷ دسمبر	مولانا گرامی - - -	۱۹۱
۲۳۷	۲۷ دسمبر	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۱۹۲

۱۹۱۸ء

۲۳۸	۱۱ جنوری	خواجہ حسن نظامی - - -	۱۹۲
۲۳۹	۱۲ جنوری	پروفیسر محمد اکبر منیر - -	۱۹۳
۲۴۰	۱۵ جنوری	مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی	۱۹۳
۲۴۱	۲۰ جنوری	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۹۴
۲۴۲	—	میر ولی اللہ ایبٹ آبادی - -	۱۹۵
۲۴۳	یکم فروری	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۹۵
۲۴۴	۹ مارچ	خان محمد نیازالدین خاں - -	۱۹۶
۲۴۵	۲۰ مارچ	خان محمد نیازالدین خاں - -	۱۹۶
۲۴۶	۱۰ اپریل	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۱۹۷

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۲۴۷	۲۸ اپریل	سیّد سلیمان ندوی - - -	۱۹۷
۲۴۸	۱۰ مئی	سیّد سلیمان ندوی - - -	۱۹۸
۲۴۹	۲۳ مئی	سیّد سلیمان ندوی - - -	۱۹۸
۲۵۰	——	مولانا گرامی - - - -	۱۹۹
۲۵۱	۸ جون	کپتن منظور حسین - - -	۱۹۹
۲۵۲	۱۰ جون	مولانا گرامی - - - -	۲۰۰
۲۵۳	۱۱ جون	اکبر الٰہ آبادی - - -	۲۰۰
۲۵۴	۱۱ جون	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۲۰۱
۲۵۵	——	منشی محمد الدین فوق - -	۲۰۱
۲۵۶	۴ جولائی	میاں محمد شاہنواز - - -	۲۰۲
۲۵۷	۱۱ جولائی	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۲۰۲
۲۵۸	۲۰ جولائی	اکبر الٰہ آبادی - - -	۲۰۳
۲۵۹	۲۵ جولائی	اکبر الٰہ آبادی - - -	۲۰۳
۲۶۰	۲۶ جولائی	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۰۴
۲۶۱	۱۳ اگست	اکبر الٰہ آبادی - - -	۲۰۴
۲۶۲	۱۲ ستمبر	مولوی عزیزالدین احمد عظامی	۲۰۵
۲۶۳	۱۴ ستمبر	اکبر الٰہ آبادی - - -	۲۰۵
۲۶۴	۳ اکتوبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۲۰۶
۲۶۵	۱۲ اکتوبر	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۰۷
۲۶۶	۱۲ اکتوبر	مولانا گرامی - - - -	۲۰۷
۲۶۷	۲۳ اکتوبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۲۰۸
۲۶۸	۲۸ اکتوبر	اکبر الٰہ آبادی - - -	۲۰۸

نمبر شمار	تاریخ	بنام				صفحہ
۲۶۹	۲۹ اکتوبر	خان محمد نیازالدین خاں	-	-	-	۲۰۹
۲۷۰	۳۰ اکتوبر	سیّد سلیمان ندوی	-	-	-	۲۰۹
۲۷۱	۴ نومبر	مولانا گرامی	-	-	-	۲۱۰
۲۷۲	۱۲ نومبر	خان محمد نیازالدین خاں	-	-	-	۲۱۰
۲۷۳	۲۰ نومبر	سیّد سلیمان ندوی	-	-	-	۲۱۰
۲۷۴	۲۰ نومبر	مولانا گرامی	-	-	-	۲۱۱
۲۷۵	۲۸ نومبر	اکبر الٰہ آبادی	-	-	-	۲۱۲
۲۷۶	۲ دسمبر	مولانا گرامی	-	-	-	۲۱۲
۲۷۷	۲ دسمبر	سیّد سلیمان ندوی	-	-	-	۲۱۳
۲۷۸	۸ دسمبر	سیّد سلیمان ندوی	-	-	-	۲۱۳
۲۷۹	۱۴ دسمبر	مولوی نجم الغنی رامپوری			-	۲۱۴
۲۸۰	۱۶ دسمبر	منشی محمد الدین فوق	-	-		۲۱۵
۲۸۱	۲۸ دسمبر	منشی محمد الدین فوق	-	-		۲۱۵
۲۸۲	۲۳ مئی	سیّد محمد سبطین	-	-	-	۲۱۵

۱۹۱۹ء

۲۸۳	۳ جنوری	سیّد شوکت حسین	-	-	-	۲۱۶
۲۸۴	۶ جنوری	سیّد شوکت حسین	-	-		۲۱۶
۲۸۵	۲۸ جنوری	خان محمد نیازالدین خاں	-	-		۲۱۷
۲۸۶	۵ فروری	خان محمد نیازالدین خاں	-	-		۲۱۷
۲۸۷	۷ فروری	ڈاکٹر سیّد محمد حسین	-	-		۲۱۸
۲۸۸	۱۱ فروری	خان محمد نیازالدین خاں	-	-		۲۱۹

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۲۸۹	۱۴ فروری	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۱۹
۲۹۰	۱۶ فروری	مولانا گرامی - - - -	۲۲۰
۲۹۱	۲۱ فروری	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۲۲۰
۲۹۲	۲۵ فروری	منشی محمد الدین فوق - -	۲۲۱
۲۹۳	۲۶ فروری	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۲۲۱
۲۹۴	فروری،مارچ	مولانا گرامی - - - -	۲۲۲
۲۹۵	۱۳ مارچ	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۲۲
۲۹۶	۱۶ مارچ	مولانا گرامی - - - -	۲۲۳
۲۹۷	۲۱ مارچ	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۲۳
۲۹۸	۲۳ مارچ	سیّد سلیمان ندوی - - -	۲۲۴
۲۹۹	۲۹ مارچ	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۲۲۵
۳۰۰	۲۹ مارچ	حاجی محمد احمد خاں سیتاپوری	۲۲۵
۳۰۱	۳ - اپریل	سیّد سلیمان ندوی - - -	۲۲۶
۳۰۲	۲۰ اپریل	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۲۶
۳۰۳	۲۰ اپریل	اکبر الٰہ آبادی - - -	۲۲۷
۳۰۴	۲۵ اپریل	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۲۲۷
۳۰۵	۱۷ مئی	حافظ محمد اسلم جیراجپوری -	۲۲۸
۳۰۶	۱۹ مئی	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۲۸
۳۰۷	۱۶ جولائی	شیخ نور محمد - - - -	۲۲۹
۳۰۸	۲۶ اگست	سیّد سلیمان ندوی - - -	۲۲۹
۳۰۹	۳۰ اگست	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۳۰
۳۱۰	۴ ستمبر	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۲۳۰

نمبر شمار	تاریخ	بنام		صفحہ
۳۱۱	۴ ستمبر	وحید احمد مدیر "نقیب"	-	۲۳۱
۳۱۲	۱۷ ستمبر	سیّد سلیمان ندوی -	- -	۲۳۱
۳۱۳	۱۷ ستمبر	مہاراجہ کشن پرشاد	- -	۲۳۲
۳۱۴	۲۷ ستمبر	سیّد سلیمان ندوی -	- -	۲۳۲
۳۱۵	۷ اکتوبر	مہاراجہ کشن پرشاد	- -	۲۳۳
۳۱۶	۱۰ اکتوبر	سیّد سلیمان ندوی -	- -	۲۳۳
۳۱۷	۱۴ اکتوبر	خان محمد نیازالدین خاں	- -	۲۳۴
۳۱۸	۱۴ اکتوبر	خان محمد نیازالدین خاں	- -	۲۳۴
۳۱۹	۱۹ اکتوبر	خان محمد نیازالدین خاں	- -	۲۳۵
۳۲۰	۴ نومبر	عبدالعلی شوق سندیلوی -	-	۲۳۵
۳۲۱	۹ نومبر	خان محمد نیازالدین خاں	- -	۲۳۶
۳۲۲	۱۰ نومبر	سیّد سلیمان ندوی -	- -	۲۳۷
۳۲۳	۱۸ نومبر	وحید احمد مسعود بدایونی	-	۲۳۷
۳۲۴	۲۷ نومبر	وحید احمد مسعود بدایونی	-	۲۳۸
۳۲۵	۱۵ دسمبر	مہاراجہ کشن پرشاد	- -	۲۳۸
۳۲۶	۱۵ دسمبر	خان محمد نیازالدین خاں	- -	۲۳۹
۳۲۷	۱۹ دسمبر	خان محمد نیاز الدین خاں	- -	۲۳۹
۳۲۸	۲۵ دسمبر	خان محمد نیاز الدین خاں	- -	۲۳۹

۱۹۲۰ء

۳۲۹	۴ جنوری	مولانا گرامی -	- - -	۲۴۰
۳۳۰	۱۲ جنوری	محمد ادریس	- - -	۲۴۰
۳۳۱	۱۱ فروری	خان محمد نیاز الدین خاں	-	۲۴۱

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۳۳۲	۹ مارچ	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۴۱
۳۳۳	۱۷ مارچ	اکبر الٰہ آبادی - - -	۲۴۲
۳۳۴	——	شیخ اعجاز احمد - - -	۲۴۲
۳۳۵	۱۸ مارچ	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۴۳
۳۳۶	۸ اپریل	مولانا اکبر شاہ خاں - -	۲۴۳
۳۳۷	۱۰ اپریل	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۴۴
۳۳۸	۱۶ اپریل	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۴۴
۳۳۹	۲۱ اپریل	پروفیسر محمد اکبر منیر - -	۲۴۵
۳۴۰	۱۱ مئی	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۴۵
۳۴۱	——	عبدالعلی شوق سندیلوی - -	۲۴۶
۳۴۲	۱۸ مئی	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۲۴۶
۳۴۳	۲۱ مئی	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۲۴۷
۳۴۴	۱۰ جون	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۲۴۷
۳۴۵	——	شیخ نور محمد (والدِ اقبال) -	۲۴۸
۳۴۶	۱۲ جولائی	مولانا گرامی - - - -	۲۴۸
۳۴۷	— جولائی	مولانا گرامی - - - -	۲۴۹
۳۴۸	۱۹ جولائی	مولانا گرامی - - - -	۲۴۹
۳۴۹	۴ اگست	پروفیسر محمد اکبر منیر - -	۲۵۰
۳۵۰	۳ ستمبر	فقیر سیّد سراج الدین - -	۲۵۰
۳۵۱	۲۱ ستمبر	کیفی چریا کوٹی - - -	۲۵۱

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۳۵۲	۲۴ ستمبر	شاہ اسد الرحمٰن قدسی - -	۲۵۱
۳۵۳	۲۸ ستمبر	حاجی محمد احمد خاں ستیاپوری -	۲۵۲
۳۵۴	۱۰ اکتوبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۲۵۲
۳۵۵	——	شیخ نور محمد - - - -	۲۵۲
۳۵۶	۲۷ اکتوبر	منشی محمد الدین فوق - -	۲۵۳
۳۵۷	۲۸ اکتوبر	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۵۴
۳۵۸	۷ نومبر	مولانا گرامی - - - -	۲۵۴
۳۵۹	۱۵ نومبر	مدیر روزنامہ 'زمیندار' - -	۲۵۵
۳۶۰	۲۲ نومبر	حکیم سیّد رحمت اللہ شاہ -	۲۵۶
۳۶۱	۲ دسمبر	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۵۶
۳۶۲	۲۳ دسمبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۲۵۷
۳۶۳	۲۳ دسمبر	ضیاء الدین برنی - - -	۲۵۷

۱۹۲۱ء

۳۶۴	۱۰ جنوری	شیخ اعجاز احمد - - -	۲۵۸
۳۶۵	۲۱ جنوری	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۵۸
۳۶۶	——	عبدالعلی شوق سندیلوی - -	۲۵۹
۳۶۷	۱۳ مارچ	منشی محمد الدین فوق - -	۲۵۹
۳۶۸	۲۴ مارچ	مولانا گرامی - - - -	۲۶۰
۳۶۹	۳۱ مارچ	مولانا گرامی - - - -	۲۶۱
۳۷۰	۲۳ اپریل	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۲۶۱
۳۷۱	۱۷ جون	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۲۶۲

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۳۷۲	۱۸ جون	ماسٹر طالع محمد - - -	۲۶۲
۳۷۳	——	نور الٰہی محمد عمر - - -	۲۶۳
۳۷۴	۱۱ جولائی	منشی سراج الدین - - -	۲۶۳
۳۷۵	۱۴ جولائی	مولانا گرامی - - - -	۲۶۴
۳۷۶	۲۰ جولائی	مولانا گرامی - - - -	۲۶۴
۳۷۷	۱۳ اگست	منشی سراج الدین - - -	۲۶۵
۳۷۸	۳۰ اگست	وحید احمد مسعود بدایونی -	۲۶۶
۳۷۹	۷ ستمبر	وحید احمد مسعود بدایونی -	۲۶۶
۳۸۰	۱۶ ستمبر	مولانا گرامی - - - -	۲۶۷
۳۸۱	۵ اکتوبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۲۶۸
۳۸۲	۱۱ اکتوبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۲۶۸
۳۸۳	۱۳ اکتوبر	میر غلام بھیک نیرنگ - -	۲۶۹
۳۸۴	——	نسیم بک ایجنسی دہلی - -	۲۶۹
۳۸۵	۲۷ اکتوبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۲۷۰
۳۸۶	۲۸ نومبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۲۷۰
۳۸۷	۸ دسمبر	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۷۱
۳۸۸	۱۳ دسمبر	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۷۱
۳۸۹	۱۶ دسمبر	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۷۲
۳۹۰	۲۵ دسمبر	مولانا گرامی - - -	۲۷۲
۳۹۱	۲۹ دسمبر	مولانا گرامی - - - -	۲۷۳
۳۹۲	۳۰ دسمبر	مولانا گرامی - - -	۲۷۳

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
		۱۹۲۲ء	
۳۹۳	۴ جنوری	میر غلام بھیک نیرنگ - -	۲۷۴
۳۹۴	۵ جنوری	مولانا گرامی - - - -	۲۷۵
۳۹۵	۶ جنوری	مولانا عبدالماجد دریابادی -	۲۷۵
۳۹۶	۶ جنوری	مولانا گرامی - - - - -	۲۷۶
۳۹۷	۶ جنوری	شیخ عطاء اللہ - - - - -	۲۷۶
۳۹۸	۷ جنوری	مولانا گرامی - - - - -	۲۷۷
۳۹۹	۱۰ جنوری	مولانا گرامی - - - - -	۲۷۷
۴۰۰	۱۱ جنوری	مولانا گرامی - - - - -	۲۷۸
۴۰۱	۱۴ جنوری	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۲۷۸
۴۰۲	۲۵ جنوری	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۲۷۹
۴۰۳	۲۵ جنوری	مولانا گرامی - - - - -	۲۷۹
۴۰۴	۳۰ جنوری	پروفیسر محمد اکبر منیر - -	۲۸۰
۴۰۵	۳ فروری	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۲۸۰
۴۰۶	۶ فروری	مولانا گرامی - - - - -	۲۸۱
۴۰۷	۹ فروری	مولانا گرامی - - - -	۲۸۲
۴۰۸	۱۰ فروری	مولانا گرامی - - - - -	۲۸۳
۴۰۹	۱۷ فروری	مولانا گرامی - - - - -	۲۸۳
۴۱۰	۲۲ فروری	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۲۸۴
۴۱۱	۱۲ مارچ	پیرزادہ غلام احمد مہجور -	۲۸۴
۴۱۲	۱۸ مارچ	خان محمد نیازالدین خاں - -	۲۸۵
۴۱۳	۲۳ مارچ	مولانا گرامی - - - -	۲۸۵

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۳۱۴	——	پروفیسر محمد اکبر منیر - -	۲۸۶
۳۱۵	——	شیخ اعجاز احمد - - -	۲۸۶
۳۱۶	۱۲ اپریل	مولانا گرامی - - - -	۲۸۷
۳۱۷	۱۲ اپریل	ضیاء الدین برنی - - -	۲۸۸
۳۱۸	۱۲ اپریل	مولانا اکبر شاہ خاں - -	۲۸۸
۳۱۹	۱۷ اپریل	مولانا عبدالماجد دریا بادی -	۲۸۸
۳۲۰	۲۰ اپریل	منشی سراج الدین - - -	۲۸۹
۳۲۱	۲۰ اپریل	سیّد سلیمان ندوی - - -	۲۸۹
۳۲۲	۲۲ اپریل	شفاعت اللہ خاں - - -	۲۹۰
۳۲۳	——	عبدالعلی شوق سندیلوی - -	۲۹۰
۳۲۴	۲۴ اپریل	مولانا گرامی - - - -	۲۹۱
۳۲۵	۱۴ مئی	مولانا گرامی - - - -	۲۹۱
۳۲۶	۱۵ مئی	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۲۹۲
۳۲۷	۱۶ مئی	مولانا گرامی - - - -	۲۹۲
۳۲۸	۱۷ مئی	اکبر شاہ خاں نجیب آبادی -	۲۹۳
۳۲۹	۲۴ مئی	مولانا گرامی - - - -	۲۹۳
۳۳۰	۲۲ جون	مولانا گرامی - - - -	۲۹۴
۳۳۱	۲۹ مئی	سیّد سلیمان ندوی - - -	۲۹۴
۳۳۲	۲۶ جون	مولانا گرامی - - - -	۳۹۵
۳۳۳	۵ جولائی	سیّد سلیمان ندوی - - -	۲۹۵
۳۳۴	۱۰ جولائی	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۲۹۶
۳۳۵	۳ اگست	سیّد سلیمان ندوی - - -	۲۹۶

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۴۳۶	۱۳ اگست	سید محمد سعید الدین جعفری -	۲۹۶
۴۳۷	۱۷ اگست	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۲۹۷
۴۳۸	۱۷ اگست	ماسٹر طالع محمد - - - -	۲۹۷
۴۳۹	۲۲ اگست	سیّد سلیمان ندوی - - -	۲۹۸
۴۴۰	۲۵ اگست	میر خورشید احمد - - -	۲۹۸
۴۴۱	یکم ستمبر	پیرزادہ ابراہیم حنیف - -	۲۹۹
۴۴۲	۲۲ ستمبر	مولانا محمد اکبر شاہ خاں -	۳۰۰
۴۴۳	۲۷ ستمبر	خواجہ حسن نظامی - - -	۳۰۰
۴۴۴	۴ اکتوبر	مولانا گرامی - - - -	۳۰۱
۴۴۵	۱۱ اکتوبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۳۰۱
۴۴۶	۲۶ اکتوبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۳۰۲
۴۴۷	۱۱ نومبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۳۰۳
۴۴۸	۲۸ نومبر	صغرا بیگم ہمایوں مرزا - -	۳۰۳
۴۴۹	— دسمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۳۰۳
۴۵۰	۱۰ دسمبر	مولانا گرامی - - - -	۳۰۴
۴۵۱	۱۳ دسمبر	میر خورشید احمد - - -	۳۰۵
۴۵۲	۱۶ دسمبر	خان محمد نیازالدین خاں - -	۳۰۵
۴۵۳	۱۹ دسمبر	منشی محمد الدین فوق - -	۳۰۶
۴۵۴	۱۹ دسمبر	خان محمد نیازالدین خاں - -	۳۰۶
۴۵۵	— دسمبر	خواجہ حسن نظامی - -	۳۰۷
۴۵۶	— دسمبر	سیّد سجاد حیدر یلدرم - -	۳۰۷

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۴۵۷	۲۹ دسمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۳۰۸
۴۵۸	——	ملک ابوالمحمود ہدایت اللہ -	۳۰۸

۱۹۲۳ء

۴۵۹	۲۴ جنوری	مہاراجہ کشن پرشاد - - -	۳۰۹
۴۶۰	۲۳ فروری	مولانا گرامی - - - -	۳۰۹
۴۶۱	۲۸ فروری	صغرا بیگم ہمایوں مرزا - -	۳۱۰
۴۶۲	۴ مارچ	منشی محمد الدین فوق - - -	۳۱۰
۴۶۳	۸ مارچ	مولانا گرامی - - - -	۳۱۱
۴۶۴	۱۲ مارچ	خان محمد نیازالدین خاں - -	۳۱۱
۴۶۵	۱۹ مارچ	مہاراجہ کشن پرشاد - - -	۳۱۲
۴۶۶	۱۸ مئی	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۳۱۲
۴۶۷	۲۵ مئی	خان محمد نیازالدین خاں - -	۳۱۳
۴۶۸	۲۶ مئی	میر خورشید احمد - - -	۳۱۳
۴۶۹	۳۱ مئی	میر خورشید احمد - - - -	۳۱۴
۴۷۰	یکم جون	میر خورشید احمد - - - -	۳۱۴
۴۷۱	۱۱ جون	سیّد ضامن نقوی - - - -	۳۱۴
۴۷۲	۲۰ جون	میر خورشید احمد - - -	۳۱۵
۴۷۳	۲۳ جون	ایڈیٹر 'زمیندار' - - -	۳۱۵
۴۷۴	۲۵ جون	خان محمد نیازالدین خاں - -	۳۱۶
۴۷۵	۲۶ جون	میر خورشید احمد - - -	۳۱۷
۴۷۶	۲۹ جون	سیّد شاہ نظیر احمد ہاشمی -	۳۱۷

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۴۷۷	۲۰ جولائی	خان محمد نیازالدین خاں - -	۳۱۸
۴۷۸	——	شیخ مبارک علی - - -	۳۱۸
۴۷۹	۲۳ جولائی	جسٹس شیخ دین محمد - - -	۳۱۸
۴۸۰	۲۴ جولائی	سیّد محمد سعیدالدین جعفری -	۳۱۹
۴۸۱	۲۸ جولائی	خان محمد نیازالدین خاں - -	۳۱۹
۴۸۲	۲ اگست	خان محمد نیازالدین خاں - -	۳۲۰
۴۸۳	۱۹ اگست	سردار عبدالرب خاں نشتر -	۳۲۰
۴۸۴	۲۲ اگست	مولانا گرامی - - - -	۳۲۱
۴۸۵	۲۷ اگست	مولانا گرامی - - - -	۳۲۱
۴۸۶	——	شیخ مبارک علی - - -	۳۲۲
۴۸۷	۱۰ ستمبر	خان محمد نیازالدین خاں - -	۳۲۲
۴۸۸	۲۹ ستمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۳۲۲
۴۸۹	۱۱ اکتوبر	مولانا عبدالماجد دریا بادی -	۳۲۳
۴۹۰	۱۱ اکتوبر	مولانا گرامی - - - -	۳۲۴
۴۹۱	۱۴ اکتوبر	صغرا بیگم ہمایوں مرزا - -	۳۲۴
۴۹۲	۱۸ اکتوبر	مولانا گرامی - - - -	۳۲۴
۴۹۳	۲۱ اکتوبر	مولانا گرامی - - - -	۳۲۵
۴۹۴	۲۴ اکتوبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۳۲۶
۴۹۵	۳ نومبر	مولانا عبدالماجد دریابادی -	۳۲۶
۴۹۶	۱۴ نومبر	سیّد محمد سعیدالدین جعفری -	۳۲۷
۴۹۷	——	ڈاکٹر سیّد یامین ہاشمی -	۳۲۷

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
		۱۹۲۴ء	
۴۹۸	۱۴ جنوری	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۳۲۸
۴۹۹	۲۰ جنوری	خان محمد نیازالدین خاں - -	۳۲۸
۵۰۰	۲۳ جنوری	سیّد سلیمان ندوی - - -	۳۲۹
۵۰۱	یکم فروری	سیّد سلیمان ندوی - - -	۳۲۹
۵۰۲	۲ فروری	محمد اکبر منیر - - - -	۳۳۰
۵۰۳	۱۱ فروری	خان محمد نیازالدین خاں - -	۳۳۰
۵۰۴	۲۲ اپریل	خان محمد نیازالدین خاں - -	۳۳۱
۵۰۵	یکم مئی	سیّد سلیمان ندوی - - -	۳۳۱
۵۰۶	۲ مئی	پروفیسر محمد شفیع - - -	۳۳۲
۵۰۷	۱۴ مئی	سیّد سلیمان ندوی - - -	۳۳۲
۵۰۸	۲۴ جون	شاکر صدیقی - - - -	۳۳۳
۵۰۹	۳۰ جون	منشی محمد الدین فوق - -	۳۳۳
۵۱۰	۱۳ جولائی	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۳۳۳
۵۱۱	۱۷ اگست	حکیم محمد یوسف حسن - -	۳۳۴
۵۱۲	۱۸ اگست	سیّد سلیمان ندوی - - -	۳۳۴
۵۱۳	۱۹ اگست	سیّد سلیمان ندوی - - -	۳۳۵
۵۱۴	۲۵ اگست	شاد عظیم آبادی - - -	۲۳۵
۵۱۵	۲۶ اگست	شیخ مبارک علی - - -	۳۳۶
۵۱۶	۲۷ اگست	سیّد سلیمان ندوی - - -	۳۳۶
۵۱۷	——	سر اکبر حیدری - - -	۳۳۶

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۵۱۸	۵ ستمبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۳۳۷
۵۱۹	۱۶ اکتوبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۳۳۸
۵۲۰	——	شیخ اعجاز احمد - - -	۳۳۸
۵۲۱	۱۹ اکتوبر	مسٹر سمتھ - - - -	۳۳۹
۵۲۲	۱۹ اکتوبر	مولانا گرامی - - - -	۳۳۹
۵۲۳	۲۲ اکتوبر	شیخ عطا محمد - - - -	۳۴۰
۵۲۴	۲۵ اکتوبر	مولانا گرامی - - - -	۳۴۰
۵۲۵	۲۶ نومبر	مولانا عبدالماجد دریابادی -	۳۴۱
۵۲۶	۲۹ نومبر	خان محمد نیاز الدین خاں -	۳۴۱
۵۲۷	۷ دسمبر	چودھری غلام رسول مہر -	۲۴۲
۵۲۸	۲۲ دسمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۳۴۲
۵۲۹	۲۳ دسمبر	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۳۴۳

۱۹۲۵ء

۵۳۰	۴ جنوری	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۳۴۳
۵۳۱	۱۹ جنوری	پروفیسر میاں محمد شریف - -	۳۴۴
۵۳۲	۲۰ جنوری	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۳۴۴
۵۳۳	۶ مارچ	پروفیسر سردار محمد - - -	۳۴۵
۵۳۴	——	چودھری غلام رسول مہر -	۳۴۵
۵۳۵	۱۷ مارچ	پروفیسر محمد اکبر منیر - -	۳۴۵
۵۳۶	۲۲ مارچ	مولانا عبدالماجد دریابادی - -	۳۴۶
۵۳۷	——	مولانا اکبر شاہ خاں - -	۳۴۶

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۵۳۸	۲۴ اپریل	عبدالرحمٰن چغتائی - - -	۳۴۷
۵۳۹	۷ مئی	سیّد نصیرالدین ہاشمی - -	۳۴۷
۵۴۰	۲۳ اگست	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی - -	۳۴۸
۵۴۱	۲ ستمبر	صوفی غلام مصطفٰی تبسّم -	۳۴۸
۵۴۲	۶ ستمبر	صوفی غلام مصطفٰی تبسّم -	۳۴۹
۵۴۳	۶ ستمبر	صوفی غلام مصطفٰی تبسّم -	۳۴۹
۵۴۴	۱۷ ستمبر	منشی آدم علی بھائی - - -	۳۵۰
۵۴۵	۲۹ ستمبر	خان محمد نیازالدین خاں - -	۳۵۰
۵۴۶	۵ اکتوبر	شیخ عطا محمد - - - -	۳۵۱
۵۴۷	۲۰ اکتوبر	حکیم سیّد رحمت اللہ شاہ -	۳۵۱
۵۴۸	اکتوبر، نومبر	مولانا گرامی - - - -	۳۵۲
۵۴۹	——	وصل بلگرامی - - - -	۳۵۳
۵۵۰	۳ نومبر	حکیم سیّد رحمت اللہ شاہ -	۳۵۳
۵۵۱	۱۸ نومبر	وصل بگرامی - - - -	۳۵۴
۵۵۲	——	سیّد سجاد حیدر یلدرم - -	۳۵۴
۵۵۳	— نومبر	اختر شیرانی - - - -	۳۵۵

۱۹۲۶ء

۵۵۴	۳ جنوری	سیّد شوکت حسین - -	۳۵۵
۵۵۵	۸ جنوری	عبدالرحمٰن چغتائی - - -	۳۵۵
۵۵۶	۲۶ جنوری	مولانا گرامی - - - -	۳۵۶
۵۵۷	— فروری	پروفیسر میاں محمد شریف - -	۳۵۶

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۵۵۸	۷ فروری	سیّد شوکت حسین - - -	۳۵۷
۵۵۹	— مارچ	میاں بشیر احمد - - -	۳۵۷
۵۶۰	۱۸ مارچ	سیّد سلیمان ندوی - - -	۳۵۸
۵۶۱	۷ اپریل	سیّد سلیمان ندوی - - -	۳۵۸
۵۶۲	۲۴ اپریل	سیّد سلیمان ندوی - - -	۳۵۹
۵۶۳	۵ مئی	منشی محمد الدین فوق - -	۳۵۹
۵۶۴	۱۱ مئی	شیخ اکرام الحق سلیم - -	۳۶۰
۵۶۵	۲۸ جون	منشی رام پرشاد - - -	۳۶۰
۵۶۶	۵ اگست	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی - -	۳۶۱
۵۶۷	— اگست	مولوی احمد علی شباب - -	۳۶۱
۵۶۸	۷ ستمبر	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی - - -	۳۶۱
۵۶۹	— اکتوبر	مرزا محمد سعید دہلوی - -	۳۶۲
۵۷۰	۳ اکتوبر	ایڈیٹر 'زمیندار' لاہور - -	۳۶۲
۵۷۱	۲۸ دسمبر	مہاراجہ کشن پرشاد - -	۳۶۳

۱۹۲۷ء

۵۷۲	۱۱ جنوری	میر حسن الدین - - -	۳۶۳
۵۷۳	۱۳ جنوری	مولانا گرامی - - - -	۳۶۴
۵۷۴	۲۰ جنوری	میر غلام بھیک نیرنگ - -	۳۶۴
۵۷۵	۲۴ جنوری	میر غلام بھیک نیرنگ - -	۳۶۵
۵۷۶	۲۴ جنوری	ڈاکٹر نکلسن - - - -	۳۶۵
۵۷۷	۳۱ جنوری	مولانا گرامی - - - -	۳۶۶

نمبر شمار	تاریخ	بنام			صفحہ
۵۷۸	۲۴ فروری	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی	-	-	۳۶۶
۵۷۹	۸ مارچ	خان محمد نیازالدین خاں	-	-	۳۶۷
۵۸۰	——	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی	-	-	۳۶۷
۵۸۱	۲۰ اپریل	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی	-	-	۳۶۸
۵۸۲	۲۷ اپریل	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی -	-	-	۳۶۸
۵۸۳	۲۹ اپریل	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی	-	-	۳۶۸
۵۸۴	۱۳، ۱۴ مئی	مدیر روزنامہ 'انقلاب'	-	-	۳۶۹
۵۸۵	۲۹، ۳۰ مئی	مدیر 'انقلاب' لاہور	-	-	۳۶۹
۵۸۶	۳۱ مئی	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی	-	-	۳۷۰
۵۸۷	۱۳ جون	سر میاں فضل حسین	-	-	۳۷۰
۵۸۸	۱۵ جون	سراج الدین نظامی -	-	-	۳۷۱
۵۸۹	۷ جولائی	مدیر 'انقلاب' لاہور	-	-	۳۷۲
۵۹۰	۲۸ ستمبر	مولانا عبدالمجید سالک	-	-	۳۷۲
۵۹۱	۲۲ اکتوبر	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی	-	-	۳۷۳
۵۹۲	۲۷ اکتوبر	مدیر 'زمیندار' لاہور	-	-	۳۷۳

۱۹۲۸ء

۵۹۳	۲۱ جنوری	میر عزیز الرحمٰن -	-	-	۳۷۴
۵۹۴	——	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی	-	-	۳۷۴
۵۹۵	۷ مارچ	سیّد سلیمان ندوی -	-	-	۳۷۵
۵۹۶	۸ مارچ	چودھری غلام رسول مہر	-	-	۳۷۵
۵۹۷	۱۸ مارچ	سیّد سلیمان ندوی -	-	-	۳۷۶

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۵۹۸	۳۰ مارچ	خان محمد نیازالدین خاں - -	۳۷۶
۵۹۹	۱۴ مئی	جسٹس شیخ دین محمد - -	۳۷۷
۶۰۰	۱۵ جون	خان محمد نیاز الدین خاں - -	۳۷۷
۶۰۱	۷ جولائی	تمکین کاظمی - - - -	۳۷۸
۶۰۲	۸ جولائی	مدیر 'انقلاب' لاہور - -	۳۷۸
۶۰۳	۱۲ جولائی	صغرا بیگم ہمایوں مرزا - -	۳۷۹
۶۰۴	۱۴ جولائی	پروفیسر محمد شفیع - - -	۳۷۹
۶۰۵	۲۱ جولائی	پروفیسر محمد شفیع - - -	۳۸۰
۶۰۶	۱۶ اگست	تمکین کاظمی - - - -	۳۸۰
۶۰۷	۴ ستمبر	تمکین کاظمی - - - -	۳۸۰
۶۰۸	۱۸ ستمبر	تمکین کاظمی - - - -	۳۸۱
۶۰۹	۹ نومبر	پروفیسر محمد اکبر منیر - -	۳۸۱
۶۱۰	۵ دسمبر	میر غلام بھیک نیرنگ - -	۳۸۲

۱۹۲۹ء

۶۱۱	۷ جنوری	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی - -	۳۸۲
۶۱۲	— جنوری	مولوی ابو محمد مصلح - -	۳۸۲
۶۱۳	۱۸ فروری	محمد جمیل - - - - -	۳۸۳
۶۱۴	۱۸، ۱۹ فروری	ایڈیٹر 'انقلاب' لاہور - -	۳۸۳
۶۱۵	۲۴ مارچ	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۸۴
۶۱۶	۱۵ اپریل	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۳۸۴
۶۱۷	۱۹ اپریل	جسٹس شیخ دین محمد - - -	۳۸۵

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۶۱۸	۲۰ اپریل	منشی محمد الدین فوق - -	۳۸۵
۶۱۹	۲۵ اپریل	سیّد سلیمان ندوی - - -	۳۸۶
۶۲۰	۷ مئی	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۳۸۶
۶۲۱	۲۱ مئی	محمد جمیل - - - - -	۳۸۶
۶۲۲	۴ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۸۷
۶۲۳	۱۸ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۸۷
۶۲۴	۲۸ جولائی	چودھری غلام رسول مہر -	۳۸۸
۶۲۵	۲ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۸۸
۶۲۶	۴ اگست	محمد جمیل - - - - -	۳۸۹
۶۲۷	——	چودھری غلام رسول مہر -	۳۸۹
۶۲۸	۲ ستمبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۳۹۰
۶۲۹	۵ ستمبر	مولانا غلام مرشد وغیرہ -	۳۹۰
۶۳۰	۱۲ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۹۱
۶۳۱	۲۲ ستمبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۳۹۱
۶۳۲	۲۲ ستمبر	شاطر مدراسی - - - -	۳۹۲
۶۳۳	۲۸ ستمبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۳۹۲
۶۳۴	۱۱ اکتوبر	خواجہ بشیر احمد - - -	۳۹۲
۶۳۵	۲۴ اکتوبر	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی - -	۳۹۳
۶۳۶	۲۹ اکتوبر	شاکر صدیقی - - - -	۳۹۳
۶۳۷	۴ نومبر	محمد جمیل - - - - -	۳۹۴
۶۳۸	۷ دسمبر	پروفیسر رشید احمد صدیقی -	۳۹۴
۶۳۹	——	مولوی نجف علی - - -	۳۹۵

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
		۱۹۳۰ء	
۶۴۰	۵ جنوری	مولانا عبدالماجد دریابادی -	۳۹۵
۶۴۱	۴ مارچ	محمد جمیل - - - - -	۳۹۶
۶۴۲	۱۵ مارچ	پروفیسر محمد عبدالغنی - -	۳۹۶
۶۴۳	۴ اپریل	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۹۷
۶۴۴	۲۷ اپریل	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۹۷
۶۴۵	۱۰ مئی	مولوی صالح محمد - - -	۳۹۸
۶۴۶	۲۰ مئی	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ	۳۹۸
۶۴۷	۳۰ مئی	مولوی صالح محمد - - -	۳۹۹
۶۴۸	یکم جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۹۹
۶۴۹	۵ جون	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی - -	۴۰۰
۶۵۰	——	ثاقب کانپوری - - - - -	۴۰۰
۶۵۱	— جون	مولوی صالح محمد - - - -	۴۰۰
۶۵۲	۱۹ جون	مولوی صالح محمد - - - -	۴۰۱
۶۵۳	۱۸ جولائی	بیگم صاحبہ - - - - -	۴۰۱
۶۵۴	۲۲ جولائی	ڈاکٹر محمد دین تاثیر - -	۴۰۲
۶۵۵	۲۵ جولائی	مولوی صالح محمد - - -	۴۰۲
۶۵۶	۲۶ جولائی	سردار محمد رب نواز خاں - -	۴۰۳
۶۵۷	یکم اگست	شمس الحسن - - - -	۴۰۳
۶۵۸	۳ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۰۴
۶۵۹	۴ اگست	مولوی صالح محمد - - -	۴۰۵
۶۶۰	۹ اگست	مولوی صالح محمد - - -	۴۰۵

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۶۶۱	۹ اگست	سیکرٹری مسلم لیگ - -	۳۰۶
۶۶۲	۱۴ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۰۶
۶۶۳	۲۹ اگست	شمس الحسن اسسٹنٹ سیکریٹری -	۳۰۷
۶۶۴	یکم ستمبر	سیکرٹری مسلم لیگ - -	۳۰۷
۶۶۵	یکم ستمبر	چودھری غلام رسول مہر -	۳۰۸
۶۶۶	۳ ستمبر	فقیر سیّد سراج الدین - -	۳۰۸
۶۶۷	۸ ستمبر	شمس الحسن - - - -	۳۰۹
۶۶۸	۲۹ ستمبر	سیکرٹری مسلم لیگ - -	۳۰۹
۶۶۹	۳۰ ستمبر	سیکرٹری انجمن حمایت اسلام -	۳۱۰
۶۷۰	یکم اکتوبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۱۱
۶۷۱	۲ اکتوبر	شمس الحسن - - - -	۳۱۱
۶۷۲	۲۴ اکتوبر	سیکرٹری مسلم لیگ - - -	۳۱۲
۶۷۳	۸ نومبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۱۳
۶۷۴	۱۵ نومبر	سر آغا خاں - - - -	۳۱۳
۶۷۵	۲۰ نومبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۱۴
۶۷۶	۲۲ نومبر	مولانا مہر و سالک - -	۳۱۴
۶۷۷	۹ دسمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۱۵
۶۷۸	۱۱ دسمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۱۵
۶۷۹	——	چودھری غلام رسول مہر -	۳۱۶

۱۹۳۱ء

۶۸۰	۱۱ جنوری	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۱۶

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۶۸۱	۲۰ جنوری	پروفیسر شجاع ناموس - -	۳۱۷
۶۸۲	یکم فروری	ڈاکٹر محمد عباس علی خان لمعہ	۳۱۷
۶۸۳	۱۱ فروری	نیاز احمد طالب علم ایم - اے -	۳۱۸
۶۸۴	۳۱ مارچ	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۱۸
۶۸۵	۱۸ اپریل	مولوی صالح محمد - - -	۳۱۹
۶۸۶	۱۹ اپریل	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۱۹
۶۸۷	——	مولوی صالح محمد - - -	۳۲۰
۶۸۸	۲۲ اپریل	مولوی صالح محمد - - -	۳۲۰
۶۸۹	۷ مئی	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۲۱
۶۹۰	۱۴ مئی	مولوی صالح محمد - - -	۳۲۱
۶۹۱	۲۰ مئی	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۲۲
۶۹۲	۲۰ مئی	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۲۲
۶۹۳	۲۰ مئی	مولوی صالح محمد - - -	۳۲۲
۶۹۴	۲۵ مئی	مولوی صالح محمد - - -	۳۲۳
۶۹۵	۲۸ مئی	راغب احسن - - - -	۳۲۳
۶۹۶	۲ جون	شاکر صدیقی - - - -	۳۲۴
۶۹۷	۷ جون	مولوی صالح محمد - - -	۳۲۴
۶۹۸	۹ جون	خواجہ وصی الدین - - -	۳۲۵
۶۹۹	۲ جولائی	مولوی صالح محمد - - -	۳۲۵
۷۰۰	۱۰ جولائی	چودھری غلام رسول مہر -	۳۲۶
۷۰۱	۱۵ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۳۲۶
۷۰۲	۲۳ جولائی	چودھری غلام رسول مہر -	۳۲۷

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۷۰۳	۷ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۲۷
۷۰۴	۱۳ اگست	(تار) گورنر پنجاب - - -	۴۲۸
۷۰۵	ــ اگست	عزیز حسن بقائی - - -	۴۲۸
۷۰۶	۱۶ اگست	چودھری غلام رسول مہر -	۴۲۸
۷۰۷	۱۹ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۲۹
۷۰۸	۲۷ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۲۹
۷۰۹	۲۹ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۳۰
۷۱۰	۳۰ اگست	مدیر 'انقلاب' لاہور - -	۴۳۰
۷۱۱	ــــ	پروفیسر شجاع - - -	۴۳۱
۷۱۲	ــــ	شیخ اعجاز احمد - - -	۴۳۱
۷۱۳	۴ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۳۲
۷۱۴	۷ ستمبر	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ	۴۳۲
۷۱۵	۸ ستمبر	مدیر 'انقلاب' لاہور - -	۴۳۳
۷۱۶	ــ ستمبر	شیخ اعجاز احمد - - -	۴۳۳
۷۱۷	۲۱ ستمبر	منشی طاہرالدین - - -	۴۳۴
۷۱۸	۳ نومبر	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی - -	۴۳۵

۱۹۳۲ء

۷۱۹	۷ جنوری	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۳۵
۷۲۰	۱۶ جنوری	حاجی سیٹھ عبداللہ ہارون -	۴۳۶
۷۲۱	۱۷ جنوری	خواجہ عبدالرحیم - - -	۴۳۶
۷۲۳	۲۰ جنوری	پروفیسر شجاع - - -	۴۳۷

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۷۲۳	۳۰ جنوری	چودھری غلام رسول مہر -	۴۳۷
۷۲۴	۱۱ فروری	مولوی صالح محمد - - -	۴۳۸
۷۲۵	۱۲ فروری	مولوی صالح محمد - - -	۴۳۸
۷۲۶	۲۴ فروری	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۴۳۹
۷۲۷	۲۹ فروری	چودھری غلام رسول مہر -	۴۳۹
۷۲۸	۷ اپریل	چودھری محمد احسن - - -	۴۴۰
۷۲۹	۶ مئی	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۴۰
۷۳۰	۸ مئی	پروفیسر شجاع منعمی - -	۴۴۱
۷۳۱	۹ مئی	سیّد نصیرالدین ہاشمی - -	۴۴۱
۷۳۲	۲۱ مئی	محمد عبدالقوی فانی چشتی صابری	۴۴۲
۷۳۳	۲۲ مئی	مس فارقو ہرسن - - -	۴۴۲
۷۳۴	۲۲ مئی	مس فارقو ہرسن - - -	۴۴۳
۷۳۵	۸ جون	مولانا محمد عرفان خاں - -	۴۴۴
۷۳۶	۱۳ جون	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۴۴۴
۷۳۷	یکم اگست	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۴۴۵
۷۳۸	۱۷ اگست	چودھری غلام رسول مہر -	۴۴۵
۷۳۹	۲۱ اگست	پروفیسر شجاع منعمی - -	۴۴۶
۷۴۰	۲۶ اگست	سعید نفیسی - - - -	۴۴۶
۷۴۱	۷ ستمبر	ڈائرکٹر ہمدم لکھنؤ - -	۴۴۷
۷۴۲	۲۲ ستمبر	ڈاکٹر محمد رفیع الدین - -	۴۴۷
۷۴۳	۲۹ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۴۸

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۷۴۴	۱۰ اکتوبر	ڈاکٹر انصاری دہلی - - -	۴۴۸
۷۴۵	۱۰ اکتوبر	صدر خلافت کمیٹی ، بمبئی -	۴۴۹
۷۴۶	۱۱ اکتوبر	سردار سلیمان قاسم مٹھا - -	۴۴۹
۷۴۷	۴ نومبر	سعید نفیسی - - - -	۴۵۰
۷۴۸	۲۹ دسمبر	چودھری غلام رسول مہر -	۴۵۰

۱۹۳۳ء

۷۴۹	— جنوری	مدیر 'انقلاب' لاہور - -	۴۵۱
۷۵۰	۲۶ جنوری	منشی طاہر دین - - -	۴۵۱
۷۵۱	— جنوری	جاوید اقبال - - - -	۴۵۲
۷۵۲	— جنوری	چودھری غلام رسول مہر -	۴۵۲
۷۵۳	——	چودھری غلام رسول مہر -	۴۵۳
۷۵۴	یکم فروری	چودھری غلام رسول مہر -	۴۵۳
۷۵۵	۲ فروری	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۴۵۴
۷۵۶	— فروری	خواجہ عبدالوحید - - -	۴۵۴
۷۵۷	۲۷ فروری	مس فارقو ہرسن - - -	۴۵۵
۷۵۸	۲ مارچ	مس فارقو ہرسن - - -	۴۵۵
۷۵۹	۸ مارچ	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۵۶
۷۶۰	— مارچ	پروفیسر محمد اکبر منیر - -	۴۵۶
۷۶۱	۱۶ مارچ	مس فارقو ہرسن - - -	۴۵۶
۷۶۲	۱۷ مارچ	لارڈ لوتھین - - - -	۴۵۷
۷۶۳	۱۹ مارچ	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۴۵۸
۷۶۴	۲۱ مارچ	چودھری غلام رسول مہر -	۴۵۸

نمبر شمار	تاریخ	بنام				صفحہ
۷۶۵	۲۷ مارچ	شیخ محمد اکرام	-	-	-	۴۵۸
۷۶۶	۲۸ مارچ	سیّد نذیر نیازی	-	-	-	۴۵۹
۷۶۷	۳۱ مارچ	سیّد نذیر نیازی	-	-	-	۴۵۹
۷۶۸	۳۱ مارچ	ڈاکٹر صوفی غلام محی الدین			-	۴۶۰
۷۶۹	۲۳ اپریل	ڈاکٹر صوفی غلام محی الدین			-	۴۶۱
۷۷۰	یکم مئی	سر فضل حسین -	-	-	-	۴۶۱
۷۷۱	۲ مئی	ڈاکٹر صوفی غلام محی الدین			-	۴۶۱
۷۷۲	۲۳ مئی	ڈاکٹر صوفی غلام محی الدین			-	۴۶۲
۷۷۳	۲۹ مئی	ڈاکٹر ریاض الحسن -	-	-	-	۴۶۲
۷۷۴	۵ جون	ڈاکٹر صوفی غلام محی الدین			-	۴۶۳
۷۷۵	۸ جون	پروفیسر علم الدین سالک -			-	۴۶۳
۷۷۶	۱۶ جون	چودھری غلام رسول مہر وغیرہ				۴۶۴
۷۷۷	۳۰ جون	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -				۴۶۴
۷۷۸	۶ جولائی	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -				۴۶۵
۷۷۹	۱۱ جولائی	سیّد نذیر نیازی	-	-	-	۴۶۵
۷۸۰	۲۷ جولائی	مولانا عبدالماجد دریابادی -			-	۴۶۶
۷۸۱	——	ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین			-	۴۶۶
۷۸۲	——	کاسمو پولیٹن فلم کمپنی -			-	۴۶۷
۷۸۳	۸ اگست	سیّد سلیمان ندوی	-	-	-	۴۶۸
۷۸۴	۸ اگست	پیر سیّد مہر علی شاہ	-	-	-	۴۶۸
۷۸۵	۱۱ اگست	(تار) وائسرائے ہند -		-	-	۴۶۹
۷۸۶	۱۴ اگست	چودھری غلام رسول مہر			-	۴۶۹

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۷۸۷	یکم ستمبر	نامعلوم - - - - -	۴۷۰
۷۸۸	۲ ستمبر	نامعلوم - - - - -	۴۷۰
۷۸۹	——	نامعلوم - - - - -	۴۷۱
۷۹۰	۴ ستمبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۴۷۱
۷۹۱	۱۰ ستمبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۴۷۲
۷۹۲	۱۱ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۷۲
۷۹۳	۱۲ ستمبر	ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ - -	۴۷۲
۷۹۴	۱۴ ستمبر	نواب بہادریار جنگ - - -	۴۷۳
۷۹۵	۱۷ ستمبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۴۷۳
۷۹۶	۲۴ ستمبر	مولانا عبدالماجد دریابادی -	۴۷۴
۷۹۷	۲ اکتوبر	چودھری غلام رسول مہر -	۴۷۴
۷۹۸	۳ اکتوبر	مس فارقو ہرسن - - -	۴۷۵
۷۹۹	۱۱ اکتوبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۴۷۵
۸۰۰	۱۲ اکتوبر	شیخ محمد عبداللہ (کشمیری) -	۴۷۶
۸۰۱	۱۳ اکتوبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۴۷۶
۸۰۲	۱۴ اکتوبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۴۷۷
۸۰۳	۱۵ اکتوبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۴۷۷
۸۰۴	۱۸ اکتوبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۴۷۷
۸۰۵	۱۹ اکتوبر	پروفیسر حافظ محمود خاں شیرانی	۴۷۸
۸۰۶	۱۹ اکتوبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۴۷۸
۸۰۷	۶ نومبر	(تار) وائسرائے ہند - - -	۴۷۸

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۸۰۸	۸ نومبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۷۹
۸۰۹	۱۲ نومبر	مدیر انقلاب ، لاہور - -	۴۸۰
۸۱۰	۱۵ نومبر	اعلیٰ حضرت محمد ظاہر شاہ -	۴۸۰
۸۱۱	۱۵ نومبر	وزیرِ اعظم افغانستان - -	۴۸۱
۸۱۲	۱۸ نومبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۴۸۱
۸۱۳	۲۲ نومبر	(تار) صدر نیشنل لیگ ، لندن -	۴۸۲
۸۱۴	۲۲ نومبر	مس فارقو ہرسن - - -	۴۸۲
۸۱۵	۹ دسمبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۴۸۳
۸۱۶	۱۵ دسمبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۴۸۳
۸۱۷	۱۵ دسمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۸۴
۸۱۸	۱۷ دسمبر	شیخ محمد اکرام - - -	۴۸۴
۸۱۹	۲۱ دسمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۸۵
۸۲۰	۲۱ دسمبر	سیّد محفوظ علی بدایونی - -	۴۸۵
۸۲۱	۲۵ دسمبر	مس فارقو ہرسن - - -	۴۸۶
۸۲۲	۲۵ دسمبر	سیّد نعیم الحق ، پٹنہ (بہار) -	۴۸۶

۱۹۳۴ء

۸۲۳	۱۳ جنوری	سیّد نعیم الحق ، پٹنہ (بہار) -	۴۸۷
۸۲۴	۱۴ جنوری	سر راس مسعود - - -	۴۸۷
۸۲۵	۱۵ جنوری	سیّد سلیمان ندوی - - -	۴۸۸
۸۲۶	۱۶ جنوری	منشی محمد دین فوق - - -	۴۸۹
۸۲۷	۲۲ جنوری	سیّد نعیم الحق پٹنہ (بہار) -	۴۸۹

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۸۲۸	۲۴ جنوری	سیّد سلیمان ندوی - - -	۴۹۰
۸۲۹	۲۸ جنوری	سید نعیم الحق ، پٹنہ (بہار) -	۴۹۰
۸۳۰	۳۱ جنوری	سر فضل حسین - - - -	۴۹۱
۸۳۱	یکم فروری	سیّد سلیمان ندوی - - -	۴۹۱
۸۳۲	۹ فروری	سیّد نعیم الحق ، پٹنہ - -	۴۹۲
۸۳۳	۹ فروری	سیّد غلام شبیر بخاری - -	۴۹۲
۸۳۴	۱۲ فروری	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۹۳
۸۳۵	۲۲ فروری	وائسرائے ہند - - - -	۴۹۳
۸۳۶	۲۷ فروری	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۹۴
۸۳۷	۳ مارچ	(تار) مجلسِ اقوام - - -	۴۹۴
۸۳۸	۶ مارچ	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۴۹۵
۸۳۹	۹ مارچ	ڈاکٹر سیّد یامین ہاشمی - -	۴۹۵
۸۴۰	۱۰ اپریل	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۴۹۶
۸۴۱	۱۲ اپریل	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۴۹۶
۸۴۲	۲۴ مئی	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۹۷
۸۴۳	۲۹ مئی	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۹۷
۸۴۴	۲ جون	سیّد راس مسعود - - -	۴۹۸
۸۴۵	۲ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۹۸
۸۴۶	۲ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۹۸
۸۴۷	۳ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۴۹۹
۸۴۸	۵ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۰
۸۴۹	۵ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۰

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۸۵۰	۸ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۱
۸۵۱	۱۰ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۱
۸۵۲	۱۲ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۲
۸۵۳	۱۳ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۲
۸۵۴	۱۶ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۳
۸۵۵	۱۷ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۳
۸۵۶	۱۹ جون	مولانا عبدالماجد دریا بادی - -	۵۰۴
۸۵۷	۲۰ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۴
۸۵۸	۲۲ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۵
۸۵۹	۲۳ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۵
۸۶۰	۲۴ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۶
۸۶۱	۲۷ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۶
۸۶۲	۲۷ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۷
۸۶۳	۲۹ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۷
۸۶۴	۳ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۸
۸۶۵	۵ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۸
۸۶۶	۶ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۹
۸۶۷	۱۰ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۰۹
۸۶۸	۱۱ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۱۰
۸۶۹	۱۳ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۱۰
۸۷۰	۱۶ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۱۱
۸۷۱	۱۶ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۱۱

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۸۷۲	۲۲ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۱۲
۸۷۳	۲۳ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۱۲
۸۷۴	۲۷ جولائی	فقیر سید وحیدالدین - - -	۵۱۳
۸۷۵	۲۷ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۱۳
۸۷۶	۲۸ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۱۳
۸۷۷	۲۸ جولائی	مس فارقو ہرسن - - -	۵۱۴
۸۷۸	۳۰ جولائی	ڈاکٹر سیّد یامین ہاشمی - -	۵۱۴
۸۷۹	۳۰ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۱۵
۸۸۰	۳۱ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۱۵
۸۸۱	۳۱ جولائی	عظمت الٰہی زبیری - - -	۵۱۶
۸۸۲	جولائی،اگست	پروفیسر محمد طاہر فاروقی - -	۵۱۶
۸۸۳	۲ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۱۷
۸۸۴	۴ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۱۷
۸۸۵	۵ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۱۷
۸۸۶	۶ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۱۸
۸۸۷	۷ اگست	عظمت الٰہی زبیری - - -	۵۱۸
۸۸۸	۱۰ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۱۹
۸۸۹	۱۱ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۰
۸۹۰	۱۶ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۰
۸۹۱	۱۸ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۱
۸۹۲	۲۲ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۱
۸۹۳	۲۴ اگست	شوکت تھانوی - - -	۵۲۲

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۸۹۴	۲۸ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۲
۸۹۵	۲۸ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۲
۸۹۶	۳ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۳
۸۹۷	۴ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۳
۸۹۸	۶ ستمبر	سیّد سلیمان ندوی - - -	۵۲۴
۸۹۹	۹ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۴
۹۰۰	۱۲ ستمبر	سیّد عبدالواحد معینی - -	۵۲۵
۹۰۱	۱۲ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۵
۹۰۲	۱۸ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۵
۹۰۳	۱۹ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۶
۹۰۴	۲۱ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۶
۹۰۵	۲۳ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۷
۹۰۶	۲۹ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۷
۹۰۷	۲۹ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۸
۹۰۸	۳۰ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۸
۹۰۹	۵ اکتوبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۹
۹۱۰	۶ اکتوبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۲۹
۹۱۱	۱۱ اکتوبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۰
۹۱۲	۲۰ اکتوبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۰
۹۱۳	۲۵ اکتوبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۱
۹۱۴	۲۸ اکتوبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۱
۹۱۵	۳۱ اکتوبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۱

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۹۱۶	۵ نومبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۲
۹۱۷	۱۰ نومبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۲
۹۱۸	۱۲ نومبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۳
۹۱۹	۱۲ نومبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۳
۹۲۰	۱۳ نومبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۴
۹۲۱	۱۹ نومبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۴
۹۲۲	۱۹ نومبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۵
۹۲۳	۲۰ نومبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۵
۹۲۴	۲۹ نومبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۶
۹۲۵	یکم دسمبر	محمد عباس علی خان لمعہ - -	۵۳۶
۹۲۶	۴ دسمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۷
۹۲۷	۵ دسمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۷
۹۲۸	۶ دسمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۸
۹۲۹	۶ دسمبر	محمد جمیل - - - -	۵۳۸
۹۳۰	۱۱ دسمبر	محمد عباس علی خان لمعہ - -	۵۳۹
۹۳۱	۱۸ دسمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۹
۹۳۲	۲۷ دسمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۳۹

۱۹۳۵ء

۹۳۳	۲ جنوری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۴۰
۹۳۴	۳ جنوری	قاضی تلمّذ حسین - - -	۵۴۰
۹۳۵	۵ جنوری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۴۱

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۹۳۶	۶ جنوری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۴۱
۹۳۷	۹ جنوری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۴۲
۹۳۸	۹ جنوری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۴۲
۹۳۹	——	سیّد سرور شاہ گیلانی - -	۵۴۳
۹۴۰	۱۲ جنوری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۴۳
۹۴۱	۱۷ جنوری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۴۴
۹۴۲	۱۷ جنوری	قاضی تلمّذ حسین - - -	۵۴۴
۹۴۳	۲۱ جنوری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۴۵
۹۴۴	۲۶ جنوری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۴۵
۹۴۵	۲۷ جنوری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۴۵
۹۴۶	۲۷ جنوری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۴۶
۹۴۷	۳۰ جنوری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۴۶
۹۴۸	۵ فروری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۴۷
۹۴۹	۹ فروری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۴۷
۹۵۰	۱۱ فروری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۴۸
۹۵۱	۱۱ فروری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۴۸
۹۵۲	۱۳ فروری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۴۹
۹۵۳	۲۰ فروری	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۵۴۹
۹۵۴	——	عبدالرشید - - - - -	۵۵۰
۹۵۵	۲۷ فروری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۵۰
۹۵۶	۴ مارچ	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۵۱
۹۵۷	۱۱ مارچ	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۵۱

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۹۵۸	۱۱ مارچ	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۵۲
۹۵۹	۱۲ مارچ	مولانا انور شاہؒ - - -	۵۵۲
۹۶۰	۱۹ مارچ	حکیم محمد حسین عرشی امرتسری	۵۵۳
۹۶۱	۲۰ مارچ	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۵۳
۹۶۲	۲۰ مارچ	سیّد راس مسعود - - -	۵۵۴
۹۶۳	۲۳ مارچ	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۵۵۴
۹۶۴	۲۷ مارچ	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۵۵
۹۶۵	۲۹ مارچ	سیّد راس مسعود - - -	۵۵۵
۹۶۶	۱۴ اپریل	سیّد راس مسعود - - -	۵۵۶
۹۶۷	۲۳ اپریل	مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی	۵۵۶
۹۶۸	۲۶ اپریل	سیّد راس مسعود - - -	۵۵۷
۹۶۹	۲ مئی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۵۷
۹۷۰	۲ مئی	سیّد راس مسعود - - -	۵۵۸
۹۷۱	۱۱ مئی	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۵۵۸
۹۷۲	۱۷ مئی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۵۹
۹۷۳	۱۷ مئی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۵۹
۹۷۴	۲۱ مئی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۶۰
۹۷۵	۲۳ مئی	سیّد راس مسعود - - -	۵۶۰
۹۷۶	۲۴ مئی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۶۱
۹۷۷	۳۰ مئی	سیّد راس مسعود - - -	۵۶۱
۹۷۸	۳۰ مئی	سیّد راس مسعود - - -	۵۶۲
۹۷۹	یکم جون	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۶۲

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۹۸۰	۱۵ جون	سیّد راس مسعود - - -	۵۶۳
۹۸۱	۲۱ جون	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۵۶۳
۹۸۲	۲۴ جون	سیّد راس مسعود - - -	۵۶۴
۹۸۳	۲۵ جون	ضرار احمد کاظمی - - -	۵۶۴
۹۸۴	۲ جولائی	سیّد راس مسعود - - -	۵۶۵
۹۸۵	۵ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۶۵
۹۸۶	۷ جولائی	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۵۶۶
۹۸۷	۱۱ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۶۶
۹۸۸	۱۳ جولائی	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۶۷
۹۸۹	۱۹ جولائی	سیّد سلیمان ندوی - - -	۵۶۷
۹۹۰	یکم اگست	سیّد سلیمان ندوی - - -	۵۶۸
۹۹۱	یکم اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۶۸
۹۹۲	۵ اگست	پروفیسر شجاع ناموس - -	۵۶۹
۹۹۳	۶ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۶۹
۹۹۴	۱۰ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۷۰
۹۹۵	۲۰ اگست	سیّد سلیمان ندوی - - -	۵۷۰
۹۹۶	۲۱ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۷۱
۹۹۷	۲۳ اگست	سیّد سلیمان ندوی - - -	۵۷۱
۹۹۸	۲۴ اگست	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۷۲
۹۹۹	۵ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۷۲
۱۰۰۰	۸ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۷۳
۱۰۰۱	۱۰ ستمبر	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۷۳

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۱۰۴۴	۱۵ فروری	خواجہ حسن نظامی - - -	۵۹۵
۱۰۴۵	۱۹ فروری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۹۶
۱۰۴۶	۱۹ فروری	مسعود عالم ندوی - - -	۵۹۶
۱۰۴۷	۲۵ فروری	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۹۷
۱۰۴۸	۲۵ فروری	لیڈی مسعود - - - -	۵۹۷
۱۰۴۹	۲۵ فروری	مسعود عالم ندوی - - -	۵۹۸
۱۰۵۰	۳ مارچ	سیّد نذیر نیازی - - -	۵۹۸
۱۰۵۱	۶ مارچ	محمد جمیل - - - - -	۵۹۹
۱۰۵۲	۸ مارچ	قاضی تلمّذ حسین - - -	۵۹۹
۱۰۵۳	۸ مارچ	سیّد نذیر نیازی - - -	۶۰۰
۱۰۵۴	۲۱ مارچ	سیّد نذیر نیازی - - -	۶۰۰
۱۰۵۵	۲۸ مارچ	سیّد سلامت اللہ شاہ - -	۶۰۱
۱۰۵۶	۱۷ اپریل	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۶۰۱
۱۰۵۷	۱۸ اپریل	خواجہ غلام السیّدین - -	۶۰۲
۱۰۵۸	۲۸ اپریل	مولانا عبدالماجد دریابادی -	۶۰۲
۱۰۵۹	——	میجر سعید محمد خاں - - -	۶۰۳
۱۰۶۰	۲ مئی	سیّد راس مسعود - - -	۶۰۳
۱۰۶۱	۲۳ مئی	قائدِ اعظم محمد علی جناح - -	۶۰۴
۱۰۶۲	۲۸ مئی	مسعود عالم ندوی - - -	۶۰۴
۱۰۶۳	——	سیّد راس مسعود - - -	۶۰۵
۱۰۶۴	۶ جون	پروفیسر محمد الیاس برنی - -	۶۰۵
۱۰۶۵	۸ جون	میاں عبدالرشید - - -	۶۰۵

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۱۰۶۶	۹ جون	قائدِ اعظم محمد علی جناح - -	۶۰۶
۱۰۶۷	۱۱ جون	عبدالوحید خاں - - - -	۶۰۷
۱۰۶۸	۱۳ جون	پروفیسر محمد الیاس برنی - -	۶۰۷
۱۰۶۹	۱۴ جون	حکیم محمد حسین عرشی امرتسری	۶۰۸
۱۰۷۰	۲۱ جون	خواجہ غلام السیّدین - -	۶۰۸
۱۰۷۱	۲۱ جون	پنڈت جواہر لال نہرو - -	۶۰۹
۱۰۷۲	۲۲ جون	عبدالوحید خاں - - - -	۶۰۹
۱۰۷۳	۲۳ جون	پروفیسر محمد الیاس برنی - -	۶۱۰
۱۰۷۴	۲۴ جون	شیخ عنایت اللہ - - -	۶۱۰
۱۰۷۵	۲۵ جون	قائدِ اعظم محمد علی جناح - -	۶۱۱
۱۰۷۶	۲۷ جون	پروفیسر محمد الیاس برنی - -	۶۱۱
۱۰۷۷	۲۹ جون	سر راس مسعود - - -	۶۱۲
۱۰۷۸	۲ جولائی	خلیفہ فضل حسین - - -	۶۱۳
۱۰۷۹	۲۷ جولائی	قاضی تلمّذ حسین - - -	۶۱۳
۱۰۸۰	۲۹ جولائی	پروفیسر محمد الیاس برنی - -	۶۱۴
۱۰۸۱	یکم اگست	سیّد راس مسعود - - -	۶۱۴
۱۰۸۲	۲ اگست	سیّد سلیمان ندوی - - -	۶۱۵
۱۰۸۳	۲ اگست	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۶۱۵
۱۰۸۴	۵ اگست	نصر اللہ خاں - - - -	۶۱۵
۱۰۸۵	۵ اگست	مصطفٰی المراغی - - -	۶۱۶
۱۰۸۶	۷ اگست	سیّد سلیمان ندوی - - -	۶۱۷
۱۰۸۷	۲۱ اگست	میاں عبدالرشید - - - -	۶۱۷

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۱۰۸۸	۲۳ اگست	قائدِ اعظم محمد علی جناح - -	۶۱۸
۱۰۸۹	۲۷ اگست	سیّد راس مسعود - - -	۶۱۸
۱۰۹۰	۳۰ اگست	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی - -	۶۱۹
۱۰۹۱	۲ ستمبر	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی - -	۶۱۹
۱۰۹۲	۱۳ ستمبر	مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی	۶۲۰
۱۰۹۳	۱۳ ستمبر	پروفیسر فضل شاہ گیلانی - -	۶۲۰
۱۰۹۴	۱۵ ستمبر	حکیم محمد حسین عرشی امرتسری	۶۲۱
۱۰۹۵	۲۱ ستمبر	محمد احمد اللہ خاں منصور - -	۶۲۱
۱۰۹۶	۲۳ ستمبر	مولوی احمد رضا بجنوری - -	۶۲۲
۱۰۹۷	۲۷ ستمبر	بابائے اردو مولوی عبدالحق -	۶۲۲
۱۰۹۸	۶ اکتوبر	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی - - -	۶۲۳
۱۰۹۹	۱۷ اکتوبر	خواجہ غلام السّیدین - -	۶۲۳
۱۱۰۰	۲۱ اکتوبر	بابائے اردو مولوی عبدالحق -	۶۲۴
۱۱۰۱	۴ دسمبر	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۶۲۴
۱۱۰۲	۵ دسمبر	محمد احمد خاں - - - -	۶۲۵
۱۱۰۳	۱۲ دسمبر	ظفر احمد صدیقی - - -	۶۲۵
۱۱۰۴	۱۸ دسمبر	سیّد نصیرالدین ہاشمی - -	۶۲۶

۱۹۳۷ء

۱۱۰۵	۱۵ جنوری	سیّد راس مسعود - - -	۶۲۶
۱۱۰۶	۲۳ جنوری	یادگار ولی کمیٹی حیدرآباد دکن	۶۲۷
۱۱۰۷	۲۳ جنوری	سیّد نذیر نیازی - - -	۶۲۷

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۱۱۰۸	۲۴ جنوری	میجر شمس الدین قریشی - -	۶۲۸
۱۱۰۹	یکم فروری	مرتضٰی خاں میکش - -	۶۲۸
۱۱۱۰	۱۵ فروری	میاں بشیر احمد - - -	۶۲۹
۱۱۱۱	۱۹ فروری	محمد رمضان عطائی - - -	۶۳۰
۱۱۱۲	۱۲ مارچ	آلِ احمد سرور - - -	۶۳۱
۱۱۱۳	۱۷ مارچ	نور حسین کمیشن ایجنٹ برنالی	۶۳۱
۱۱۱۴	۲۰ مارچ	قائدِ اعظم محمد علی جناح - -	۶۳۲
۱۱۱۵	۱۹ اپریل	سیّد راس مسعود - - -	۶۳۲
۱۱۱۶	۲۲ اپریل	قائدِ اعظم محمد علی جناح - -	۶۳۳
۱۱۱۷	۲۸ اپریل	بابائے اردو مولوی عبدالحق -	۶۳۴
۱۱۱۸	۳ مئی	شیخ محمد اکرام - - - -	۶۳۴
۱۱۱۹	۱۲ مئی	قاضی نذیر احمد - - - -	۶۳۵
۱۱۲۰	۱۲ مئی	شیخ محمد اکرام - - - -	۶۳۵
۱۱۲۱	۲۰ مئی	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	۶۳۶
۱۱۲۲	۲۰ مئی	میاں بشیر احمد مدیر 'ہمایوں' -	۶۳۶
۱۰۲۳	۲۷ مئی	پروفیسر محمد الیاس برنی - -	۶۳۷
۱۱۲۴	۲۷ مئی	شو لال شوری - - -	۶۳۷
۱۱۲۵	۲۸ مئی	قائدِ اعظم محمد علی جناح - -	۶۳۸
۱۱۲۶	۸ جون	سیّد راس مسعود - - -	۶۳۸
۱۱۲۷	۹ جون	سکندر علی وجد - - -	۶۳۹
۱۱۲۸	۱۰ جون	سیّد راس مسعود - - -	۶۴۰

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۱۱۲۹	۱۳ جون	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی - -	٦٣٠
۱۱۳۰	۱۳ جون	سر اکبر حیدری - - -	٦٣١
۱۱۳۱	۲۰ جون	شیخ محمد اکرام - - - -	٦٣٢
۱۱۳۲	۲۱ جون	قائدِ اعظم محمد علی جناح - -	٦٣٢
۱۱۳۳	۲۳ جون	مخدوم الملک سیّد غلام میراں شاہ	٦٣٣
۱۱۳۴	۳۱ جون	سیّد نذیر نیازی - - -	٦٣٣
۱۱۳۵	یکم جولائی	ڈاکٹر حبیب النساء بیگم - -	٦٣٤
۱۱۳٦	یکم جولائی	سیکرٹری انجمن حمایت اسلام -	٦٣٤
۱۱۳۷	یکم جولائی	مخدوم الملک سیّد غلام میراں شاہ	٦٣٥
۱۱۳۸	— جولائی	شیخ عظیم اللہ - - - -	٦٣٥
۱۱۳۹	——	فضل کریم - - - - -	٦٣٦
۱۱۴۰	——	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی - - -	٦٣٦
۱۱۴۱	۱٦ جولائی	ممنون حسن خاں - - - -	٦٣٧
۱۱۴۲	۱٦ جولائی	حافظ محمد فضل الرحمٰن انصاری -	٦٣٧
۱۱۴۳	۲۰ جولائی	چودھری نیاز علی خاں - -	٦٣٨
۱۱۴۴	۲۰ جولائی	مس فارقو ہرسن - - - -	٦٣٨
۱۱۴۵	۲۵ جولائی	مخدوم الملک سیّد غلام میراں شاہ	٦٣٩
۱۱۴٦	——	علامہ مصطفیٰ المراغی - -	٦٣٩
۱۱۴۷	۲۹ جولائی	حکیم راغب مراد آبادی - -	٦٥٠
۱۱۴۸	۳۱ جولائی	ممنون حسن خاں - - - -	٦٥٠
۱۱۴۹	۳۱ جولائی	ممنون حسن خاں - - - -	٦٥١

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۱۱۵۰	۳۱ جولائی	جنرل کونسل انجمنِ حمایتِ اسلام	٦٥١
۱۱۵۱	۳۱ جولائی	خواجہ غلام السیّدین - -	٦٥٢
۱۱۵۲	یکم اگست	لیڈی مسعود - - - -	٦٥٢
۱۱۵۳	۲ اگست	ممنون حسن خاں - - -	٦٥٣
۱۱۵۴	۷ اگست	ممنون حسن خاں - - -	٦٥٣
۱۱۵۵	۱۱ اگست	قائدِ اعظم محمد علی جناح - -	٦٥٤
۱۱۵٦	۱۱ اگست	ڈاکٹر عبداللہ چغتائی - -	٦٥٥
۱۱۵۷	۱۱ اگست	مخدوم الملک سیّد غلام میراں شاہ	٦٥٥
۱۱۵۸	۱۲ اگست	مخدوم الملک سیّد غلام میراں شاہ	٦٥٦
۱۱۵۹	۲۳ اگست	بابائے اردو مولوی عبدالحق -	٦٥٦
۱۱٦۰	۲۳ اگست	ممنون حسن خاں - - -	٦٥۷
۱۱٦۱	۳۱ اگست	ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ -	٦٥۷
۱۱٦۲	۲ ستمبر	مخدوم الملک سیّد غلام میراں شاہ	٦٥٨
۱۱٦۳	۴ ستمبر	ممنون حسن خاں - - -	٦٥٨
۱۱٦۴	٦ ستمبر	مس فارقو ہرسن - - - -	٦٥٩
۱۱٦٥	۹ ستمبر	بابائے اردو مولوی عبدالحق -	٦٥٩
۱۱٦٦	۱۱ ستمبر	خواجہ غلام السیّدین - -	٦٦۰
۱۱٦۷	۲٥ ستمبر	ممنون حسن خاں - - -	٦٦۰
۱۱٦٨	۲٥ ستمبر	خواجہ غلام السیّدین - -	٦٦۱
۱۱٦۹	۲٥ ستمبر	خواجہ غلام السیّدین - -	٦٦۱
۱۱۷۰	۲٦ ستمبر	پنڈت امر ناتھ مدن ساحر دہلوی	٦٦۲

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۱۱۷۱	۲ اکتوبر	ممنون حسن خاں - - -	۶۶۲
۱۱۷۲	۵ اکتوبر	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی -	۶۶۳
۱۱۷۳	۷ اکتوبر	بابائے اردو مولوی عبدالحق	۶۶۳
۱۱۷۴	۷ اکتوبر	قائدِ اعظم محمد علی جناح - -	۶۶۴
۱۱۷۵	۹ اکتوبر	محمد نعمان - - - - -	۶۶۴
۱۱۷۶	۱۶ اکتوبر	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی -	۶۶۵
۱۱۷۷	۲۵ اکتوبر	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی -	۶۶۵
۱۱۷۸	۲۸ اکتوبر	لیڈی مسعود - - - -	۶۶۶
۱۱۷۹	۳۰ اکتوبر	قائدِ اعظم محمد علی جناح - -	۶۶۷
۱۱۸۰	یکم نومبر	قائدِ اعظم محمد علی جناح - -	۶۶۷
۱۱۸۱	۱۰ نومبر	قائدِ اعظم محمد علی جناح - -	۶۶۸
۱۱۸۲	۱۸ نومبر	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی - -	۶۶۹
۱۱۸۳	۲۷ نومبر	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی - -	۶۶۹
۱۱۸۴	۴ دسمبر	مخدوم الملک سیّد غلام میران شاہ	۶۷۰
۱۱۸۵	——	خالد خلیل - - - - -	۶۷۰
۱۱۸۶	۸ دسمبر	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی - -	۶۷۱
۱۱۸۷	۱۳ دسمبر	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی - -	۶۷۱
۱۱۸۸	۱۸ دسمبر	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی - -	۶۷۲
۱۱۸۹	۲۳ دسمبر	بابائے اردو مولوی عبدالحق -	۶۷۲
۱۱۹۰	۲۸ دسمبر	نامعلوم - - - - -	۶۷۳
۱۱۹۱	۳۰ دسمبر	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی - -	۶۷۳
۱۱۹۲	۲۲ جنوری	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی - -	۶۷۴

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۱۱۹۳	۲۲ جنوری	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی - -	۶۷۴
۱۱۹۴	۳۱ جنوری	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی - -	۶۷۵
۱۱۹۵	۳ فروری	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی - -	۶۷۵
۱۱۹۶	۱۶ فروری	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی - -	۶۷۶
۱۱۹۷	۱۶ فروری	طالوت - - - - -	۶۷۶
۱۱۹۸	۱۸ فروری	طالوت - - - - -	۶۷۷
۱۱۹۹	۱۸ فروری	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی - -	۶۷۷
۱۲۰۰	— فروری	ایڈیٹر ''احسان'' لاہور - -	۶۷۸
۱۲۰۱	۱۵ مارچ	بابائے اردو مولوی عبدالحق -	۶۷۸
۱۲۰۲	——	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی - -	۶۷۹
۱۲۰۳	۲۹ مارچ	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی - -	۶۷۹
۱۲۰۴	— مارچ	مخدوم الملک سیّد غلام میران شاہ	۶۸۰
۱۲۰۵	۲۹ مارچ	مخدوم الملک سیّد غلام میران شاہ	۶۸۰
۱۲۰۶	۳۰ مارچ	ڈاکٹر مظفرالدین قریشی - -	۶۸۱
۱۲۰۷	۱۸ اپریل	ضرار احمد کاظمی - - -	۶۸۱
۱۲۰۸	۱۹ اپریل	ممنون حسن خاں - - -	۶۸۲
۱۲۰۹	——	مرتضٰی احمد خاں میکش -	۶۸۲
۱۲۱۰	——	صاحبزادہ آفتاب احمد خاں -	۶۸۳
۱۲۱۱	——	شیخ اعجاز احمد - - -	۶۸۳
۱۲۱۲	——	شیخ اعجاز احمد - - -	۶۸۴
۱۲۱۳	——	شیخ نور محمد - - - -	۶۸۴
۱۲۱۴	——	اقبال کی چھوٹی ہمشیرہ - -	۶۸۵

نمبر شمار	تاریخ	بنام	صفحہ
۱۲۱۵	——	محمد عبدالسلام سلیم - - -	۶۸۶
۱۲۱۶	——	ناظرالحسن ہوش بلگرامی - -	۶۸۶
۱۲۱۷	——	صغرا ہمایوں مرزا - - -	۶۸۷
۱۲۱۸	——	محمد عبدالقوی فانی - - -	۶۸۷
۱۲۱۹	——	خواجہ عبدالمجید - - -	۶۸۸
۱۲۲۰	——	سیّد مبارک شاہ جیلانی - -	۶۸۸
۱۲۲۱	——	حکیم ظفریاب علی - - -	۶۸۹
۱۲۲۲	——	تاج ہیئر آئل کمپنی دہلی - -	۶۸۹
۱۲۲۳	——	محمد عاشق جرّاح - - -	۶۹۰
۱۲۲۴	——	سیّد عزیز حسن بقائی - -	۶۹۰

متفرق خطوط

۱۲۲۵	۲۹ اگست ۳۰ء	شیخ نذر محمد کے کلام پر تبصرہ	۶۹۳
۱۲۲۶	—— ۱۶ء	خواجہ حسن نظامی - -	۶۹۳
۱۲۲۷	—— ۲۲ء	مولوی حفیظ اللہ پھلواروی -	۶۹۴
۱۲۲۸	—— ۲۵ء	کیپٹن منظور حسن - -	۶۹۴
۱۲۲۹	۲۹ مئی ۳۳ء	عطیہ بیگم فیضی - - -	۶۹۵
۱۲۳۰	۱۰ ستمبر ۳۵ء	ڈاکٹر ظفر الحسن - -	۶۹۶
۱۲۳۱	۲۴ جنوری ۳۶ء	ڈاکٹر محمود افشار یزدی -	۶۹۷
۱۲۳۲	۱۳ فروری ۳۶ء	مولوی محمد علی - - -	۶۹۷
۱۲۳۳	۱۹ مئی ۳۷ء	سیّد سلیمان ندوی - -	۶۹۸
		اشاریہ - - - - - - -	۷۰۱

تقریب

علامہ اقبال نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ''شاعر کے لٹریری اور پرائیویٹ خطوط سے اس کے کلام پر روشنی پڑتی ہے اور اعلیٰ درجے کے شعراء کے خطوط شائع کرنا لٹریری اعتبار سے مفید ہے۔'' میرا خیال ہے کہ خود حضرتِ علامہ کی ہمہ گیر شخصیت کے گوناگوں پہلوؤں کو سمجھنے کے لیے ان کے نجی اور ذاتی خطوط کے عظیم سرمائے کو سب سے اہم کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ کچھ عرصہ ہوا میں نے اقبال کے بعض خطوں کے ٹکڑے خاص ترتیب اور سلیقے سے جوڑ کر ان کی آپ بیتی مرتّب کرنے کا تجربہ کیا، جو بے حد کامیاب ہوا اور پسند کیا گیا۔ اس کے بعد میں نے ''مکاتیبِ اقبال بنامِ گرامی'' مرتّب کر کے شاعر کی جگرکاویوں کا اندازہ لگانے کی کوشش کی، جسے دیکھ کر سب نے تسلیم کیا کہ مفاہیم و مطالب کے نقطۂ نظر سے بھی مکاتیبِ اقبال کا درجہ بہت بلند ہے۔

اس وقت تک حضرتِ علامہ کے خطوط کے مندرجہ ذیل مجموعے شائع ہو چکے ہیں:

(۱) شاد اقبال، مرتبۂ ڈاکٹر محی الدین قادری زور، حیدرآباد دکن، ۱۹۴۲ء۔

(۲) اقبال نامہ، حصہ اوّل، مرتبۂ شیخ عطاء اللہ، لاہور، ۱۹۴۵ء۔

(۳) خطوطِ اقبال بنام عطیہ فیضی (انگریزی) ، مطبوعہ حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی ، ۱۹۴۷ء -

(۴) اقبال نامہ ، حصہ دوم ، مرتبہ شیخ عطاء اللہ ، لاہور ، ۱۹۵۱ء -

(۵) مکاتیبِ اقبال بنام خان نیاز الدین خان ، مرتبہ بزمِ اقبال لاہور ، ۱۹۵۴ء -

(٦) مکتوباتِ اقبال بنام سیّد نذیر نیازی ، اقبال اکادمی کراچی (حال لاہور) ۱۹۵۷ء -

(۷) انوارِ اقبال ، مرتبہ بشیر احمد ڈار ، اقبال اکادمی کراچی (حال لاہور) ، ۱۹٦۷ء -

(۸) لیٹرز اینڈ رائٹنگز آف اقبال (انگریزی) ، مرتبہ بشیر احمد ڈار ، اقبال اکادمی ، ۱۹٦۷ء -

(۹) مکاتیبِ اقبال بنامِ گرامی ، مرتبہ محمد عبداللہ قریشی ، اقبال اکادمی کراچی (حال لاہور) ، ۱۹٦۹ء -

(۱۰) نوادرِ اقبال بنام مہاراجہ کشن پرشاد شاد ، مرتبہ محمد عبداللہ قریشی ، صحیفہ لاہور ، ۱۹۷۵ء -

(۱۱) خطوطِ اقبال ، مرتبہ پروفیسر رفیع الدین ہاشمی ، لاہور ، ۱۹۷٦ء -

اقبال کے خطوط قائدِاعظم محمد علی جناح کے نام ایک علیحدہ کتابچے کی صورت میں دستیاب ہیں ، جو اصل تو انگریزی میں ہیں مگر ان کے کئی اُردو تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں - چونکہ یہ تمام خطوط ''اقبال نامہ'' میں شامل ہیں اس لیے اس مجموعے کو علیحدہ شمار نہیں کیا گیا - چند متفرق خطوط بعض کتابوں اور رسالوں میں ابھی منتشر پڑے ہیں - میں نے ان تمام مجموعوں کے خطوط کو

یک جا کر کے پہلے تاریخ وار کیا ہے ، پھر ہر خط کی اقبال ہی کے الفاظ میں تلخیص کر کے گویا دریا کو کوزے میں یا سمندر کو صدف میں بند کر دیا ہے ۔ بالفاظِ دیگر خطوں کا عطر کھینچ لیا ہے ، جو موسمِ گل کی عدم موجودگی میں بھی اپنی بُو باس سے مشامِ جاں کو معطّر کر سکتا ہے ۔ اس عطر مجموعہ کا نام میں نے ''روحِ مکاتیبِ اقبال'' رکھا ہے ۔ مقصد یہ ہے کہ :

(۱) علامہ کے وہ تمام خطوط ، جو کہیں نہ کہیں مل سکتے ہیں ، یک جا ہو کر ایک نظر میں دیکھے جا سکیں ۔

(۲) روزنامچہ یا آپ بیتی قسم کی ایک چیز تیار ہو جائے ۔

(۳) سوانح نگاروں کو حضرتِ علامہ کے روزانہ معمولات ، شب و روز کی سرگرمیوں ، ذہنی اور مزاجی کیفیتوں ، ملکی سیاست کے آتار چڑھاؤ ، ادبی اور کاروباری مشغلوں ، موسموں کے تغیّر و تبدّل ، حوادثِ عالم کے اثرات ، روحانی اور جسمانی عوارض ، خوشی اور غمی ، تفریحات اور مرغوبات کا حال معلوم کرنے میں آسانی ہو ۔

(۴) اقبال کی سلامت روی ، ان کی رواداری ، بے تکلف دوستوں سے ان کی محبت اور نفرت ، خوش طبعی ، شگفتہ مزاجی اور بذلہ سنجی کے واقعات سامنے آ سکیں ۔

میں پہلے بھی کہیں اس خیال کا اظہار کر چکا ہوں اور اب پھر دہراتا ہوں کہ دراصل خطوط ہی ایک ایسا آئینہ ہے ، جس میں لکھنے والے کے صحیح خد و خال بالکل صاف اور نمایاں نظر آتے ہیں ۔

انسان سرگوشیوں میں بارہا ایسی باتیں کر جاتا ہے جن کو مصلحت ، تہذیب ، دور اندیشی ، اصولِ اخلاق یا کسی خاص کمزوری کی بنا پر شاید کھلم کھلا کرنے کی جرأت نہ کر سکے ۔ بعض اوقات اپنے کسی فعل کے اسباب عام لوگوں کے سامنے پیش کرنے سے ہچکچاتا ہے لیکن مخصوص احباب کی مجلس میں بے جھجک بیان کر دیتا ہے اور ایسا کرنے میں اسے کوئی حجاب مانع نہیں ہوتا ۔ ایسے میں کسی کی افتادِ طبع کا اندازہ لگانے ، اس کے اصلی اخلاق ، اس کی حقیقی نیّت اور اس کی بے لاگ رائے معلوم کرنے کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں کہ جہاں تک ہو سکے ، اس کے ذاتی اور ایسے افعال کی تلاش کی جائے جو اس سے ایسی حالت میں سرزد ہوئے ہوں جب کہ اس کو یقین ہو کہ دوسرا کوئی ان سے واقف نہیں ہو سکتا ۔ واقعات شاہد ہیں کہ جب کبھی اس قسم کی کوشش کی گئی تو لوگوں کے خیالات میں حیرت انگیز انکشاف کے ساتھ تعجب خیز انقلاب پیدا ہوا ۔ یہی وجہ ہے کہ اب مؤرخین اور سوانح نگاروں کی اکثریت نجی خطوں کو خاص اہمیت دیتی اور داخلی شہادتوں پر سب سے زیادہ بھروسہ کرتی ہے ۔

''روحِ مکاتیبِ اقبال'' حضرتِ علامہ کے کم و بیش ساڑھے بارہ سو خطوں کا نچوڑ ہے ۔ جو پھول جس گلدستے سے چنا ہے ، اس کا حوالہ دیا ہے ، تاکہ شائقین اصل تک بآسانی پہنچ کر پورا خط حاصل کر سکیں ۔ ہر پھول کا رنگ جدا اور خوشبو علیحدہ ہے مگر سب مل کر کچھ اَور ہی لطف اور کیفیت پیدا کرتے ہیں ۔ میں اپنی خوش نصیبی پر جتنا بھی ناز کروں کم ہے کہ ان رنگ برنگے بکھرے پھولوں کو باہم آمیخت اور کشید کرنے کی سعادت میرے حصے میں آئی ۔

محمد عبداللہ قریشی

لاہور

۱

۲۸ فروری ۱۸۹۹ء —— احسن مارہروی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳ - ۴

دونوں رسالے پہنچے - سبحان اللہ ! نواب صاحب (داغ) کی غزل کیا مزے کی ہے - اگر آپ کے پاس استاذی حضرت مرزا داغ کی تصویر ہو تو ارسال فرمائیے گا - میں نے تمام دنیا کے بڑے بڑے شاعروں کے فوٹو جمع کرنے شروع کیے ہیں - حضرتِ امیر مینائی کے فوٹو کی بھی ضرورت ہے -

۲

۲۰ اگست ۱۹۰۰ء —— منشی محمد الدین فوق

''امتحان پاس کرنے کا گُر''

یہ مختصر رسالہ ''امتحان پاس کرنے کا گُر'' اُن ضروری ہدایات کا مجموعہ ہے جن کا جاننا طلباء کے لیے از بس مفید ہے - علاوہ ان ہدایات و اشارات کے ، جو امیدوارانِ امتحاناتِ یونیورسٹی کے لیے ضروری ہیں ، مؤلف نے اپنے رسالے کو انگریزی مصنّفین کے بعض قابلِ قدر مقولوں سے آراستہ کیا ہے ، جس سے اس چھوٹی سی کتاب کی وقعت اَور بھی زیادہ ہو گئی ہے - میرے خیال میں اس قسم کی

کتابوں کا بچوں کے ہاتھوں میں دینا اخلاقی تعلیم کی بنیاد کو بہت استحکام دے گا۔

۳

— ۱۹۰۲ء —— منشی سراج الدین

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۱۶ - ۱۹

دو تین روز سے طبیعت بہ سبب دورۂ درد کے علیل ہے - یہ چند (۲۳) شعر قلم برداشتہ آپ کے شکریے میں عرض کرتا ہوں - میرا ارمغان یہی ہے - اسی کو قبول کیجیے - چاہیں تو پیشانی پر چند اردو سطور لکھ کر ''مخزن'' میں بھیج دیجیے :

آپ نے مجھ کو جو بھیجی ارمغاں انگشتری
دے رہی ہے مہر و الفت کا نشاں انگشتری

۴

۱۱ مارچ ۱۹۰۲ء —— منشی سراج الدین

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۰ - ۲۲

آج عید کا دن ہے اور بارش ہو رہی ہے - گرامی صاحب تشریف رکھتے ہیں اور شعر و سخن کی محفل گرم ہے - شیخ عبدالقادر ابھی آٹھ کر کسی کام کو گئے ہیں - سید بشیر حیدر بیٹھے ہیں اور ابرِ گہر بار کی اصل علت کی آمد آمد ہے - ترتیبِ اشعار کی خود مجھے فکر ہو رہی ہے - ملٹن کی تقلید میں کچھ لکھنے کا ارادہ مدت سے ہے - ایک غزل بھی کہی تھی جو ارسالِ خدمت کرتا ہوں :

''ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی''

(اس غزل کے بعد نظم ''بلبل کی فریاد'' مکمل نقل کی ہے۔ پھر لکھا ہے) نظم کی بندش ملاحظہ فرمائیے - چونکہ بچوں کے لیے ہے ، اس واسطے اضافات اور دقّتِ مضمون سے خالی ہے -

۵

۲۸ فروری ۱۹۰۳ء —— منشی محمد الدین فوق

ہفتہ وار ''پنجۂ فولاد'' ، لاہور

ماہِ رواں کے کسی اخبار میں ، مَیں نے پڑھا تھا کہ فنِ سخن کے استاد اور ملکِ نظم کے بادشاہ حضرت امیر مینائی کی لائف ابھی تک نہیں لکھی گئی - راقم نے جناب امیر مرحوم کے اکثر تلامذہ اور بالخصوص حضرت جلیل ، ریاض ، مضطر ، کوثر ، عابد اور ان کے خلفِ ارشد حضرت اختر وغیرہ کو متوجہ کیا ہے کہ ایسا شاعرِ بے نظیر اور ان کی لائف اب تک نہ لکھی جائے - میرا ایک عرصے سے خیال تھا کہ حضرتِ امیر کی زندگی کے جستہ جستہ واقعات قلم بند کروں ، اس لیے چند باتیں حضرتِ امیر کے تلامذہ اور دیگر واقف کاروں سے دریافت کرنا چاہتا ہوں - یہ جتا دینا ضروری ہے کہ یہ مضمون انگریزی میں لکھا جائے گا اور ولایت کے کسی مشہور اخبار یا رسالے میں چھپوایا جائے گا - امید ہے کہ حضرت امیر کے نام لیوا اور ان کے تلامذہ مجھے امداد دے کر ممنون فرمائیں گے -

۶

— مارچ ۱۹۰۳ء —— حبیب الرحمٰن خاں شروانی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۷ - ۹

(۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء کے ''اخبار وطن'' میں شائع شدہ ایک نظم پر) بعض بعض جگہ جو تنقید آپ نے فرمائی ہے ، بالکل درست ہے - آپ لوگ نہ ہوں تو واللہ ہم شعر کہنا ہی ترک کر دیں - اگرچہ جلسے میں ہر طرف سے لوگ حسبِ معمول ان کی تعریف کرتے تھے مگر جو مزہ مجھے آپ کی داد سے ملا ہے اسے میرا دل ہی جانتا ہے -

۷

فورٹ سنڈیمن بلوچستان

۲۵ مئی ۱۹۰۳ء —— حبیب الرحمٰن خاں شروانی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۵

میں ایک مصیبت میں مبتلا اس وقت لاہور سے ایک ہزار میل کے فاصلے پر برٹش بلوچستان میں ہوں - آپ بھی خدا کی جناب میں دعا کریں - نظرثانی کے وقت آپ کی تنقیدوں سے فائدہ اٹھاؤں گا -

۸

— ۱۹۰۳ء —— خواجہ غلام الحسنین

مترجم ہربرٹ اسپنسر کی انگریزی کتاب ''ایجوکیشن''

انوارِ اقبال ، ص ۲

''آپ کے ترجمے کی بے تکلف روانی بالکل حیرت انگیز ہے -

اگر ہربرٹ ہندوستانی ہوتا تو وہ بھی (اردو میں) اس سے بہتر طرزِ تحریر اختیار نہ کر سکتا ۔"

۹

— ۱۹۰۳ء —— سید تقی شاہ (فرزندِ مولوی میر حسن)

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۹۸ - ۲۹۹

(اقبال کے بڑے بھائی شیخ عطا محمد بلوچستان میں اوورسیر تھے ۔ ریاست قلات نے ان پر مقدمہ کھڑا کرکے قید کر دیا ۔ اقبال ریل ، گھوڑے اور اونٹ کا تکلیف دہ سفر طے کر کے وہاں پہنچے ، راستے سے یہ خط لکھا) : "آج خبر ملی کہ ان کو رائل انجنیئر کوئٹہ کے تار پر تار دینے کی وجہ سے کہ ایک معزز افسر کو بغیر منظوری شملہ کیوں حراست میں دیا گیا ہے ، حراست سے نکال دیا ہے ۔ انھی متواتر تاروں کے دوران میں وہاں کے پولیٹیکل ایجنٹ کی تبدیلی بھی ہو گئی ہے کہ اس مقدمے میں اس کی ہی شرارت تھی ۔ امید ہے کہ اس مقدمے کا نتیجہ بھائی صاحب کے حق میں اچھا ہوگا ۔"

۱۰

۶ اگست ۱۹۰۳ء —— حبیب الرحمٰن خاں شروانی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۶

میرے بڑے بھائی (شیخ عطا محمد) سب ڈویژنل آفیسر ملٹری ورکس پر ان کے مخالفین نے ایک خوفناک فوجداری مقدمہ بنا دیا تھا ، لیکن الحمد للہ کہ دشمنوں کے منہ میں خاک پڑی ۔ بھائی صاحب

بری ہوئے ۔ خدا لارڈ کرزن کا بھلا کرے کہ میرے لکھنے پر معاملہ دگرگوں ہو گیا ۔

۱۱

۲۲ جولائی ۱۹۰۴ء ـــــ خواجہ حسن نظامی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۵۲ - ۳۵۳

دو دفعہ ''پیسہ اخبار'' میں مَیں نے (آپ کے انتقال کی) وہ خبر پڑھی جسے پڑھ کر لاہور کے تمام دوستوں کو بے انتہا تشویش تھی ۔ الحمد للہ کہ خبر غلط ثابت ہوئی ۔ ایسی خبریں زیادتیِ عمر کی علامت ہیں ۔ اس سے کم از کم یہ تو معلوم ہو گیا کہ ملک کو آپ کی کس قدر ضرورت ہے ۔

۱۲

سیالکوٹ ، ۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء ـــــ منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، ص ۵۲

اہل اللہ کے حالات نے ، جو آپ نے بنام 'یادِ رفتگاں' تحریر فرمائے ہیں ، مجھ پر بڑا اثر کیا اور بعض باتوں نے تو ، جو آپ نے اس چھوٹی سی کتاب میں درج کی ہیں ، مجھے اتنا رلایا کہ میں بے خود ہو گیا . . . بھائی فوق ! خود بھی اس گوہرِ نایاب کی تلاش میں رہو ، جو بادشاہوں کے خزانوں میں نہیں مل سکتا بلکہ کسی خرقہ پوش کے پاؤں کی خاک میں اتفاقیہ مل جاتا ہے ۔

۱۳

— ۱۹۰۴ء —— بابو عبدالمجید

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۱

میرے بے گناہ اشعار کو چھوٹے شملہ سے کسی صاحب نے تیغِ قلم سے مجروح کیا ہے - ان سے کہیے امیر و داغ کی اصلاح کیا کریں -

۱۴

۲۲ فروری ۱۹۰۵ء —— ابوالمعانی محمد عبدالرحمٰن شاطر مدراسی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۰۰ - ۳۰۲

آپ کے قصیدے 'اعجازِ عشق' کا کچھ حصہ 'مخزن' میں شائع ہو چکا ہے - اکثر اشعار نہایت بلند پایہ اور معنی خیز ہیں - بندشیں صاف اور ستھری ہیں اور اشعار کا اندرونی درد مصنّف کے چوٹ کھائے ہوئے دل کو نہایت نمایاں کر کے دکھا رہا ہے - آپ کے خاندانی تعزز کا حال معلوم کر کے مجھے بڑی مسرت ہوئی - آپ لوگ گزشتہ کاروانِ اسلام کی یادگار ہیں اور اس وجہ سے ہر طرح واجب الاحترام اور قابلِ تعظیم ہیں -

۱۵

۱۶ مارچ ۱۹۰۵ء —— ابوالمعانی عبدالرحمٰن شاطر مدراسی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۰۲ - ۳۰۴

مولانا حالی نے جو کچھ آپ کے اشعار کی نسبت تحریر فرمایا ہے

بالکل صحیح ہے - آپ کا اسلوبِ بیان واقعی نرالا ہے اور آپ کی صفائیِ زبان آپ کے ہم وطنوں کے لیے سرمایۂ افتخار ہے - میرا خود خیال تھا کہ آپ اصل میں ہندوستان کے رہنے والے ہیں مگر یہ معلوم کر کے کہ آپ کی پرورش بچپن سے مدراس میں ہوئی ، مجھے بہت تعجب ہوا -

۱۶

عدن ، ۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء —— مولوی انشاء اللہ خاں

(مدیرِ ''وطن'' لاہور)

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی (۱۹۷۶ء) صفحات ۷۶ - ۹۲

آپ سے رخصت ہو کر اسلامی شان و شوکت کے اس قبرستان میں پہنچا جس کو دہلی کہتے ہیں - ریلوے اسٹیشن پر خواجہ سیّد حسن نظامی اور شیخ نذر محمد صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس موجود تھے - تھوڑی دیر کے لیے شیخ صاحب موصوف کے مکان پر قیام کیا - بعد ازاں حضرت محبوبِ الٰہی کے مزار پر حاضر ہوا اور تمام دن وہیں بسر کیا - ۳ ستمبر کی صبح کو میر نیرنگ اور شیخ اکرام اور باقی دوستوں سے دہلی میں رخصت ہو کر بمبئی کو روانہ ہوا اور ۴ کو خدا خدا کر کے اپنے سفر کی پہلی منزل میں پہنچا - ۷ ستمبر کو ۲ بجے طبّی معائنے کے بعد میں اپنے جہاز پر سوار ہوا - تین بجے جہاز نے حرکت کی یہاں تک کہ موجیں اِدھر اُدھر سے آ کر ہمارے جہاز کو چومنے لگیں - آج ۱۲ ستمبر کی صبح ہے - چند گھنٹوں میں ہمارا جہاز عدن جا پہنچے گا -

۱۷

کیمبرج ، ٹرینٹی کالج ، ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء —— خواجہ حسن نظامی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۵۳ - ۳۵۵

قرآن شریف میں جس قدر آیات صریحاً تصوّف کے متعلق ہوں ان کا پتہ دیجیے ۔ اس بارے میں آپ قاری شاہ سلیمان یا کسی اور صاحب سے مشورہ کر سکتے ہیں ۔ اگر قاری صاحب موصوف کو یہ ثابت کرنا ہو کہ مسئلۂ وحدۃ الوجود ، یعنی تصوّف کا اصل مسئلہ قرآن کی آیات سے نکلتا ہے تو وہ کون سی آیات پیش کر سکتے ہیں ؟ کیا وہ ثابت کر سکتے ہیں کہ تاریخی طور پر اسلام کو تصوّف سے تعلق ہے ؟ کیا حضرتِ علی مرتضیٰ رضؓ کو کوئی خاص پوشیدہ تعلیم دی گئی تھی ؟

۱۸

کیمبرج ، ۲۵ نومبر ۱۹۰۵ء —— مولوی انشاء اللہ خاں

(مدیرِ ''وطن'')

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی (۱۹۷۶ء) صفحات ۹۳ - ۱۰۳

میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ سویز پہنچ کر دوسرا خط لکھوں گا مگر چونکہ عدن سے سویز تک کے حالات بہت مختصر تھے ، اس واسطے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ لندن پہنچ کر مفصل واقعات عرض کروں گا ۔ عدن میں قدیم ایرانی بادشاہوں کے بنائے ہوئے تالاب ہیں اور یہ اس طرح بنائے گئے ہیں کہ ایک دفعہ بارش کا تمام پانی ہر جگہ سے ڈھل کر ان میں جا گرتا ہے ۔ چونکہ ملک

خشک ہے اس واسطے ایسی تعمیر کی ضرورت تھی - میں بوجہ گرمی اور نیز قرنطینہ کے عدن کی سیر نہ کر سکا - جب ہم سویز پہنچے تو مسلمان دکان داروں کی ایک کثیر تعداد ہمارے جہاز پر آموجود ہوئی اور ایک قسم کا بازار تختہ' جہاز پر لگ گیا - سویز کینال ، جسے ایک فرانسیسی انجنیئر نے تعمیر کیا تھا ، دنیا کے عجائبات میں سے ایک ہے - عرب اور افریقہ کی جدائی ہے اور مشرق و مغرب کا اتحاد ہے -

۱۹

ٹرینٹی کالج ، کیمبرج ۱۹۰۶ء ـــــ منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، صفحات ۵۲ - ۵۳

جاتی دفعہ آپ سے ملاقات نہ ہو سکی ، افسوس ہے - مجھے اس موقع پر فرصت کم تھی ورنہ کہیں نہ کہیں آپ سے ملنے کو آ جاتا - اچھا ہوا آپ نے وہ پرچہ (کشمیری میگزین) اپنی ذمہ داری پر چلانا شروع کیا - اگر کچھ ہوگیا تو حاضر کروں گا -

۲۰

ـــ ۱۹۰۶ء ـــــ منشی دیا نرائن نگم ، مدیرِ "زمانہ" کانپور

انوارِ اقبال ، صفحات ۲۵ - ۳۱

(اپریل ۱۹۰۶ء میں مدیرِ 'زمانہ' نے سودیشی تحریک کے متعلق چند سوالات مرتّب کر کے مختلف مفکّرین اور سیاسی رہنماؤں کے پاس بھیجے تھے اور ان سے جوابات حاصل کر کے اپنے رسالے میں شائع کیے تھے - اقبال اُن دنوں کیمبرج میں تھے - اُنھوں نے وہاں

سے جو خط منشی دیا نرائن نگم کو لکھا وہ مئی ۱۹۰۶ء کے زمانے میں شائع ہوا ۔ اقبال نے سودیشی تحریک کی تو حمایت کی مگر کہا) :
"بھلا یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے کہ امریکہ اور جرمنی کی چیزیں خریدو مگر انگلستان کی چیزوں کو ہندوستان کے بازاروں سے خارج کر دو ۔ اس طریقِ عمل سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان سے ہم کو سخت نفرت ہے ، نہ یہ کہ ہم کو ہندوستان سے محبت ہے ۔"

۲۱

— ۱۹۰۶ء —— خواجہ حسن نظامی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۵۵

"الاحسان" کے دو نمبر کل موصول ہوئے ، خوب اور بہت خوب ! کس قدر تغیّر ہے ۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ اس مضمون پر بات کرنا خلافِ اصولِ طریقت تھا ، اب یہ زمانہ ہے کہ ماہوار رسالے شائع ہوتے ہیں ۔

۲۲

۲۵ اپریل ۱۹۰۶ء —— خواجہ حسن نظامی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۵۶

متھرا ، ہردوار ، جگن ناتھ ، امرناتھ جی سب کی سیر کی ، مبارک ہو ۔ مگر بنارس جا کر لیلام ہو گئے ۔ کیوں ٹھیک ہے نا ؟
میرے پہلو میں ایک چھوٹا سا بت خانہ ہے کہ ہر بت اس صنم کدے کا رشکِ صنعتِ آذری ہے ۔ اس پرانے مکان کی کبھی سیر کی ہے ؟ خدا کی قسم ! بنارس کا بازار فراموش کر جاؤ ۔

۲۳

ٹرینٹی کالج ، کیمبرج

۲۴ اپریل ۱۹۰۷ء (انگریزی) ـــــ عطیہ بیگم فیضی

خطوطِ اقبال بنام عطیہ بیگم ، ص ۱۲

حسبِ وعدہ اپنی ایک نظم بھیج رہا ہوں ، تنقید سے ممنون فرمائیے ۔ اپنی اردو کتاب ''علم الاقتصاد'' بھی پیش کرتا ، افسوس میرے پاس یہاں کوئی نسخہ موجود نہیں ۔

۲۴

جرمنی ، ۱۶ نومبر ۱۹۰۷ء ـــــ ویگے ناست

آپ کے خطوط مل گئے ہیں ۔ مجھے ابھی تک چین سے بیٹھنا نصیب نہیں ہوا ۔ میں بعد میں آپ کو خط لکھوں گا ۔

۲۵

لندن ، ۱۱ دسمبر ۱۹۰۷ء ـــــ علی بخش (اقبال کا خادم)

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۹۶ - ۲۹۷

میرے آنے میں ابھی چھ ماہ کا عرصہ باقی ہے ۔ امید ہے اس وقت تک تم وہ کمی ، جو چوری سے ہو گئی ہے ، پورا کر لو گے ۔ میں وہاں ہوتا تو اس موقع پر ضرور تمھاری مدد کرتا ۔ میرا تو خیال تھا کہ تمھاری شادی ہو چکی ہے ۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم اپنی محنت سے بیوی کو آسودہ رکھ سکو گے تو ضرور کر لو ۔ شادی کرنا عین ثواب ہے ۔

۲۶

لندن ، ۱۰ فروری ۱۹۰۸ء ـــــ خواجہ حسن نظامی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۵۷ - ۳۵۸

آپ کا خط اور رام کرشن دونوں چیزیں پہنچیں - جرمنی کے پتے پر جو خط آپ نے لکھا وہ نہ پہنچا - رام کشن نہایت عمدہ ہے - جو طریق اشاعتِ مذہبِ حقّہ کا آپ نے اختیار کیا ہے ، مجھے اس سے پوری ہمدردی ہے - مسٹر آرنلڈ صاحب بہادر سے آج اس کا ذکر آیا تھا - وہ بہت خوش ہوئے اور آپ کی کتاب مجھ سے لے لی - مسٹر آرنلڈ کا خیال ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے ہندوؤں میں اسلام پھیلانے کے لیے کوئی باقاعدہ کوشش نہیں کی اور اب وقت ہے کہ ایسا کیا جائے -

۲۷

سیالکوٹ شہر ، ۲۹ اگست ۱۹۰۸ء ـــــ منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، صفحات ۵۳ - ۵۴

میں ایک دو روز کے لیے بغرضِ مشورہ لاہور گیا تھا کیونکہ وہیں کام شروع کرنے کا ارادہ ہے - میگزین میں جو کامیابی آپ کو ہوئی اور ہو رہی ہے ، اس کے لیے مبارک باد دیتا ہوں - آپ جموں کے رستے کشمیر جائیں تو ضرور سیالکوٹ تشریف لائیں تاکہ مجھے آپ کی دوستانہ قدر و منزلت کرنے کا موقع ملے -

۲۸

سیالکوٹ ، ۲۹ اگست ۱۹۰۸ء ـــــ (عبدالرحمٰن شاطر مدراسی)

انوارِ اقبال ، ص ۱۸

''اعجازِ عشق'' کے چند صفحے تو میں پہلے دیکھ چکا تھا ، باقی اشعار بھی ماشاء اللہ نہایت بلند پایہ ہیں . . . آپ کے کلام میں ایک خاص رنگ ہے جو اَور شعراء میں بہت شاذ پایا جاتا ہے ۔ مولانا حالی ، شبلی ، شاد جیسے قادر الکلام بزرگوں سے دادِ سخن گوئی لینا ہر کسی کا کام نہیں ۔

۲۹

سیالکوٹ ، ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۸ء ـــــ خواجہ حسن نظامی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۶۰ - ۳۶۱

یہ نیاز جو آپ کو پہنچی ہے ، والدۂ مکرّمہ کی نیاز تھی ۔ قبول فرمائیے ۔

آپ اپنی ہر تحریک میں بغیر پوچھے مجھے شریک تصوّر کیجیے ، مگر جس درد نے کئی مہینوں سے مجھے بے تاب کر رکھا ہے ، جو مجھے راتوں کو سونے نہیں دیتا ، جو مجھے تنہائی میں رلاتا ہے ، اس کی وجہ مجھ سے پہلے سن لیجیے ، پھر جو چاہے کیجیے ۔ میں آپ کے ساتھ ہوں اور آپ میرے ساتھ ۔

۳۰

— نومبر ۱۹۰۸ء —— خواجہ حسن نظامی

اقبال نامہ، جلد ۲ ، ص ۳۵۹

کئی دنوں کی بیماری کے بعد کل بستر سے آٹھا ہوں - کچھ عرصے کے بعد آپ کو لاہور آنے کی تکلیف دوں گا - آپ سے چند ضروری باتیں کرنی ہیں - بعض لوگ آپ پر اخباروں میں حملے کرتے ہیں - افسوس ہے مسلمانوں میں معمولی اخلاق بھی نہ رہے - میں خود علی گڑھ کالج کی پروفیسری نامنظور کرنے سے ہدفِ ملامت ہو رہا ہوں مگر :

شادم ز طعنِ خلق کہ مرغانِ باغِ عشق
شاخے کہ سنگ می رسدش ، آشیاں کنند

۳۱

۲۵ نومبر ۱۹۰۸ء —— خواجہ حسن نظامی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۶۱ - ۳۶۲

آپ کے حلقے کا ذکر پڑھ کر بہت خوشی ہوئی - مجھے بھی اس حلقے میں شامل تصوّر کیجیے - مجھے آپ سے ایک بہت ضروری امر میں مشورہ کرنا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ آپ نادانستہ اسی طرف کو جا رہے ہیں جس طرف میں آپ کو لانا چاہتا ہوں - اس بات نے مجھے جرأت دلائی ہے کہ میں آپ سے رہنے سہنے کا دکھ ظاہر کروں - بہت کم لوگ ہیں جو ہمدردی کے ساتھ اس قضیے کو سن سکتے ہیں ، مگر آپ سے مجھے پوری ہمدردی کی توقع ہے -

۳۲

۴ جنوری ۱۹۰۹ء ـــــ منشی تلوک چند محروم

انوارِ اقبال ، ص ۲۲۶

آپ کا پیام و سلام رسالہ ''مخزن'' میں میری نظر سے گزرا ۔ جس حسن ظن کا اظہار آپ نے ان اشعار میں کیا ہے اس کے لیے میں آپ کا تہِ دل سے ممنون ہوں ۔ میں بوجہِ مصروفیت فی‌الحال شعر گوئی سے محروم ہوں ۔ خدا آپ کی جولانیِ طبع کو اَور زیادہ کرے ۔

۳۳

لاہور ، ۱۳ جنوری ۱۹۰۹ء (انگریزی) ـــــ عطیہ بیگم فیضی

اقبال ، از عطیہ بیگم ، صفحات ۳۲ - ۳۵

(آپ کی والدہ کے انتقال پر) میرا ارادہ تعزیت کے لیے خود بمبئی حاضر ہونے کا تھا لیکن ۲۹ دسمبر کو جب میں کانفرنس کے مباحث میں شریک تھا ، وطن سے بھائی جان کی تشویش ناک علالت کی اطلاع بذریعہ تار ملی ۔ میں اُسی روز سیالکوٹ چلا گیا اور بقیہ تعطیلات ان کی تیمارداری میں صرف ہو گئیں ۔ جنجیرہ آنے کی دعوت کے لیے آپ کا ، نواب صاحب اور بیگم صاحبہ کا ممنونِ احسان ہوں مگر ان ناسازگار حالات کی وجہ سے میرے لیے مستقبل قریب میں جنجیرہ آنا مشکل ہے ۔ 'فلسفہ عجم' شائع ہو چکا ہے ۔

۳۴

۱۴ جنوری ۱۹۰۹ء —— خواجہ حسن نظامی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۶۳

حلقۂ نظام المشائخ کے متعلق آج مسٹر محمد شفیع بیرسٹر ایٹ لاء سے سن کر بڑی خوشی ہوئی - مجھ کو بھی اپنے حلقۂ مشائخ کے ادنٰی ملازمین میں تصور کیجیے - ذرا کاروبار سے اطمینان ہولے تو پھر عملی طور پر اس میں دلچسپی لینے کو حاضر ہوں -

۳۵

۲۸ مارچ ۱۹۰۹ء —— منشی غلام قادر فرخ امرتسری

سفینۂ حیات ، صفحات ۲۲ - ۲۳

ذکرِ اقبال ، عبدالمجید سالک ، ص ۹۴

میں خود اس خیال کا حامی رہ چکا ہوں کہ امتیازِ مذہب اس ملک سے اٹھ جانا چاہیے اور اب تک پرائیویٹ زندگی میں اس پر کاربند ہوں ، مگر اب میرا یہ خیال ہے کہ قومی شخصیت کو محفوظ رکھنا ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کے لیے ضروری ہے - ہندوستان میں ایک مشترک قومیت پیدا کرنے کا خیال اگرچہ نہایت خوبصورت ہے اور شعریت سے معمور ہے ، تاہم موجودہ حالات اور قوموں کی نادانستہ رفتار کے لحاظ سے ناقابلِ عمل ہے -

۳۶

لاہور ، ۹ اپریل ۱۹۰۹ء (انگریزی) ـــــ عطیہ بیگم فیضی

اقبال ، از عطیہ بیگم ، صفحات ۳۶ - ۳۹

بلاشبہ چند روز قبل میں نے علی گڑھ کے شعبۂ فلسفہ کی پروفیسری اور گورنمنٹ کالج لاہور کے شعبۂ تاریخ کی پروفیسری قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا (اپنی ایک خانگی اور ذاتی پریشانی کا ذکر کرنے کے بعد) ۔ میں قیدِ ملازمت سے آزاد رہنا چاہتا ہوں ۔ میں نے چند روز قبل ایک پبلک جلسے میں ''سماج کے ارتقاء میں مذہب کے عنصر کا مفہوم'' کے عنوان پر ایک تقریر کی تھی ۔ انجمن میں میرا لیکچر ''اسلام ایک سیاسی اور مذہبی نصب العین کی حیثیت سے'' کے زیرِ عنوان انگریزی میں ہوگا ۔

۳۷

۱۰ اپریل ۱۹۰۹ء ـــــ شیخ عطاء اللہ

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۸۷ - ۱۸۸

آپ کی تصنیف ''شہادت الفرقان علی جمع القرآن'' نہایت لاجواب ہے اور میں اس کے طرزِ استدلال کو نہایت پسند کرتا ہوں ۔ آپ اس بات کے لیے تحسین کے مستحق ہیں کہ قانونی مشاغل میں دینی خدمات کا موقع بھی نکال لیتے ہیں ۔ فان کریمر نے جرمن زبان میں ایک مبسوط کتاب ''تاریخ القرآن'' لکھی ہے ۔ میرا ارادہ ہے کہ کبھی فرصت ملے تو اس کے بعض حصص کا ترجمہ اردو میں کر ڈالوں ۔ اگرچہ مجموعی لحاظ سے اس کا مقصد ہماری آرا اور عقاید کے خلاف ہے ۔

میرا مقصد صرف یہ ہے کہ ہمارے علماء کو یورپ والوں کے طرزِ استدلال و تحقیق کا حال معلوم ہو۔

۳۸

۱۷ اپریل ۱۹۰۹ء (انگریزی) ـــــ عطیہ بیگم فیضی

اقبال ، از عطیہ بیگم ، صفحات ۴۱ - ۴۴

آپ مجھ سے بہت سے سوالات کرنا چاہتی ہیں ؟ بسم اللہ ۔ آپ جانتی ہیں کہ میں آپ سے کوئی بات چھپاتا نہیں ۔ میرا سینہ یاس آفریں اور غم انگیز خیالات کا خزینہ ہے ۔ یہ خیالات میری روح کی تاریک بانبیوں سے سانپ کی طرح نکلے چلے آتے ہیں ۔ میرا خیال ہے میں ایک سپیرا بن جاؤں گا ، گلیوں میں پھروں گا اور تماشا بین لڑکوں کی ایک بھیڑ میرے پیچھے پیچھے ہوگی ۔ بڑے بھائی جان کا تبادلہ ایک مقام پر ، جو بمبئی سے سولہ میل ہے ، ہو گیا ہے ۔

۳۹

۱۱ مئی ۱۹۰۹ء ـــــ منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، صفحات ۵۵ - ۵۶

مرزا افضل احمد صاحب کا خط ملفوف ہے ۔ وہ اس خط کو کمیٹی (انجمنِ کشمیری مسلمانان) میں پیش کرنا چاہتے ہیں ۔ اس کے علاوہ ایک اور کارڈ آیا ہے ۔ مہربانی کر کے اس کی تعمیل بھی کریں ۔

۴۰

— مئی ۱۹۰۹ء —— گشتی مراسلہ

انوارِ اقبال ، صفحات ۵۶ - ۵۹

(یہ مطبوعہ خط اقبال نے انجمنِ کشمیری مسلمانان لاہور کے جنرل سیکریٹری کی حیثیت سے برادری کی ضلع وار شاخوں اور بعض سربرآوردہ حضرات کی خدمت میں بھیجا تھا) کہ وہ دیکھیں کہ حکومت تحصیل داروں کی معرفت جو فہرست تیار کرا رہی ہے اس میں کتنے کشمیری مسلمان اقوام بندی زمینداری میں شامل کیے جانے کے لائق ہیں ، اس پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں ؟ وغیرہ ۔

۴۱

۱۷ جولائی ۱۹۰۹ء (انگریزی) —— عطیہ بیگم فیضی

اقبال ، از عطیہ بیگم ، صفحات ۴۶ - ۵۲

آج صبح سے طبیعت غیر معمولی طور پر بشاش ہے لہٰذا اگر نیاز نامے میں ظرافت کی چاشنی محسوس کریں تو معذور سمجھیں ۔ میں نے اپنا منصوبہ بدل نہیں دیا ۔ میری غیرحاضری سے آپ کوئی مخالف نتیجہ اخذ کرنے میں حق بجانب نہیں ۔ مجھ سے آپ کو شکایت نہ ہونی چاہیے ۔ میں تو خود اپنے لیے بھی ایک معمّا ہوں ، لیکن وہ خیالات جو میری روح کی گہرائیوں میں ایک طوفان بپا کیے ہوئے ہیں ، عوام پر ظاہر ہوں تو مجھے یقینِ واثق ہے کہ میری موت کے بعد میری پرستش ہوگی ۔ دنیا میرے گناہوں کی پردہ پوشی کرے گی اور مجھے اپنے آنسوؤں کا خراجِ عقیدت پیش کرے گی ۔

۴۲

۲ اگست ۱۹۰۹ء ـــــ خواجہ حسن نظامی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۶۴

رسالہ پہنچ گیا تھا ۔ آپ کی دست بستہ دعا نے بڑا لطف دیا ۔ کچھ دنوں سے بہت عدیم الفرصت ہوں ۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ قانونی پیشے میں اس قدر مصروفیت رہے گی ۔
پنجاب میں نظامی مشہور ہوں اور آپ میری خبر نہیں لیتے ۔

۴۳

۱۱ مارچ ۱۹۱۰ء ـــــ مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۹۱

حیدری صاحب (مسٹر نذر علی معتمد محکمۂ فینانس دولت آصفیہ حیدرآباد) کے متعلق استفسار کیا تھا ، جواب ندارد ۔ آپ کس عالمِ غفلت میں قیام پذیر یا تشریف فرما ہیں ۔ جواب لکھیے اور جلد اشعار کے متعلق جو کچھ میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دیجیے ۔ آپ رخصت پر کب آتے ہیں ؟ پنجاب میں کئی لوگ چشم براہ ہیں اور بالخصوص اقبال ۔

۴۴

۳۰ مارچ ۱۹۱۰ء ـــــ سیّد رضا علی وحشت کلکتوی

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۱۰

دیوانِ وحشت کی ایک کاپی موصول ہوئی ۔ میں ایک عرصے سے

آپ کے کلام کو شوق سے پڑھتا ہوں اور آپ کا غائبانہ مداح ہوں۔ ماشاء اللہ آپ کی طبیعت نہایت تیز ہے۔ آپ کی مضمون آفرینی اور ترکیبوں کی چستی خاص طور پر قابلِ داد ہیں۔ فارسی کلام بھی آپ کی طبّاعی کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔ شعر کا بڑا خاصہ یہ ہے کہ ایک مستقل اثر پڑھنے والے پر چھوڑ جائے اور یہ بات آپ کے کلام میں بدرجۂ اتم موجود ہے۔

۴۵

۳۰ مارچ ۱۹۱۰ء (انگریزی) ـــــ عطیّہ بیگم فیضی

اقبال، از عطیہ بیگم، صفحات ۵۴ - ۵۸

ہز ہائی نس کا دعوت نامہ حیدرآباد ہی میں موصول ہوا۔ میں نے فوراً آپ کو لکھا کہ جنجیرہ آنا میرے لیے ممکن نہیں۔ میری رخصتِ اتفاقیہ ۲۸ کو ختم ہوئی۔ میں ۲۳ کو حیدرآباد سے لاہور کے لیے روانہ ہوا، ۲۹ کی صبح کو لاہور پہنچا۔ سیدھا کالج گیا اور وہاں سے کچہری۔ اندریں حالات میرے لیے جنجیرہ کا سفر کیونکر ممکن تھا؟ میں اگر حیدرآباد میں چند دن اَور ٹھہر جاتا تو اعلیٰ حضرت حضور نظام مجھے ضرور شرفِ باریابی بخشتے۔ میں حیدرآباد میں جملہ اکابر سے ملا اور اکثر نے مجھے اپنے ہاں دعوت پر بلایا۔ بیگم حیدری کے ہاں مجھے گھر کی سی آسائش میسر آئی۔

۴۶

۷ اپریل ۱۹۱۰ء (انگریزی) ـــــ عطیہ بیگم فیضی

اقبال ، از عطیہ بیگم ، صفحات ۵۹ - ۶۹

میں نے حیدرآباد سے آپ کو دو خط لکھے ۔ دوسرے خط میں میں نے تار ملنے کی اطلاع دی اور جنجیرہ نہ آ سکنے کی مفصّل وجہ بیان کی ۔ شومیِ قسمت سے میرا دوسرا خط شرفِ ملاحظہ سے محروم رہا ، ورنہ میں یوں ہدفِ ملامت نہ بنتا ۔ مجھے آپ کی فطری نیکی پر اعتماد ہے ۔ فی الحال آپ سے صرف یہی درخواست کروں گا کہ نواب صاحب اور بیگم صاحبہ کی خدمت میں میرا جواب پیش کردیں ۔ میری دانست میں وہ آپ کی نسبت عفو و درگزر کی لذّت سے زیادہ آشنا ہیں ۔ میری سیاحتِ حیدرآباد سے متعلق کوئی نتائج اخذ نہ کیجیے ۔

۴۷

ـ جولائی ۱۹۱۰ء ـــــ شیخ عبدالقادر

مخزن ، لاہور ، جولائی ۱۹۱۰ء

ذیل کے اشعار (جو 'فلسفہ' غم' کے عنوان سے ''بانگِ درا'' میں موجود ہیں) میں نے اپنے قدیم دوست اور ہم جماعت میاں فضل حسین صاحب بیرسٹرایٹ لاء لاہور کی خدمت میں ان کے والد بزرگوار کی ناگہانی رحلت کے موقع پر بطور تسلی نامے کے لکھے تھے۔ اگرچہ میری تحریر پرائیویٹ تھی اور اس کی اشاعت کچھ ضرور نہ تھی ، تاہم میں چاہتا ہوں کہ یہ اشعار میاں صاحب موصوف کے احبّا اور معرّفین تک

بھی پہنچیں جنھوں نے اس موقع پر میاں صاحب موصوف کے ساتھ اظہارِ ہمدردی کیا ہے۔

۴۸

۲۲ اگست ۱۹۱۰ء ـــــ گوہر علی خاں، سیکریٹری انجمنِ اسلامیہ پکھلی (ہزارہ)

روزانہ "پیسہ اخبار" لاہور، ۲۱ جولائی ۱۹۱۵ء

نقوش، اقبال نمبر، ستمبر ۱۹۷۷ء، صفحات ۴۷۸ - ۴۷۹

۳۱ جولائی ۱۹۰۸ء کے 'پیسہ اخبار' میں جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا تھا، اس کے متعلق مجھے کچھ یاد نہیں کہ آپ نے میری نسبت کیا تحریر فرمایا تھا۔ اخبار "افغان" بھی میری نظر سے نہیں گزرتا۔ یہ بات صحیح ہے کہ انگلستان سے واپس آنے کے بعد میں نے زیادہ تر اپنے مشاغلِ قانونی کی طرف توجہ رکھی ہے اور شاید مجھے ایسا ہی کرنا بھی چاہیے تھا کیونکہ جو شخص اپنی زندگی میں ناکام رہے، اَوروں کے کام نہیں آ سکتا ـــــ مصری کانفرنس کی تجویز مسلمانانِ عالم کی قومی اور معاشرتی اصلاح کی غرض سے دو سال پیشتر علامہ عصر فسکی ایک روسی اخبار نویس کی تحریک پر دنیائے اسلام کے سامنے پیش کی گئی تھی، لیکن اس بحث کے تھوڑے ہی عرصے بعد ٹرکی اور ایران میں انقلاب کے آثار نمایاں ہو گئے اور مسلمانوں کی توجہ اَور طرف مبذول ہو گئی۔ مَیں اس قسم کی تجویز کا، جس کا مقصد مسلمانوں کی بہتری ہو، کس طرح مخالف ہو سکتا ہوں؟ خصوصاً اس لحاظ سے بھی کہ ایسی کانفرنس کی تجویز روسی اخبار نویس کی تحریک سے کئی ماہ پیشتر

خود میرے ذہن میں آ چکی تھی اور میں نے لندن میں اپنے دوست شیخ عبدالقادر صاحب سے اس کا ذکر بھی کیا تھا ۔ ایک عام معاشرتی اور تمدنی کانفرنس کے انعقاد سے مسلمانوں کو ضرور فائدہ ہوگا اور قومیت کی ایک نئی روح ان میں پیدا ہوگی لیکن یہ کام مشکل ہے ۔ لوگ اس کی مشکلات سے آگاہ نہیں ہیں ـــــ پان اسلام ازم کا خوف بالکل بے معنی ہے ۔ مسلمانوں کو کلامِ الٰہی میں امن اور صلحا کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی تاکید کی گئی ہے ۔

۴۹

ـــ ۱۹۱۱ء ـــ مولوی کرم الٰہی صوفی ،

مصنفِ کتاب ''ہندوستان کی اسلامی تاریخ''

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۹ - ۲۱

(طویل تبصرے کا خلاصہ) ''میں نے آپ کی کتاب ''اسلامی تاریخ عہدِ افغانیہ'' شروع سے لے کر آخر تک پڑھی ۔ یہ کتاب نہایت بر محل لکھی گئی ہے . . . . عام پڑھنے والے لوگ بالخصوص مسلم ، جن کی قومی روایات کی یہ کتاب ایک نہایت روشن تصویر ہے ، اس کے مطالعے سے اخلاقِ فاضلہ کے وہ گراں قدر اصول سیکھ سکتے ہیں جو ان کی قوم کے مابدالامتیاز رہے ہیں اور جن پر عمل کرنے سے حجاز کے صحرا نشین تیس ہی سال کے اندر شتربانی سے جہانبانی تک پہنچ کر اقوامِ قدیمہ کی تہذیب کے وارث اور تہذیبِ جدید کے بانی بن گئے . . .''۔

۵۰

۷ جولائی ۱۹۱۱ء (انگریزی) ـــ عطیہ بیگم فیضی

اقبال ، از عطیہ بیگم ، صفحات ۷۱ - ۷۴

آپ کے عنایت نامے کا جواب تاخیر سے دے رہا ہوں ۔ وجہ یہ ہوئی کہ ان دنوں ایک خاص پریشانی میں مبتلا رہا ۔ بدنصیبی سائے کی طرح میرے ساتھ لگی رہی ہے ۔ نظموں کا مجموعہ بخوشی ارسال کروں گا ۔ لیکن یہ تو ارشاد ہو کہ یہ مجموعہ ، جو ایک دلِ خوں چکاں کی نواہائے غم کے سوا کچھ نہیں ، آپ کے کس مصرف کا ہے ۔ ان میں زندہ دلی نام کو بھی نہیں ۔ قبلہ والد صاحب نے فرمائش کی ہے کہ حضرت بو علی قلندر کی مثنوی کی طرز پر ایک فارسی مثنوی لکھوں ۔ اس راہ کی مشکلات کے باوجود میں نے کام شروع کردیا ہے ۔

۵۱

۶ اکتوبر ۱۹۱۱ء ـــ لسان العصر اکبر الٰہ آبادی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۴ - ۳۷

کل ظفر علی خاں سے سنا تھا کہ آپ کو چوٹ آ گئی ۔ دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دیر تک سلامت رکھے تاکہ ہندوستان کے مسلمان اس قلب کی گرمی سے متاثر ہوں جو خدا نے آپ کے سینے میں رکھا ہے ۔ میں آپ کو اسی نگاہ سے دیکھتا ہوں جس نگاہ سے کوئی مرید اپنے پیر کو دیکھے ۔ خدا کرے وہ وقت جلد آئے کہ مجھے آپ سے شرفِ نیاز حاصل ہو ۔ لاہور ایک بڑا شہر ہے ، لیکن میں اس ہجوم میں تنہا ہوں ۔ ایک فردِ واحد بھی ایسا نہیں جس سے دل

کھول کر اپنے جذبات کا اظہار کیا جا سکے ۔

۵۲

۹ نومبر ۱۹۱۱ء ـــــ لسان العصر اکبر الٰہ آبادی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۷ - ۳۹

"ترکوں کی فتح کا مژدۂ جانفزا پہنچا ، مسرت ہوئی ۔ لاہور کی بستی میں کوئی ہمدمِ دیرینہ نہیں ۔ نام و نمود پر مرنے والے بہت ہیں ۔ ہاں آپ کے خطوط بار بار پڑھتا ہوں اور تنہائی میں یہی خاموش کاغذ میرے ندیم ہوتے ہیں ۔ "زمیندار" میں یہ پڑھ کر افسوس ہوا کہ اردو شاہنامہ تلف ہوگیا ۔ جو شعر اس میں سے شائع ہوئے ہیں وہ بڑے زور کے ہیں ۔

۵۳

۱۴ دسمبر ۱۹۱۱ء (انگریزی) ـــــ عطیہ بیگم فیضی

اقبال ، از عطیہ بیگم ، صفحات ۷۵ - ۷۶

مسز سروجنی نائیڈو اگر آپ کی رائے میں اردو نظم سمجھنے سے قاصر ہیں ، تو میری نظم ان کو نہ دکھائیے ۔ یہ میری تازہ غیر مطبوعہ نظم ہے ۔ چند مزید اشعار پرسوں صبح چار بجے موزوں ہو گئے تھے ۔ اس بحر میں پہلے میں نے کبھی نہیں لکھا ۔ اس نظم میں موسیقیت کی فراوانی ہے ۔ کاش میں خود آپ کو اور بیگم صاحبہ کو ترنم سے سنا سکتا :

زندگانی ہے مری مثلِ ربابِ خاموش
جس کے ہر رنگ کے نغموں سے ہے لبریز آغوش

۵۴

۱۴ دسمبر ۱۹۱۱ء (انگریزی) ـــــ عطیہ بیگم فیضی

اقبال ، از عطیہ بیگم ، ص ۷۷

ہندوؤں نے بنگال کی دو حصوں (ہندو بنگال اور مسلم بنگال) میں تقسیم کو حکومت کی طرف سے بنگالی قومیت کے قلب پر ایک ضربِ کاری سے تعبیر کیا ہے لیکن حکومت نے دہلی کو دارالسلطنت قرار دے کر اپنے فیصلے کی خود ہی پوری ہوشیاری سے تنسیخ کر دی ہے - بنگالی سمجھتا ہے کہ جیت اس کی رہی لیکن اسے نظر نہیں آتا کہ اس کی اہمیت گھٹا کر صفر کر دی گئی ہے - اس مسئلے سے متعلق دو شعر ہو گئے ہیں :

مندمل زخمِ دلِ بنگال آخر ہو گیا
وہ جو تھی پہلے تمیزِ کافر و مومن ، گئی
تاجِ شاہی آج کلکتے سے دہلی آ گیا
مل گئی بابو کو جوتی اور پگڑی چھن گئی

۵۵

تاریخ و سنہ ندارد ـــــ خواجہ حسن نظامی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۶۵ - ۳۶۶

خدا آپ کا بھلا کرے کہ آپ نے ہندوستان کے پرانے بتکدے میں توحید کی مشعل روشن کی - میں بھی اپنی بساط کے موافق کچھ نہ کچھ حاضر کروں گا - مسلمانانِ ہندوستان کی بیداری کے پانچ اسباب ، جو آپ نے اس ہفتہ کے ''توحید'' میں ارقام فرمائے ہیں ، بالکل بجا ہیں

لیکن آپ نے یہ نہیں لکھا کہ اقبال ، جس نے اسلامی قومیت کی حقیقت کا راز اس وقت منکشف کیا جب ہندوستان والے اس سے غافل تھے اور جس کے اشعار کی تاریخ زمیندار ، کامریڈ ، بلقان ، طرابلس اور نواب وقار الملک کی حق گوئی کی تاریخ سے پہلے کی ہے ، کس کا خوشہ چیں ہے ؟

۵۶

— ۱۹۱۱ء —— مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۹۲ - ۹۳

آپ کا خط اسی روز پہنچا جس روز میں دہلی جا رہا تھا ۔ اشعار نے خوب مزہ دیا : ''ذوقِ وارفتگیٔ کجکلہانِ دہلی'' ۔ کاش آپ بھی دہلی تشریف لاتے تو دو چار روز جو میں وہاں رہا خوب کٹ جاتے ۔ مہاراجا صاحب بہادر (کشن پرشاد ، مدارالمہام حیدرآباد) سے ملاقات ہوئی ۔ میں نے انھی کے دولت خانے میں قیام کیا اور دل کو ان کے شکریّوں سے مملو واپس لایا ۔ ملازمت کے متعلق انھوں نے گفتگو کی مگر میں ان کا عندیہ معلوم نہ کر سکا ۔ کسی خاص جگہ ملازمت کرنے کی خواہش بھی دل میں پیدا نہیں کرتا کیونکہ سراپا تن بہ تقدیر ہوں ۔

۵۷

۱۲ جنوری ۱۹۱۲ء ـــــ مولانا شبلی نعمانی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۷۳

(وقفِ اولاد کمیٹی کی طرف سے وائسرائے کی خدمت میں ۲۹ جنوری کو جو وفد جانا تجویز ہوا ہے) اس میں شریک ہونے سے قاصر ہوں ۔

۵۸

۷ مارچ ۱۹۱۲ء ـــــ منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، ص ۵۹

بصحنِ گلشنِ ما صورتِ بہار بیا
کشادہ دیدۂ گل بہرِ انتظار ، بیا

۵۹

۲۴ جون ۱۹۱۲ء ـــــ خواجہ حسن نظامی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۶۴ - ۳۶۵

بارہ روپے ، جس طرح آپ کے خیال میں آئے ، خرچ کر دیجیے ۔ حلوہ پکا دیجیے یا خانقاہ کے متعلقین میں تقسیم کر دیجیے ۔ آپ سے ملنے کو دل چاہتا ہے مگر کیا کروں علائق نہیں چھوڑتے ۔ روٹی کا دھندا لاہور سے باہر نکلنے نہیں دیتا ۔ عجب طرح کا قفس ہے ۔

۶۰

۲۰ جولائی ۱۹۱۲ء ـــــ سیّد عبدالغنی شاہ ، پوسٹ ماسٹر دینانگر

انوارِ اقبال ، ص ۱۹۶

انجمن (نصرۃ الاسلام دینانگر) کی طرف سے مجھے کوئی خط نہیں ملا ۔ آپ کا فرمان سر آنکھوں پر مگر افسوس کہ حاضری سے معذور ہوں ۔ میں نے تو پبلک لائف بوجوہات قریباً ترک کر دی ہے ۔

۶۱

۳ ستمبر ۱۹۱۲ء ـــــ مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۹۶

آپ کا تخلص گرامی کی جگہ نومی ہونا چاہیے کیونکہ آپ سوتے بہت ہیں ۔ معلوم ہوتا ہے کہ راون لنکا کے بادشاہ کی طرح آپ چھ ماہ سوتے ہیں اور چھ ماہ جاگتے ہیں ۔ حیدرآباد کی شاہی میں تبدیلی ہوئی ، وزارت بدل گئی مگر آپ ابھی تک اونگھ رہے ہیں ۔ اکثر لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ ان کو خط لکھ کے جگائیے مگر اس کے لیے شورِ محشر کی ضرورت ہے ۔

۶۲

سیالکوٹ ، ۲ نومبر ۱۹۱۲ء ـــــ مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی

انوارِ اقبال ، ص ۲۹۳

قواعدِ اردو مرسلہٗ آں جناب مل گیا تھا ، مگر والدۂ ماجدہ

کی علالت کی وجہ سے کئی روز سے سیالکوٹ میں مقیم ہوں اور ابھی ان کو کوئی افاقہ نہیں ۔ طبیعت نہایت متفکّر اور پریشان ہے ۔ خط و کتابت سے بھی معذور ہوں ۔ بلکہ ضروری مشاغل بھی بوجہ ان کی علالت کے چھٹ گئے ہیں ۔

میں اُردو زبان کا ماہر نہیں اور بالخصوص گرامر سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ۔ میرے خیال میں آپ مولوی فتح محمد صاحب جالندھری سے خط و کتابت کریں جنھوں نے حال ہی میں ایک کتاب اُردو گرامر پر تصنیف کی ہے (مصباح القواعد) اور وہ کتاب اچھی ہے ۔

۶۳

۴ دسمبر ۱۹۱۲ء —— مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۹۷

فارسی ادب کی چند نہایت عمدہ نظم و نثر ، اخلاق و تاریخ وغیرہ کی کتابوں کے نام تحریر فرمائیے ۔ قدیم و حال کی تصانیف دونوں کے نام مطلوب ہیں ۔

۶۴

۷ دسمبر ۱۹۱۲ء —— شاکر صدیقی

انوارِ اقبال ، ص ۱۱۰

اُردو زبان میں آپ سے زیادہ نہیں جانتا کہ آپ کے کلام کو اصلاح دوں ۔ شاعرانہ خیالات اور سوز و گداز سیکھنے سکھلانے کی شے نہیں ، قدرتی بات ہے ۔ آپ اس جھگڑے میں نہ پڑیں تو اچھا ہے ۔

۶۵

۱۰ اپریل ۱۹۱۳ء ـــ حاجی نواب محمد اسمٰعیل خاں ،

رئیسِ دتاولی ، ضلع علی گڑھ

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۶۱ - ۲۶۲

'حالاتِ زمین' یعنی جغرافیہ ، جو آپ نے مسلمان بچوں اور بچیوں کے لیے تالیف فرمایا ہے ، نہایت عمدہ رسالہ ہے ۔ مسلمان مستورات بوجہ جغرافیہ نہ جاننے کے اخبار اچھی طرح سمجھ نہیں سکتیں ۔ قطع نظر اس کے کہ ان کو موجودہ دنیا کے واقعات سمجھنے میں سہولت ہوگی ، اس رسالے کے مطالعے سے ان کے دائرۂ نظر میں وسعت بھی پیدا ہوگی ۔

۶۶

جون ، جولائی ۱۹۱۳ء ـــ خواجہ حسن نظامی دہلوی

خطوطِ اقبال ، مرتبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۱۳

(ہفت روزہ ''توحید'' میرٹھ کے) خواجہ نمبر میں نواب علی صاحب پروفیسر بڑودہ کالج کا مضمون مجھے سب سے زیادہ پسند آیا کہ معنی خیز ہے ۔ اس سے دوسرے نمبر پر ''زلفِ خواجہ کا اسیر'' اور ''شاہنشاہوں کی پیشانیاں اجمیری چوکھٹ پر'' ۔ مؤخرالذکر مضمون کچھ نتیجہ خیز نہیں ہے ۔ نظموں میں گرامی صاحب کی غزل سب سے اعلیٰ ، اس کے بعد شفق عماد پوری صاحب کا ترانہ یا یوں کہیے کہ فارسی نظموں میں گرامی صاحب کی غزل اوّل نمبر اور اردو نظموں میں شفق کا ترانہ ۔

۶۷

یکم اکتوبر ۱۹۱۳ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، حصہ اوّل ، صفحات ۱۰۱ - ۱۰۲

میں ستمبر کا قریباً کل مہینہ لاہور سے باہر رہا ۔ پہلے کانپور کے مقدمے کے لیے گیا ، وہاں سے دہلی آیا اور حاذق الملک صاحب کے ہاں بغرضِ علاج مقیم رہا ۔ الٰہ آباد بھی گیا ۔ وہاں دو روز مولانا اکبر کی خدمت میں رہا ۔ آپ کا ذکرِ خیر آتا رہا ۔ لاہور آ کر ابھی دم ہی لیا تھا کہ ایک مقدمے کے لیے فیروزپور جانا پڑا ۔ مہاراجہ بہادر الور مجھے ملازمت میں لینے کے خواہش مند ہیں مگر پرائیویٹ سیکرٹری کی جگہ کی تنخواہ اتنی تھی کہ میں اسے قبول نہ کر سکتا تھا ۔ راقم الدولہ ظہیر مرحوم کو آپ خوب جانتے ہیں ۔ دہلی میں ان کا نواسہ مجھ سے ملا تھا اور کہتا تھا کہ مہاراجہ بہادر نے ازراہِ مرحمتِ کریمانہ ، ظہیر مرحوم کے سوانح اور قصائد کے طبع و اشاعت کے لیے دو سو روپے کی رقم عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس شرفا پروری کا اجرِ عظیم ارزانی فرمائے ۔

۶۸

۲۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ اقبال نمبر ، صفحات ۱۰۹ - ۱۱۰

میں بوجہِ عارضۂ دردِ گردہ ایک ہفتے تک صاحبِ فراش رہا ۔ دو تین روز سے افاقہ ہے ۔ خدا نے فضل کیا ، مرض جاتا رہا ، مین باقی رہ گیا ۔ الور کی ملازمت نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی

کہ تنخواہ قلیل تھی ۔ سات آٹھ سو روپے ماہوار تو لاہور میں بھی مل جاتے ہیں ۔ اگرچہ میری ذاتی ضروریات کے لیے تو اس قدر رقم کافی ، بلکہ اس سے زیادہ ہے ، تاہم چونکہ میرے ذمے اَوروں کی ضروریات کا پورا کرنا بھی ہے ، اس واسطے اِدھر اُدھر دوڑ دھوپ کرنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے ۔ متاعِ گراں مایہ اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہوں ۔ حالات مساعد پاؤں تو دنیا کو دکھاؤں اور اگر حالات مساعد نہ ملے تو اقبال کو خیالاتِ ناگفتہ کا ایک متحرّک مزار سمجھ لیجیے گا ۔

۶۹

۳ دسمبر ۱۹۱۳ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، ص ۱۱۱

نہایت وحشت ناک خبر موصول ہوئی کہ راجہ عثمان پرشاد سرکار کو داغِ مفارقت دے گئے ۔ کیا کہوں کس قدر تکلیف روحانی اس خبر کو سن کر ہوئی ۔ آپ کی نگاہ نظامِ عالم کی حقیقت پر ہے اور آپ کا قلب ان تمام کیفیات سے لذت اندوز ہو چکا ہے ، جس کو رضا و تسلیم کہتے ہیں ۔ پھر میں کیسے تلقینِ صبر کروں ۔ زندگی اور موت ایک عجیب راز ہے ، خصوصاً بچوں کی موت تو ایک ایسا سربستہ راز ہے کہ اس کا انکشاف حضرت انسان سے ممکن نہیں ۔

۷۰

۲۷ دسمبر ۱۹۱۳ء ـــــ خواجہ حسن نظامی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۶۷

شیخ احسان الحق سے درخواست کیجیے کہ وہ اقبال کا اشتہار نہ دیں ۔ آخر شاعری کی وجہ سے میں مشاہیر میں شامل ہوں گا لیکن آپ کو معلوم ہے کہ میں اپنے آپ کو شاعر تصوّر نہیں کرتا ، پھر میرا کیا حق ہے کہ صفِ شعرا میں بیٹھوں ؟ اَور کوئی وجہِ شہرت نہیں ہے ۔

۷۱

۲۳ جنوری ۱۹۱۴ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، ص ۱۱۲

نوحہ پڑھ کر قلب سخت متاثر ہوا ۔ اللہ تعالٰی آپ کو سکونِ قلب نصیب کرے اور آلام و افکار سے نجات دے ۔ سر تھیوڈور ماریسن ممبر کونسل سیکریٹری آف اسٹیٹ کی درخواست ہے کہ میں ایک مضمون اُردو لٹریچر کی تاریخ پر لکھوں ۔ یہ مضمون کیمبرج ماڈرن ہسٹری آف انڈیا کا ، جو لکھی جا رہی ہے ، ایک باب ہو گا ۔ بنگالی لٹریچر پر مسٹر رابندر ناتھ ٹیگور لکھیں گے ۔ میں اس مضمون میں آپ کا خصوصیت سے ذکر کرنا چاہتا ہوں ۔ یقین فرمائیے یہ ''یار فروشی'' نہیں بلکہ عینِ انصاف ہے کہ جو کچھ آپ نے اس میدان میں کیا ہے اس کا اعتراف کیا جائے ۔

۷۲

۱۰ فروری ۱۹۱۴ء (انگریزی) ـــــ سردار امیر احمد خاں ،
ڈیرہ اسمٰعیل خاں

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۲۲ - ۱۲۳

اگر آپ کے دوست مارچ میں انگلستان روانہ ہونا چاہتے ہیں تو وہ سیکریٹری مشاورتی کمیٹی سے ذاتی طور پر خط و کتابت کریں - آنھیں کمیٹی کے سامنے پیش ہونا پڑے گا جو ان کے وہاں داخلے کی سفارش کرے گی - آنھیں چاہیے کہ وہ دو ایسے معزز اصحاب کی اسناد کے ساتھ اپنی درخواست بھیج دیں جو ایک سال سے زائد عرصے سے آنھیں جانتے ہوں اور تصدیق کریں کہ ان کا چال چلن بہت اعلیٰ ہے -

۷۳

۷ مارچ ۱۹۱۴ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۱۳ - ۱۱۵

شاد کا نقش اقبال کے دل سے محو ہو ، یہ کیونکر ممکن ہے ؟ ایام میں ایک وصف دیرینہ سازی کا ہے یعنی زمانہ ابتدا و انتہا کی قیود سے آزاد ہے - اشیا کو اپنے ہاتھ کے لمس سے پرانا کر دیتا ہے - بحمداللہ کہ دل اس اثر سے متاثر ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا - پھر شاد کی یاد ہمیشہ تازہ کیوں نہ رہے - اگرچہ خدا کے فضل و کرم سے ایسا بے نیاز دل رکھتا ہوں کہ خود اللہ میاں بھی اس پر رشک کریں ، مگر کبھی کبھی یہ دل بھی افکارِ دنیا سے عاجز آ ہی جاتا ہے اور علائق کی زنجیروں کی جھنکار بیرونی اشیاء کی طرف سے

اسے عارضی طور پر غافل کر دیتی ہے ۔ فارسی مثنوی کے اشعار ساتھ ساتھ ہو رہے ہیں ۔ اس مثنوی کو میں اپنی زندگی کا مقصد تصور کرتا ہوں ۔ میں مر جاؤں گا ، یہ زندہ رہنے والی چیز ہے ۔

۷۴

۲۲ اپریل ۱۹۱۴ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۲۵ - ۱۲۶

والا نامہ مل گیا ، جس کو پڑھ کر نہایت مسرت ہوئی ''سیرِ پنجاب'' خوب لکھی ہے مگر ہم تو آپ کی سیرِ پنجاب کے متعلق یہی کہتے ہیں :

دلبرے بود کہ ما را بکنار آمد و رفت

ہاں روحانی قوت اگر کچھ ہے تو آپ کے لیے حاضر ہے ۔

۷۵

۶ جون ۱۹۱۴ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، ص ۱۲۶

نو وارد کی عمر میں برکت ! ایک دور افتادہ مبارکباد عرض کرتا ہے ۔ تاریخی نام :

عالم پناہ مہاراجہ عالمگیر پرشاد

۱۳۳۴ھ

۷۶

۱۳ جولائی ۱۹۱۴ء ـــــ مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۹۷ - ۹۸

آپ کہاں ہیں ؟ حیدر آباد میں یا عدم آباد میں ؟ اگر عدم آباد میں ہیں تو مجھے مطلع کیجیے کہ میں آپ کو تعزیت نامہ لکھوں ۔ صدیاں گزر گئیں کہیں آپ کا کلام دیکھنے میں نہیں آیا ۔ کبھی کبھی چند اشعار بھیج دیا کرو تو کون سی بڑی بات ہے ۔ میں تو اب بوجہِ مشاغلِ منصبہ کے تارک الشعر ہوں ۔ میری شاعری گھٹ کر اب اسی قدر رہ گئی ہے کہ اَوروں کے اشعار پڑھ لوں ۔ گزشتہ سال ایک مثنوی فارسی (اسرارِ خودی) لکھنی شروع کی تھی ۔ ہنوز ختم نہیں ہوئی ۔ اُمید ہے کہ بابا گرامی اچھا ہوگا اور نئے نکاح کی فکر میں اپنے آپ کو نہ گھلاتا ہوگا ۔

۷۷

ـــ ۱۹۱۴ء ـــــ مولانا شوکت علی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۵۵ - ۲۵۷

(۱۹۱۴ء میں اولڈ بوائیز ایسوسی ایشن ایم ۔ اے ۔ او کالج علی گڑھ کے سالانہ اجلاس میں دعوتِ شمولیت کے جواب میں) بھائی شوکت ! اقبال عزلت نشیں ہے اور اس طوفانِ بے تمیزی کے زمانے میں گھر کی چار دیواری کو کشتیٔ نوح سمجھتا ہے ۔ تم مجھے علی گڑھ بلاتے ہو ، میں ایک عرصے سے خدا گڑھ میں رہتا ہوں ۔ علی گڑھ والوں سے میرا سلام کہیے ۔ یہ چند اشعار میری طرف سے ان کی خدمت

میں عرض کر دیجیے -

(نظم) کبھی اے نوجواں مسلم تدبّر بھی کیا تو نے؟

۷۸

— ۱۹۱۴ء —— حاجی بدرالدین احمد

انوارِ اقبال ، ص ۲۴۲

آپ کی کتاب ''فتحِ قسطنطنیہ'' کو میں نے سرسری نظر سے دیکھا ہے - نہایت دلچسپ ہے اور مفید معلومات کا خزینہ - اللہ تعالٰی آپ کو جزائے خیر دے کہ آپ نے یہ کتاب لکھ کر اردو لٹریچر میں ایک مفید اضافہ کیا - مجھے یقین ہے کہ مسلمان اس رسالے کو شوق سے پڑھیں گے -

۷۹

۱۶ جولائی ۱۹۱۴ء —— لسان العصر اکبر الٰہ آبادی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۴۰ - ۴۱

میں آپ کو اپنا پیر و مرشد تصوّر کرتا ہوں - اگر کوئی شخص میری مذمت کرے جس کا مقصد آپ کی مدح سرائی ہو تو مجھے اس کا مطلق رنج نہیں - آپ کی فوقیت کے اعتراف میں چند اشعار میں نے آپ کے رنگ میں لکھے ہیں مگر عوام کے رجحانِ بدمذاق نے اس کا مفہوم کچھ اور سمجھ لیا - سبحان اللہ !

''غم بڑا مدرکِ حقائق ہے'' زندگی کا سارا فلسفہ اس ذرا سے مصرع میں مخفی ہے - چند روز کے لیے شملہ جانے کا قصد ہے -

۸۰

۲۸ اگست ۱۹۱۴ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۲۷ - ۱۲۸

ایک عرصے کے بعد جناب کی خیریت اس تار سے معلوم ہوئی جو عید کے موقع پر از راہِ کمال مرحمت اس خاکسار کے نام بھیجا گیا تھا ۔ میں اگست کا زیادہ حصہ شملہ میں مقیم رہا ۔ وہاں سے عید کی خاطر سیالکوٹ میں آیا ۔ یورپ میں ایک خوفناک جنگ ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور کیا عجب کہ یہ وہی جنگ ہو جس کا ذکر پرانی کتبِ مقدسہ میں ہے ۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو امن نصیب کرے اور اہلِ دنیا کو توفیق نصیب کرے کہ وہ مادیات سے مغلوب ہو کر روحانیت سے غافل نہ ہو جائیں ۔

۸۱

۵ ستمبر ۱۹۱۴ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۲۸ - ۱۲۹

والا نامہ مع رسالہ "تزکِ عثمانیہ" ابھی ملا ، جس کے لیے پاس گ گزار ہوں ۔ اس عریضے سے پیشتر بھی ایک عریضہ ارسال خدمت کیا تھا ، جب میں نے اخباروں میں آپ کے جدِ بزرگوار کے انتقال کی خبر پڑھی تھی ۔ اگست شملہ میں کٹا ۔ وہاں والدۂ مکرمہ کی ناگہانی علالت کی خبر گئی تو واپس ہوا ۔ ان کو آرام ہوا تو بیویاں یکے بعد دیگرے بخار میں مبتلا ہوگئیں ۔ پرسوں سے ان کو بھی آرام ہوا ۔ اب مع الخیر سیالکوٹ سے لاہور آیا ہوں ۔ کل ایک

مقدمے میں پٹیالہ جاتا ہوں ، وہاں سے حضرت امیر خسرو کے عرس پر دہلی بھی جاؤں گا اور وہاں سے چند دنوں کے لیے گوالیار جاؤں گا کیونکہ مہاراجہ بہادر اقبال کی قدردانی پر مائل ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس قدردانی کا عملی ثبوت دیں -

۸۲

۲ اکتوبر ۱۹۱۴ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۲۹ - ۱۳۰

آپ کا والا نامہ مع مسودہ آردو و انگریزی ابھی موصول ہوا۔ مہاراجہ بہادر تو واقعی یورپ کی تیاریوں میں مصروف ہیں لیکن اگر سردار گورنام صاحب سے آپ کا تعارف نہیں ہے تو آپ کی طرف سے میرا یہ خط لے جانا غیرموزوں اور بعید از مصلحت ہے - اس کی کئی وجوہ ہیں ۔ علاوہ اَور باتوں کے یہ طریق آپ کی شان و عظمت کے خلاف ہے ۔ موجودہ حالات میں انسب و اَولٰی یہی ہے کہ آپ اپنا مضمون شائع کر دیں اور شائع شدہ مضمون کی چند کاپیاں سردار گورنام سنگھ صاحب و لالہ چمن لال صاحب جوڈیشل سیکریٹری ریاست اور مہاراجہ بہادر کی خدمت میں ارسال کر دیں - اخباروں میں بھی اس مضمون کی اشاعت ہو جائے تو بہتر ہے - اس سے سکھ پبلک اور امرائے ریاست پٹیالہ کو آپ کے خیالات کا علم ہو جائے گا -

۸۳

۱۲ اکتوبر ۱۹۱۴ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، ص ۱۳۰

میری روحانی قوت کی بھی آپ نے خوب کہی ۔ جو شخص امارت میں درویشی کر سکتا ہے وہی روحانی قوت کا حقیقی سزاوار ہے ، اور اس اعتبار سے روحانی قوت کا سرچشمہ آپ ہیں نہ کہ میں ۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں آپ کو لاہور کھینچوں ۔ حیدری صاحب مجھے حیدرآباد کھینچتے ہیں ۔ دل تو چاہتا ہے کہ سفر کروں مگر عدالت دو ماہ بعد کھلی ہے ۔ کام کا نقصان اور خرچ سفر مزید ۔ اس بار کا میں متحمل نہیں ہو سکتا ، ورنہ بجائے اس کے کہ میں آپ کو لاہور کھینچوں ، میں خود حیدرآباد کھنچ آتا ۔ باقی رہے آپ ، تو آپ کے متعلق کئی صدیاں ہوئیں بابا سعدی فرما گئے ہیں :

"ہرجا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت"

۸۴

سیالکوٹ ، ۱۱ نومبر ۱۹۱۴ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، ص ۱۳۱

سرکار کا تار برقی پیغامِ مبارک بادِ عید اور اس کے بعد منظوم عید کارڈ دونوں چیزیں مل گئی تھیں ، مگر امسال میرے لیے عید محرّم کا حکم رکھتی تھی ۔ والدۂ مکرمہ چھ سات ماہ سے بیمار تھیں ۔ ۹ نومبر کی صبح کو ان کا انتقال ہوگیا ۔ ان کی علالت کی پریشانی

اور بے اطمینانی کی وجہ سے کئی دنوں سے سیالکوٹ میں مقیم ہوں ۔ آج ان کا سوئم ہے ۔ کل یا پرسوں لاہور واپس جاؤں گا ۔

۸۵

۲۳ نومبر ۱۹۱۴ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۳۱ - ۱۳۲

آپ کا تسلی نامہ ابھی ملا ، جس کے لیے میں آپ کا نہایت سپاس گزار ہوں ۔ آہ ! انسان اپنی کمزوری کو چھپانے میں کس قدر طاق ہے ۔ بے بسی کا نام صبر رکھتا ہے اور پھر اس صبر کو اپنی ہمت و استقلال کی طرف منسوب کرتا ہے ۔ مگر اس حادثے نے میرے دل و دماغ میں ایک شدید تغیّر پیدا کر دیا ہے ۔ میرے لیے دنیا کے معاملات میں دلچسپی لینا اور دنیا میں بڑھنے کی خواہش کرنا صرف مرحومہ کے دم سے وابستہ تھا ۔ اب یہ حالت ہے کہ موت کا انتظار ہے ۔ دنیا میں موت سب انسانوں تک پہنچتی ہے اور کبھی کبھی انسان بھی موت تک جا پہنچتا ہے ۔ میرے قلب کی موجودہ کیفیت یہ ہے کہ وہ تو مجھ تک پہنچتی نہیں ، کسی طرح میں اس تک پہنچ جاؤں ۔ کیا خوب کہا ہے کسی استاد نے :

ہلاک شیشۂ در خوں نشستۂ خویشم
کہ آخریں نفسِ عذر خواہیِ سنگ است

۸۶

۵ دسمبر ۱۹۱۴ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۳۴ - ۱۳۵

چند روز ہوئے عریضہ لکھ چکا ہوں مگر جواب نہیں ملا ۔ خدا کرے مزاج بخیر ہوں ۔ اپنی خیریت اور دیگر حالات سے آگاہ فرمائیے ۔ اقبال دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش و خرم رکھے اور مقاصد میں کامیاب فرمائے ۔

۸۷

۱۷ دسمبر ۱۹۱۴ء ـــــ لسان العصر اکبر الٰہ آبادی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۴۲ - ۴۳

کل خط لکھ چکا ہوں مگر آپ کے اس شعر کی داد دینا بھول گیا :

جہاں ہستی ہوئی محدود ، لاکھوں پیچ پڑتے ہیں
عقیدے ، عقل ، عنصر سب کے سب آپس میں لڑتے ہیں

سبحان اللہ ! کس قدر باریک اور گہرا شعر ہے ۔ ہیگل کا تمام فلسفہ اسی اصول پر مبنی ہے ۔ کیمبرج کی تاریخِ ہندوستان کے لیے جو مضمون آردو لٹریچر پر مجھے لکھنا ہے ، اس میں اس شعر کا ضرور ذکر کروں گا ۔

۸۸

۱۷ دسمبر ۱۹۱۴ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، ص ۱۳۵

خط لکھ چکنے کے بعد آپ کا خط مل گیا تھا ۔ اس واسطے نئی اردو کی اصطلاح میں صرف شکایت واپس لیتا ہوں ۔ مولانا اکبر کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ خواجہ حسن نظامی سیرِ دکن میں مصروف ہیں ۔ اورنگ آباد سے خلد آباد کی زیارت مقصود ہوگی ۔ انقلابِ وزارت کی خبر بھی اخباروں میں پڑھی تھی :

تغیّر روز کا کچھ دید کے قابل نہ تھا نرگس
بتا پھر کس کے نظّارے کو تو نے آنکھ کھولی ہے

بہرحال اگر تغیر قابلِ دید بھی ہو تو امیر مرحوم کا اصول عمل کے قابل ہے :

دیکھ جو کچھ سامنے آ جائے ، منہ سے کچھ نہ بول
آنکھ آئینے کی پیدا کر ، دہن تصویر کا

۸۹

۲۸ دسمبر ۱۹۱۴ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۳۵ - ۱۳۶

آپ کا نوازش نامہ اس وقت ملا جب کہ میں صبح سیالکوٹ سے لاہور کے لیے تیار ہو رہا تھا ۔ والدۂ مرحومہ کا چہلم تھا جو بخیر و خوبی ختم ہوا ۔ ابھی لاہور پہنچا ہوں ۔ نظم ''ست بچن'' نہایت عمدہ ہے مگر مجھے اس کی اشاعت میں صرف اس وجہ سے تأمل ہے کہ اس خیال کی اشاعت آپ کی طرف سے کئی دفعہ ہو چکی ہے ۔

۹۰

۱۸ جنوری ۱۹۱۵ء ـــــ مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۹۸ - ۱۰۰

مثنوی (اسرارِ خودی) ختم ہو گئی ہے ۔ آپ تشریف لائیں تو آپ کو دکھا کر اس کی اشاعت کا اہتمام کروں ۔ فروری مارچ تو محض وعدۂ معشوقانہ معلوم ہوتا ہے ۔ گرامی سے حیدرآباد نہیں چھوٹ سکتا ، حیدری صاحب خواہش مند ہیں کہ میں وہاں آؤں مگر ان کی خواہش کو دائرۂ عمل میں لانے کے اسباب نہیں ۔ اردو اشعار لکھنے سے دل برداشتہ ہوتا جاتا ہوں ۔ فارسی کی طرف زیادہ میلان ہوتا جاتا ہے اور وجہ یہ کہ دل کا بخار اردو میں نکال نہیں سکتا ۔

۹۱

۱۹ جنوری ۱۹۱۵ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، ص ۱۳۷

"پریم پچیسی" کی کاپی جو جناب نے ارسال فرمائی تھی ، اب میز پر نہیں ملتی ۔ ایک کاپی اس کی اور ارسال فرما کر ممنون فرمائیے تاکہ اسے دوبارہ پڑھوں اور تعمیلِ ارشاد کروں ۔ "شخصی عنصر" سے مراد وہ اشعار ہیں جن میں مصنف کے ذاتی حالات و اکتسابِ فیوض کا اشارہ ہے ۔ میں نے یہ لفظ خود وضع کیا تھا ۔ اردو زبان میں مروج نہیں ہے ۔ انگریزی میں اس مطلب کو "پرسنل ایلیمنٹ" سے واضح کرتے ہیں ۔

۹۲

۲۵ جنوری ۱۹۱۵ء ـــ مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی

انوارِ اقبال ، صفحات ۲۹۳ - ۲۹۴

''قواعد اُردو'' حصہ اوّل و دوئم نہایت عمدہ ہے ۔ اُردو زبان میں یہ کتاب اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے اور مجھے یقین ہے کہ بچوں کے لیے اس سے بہتر کتاب شاید آج تک نہیں لکھی گئی ۔ انگریزی گرامر سے اُردو کی مماثلت جو خود بخود پیدا ہو گئی ہے وہ انگریزی پڑھنے والے طلبا کے لیے اَور بھی آسانی پیدا کردے گی ۔ تنقیحات جو آپ نے قائم کی ہیں ، ان کی نسبت اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ جو طریق آپ نے اختیار کیا ہے وہ نہایت عمدہ ہے ۔

۹۳

۲۸ جنوری ۱۹۱۵ء ـــ مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۰۱ - ۱۰۲

غزل پڑھ کر نہایت مسرت ہوئی ۔ ''بہ دستِ عقل دھند از شکستِ توبہ کلید'' نے پہروں بے قرار رکھا اور :

''تمام خندہ بگریند و گریہ می خندند
بر آسمان تصرّف چہ برق و بارانند''

سبحان اللہ ! آج ہندوستان میں کون ہے جو یہ تبرّک لکھ سکتا ہے ۔ ایران میں بھی ایسا سحر طراز نہ ہوگا ۔ زندہ باش اے پیرِ کہن !

۹۴

۶ فروری ۱۹۱۵ء —— خواجہ حسن نظامی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۶۸

وہ مثنوی جس میں خودی کی حقیقت و استحکام پر بحث کی ہے اب قریباً تیار ہے ۔ اس کے لیے کوئی عمدہ نام یا خطاب تجویز فرمائیے ۔ شیخ عبدالقادر صاحب نے اس کے نام اسرارِ حیات ، پیامِ سروش ، پیامِ نو ، آئینِ نو تجویز کیے ہیں ۔ آپ بھی طبع آزمائی فرمائیے اور نتائج سے مجھے مطلع کیجیے ۔ (خواجہ حسن نظامی جون ۱۹۵۰ء کے 'منادی' میں لکھتے ہیں کہ مثنوی "اسرارِ خودی" کا نام میں نے تجویز کیا تھا ۔ اَور بھی کئی نام تجویز کیے تھے مگر آنھوں نے اس کو پسند کیا) ۔

۹۵

۲۱ فروری ۱۹۱۵ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، ص ۱۳۸

دردِ گردہ کا دورہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے کئی دن تک صاحبِ فراش رہا ۔ خدا کے فضل و کرم سے اب اچھا ہوں ۔ مبارکباد کی آوازیں تو آنے لگیں ۔ اصل مبارکباد میں بھی دیر نہیں ۔ سب کچھ اُس کے ہاتھ میں ہے جس کے آستانے پر آپ کا قدم محکم ہے ، پھر کس بات کی کمی ہے ؟ اپنے اپنے وقت پر سب کچھ ہو رہے گا ۔ میں آپ کے لیے دست بدعا ہوں ۔

۹۶

۱۱ مارچ ۱۹۱۵ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۳۸ - ۱۳۹

مجھے دردِ گردہ کوئی دو سال سے ہوتا ہے ۔ پانچ چھ ماہ کے بعد دورہ ہو جاتا ہے ۔ اب کے خلافِ توقع زیادہ عرصے کے بعد ہوا ۔ اب بالکل اچھا ہوں اور آپ کے لیے دست بدعا ہوں ۔ وہاں سے اقبال آج تک تو کبھی مایوس نہیں پھرا ۔ دیکھیں اب اس کا نخلِ دعا بارآور ہوتا ہے یا نہیں ۔ عقیدہ تو یہی ہے کہ مایوس نہ پھرے گا ۔ کیونکہ جنابِ احدیت کو ایک دفعہ اس کی ایک شاعرانہ بات پسند آ گئی تھی ۔ استفسار فرماتے تھے کہ تُو تو گناہ اور ہر قسم کے فسق و فجور کا دل دادہ تھا ، پھر تُو نے اسے ترک کیوں کر دیا ، حالانکہ قویٰ بھی اچھے خاصے تھے ؟ بندۂ قدیم نے عرض کیا کہ شیطان کی خاطر ۔ اب اَوروں کو بھی یہی پیام دیتا ہوں کہ گناہ چھوڑ دو ، اس واسطے کہ بیچارے ابلیس کی نجات کا اور کوئی ذریعہ نہیں ، سوائے اس کے کہ کوئی انسان گناہ نہ کرے اور اس طرح وہ راندۂ درگاہ اپنے بہکانے کے کام میں ناکام ہو کر آخرکار کامیاب ہو جائے ۔ قصہ مختصر یہ بے تکلفی اُمید دلاتی ہے ۔ یقین ہے کہ اپنے بندے کی بے نیازی کا پاس کرکے اپنی بے نیازی سے کام نہ لیں گے ۔

۹۷

۱۷ اپریل ۱۹۱۵ء ـــــ ضیاء الدین برنی

انوارِ اقبال ، ص ۱۴۱

(برنی صاحب اپنی کتاب ''کلیدِ اخبار بینی'' اقبال کے نام معنون کرنا چاہتے تھے ۔ اقبال نے لکھا) : ''میں اس عزت کا نہایت مشکور ہوں جو آپ مجھے دینا چاہتے ہیں مگر افسوس ہے کہ میں اسے قبول کرنے سے قاصر ہوں ۔''

۹۸

۲۸ مارچ ۱۹۱۵ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۴۱ - ۱۴۲

یہ آپ کی نوازش ہے کہ اقبال کو یاد فرماتے ہیں ، ورنہ کہاں اقبال اور کہاں شاد ! ہردوار کا سفر مبارک ہو ۔ پنجاب کی طرف تشریف لانے کا قصد ہو تو مطلع فرمائیے ۔ یہاں پر ہر آنکھ آپ کی منتظر ہوگی ۔ حق ، آزادی اور پابندی دونوں کی طرف ہے اور یہی حق کا خاصہ ہے کہ ہر طرف ہو :

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے ، پا بہ گل بھی ہے
انھی پابندیوں میں حاصل آزادی کو تُو کر لے

''پریم پچیسی'' کی کاپیوں کے لیے شکرگزار ہوں ۔ ''تزکِ عثمانیہ'' غلطی سے منشی نے واپس کر دیا مگر اس کا بھی قصور نہیں ۔ اس کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ رسالہ آپ کی طرف سے آیا ہے ۔

۹۹

۱۲ اپریل ۱۹۱۵ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، ص ۱۴۲

خواجہ نصراللہ (فرزندِ مہاراجہ) کی تسمیہ خوانی مبارک !

نصر من اللہ و فتح قریب

آپ آزادی کی تلاش میں حیدرآباد سے باہر جاتے ہیں مگر آپ کو کوئی چھوڑے بھی - ہم تو اسی خیال سے اپنے جذبِ دل سے بھی کام نہیں لیتے کہ ایسا نہ ہو جذبِ دل کو شرمسار ہونا پڑے - پھول کانٹوں کے علائق سے گریزاں ہے مگر میں تو پھول سے ہم کنار ہوں :

اگر منظور ہو تجھ کو خزاں ناآشنا رہنا
تو کانٹوں میں الجھ کر زندگی کرنے کی خو کر لے

۱۰۰

۲۰ اپریل ۱۹۱۵ء —— ضیاء الدین برنی

انوارِ اقبال ، ص ۱۴۲

مجھے اخباری دنیا یا اخبار نویسی سے کوئی تعلق نہیں ، لیکن آپ مجھ سے یہ عہد کریں کہ اگر کتاب دیکھ کر میں نے اجازت نہ دی تو آپ اس سے ناراض نہ ہوں گے -

۱۰۱

۵ مئی ۱۹۱۵ء ـــــ مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۰۴ - ۱۰۵

عرصہ ہوا میں نے دو چار خطوط آپ کی خدمت میں لکھے مگر آپ کے تساہل نے ایک کا جواب بھی نہ دیا ۔ عصائے پیر تو مدت ہوئی محوِ خواب تھا ، اب معلوم ہوتا ہے خود پیر بھی خواب میں ہیں ۔ بوڑھے ہو کر جوانانِ رعنا کی ناز فرمائیاں چہ معنی دارد ۔ مثنوی (اسرارِ خودی) ختم ہوگئی ۔ کاش ! آپ یہاں ہوتے یا میں حیدر آباد میں ہوتا تو پریس میں جانے سے پہلے آپ کے ملاحظے سے گزر جاتی ۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ حیدر آباد تو دور ہے ، لکھنؤ جا کر خواجہ عزیز (لکھنوی) کو سنا آؤں لیکن لاہور کے علائق نہیں چھوڑتے ۔

۱۰۲

۵ مئی ۱۹۱۵ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، ص ۱۴۳

یہ نیازمندِ قدیم عارضۂ بخار میں مبتلا ہو گیا ، اس وجہ سے تحریرِ عریضہ سے محروم رہا ۔ سرکار کا ارشاد ہے ''خدا کے لیے جلد بلوائیے'' میری عرض ہے : ''خدا کے لیے وہیں قیام فرمائیے اور لیل و نہار کا رنگ چشمِ عبرت سے ملاحظہ فرمائیے ۔'' آپ حیدر آباد کی گرمی سے گھبراتے ہیں ۔ غنیمت ہے کہ حیدر آباد کرۂ نار کی سرحد پر ہے ۔ یہاں کرۂ نار کے اندر بیٹھے ہیں ۔ اس موسم میں خدا لاہور کی تپش سے بچائے ۔ امسال کشمیر کا قصد ہے بشرطیکہ حالات نے مساعدت کی ۔

۱۰۳

۲۱ مئی ۱۹۱۵ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، ص ۱۴۴

سرکار کا نوازش نامہ مل گیا تھا جس کی ظریفانہ ٹون نے بڑا لطف دیا ۔ بخار معمولی ملیریا تھا ، دو چار روز رہ کر اتر گیا تھا ۔ البتہ لاہور کی گرمی سے گھبرا رہا ہوں ۔ جون کے مہینے میں اگر فرصت کے دو ہفتے مل گئے تو کشمیر چلا جاؤں گا ۔ آج کل وہاں کا موسم نہایت دلفریب ہے ۔ پنجاب یونیورسٹی کے بی ۔ اے اور ایم ۔ اے کے کاغذات میرے پاس ہیں ۔ اس کام کو ادھورا چھوڑ کر لاہور سے باہر نہیں نکل سکتا ۔ معلوم نہیں آپ نے کشمیر کی سیر کی ہے یا نہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ اگر سرکار وہاں کی سیر کریں تو پنجتنی مذہب کو چھوڑ کر ضرور شش امامی ہو جائیں ۔

۱۰۴

۲۲ مئی ۱۹۱۵ء ـــــ ضیاء الدین برنی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۴۲ - ۱۴۳

آپ کی کتاب (کلیدِ اخبار بینی) مفید ثابت ہوگی ۔ اگر آپ اس کتاب کے ڈیڈیکیشن سے معزز کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کی راہ میں حائل ہونا نہیں چاہتا ۔

۱۰۵

— ۱۹۱۵ء —— مُلّا واحدی (محمد ارتضٰی) ،

مدیرِ ''نظام المشائخ'' دہلی

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۲۱ - ۱۲۲

مولانا جامی کے ایک شعر کی تضمین عرض ہے ، جو فارسی مثنوی (اسرارِ خودی) کا ایک جزو ہے ۔ عنقریب یہ مثنوی بھی انشاء اللہ تعالٰی شائع ہوگی :

کشتہ٘ اندازِ مُلّا جامیم
نظم و نثرِ او علاجِ خامیم
شعر لبریزِ معانی گفتہ است
در ثنائے خواجہ گوہر سفتہ است
''نسخہ٘ کونین را دیباچہ اوست
جملہ عالم بندگان و خواجہ اوست''

۱۰۶

۱۹ جون ۱۹۱۵ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۴۴ - ۱۴۵

پنجتنی راسخ الاعتقاد ہوں تو ایسے کا مقام گرما حیدرآباد ہے اور سرما کوہِ مولا علیؓ ۔ پنجتنی نسبت کو اس حد تک نبھانا آپ کا حصہ ہے ۔ یونی ورسٹی کا کام تو ختم ہو گیا تھا اور شہزادی دلیپ سنگھ کا تار بھی چند روز ہوئے آیا تھا کہ جلد کشمیر آؤ ، مگر سردار جوگندر سنگھ ، جن کی معیت میں سفرِ کشمیر کرنے کا

قصد تھا ، شملہ میں بیمار ہو گئے ۔ اس واسطے خطّۂ جنّت نظیر کشمیر کو خیرباد کہنا پڑا ۔ اب لاہور کی حرارت ہے اور میں ۔ آپ آزادی چاہتے ہیں ۔ آہ !

وہ چیز نام ہے جس کا جہاں میں آزادی
سنی ضرور ہے ، دیکھی کہیں نہیں میں نے

۱۰۷

۱۲ جون ۱۹۱۵ء ـــــ شاکر صدیقی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۱۰ - ۱۱۱

آپ نے جس حُسنِ ظن کا اظہار کیا ہے ، اس کے لیے میں آپ کا سپاس گزار ہوں ۔ دیوان ابھی تک شائع نہیں ہو سکا ۔

۱۰۸

۶ جولائی ۱۹۱۵ء ـــــ شاکر صدیقی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۱۱ - ۱۱۲

مثنوی (اسرارِ خودی) کا دیباچہ کسی قدر پیامات کے سمجھنے میں ممد ہوگا ۔ وہاں لفظ "خودی" کی بھی تشریح ہے ۔ آپ کی نظم میں بہت سے نقائص ہیں ۔ میں نے ان پر نشان کر دیے ہیں ۔ اصلاح کی فرصت نہیں رکھتا ۔ الفاظ حشو سے پرہیز کرنا چاہیے ۔ محاورے کی درستی کا خیال بھی ضروری ہے ۔ بہت سے الفاظ مثلاً "چونکہ" ، "تعاقب" وغیرہ اشعار کے لیے موزوں نہیں ۔ ان سے احتراز اَولیٰ ہے ۔

۱۰۹

۱۴ جولائی ۱۹۰۵ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۴۷ - ۱۴۸

آزادی کی تشریح آپ نے خوب فرمائی - میں بھی آپ کے لیے اسی آزادی کا آرزومند ہوں - یعنی صنوبر آزادی کے لیے پابندِ باغ بھی ہے اور آزاد بھی - گرمی کی شدت سے لاہور والے تنگ آ گئے ہیں - بارش نہیں ہوئی - گرمی کے موسم میں کشمیر کی سیر ہو اور آپ کے ہم رکاب تو اس سے بڑھ کر اَور کیا مسرّت ہو سکتی ہے - خدا نے چاہا تو یہ موقع بھی آ جائے گا - آپ ''خماری شاہ'' ہیں - دعا کیجیے - گزشتہ ہفتہ گھر والوں کی علالت کی وجہ سے بہت پریشانی میں گزرا - اب خدا کا فضل ہے -

۱۱۰

۲۳ جولائی ۱۹۱۵ء —— منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، صفحات ۵۹ - ۶۰

ایک دفعہ آپ نے ''کشمیری میگزین'' میں میرے حالات شائع کیے تھے ، اس نمبر کی کوئی کاپی آپ کے پاس ہو تو ارسال فرمائیے -

۱۱۱

یکم شوال ۱۳۳۳ھ

(ڈاکخانے کی مہر ۱۳ اگست ۱۹۱۵ء) ـــ شاکر صدیقی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۱۳ - ۱۱۴

الفاظ کے اعتبار سے اس نظم میں کوئی غلطی نہیں - معانی کے اعتبار سے البتہ بعض شعر قابلِ اعتراض ہیں - معلوم ہوتا ہے جو فارسی ترکیبیں آپ استعمال کرتے ہیں ان کا مطلب اچھی طرح نہیں سمجھتے - آپ کو بھی عید مبارک ہو -

۱۱۲

۱۴ اگست ۱۹۱۵ء ـــ شاکر صدیقی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۱۲ - ۱۱۳

آپ کے اشعار پڑھ کر میری آنکھوں سے آنسو نکل گئے - یہ آنسو خوشی کے نہ تھے بلکہ تأسف کے - اللہ تعالیٰ آپ کے ظن کو ، جو میری نسبت ہے ، صحیح ثابت کرے اور مجھ کو ان باتوں کی توفیق عنایت کرے جن کا آپ ذکر کرتے ہیں -

۱۱۳

۲۲ اگست ۱۹۱۵ء ـــ شاکر صدیقی

انوارِ اقبال ، ص ۱۱۴

یہ نظم ویسی ہے جیسی پہلے تھی - مضمون یعنی موضوع

انتخاب کرنے میں بڑی احتیاط لازم ہے ۔ بعض اشعار ایسے ہیں کہ ان کے پڑھنے سے ہنسی آتی ہے اور مصنّف کی نسبت اچھا خیال دل میں نہیں بیٹھتا ۔

۱۱۴

۳۰ اگست ۱۹۱۵ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۳۸ - ۱۳۹

بیوی تین ماہ سے بیمار ہے اور انھی تفکّرات کی وجہ سے میں سرکار کے والا نامے کا جواب جلد تر نہیں لکھ سکا ۔ حضور نظام کے شملہ تشریف لانے کی خبر میں نے اخبارات میں پڑھی تھی ۔ سنا ہے حضور کو انگریز وزیراعظم رکھنے کا مشورہ دیا گیا تھا ، جس کو حضور نے منظور نہیں فرمایا اور یہ کہا ہے کہ موجودہ انتظام درست ہے ۔ ممکن ہوتا تو عرض کرتا کہ کس طرح لاہور میں بیٹھا شملے کی باتیں سنتا ہوں ۔ میرے کان وحدت الوجود کا مراقبہ رکھتے ہیں ۔ اس واسطے جہاں کہیں کوئی آواز ہو ، میرے کانوں میں پہنچ جاتی ہے ۔ سید علی بلگرامی کی لڑکی کی شادی ہے ۔ مسز بلگرامی نے بہ سبب تعلقاتِ قریبہ کے ، جو سیّد مرحوم سے میرے تھے ، شریکِ شادی ہونے کے لیے مجھے طلب فرمایا تھا ۔ مگر کیا کروں ، دور افتادہ ہوں اور علائق میں گرفتار ۔ حاضر ہو سکتا تو آپ کی زیارت کا خوب موقع تھا ۔ خیر پھر سہی ۔

۱۱۵

۹ ستمبر ۱۹۱۵ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۵۱ - ۱۵۲

گھر کی علالت کا سلسلہ ابھی جاری ہے - میرے عریضے کا کچھ حصہ پولیٹیکل رنگ میں رنگین تھا تو اس میں تردد کی کوئی بات نہیں - وہ تو ایک راز کی بات تھی جس کا کھل جانا شاید یقینی ہے - بہر حال آپ کا اصول بہتر ہے یعنی سکوت - میں بھی اس پر کار بند ہو جاؤں گا - جس زمانے میں زندہ تھا یا یوں کہیے کہ زندہ دل تھا ، تو تجربے نے یہ اصول سکھایا کہ جس معشوق سے زیادہ محبت ہو ، اس سے اصولاً زیادہ بے اعتنائی کرنی چاہیے - غرض کہ سکوت بڑی اچھی چیز ہے - زندگی کے ہر شعبے میں کام دیتی ہے :

بناوٹ کی بے اعتنائی کے صدقے بڑے کام آیا مجھے دور رہنا

گرمی رخصت ہو رہی ہے - سردی کی آمد آمد ہے - اکتوبر میں موسم خوب ہو جائے گا -

۱۱۶

ـــ ستمبر ۱۹۱۵ء ـــــ منشی پریم چند

انوارِ اقبال ، ص ۲

آپ نے اس کتاب (پریم پچیسی) کی اشاعت سے اردو لٹریچر میں ایک نہایت قابلِ قدر اضافہ کیا ہے - چھوٹے چھوٹے نتیجہ خیز افسانے جدید لٹریچر کی اختراع ہیں - میرے خیال میں آپ پہلے

شخص ہیں جس نے اس راز کو سمجھا ہے اور سمجھ کر اس سے اہلِ ملک کو فائدہ پہنچایا ہے۔ ان کہانیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف انسانی فطرت کے اسرار سے خوب واقف ہے اور اپنے مشاہدات کو ایک دلکش زبان میں ادا کر سکتا ہے۔

۱۱۷

۱۲ ستمبر ۱۹۱۵ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ، اقبال نمبر، ص ۱۵۳

مثنوی ''اسرارِ خودی'' کی ایک کاپی ارسالِ خدمت کرتا ہوں۔ اگر آپ کو اس کا مضمون پسند آ جائے تو میرے لیے یہ بہترین قدر افزائی ہے۔

۱۱۸

۳۰ ستمبر ۱۹۱۵ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ، اقبال نمبر، صفحات ۱۵۳ - ۱۵۴

مثنوی کی رسید ملی۔ مجھے اسی سے بڑی مسرت ہوئی کہ سرکار نے اس نظم کو پسند فرمایا۔ دوسرا حصہ انشاء اللہ باعتبار معانی کے اس سے لطیف تر ہوگا۔ گو ہجومِ مشاغلِ سفلی میں امید کی کمر شکستہ ہے، تاہم جو کچھ ہو سکے گا، کروں گا۔ خیالات عجیب و غریب دل میں دورہ کرتے رہتے ہیں۔ اگر لٹریری مشاغل اس ملک میں بطور ایک پیشے کے اختیار کیے جا سکتے تو میں اپنے موجودہ کاروبار کو مع اس کی تمام دلچسپیوں اور امیدوں کے خیر باد کہہ دیتا۔ بہرحال جو کچھ اللہ کو منظور ہو۔

۱۱۹

۴ اکتوبر ۱۹۱۵ء —— منشی سراج الدین

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۲ - ۲۴

الحمد للہ کہ آپ کو مثنوی (اسرارِ خودی) پسند آئی ۔ آپ ہندوستان کے اُن چند لوگوں میں سے ہیں جن کو شاعری سے طبعی مناسبت ہے ، اور اگر نیچر ذرا سی فیاضی سے کام لیتی تو آپ کو زمرۂ شعرا میں پیدا کرتی ۔ بہرحال شعر کا صحیح ذوق شاعری سے کم نہیں ، بلکہ کم از کم ایک اعتبار سے اس سے بہتر ہے ۔ محض ذوقِ شعر رکھنے والا شعر کا ویسا ہی لطف اُٹھا سکتا ہے جیسا کہ خود شاعر اور تصنیف کی شدید تکلیف اسے اُٹھانی نہیں پڑتی ۔

۱۲۰

۴ اکتوبر ۱۹۱۵ء —— منشی سراج الدین

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۵ - ۲۶

''زمیندار'' میں آپ کا خط چھپ جانے کی غلطی کا ذمہ دار کسی حد تک میں خود اور زیادہ تر دفتر ''زمیندار'' ہے ۔ میں نے تو وہ خط مولوی عمادی صاحب کی خدمت میں اس واسطے ارسال کیا تھا کہ وہ اپنے ریویو میں اس تحریر سے مدد لیں ۔ مولوی عمادی ایڈیٹر ''زمیندار'' خود ایک ریویو لکھ رہے ہیں جو ہنوز ناتمام ہے ۔ مقصد اشاعت نہ تھا ، مگر معلوم ہوتا ہے کہ غلطی سے وہ تحریر ہی چھاپ دی گئی جس کا علاج اب محال ہے ۔

۱۲۱

۱۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء ـــــ لسان العصر اکبر الٰہ آبادی

اقبال نامہ، جلد ۲ ، صفحات ۳۴ - ۳۷

مجھے اس بات سے تردد ہے کہ آپ کی علالت کا سلسلہ ہنوز جاری ہے ۔ آپ کے خطوط سے مجھے نہایت فائدہ ہوتا ہے اور مزید غور و فکر کی راہ کھلتی ہے ۔ شیعوں کے متعلق آپ نے خوب لکھا ۔ میرا مدت سے یہی خیال ہے ۔ امامت کا مسئلہ سوسائٹی کو انتشار سے محفوظ رکھنے والا ہے ، البتہ امامت کے اصول میں ایک نقص ہے اور وہ یہ کہ عوام کو مجتہدین سے تعلق رہتا ہے اور قرآن سے تعلق کم ہو جاتا ہے ۔ قرآن کے متعلق عربی میں بعض نہایت عمدہ کتابیں ہیں مگر افسوس ہے کہ لاہور میں دستیاب نہیں ۔

۱۲۲

ـ اکتوبر ۱۹۱۵ء ـــــ شاکر صدیقی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۱۴ - ۱۱۵

(شاکر صدیقی نے اپنے ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۵ء کے خط کے ساتھ ایک نظم "ہرن منارہ" بغرضِ اصلاح بھیجی تھی ۔ اقبال نے جواب میں لکھا) : میں نے آپ کے اشعار کی خامیوں پر نشان لگا دیے ہیں ۔ دیوانِ بیدل ، نظیری نیشاپوری ، صائب ، جلال اسیر ، عرفی ، غزالی مشہدی ، طالب آملی وغیرہ کی مزاولت سے مذاقِ صحیح خود بخود پیدا ہوگا اور زبان کے محاورات سے بھی واقفیت ہوگی ۔

خوان کا خوشہ چیں نہیں کہتے ، خرمن کا خوشہ چیں ہوتا ہے ، خوان کا زلہ ربا کہتے ہیں ۔

۱۲۳

۲۵ اکتوبر ۱۹۱۵ء ـــــ لسان العصر اکبر الٰہ آبادی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۷ - ۳۹

دونوں اشعار لاجواب ہیں :

فطرت کی زبـــان حسن کو سمجھو

غضب یہ ہے کہ کبھی محتسب بھی ہوتی ہے

یہ طرز اور معنی آفرینی خاص آپ کے لیے ہے ۔ کوئی دوسرا یہاں مجالِ دم زدن نہیں رکھتا ۔ کبھی موقع ہوتا ہے تو دل کا دکھڑا آپ کے پاس روتا ہوں ۔ یہاں لاہور میں ضروریاتِ اسلامی سے ایک متنفّس بھی آگاہ نہیں ۔ اب اسلامی جماعت کا محض خدا پر بھروسہ ہے ۔ میں بھلا کیا کر سکتا ہوں ۔ صرف ایک بے چین اور مضطرب جان رکھتا ہوں ۔

۱۲۴

۳۰ اکتوبر ۱۹۱۵ء ـــــ ضیاء الدین برنی

انوارِ اقبال ، ص ۱۴۳

تصوّف کی کتاب پر نظر ثانی کرنے کے لیے میں کسی طرح اہل نہیں ۔ اس کام کے لیے موزوں تر آدمی خواجہ حسن نظامی ہیں ۔

۱۲۵

۲ نومبر ۱۹۱۵ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، ص ۱۵۵

''اسرارِ خودی'' کے دو پیکٹ ، کُل بیس جلدیں ، حسبِ ارشاد عرصہ ہوا ارسال کر دی گئی تھیں مگر رسید نہیں آئی ۔ مجھے اس واسطے فکر ہے کہ بعض پارسل اس کتاب کے گم ہو گئے ہیں ۔

۱۲۶

۱۳ نومبر ۱۹۱۵ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۵۵ - ۱۵۶

دونوں والا نامے مل گئے ہیں ۔ دوسرے کو پڑھ کر تردد ہے ۔ مفصّل کیفیت سے آگاہی چاہتا ہوں ۔ اگر نامناسب نہ ہو تو مطلع فرمائیے ۔ اس عرصے میں ہمہ تن دعا ہوں ۔ اللہ تعالٰی کا فضل و کرم ہمیشہ آپ کے شاملِ حال رہے ۔

۱۲۷

۱۳ نومبر ۱۹۱۵ء ـــــ ایڈیٹر ''پیغامِ صلح'' لاہور

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۲۵ - ۱۲۶

۹ اکتوبر ۱۹۱۵ء کے 'الفضل' میں سیّد انعام اللہ شاہ صاحب سیالکوٹی نے ایک تحریر بعنوان ''جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب کی رائے جماعتِ احمدیہ کے بارے میں'' شائع کرائی ہے ۔ میرے

بہت سے احباب سلسلۂ احمدیہ کے ساتھ گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور جب کبھی مجھے سیالکوٹ جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو اکثر موقعے گفتگو کے پیدا ہو جاتے ہیں ۔ ستمبر گزشتہ میں بھی جب میں سیالکوٹ میں تھا تو ایک سے زیادہ موقعے گفتگو کے پیدا ہوئے ۔ افسوس ہے کہ میر انعام اللہ صاحب نے میرے الفاظ کو صحیح طور پر بیان نہیں کیا ۔ اتنی بات ضرور ہے کہ میں نے کتاب ''حقیقت النبوۃ'' کی بہ لحاظ اس کی ترتیب کے تعریف کی تھی مگر اس کے دلائل پر رائے دینے کا مجھے حق حاصل نہیں ۔ ایک غیر احمدی مسلمان ، جو رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کا قائل نہ ہو ، وہ کس طرح یہ بات کہہ سکتا ہے کہ عقائد کے لحاظ سے قادیان والے سچے ہیں ۔

۱۵ دسمبر ۱۹۱۵ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، ص ۱۵۶

طبیعت علیل تھی ۔ بخار اور نزلے سے آج افاقہ ہے ۔ پرسوں ''پیغامِ صلح'' میں سرکار کی ایک نظم ملاحظے سے گزری ۔ میں نے اسی کو نیم ملاقات تصوّر کر لیا ۔ ارادۂ سفر سن کر بڑی مسرت ہوئی ۔ پچھلی دفعہ جس موسم میں سرکار تشریف لائے وہ اچھا نہ تھا ۔ پنجاب کے لیے سردیوں کا موسم سفر کے لیے خوب ہے ۔ فروری کا مہینہ خاص کر اچھا ہے ۔

۱۲۹

۲۱ دسمبر ۱۹۱۵ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۵۶ - ۱۵۷

کل شام خواجہ کمال الدین صاحب دیر تک آپ کے اخلاقِ حمیدہ کا ذکر ایک پرائیویٹ مجمع میں کرتے رہے - میرے لیے یہ ذکر باعثِ مسرت تھا - آپ نے مومن مرحوم کا شعر :

''تم مرے پاس ہوتے ہو گویا'' (الخ)

خوب یاد دلایا - مگر مومن مرحوم نے یہ شرط لگا دی ہے :

''جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا''

اقبال انجمن و خلوت ، سفر و حضر ہر حال میں آپ کے ساتھ ہے -

۱۳۰

۲۱ دسمبر ۱۹۱۵ء —— منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، صفحات ۶۰ - ۶۱

بھلا آپ کو کیونکر آنے کی ممانعت ہو سکتی ہے - میں نے اس خیال سے لکھا تھا کہ آپ مصروف آدمی ہیں ، آنے میں حرج ہو گا اور تکلیف مزید کہ انارکلی ، شیرانوالہ دروازہ سے دور ہے - ۲۱ دسمبر کا 'کشمیری' اور 'وجدانی نشتر' (فوق صاحب کی ایک تصنیف) میری نظر سے نہیں گزرے -

۱۳۱

۲۳ دسمبر ۱۹۱۵ء —— منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، صفحات ۶۱ - ۶۲

دونوں کتابیں مل گئیں - 'وجدانی نشتر' خوب ہے مگر تعجب ہے کہ شیخ 'ملا' ('ملا' شاہ بدخشی) کے ملحدانہ و زندیقانہ شعر :

"من چہ پروائے مصطفٰی دارم"

کو آپ اس کتاب میں جگہ دیتے ہیں - پھر 'ملا' کی تشریح کس قدر بیہودہ ہے - ریویو دوسرے صفحے پر درج ہے (جو رسالہ "طریقت" لاہور ، بابت جون ۱۹۱۷ء میں شائع ہوا) -

۱۳۲

۳۰ دسمبر ۱۹۱۵ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۵۸ - ۱۶۰

اقبال تحریرِ احوال میں ضرور سست ہے مگر اس کا دل عقیدت ، محبت اور اخلاص میں سست نہیں - میری صحت عام طور پر اچھی نہیں رہتی - کوئی نہ کوئی شکایت دامن گیر رہتی ہے - دوا پر مجھے چنداں اعتبار نہیں - ورزش سے گریز ہے - اس واسطے یہ فیصلہ کر بیٹھا ہوں کہ چلو اگر مقررہ وقت سے کچھ عرصہ پہلے رخصت ہو گئے ، تو کیا مضائقہ ہے - سرکار نے جو نسخہ میرے لیے تجویز فرمایا ہے ، ضرور مفید ہو گا : "خمار بے حد من بحرها همی طلبد" لندن میں ایک انگریز نے مجھ سے پوچھا "تم مسلمان ہو ؟" میں نے کہا "ہاں ! تیسرا حصہ مسلمان ہوں" - وہ حیران ہو کر بولے "کس طرح ؟"

میں نے عرض کی کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں ''مجھے تمھاری دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں: نماز، خوشبو اور عورت۔'' مجھے ان تینوں میں صرف ایک پسند ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عورت نظامِ عالم کی خوشبو ہے اور قلب کی نماز۔

۱۳۳

۳۰ دسمبر ۱۹۱۵ء ـــــ خواجہ حسن نظامی دہلوی

خطوطِ اقبال، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی، صفحات ۱۱۴ - ۱۱۹

مجھے خوب معلوم ہے کہ آپ کو اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ سے عشق ہے۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ آپ کو ایک حقیقتِ اسلامی معلوم ہو جائے اور آپ اس سے انکار کریں۔ بلکہ مجھے ابھی سے یقین ہے کہ آپ بالآخر میرے ساتھ اتفاق کریں گے۔ میری نسبت بھی آپ کو معلوم ہے کہ میرا فطری اور آبائی میلان تصوّف کی طرف ہے اور یورپ کا فلسفہ پڑھنے سے یہ میلان اَور بھی قوی ہو گیا تھا کیونکہ فلسفۂ یورپ بحیثیتِ مجموعی وحدت الوجود کی طرف رخ کرتا ہے، مگر قرآن پر تدبّر کرنے اور تاریخِ اسلام کا مطالعہ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے اپنی غلطی معلوم ہوئی اور میں نے محض قرآن کی خاطر اپنے قدیم خیال کو ترک کر دیا اور اس مقصد کے لیے مجھے اپنے فطری اور آبائی رجحانات کے ساتھ ایک خوفناک دماغی اور قلبی جہاد کرنا پڑا۔

۱۳۴

۵ جنوری ۱۹۱۶ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، ص ۱۶۰

''اقبال سفر و حضر ، انجمن و خلوت میں آپ کے ساتھ ہے''

یہ فقرہ محتاجِ تاویل نہیں ۔ لفظاً و فعلاً درست ہے ۔ آپ شاعرانہ نکتہ آفرینی نہیں کرتے ۔ اقبال بھی واقعات کہتا ہے اور تخیّل سے کام نہیں لیتا ۔ سرکار دکن کے قطبِ جنوبی ہیں اور اقبال قطبِ شمالی ، تو مطمئن رہیے کہ اقبال آپ کے سر پر ہے ۔

۱۳۵

۱۹ جنوری ۱۹۱۶ء —— خان محمد نیاز الدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱

الحمد للہ کہ آپ نے مثنوی (اسرارِ خودی) کو پسند فرمایا ۔ افلاطونیتِ جدید ، فلسفۂ افلاطون کی ایک بگڑی ہوئی صورت ہے ۔ عیسائیت کی ابتدائی صدیوں میں رومی دنیا میں یہ مذہب نہایت مقبول تھا ۔ مسلمانوں میں یہ مذہب حران کے عیسائیوں کے تراجم کے ذریعے پھیلا ۔ میرے نزدیک یہ تعلیم قطعاً غیر اسلامی ہے ۔ تصوّف کی عمارت اسی یونانی بیہودگی پر تعمیر کی گئی ۔

۱۳۶

۲۷ جنوری ۱۹۱۶ء ـــ لسان العصر اکبر الٰہ آبادی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۴۹ - ۵۱

انشاء اللہ اختلافِ رائے کا اثر پرائیویٹ تعلقات پر نہ ہوگا۔ میں نے تو صرف ایک دو خط شائع کیے تھے اور وہ بھی اُس وقت جب خواجہ حسن نظامی نے خود مضامین لکھے اور اپنے احباب سے لکھوائے۔ علامہ ابنِ جوزی نے جو کچھ تصوّف پر لکھا ہے اس کو شائع کر دینے کا قصد ہے۔ اس کے ساتھ تصوّف کی تاریخ پر ایک مفصل دیباچہ لکھوں گا۔ منصور حلاج کا رسالہ ''کتاب الطواسین'' فرانس میں نہایت مفید حواشی کے ساتھ شائع ہو گیا ہے۔ دیباچے میں اس کتاب کو استعمال کروں گا۔

۱۳۷

۳۰ جنوری ۱۹۱۶ء ـــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۶۱ - ۱۶۲

خواجہ حسن نظامی کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ سرکار حیدر آباد سے روانہ ہو گئے۔ یہ عریضہ اجمیر شریف کے پتے پر ارسالِ خدمت کروں گا، مگر یہ کیا کہ رخصت صرف پانچ ہفتے کی! شاید پانچ کا عدد سرکار کو خصوصیت سے عزیز ہے۔ اس سفر میں پنجاب کا حصہ نہ ہوا تو ہماری یعنی اقبال اور پنجاب کی بدنصیبی ہے۔ وقت اور حالات مساعدت کریں تو پنجاب کو شرفِ قدوم سے محروم نہ فرمائیے۔ یہ آپ کا وطن ہے جس کو آپ پر اور آپ کے دودمان

پر افتخار و ناز ہے ۔ خواجہ اجمیری کی درگاہ پر مراقبہ کریں تو اس شرمندۂ عقبیٰ کو فراموش نہ کیجیے ۔

۱۳۸

۴ فروری ۱۹۱۶ء ـــــ لسان العصر اکبر الٰہ آبادی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۵۱ - ۵۳

میں تصوّف کی تاریخ پر ایک مبسوط مضمون لکھ رہا ہوں ، جو ممکن ہے ایک کتاب بن جائے ۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ اس مضمون کو پڑھ کر خوش ہوں گے ۔ منصور حلاج کا رسالہ ''کتاب الطواسین'' فرانس میں شائع ہو گیا ہے ۔ وہ بھی منگوایا ہے ۔ فی الحال مثنوی کا دوسرا حصہ ملتوی ہے ۔ آپ کا قطعہ ''حضرتِ اقبال اور خواجہ حسن'' بہت خوب رہا ۔ صرف ایک بات ہے کہ خواجہ صاحب کو تو کبھی رقص اور سُکر نصیب ہوتا ہوگا ، میں اس نعمت سے محروم ہوں ۔

۱۳۹

۴ فروری ۱۹۱۶ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، ص ۱۶۲

کچھ روز ہوئے میں نے اجمیر شریف کے پتے پر عریضہ لکھا تھا مگر اس کے بعد اطلاع نہیں ہوئی کہ سرکار کعبۂ مقصود تک پہنچے یا ابھی بمبئی میں ہی تشریف فرما ہیں ۔ یہ عریضہ پھر اجمیر شریف کے پتے پر ہی ارسال کرتا ہوں ۔ کیا خوب ہو اگر خواجہ اجمیری اس بارگاہ میں بھی حاضر ہونے کا ارشاد کریں جہاں وہ خود تشریف لائے تھے ۔ (یعنی مزارِ علی ہجویری لاہور پر) ۔

۱۴۰

۱۰ فروری ۱۹۱۶ء ـــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۶۲ - ۱۶۳

سرکار کے دو تار بجواب میرے تاروں کے مل گئے ہیں ۔ خیال تھا کہ اجمیر یا آگرہ حاضرِ خدمت ہو کر نیاز حاصل کروں مگر تاروں سے معلوم ہوا کہ اجمیر میں سرکار کا قیام جمعہ تک ہے اور آگرہ میں قیام کا ارادہ نہیں ۔ اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ متھرا میں کے روز قیام ہے تو مقدمات کا کوئی انتظام کرتا اور حاضر ہو کر ریلوے اسٹیشن پر ہی آستاں بوسی کرتا ۔ مجھے امید ہے کہ سرکار اسی فراخ دلی سے ، جو آپ کا خاصہ ہے ، یہ زحمت دہی معاف فرمائیں گے ۔

۱۴۱

۱۳ فروری ۱۹۱۶ء ـــ خان محمد نیاز الدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱ - ۳

مثنوی کا دوسرا حصہ لکھنا چاہتا تھا مگر خواجہ حسن نظامی نے بحث چھیڑ کر توجہ اَور طرف منعطف کر دی ۔ تصوّف کی تاریخ لکھ رہا ہوں ۔ اس کے ساتھ ہی علامہ ابنِ جوزی کی کتاب کا وہ حصہ بھی شائع کر دوں گا جو اُنھوں نے تصوّف پر لکھا ہے ۔ تصوّف کے ادبیات کا وہ حصہ ، جو اخلاق و عمل سے تعلق رکھتا ہے ، نہایت قابلِ قدر ہے کیونکہ اس کے پڑھنے سے طبیعت پر سوز و گداز کی حالت طاری ہوتی ہے ۔ فلسفے کا حصہ محض بیکار ہے اور بعض صورتوں میں تعلیمِ قرآن کے مخالف ۔

۱۴۲

— ۱۹۱۶ء — مولوی فتح محمد خاں جالندھری

انوارِ اقبال ، ص ۲۸۳

میں نے مولوی فتح محمد خاں صاحب کی کتاب ''مصباح القواعد'' (طبع سوم ۱۹۱۶ء ، مطبع انسٹی ٹیوٹ گزٹ علی گڑھ) اول سے آخر تک پڑھی ۔ مولوی صاحب نے اُس ضرورت کو جو مدت مدید سے محسوس ہو رہی تھی ، پورا کر دیا ہے اور اردو دان پبلک پر بڑا احسان کیا ہے — یہ صرف اُنھی لوگوں کے لیے مفید نہیں جو اپنی زبان کو غور و توجہ سے مطالعہ کرنا چاہتے ہیں بلکہ آیندہ اس میدان میں کام کرنے والوں کے لیے بھی یہ ایک بنیاد کا کام دے گی ۔ قواعد کے پڑھنے کی تکان اُن پاکیزہ اشعار سے بہت کچھ دور ہو جاتی ہے جو مثالوں میں لکھے گئے ہیں ۔ تمام طرزِ ادا برجستہ ہے ۔ میری رائے میں یہ کتاب اُس کتاب سے کہیں بہتر ہے جو مولوی محمد احسن صاحب الٰہ آبادی نے غدر کے دو سال بعد شائع کی تھی اور جس کی طبع و اشاعت بند ہے ۔

۱۴۳

۲۴ فروری ۱۹۱۶ء — شاہ سلیمان پھلواروی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۷۷ - ۱۸۰

میرے والد کو (شیخِ اکبر محی الدین ابنِ عربی کی) فتوحات (مکیہ) اور فصوص (الحکم) سے کمال توغّل رہا ہے ۔ چار برس کی عمر سے میرے کانوں میں ان کا نام اور ان کی تعلیم پڑنی شروع ہوئی اور

جوں جوں علم اور تجربہ بڑھتا گیا ، میرا شوق اور واقفیت زیادہ ہوتی گئی - اس وقت میرا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ کی تعلیمات تعلیمِ قرآن کے مطابق نہیں ہیں - ممکن ہے میں غلطی پر ہوں - آپ از راہِ عنایت چند اشارات تسطیر فرمائیں - میں ان اشارات کی روشنی میں 'فصوص' اور 'فتوحات' کو پھر دیکھوں گا اور اپنے علم و رائے میں مناسب ترمیم کر لوں گا -

۱۴۴

— ۱۹۱۶ء —— مولوی عبدالرؤف شوق حیدر آبادی

انوارِ اقبال ، ص ۱۴

(آں حضرت ﷺ کے سراپائے مبارک پر) شوق صاحب کی نظم (مرقع رحمت جو ۱۹۱۶ء میں ذخیرہ پریس حیدرآباد سے شائع ہوئی) میں نے دیکھی ہے - اس کے ہر شعر میں خلوص و محبت اور عقیدت کی جھلک ہے - خوشا وہ دل جو عشقِ نبوی کا نشیمن ہو - سیّد عبدالرؤف صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اللہ تعالٰی نے آن کو حبیب پاک ﷺ کی محبت عطا فرمائی - میری نگہ میں ان کا ہر شعر قابلِ احترام ہے -

۱۴۵

— مارچ ۱۹۱۶ء —— شاکر صدیقی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۱۵ - ۱۱۶

(شاکر صدیقی نے ۲۳ یا ۲۴ مارچ ۱۹۱۶ء کو ایک غزل

اصلاح کے لیے بھیجی تھی ۔ اقبال نے جواب میں لکھا) : اضافت کی حالت میں اعلانِ نون غلط ہے ۔ اتنے شعروں میں صرف دو شعر اچھے معلوم ہوئے ۔ تلمّذ سے معاف فرمائیے ۔

۱۴۶

۸ مارچ ۱۹۱۶ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۶۳ - ۱۶۴

اب کے آپ کا سفرِ شمالی ہند مختصر رہا ، مگر ہوگا ضرور معنی خیز ۔ خدا جانے آپ کی نکتہ رس نگاہ نے حالاتِ مشہودہ سے کیا کیا نتائج پیدا کیے ہوں گے ۔ پنجاب کا حال بدستور ہے ۔ گرمی کا آغاز ہے مگر یہ مارچ کے دن غنیمت ہیں ۔ کوئی دن میں شگوفے پھوٹیں گے ۔ بہار کی تیاری ہے ۔ جنون پھر تازہ ہوں گے ۔ میرا جنون ، جو کچھ عرصے سے مجھے فراموش کر چکا ہے ، کیا عجب کہ اس بہار میں عود کر آئے ۔ آج کل سرکار کو فرصت ہے ۔ اگر طبیعت راغب ہو تو مرزا بیدل کا دیوان ایڈٹ کر ڈالیے ۔ اگر یہ کام زیادہ توجہ اور محنت چاہتا ہو تو اس سے سہل تر کام بھی ہے ۔ وہ یہ کہ ولی سے پہلے کے دکنی شعرا کا کلام شائع ہونا چاہیے ؛ مثلاً سلطان قطب شاہ ۔ اردو لٹریچر پر یہ ایک بہت بڑا احسان ہوگا اور مولانا آزاد مرحوم کی تحقیق میں اضافہ ۔

۱۴۷

۹ مارچ ۱۹۱۶ء ـــــ شاہ سلیمان پھلواروی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۸۰ - ۱۸۲

حقیقی اسلامی تصوّف کا میں کیونکر مخالف ہو سکتا ہوں کہ خود سلسلۂ قادریہ سے تعلق رکھتا ہوں ۔ میں نے تصوّف کتّرات سے دیکھا ہے ۔ بعض لوگوں نے ضرور غیر اسلامی عناصر اس میں داخل کر دیے ہیں ۔ جو شخص غیر اسلامی عناصر کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے وہ تصوّف کا خیرخواہ ہے نہ (کہ) مخالف ۔

۱۴۸

۱۳ مارچ ۱۹۱۶ء ـــــ خان محمد نیاز الدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۳

آپ کا خط غلطی سے حیدری صاحب کے لفافے میں پڑ گیا ۔ میں نے حیدری صاحب کی خدمت میں لکھ دیا ہے کہ وہ خط واپس ارسال کر دیں ۔ واپس آنے پر ارسالِ خدمت کروں گا ۔

۱۴۹

۱۹ مارچ ۱۹۱۶ء ـــــ خان محمد نیاز الدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۳

الحمد للہ کہ جالندھر کے کتب خانے کے لیے اجازت ہو گئی ۔ میں فرصت کے دنوں سے جناب کو مطلع کروں گا ۔

۱۵۰

۳ اپریل ۱۹۱۶ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۶۵ - ۱۶۶

میں والدِ مکرّم کی علالت کی وجہ سے پریشان رہا ۔ اب خدا کے فضل و کرم سے ان کو آرام آیا اور مجھے اطمینانِ قلب نصیب ہوا ۔ راسخ کی مثنوی شائع کر کے آپ نے ہندوستان کے فارسی لٹریچر پر بڑا احسان کیا ہے ۔ راسخ کا ہر شعر نشتر ہے ۔ ناصر علی کی مثنوی بھی مشہور ہے مگر شاید اب تک شائع نہیں ہوئی ۔ ولی دکنی سے پہلے کے اردو شعرا کو ایڈٹ کرنا نہایت مفید ہوگا اور اردو لٹریچر ہمیشہ کے لیے آپ کا زیرِ بار احسان رہے گا ۔ خواجہ حافظ کے متعلق جو عریضہ میں نے آپ کی خدمت میں لکھا تھا ، افسوس کہ سرکار تک نہ پہنچ سکا ۔ خواجہ حافظ کی شاعری کا میں معترف ہوں ۔ میرا عقیدہ ہے کہ ویسا شاعر ایشیا میں آج تک پیدا نہیں ہوا ۔ لیکن جس کیفیت کو وہ پڑھنے والے کے دل پر پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ قوائے حیات کو کمزور اور ناتواں کرنے والی ہے ۔

۱۵۱

۱۴ اپریل ۱۹۱۶ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۶۸ - ۱۶۹

والا نامہ مورخہ ۷ اپریل ابھی چند منٹ ہوئے موصول ہوا ۔ اس سے پہلے ایک عریضہ لکھ چکا ہوں جس میں خواجہ حافظ اور خواجہ حسن نظامی کے متعلق عرض کیا تھا ۔ یہ مثنوی جس کا نام

"اسرارِ خودی" ہے ، ایک مقصد سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے - بلکہ مجھ کو اس کے لکھنے کی ہدایت ہوئی ہے - مجھے یہ معلوم تھا کہ اس کی مخالفت ہوگی کیونکہ ہم سب انحطاط کے زمانے کی پیداوار ہیں اور انحطاط کا سب سے بڑا جادو یہ ہے کہ یہ اپنے تمام عناصر و اجزا و اسباب کو اپنے شکار (خواہ وہ شکار کوئی قوم ہو خواہ فرد) کی نگاہ میں محبوب و مطلوب بنا دیتا ہے اور وہ بدنصیب شکار اپنے تباہ و برباد کرنے والے اسباب کو اپنا بہترین مربی تصوّر کرتا ہے -

مگر : "من صدائے شاعرِ فرداستم"

اور :

نا امیدستم ز یارانِ قدیم
طور من سوزد کہ می آید کلیم

نہ خواجہ حسن نظامی رہے گا ، نہ اقبال - یہ بیج جو مردہ زمین میں اقبال نے بویا ہے ، آگے گا ، ضرور آگے گا اور علی الرغم مخالفت بار آور ہوگا - مجھ سے اس کی زندگی کا وعدہ کیا گیا ہے - الحمد للہ !

۱۵۲

۸ مئی ۱۹۱۶ء — مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۷۰ - ۱۷۱

لاہور میں گرمی کا زور ہے اور اس پر مس گوہر جان کا نغمۂ جگر سوز فضائے لاہور کی حدّت پر مستزاد ہے - مولانا اکبر نے خوب ارشاد فرمایا تھا :

نصیب ایسا کہ رکھتی ہے زر و سیم و گُہر گوہر
میسّر ہے اسے ہر چیز دنیا میں ، مگر شوہر

۱۵۳

۱۰ مئی ۱۹۱۶ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۶۹ - ۱۷۰

جو کیفیت خواجہ حافظ اپنے ریڈر کے دل میں پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ قوتِ حیات کو ضعیف و ناتواں کرنے والی ہے ۔ اس دعوے کے ثبوت دو طرح سے دیے جا سکتے ہیں ؛ فلسفیانہ اور شاعرانہ ۔ مقدم الذکر کا ثبوت اس مثنوی میں کوئی نہیں کیونکہ کتاب نظم ہے اور نظم میں فلسفیانہ ثبوت پیش نہیں کیے جا سکتے ۔ شاعرانہ ثبوت منطقی اعتبار سے ضروری نہیں کہ صحیح ہوں ۔ تاہم اس نقطۂ خیال سے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ مثنوی میں جابجا موجود ہے ۔ اگرچہ میں کوئی غیر معمولی ذہانت و فطانت رکھنے والا آدمی نہیں ہوں اور نہ کوئی غیر معمولی علم رکھتا ہوں ، تاہم عام لوگوں سے علم اور سمجھ کسی قدر زیادہ رکھتا ہوں ۔ جب مجھ کو اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے بیس سال کی ضرورت ہے ، تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ عام لوگ ، جو دنیا کی دماغی اور علمی تاریخ سے پورے واقف نہیں ، تھوڑے غور و فکر سے اس کی حقیقت تک پہنچ جائیں — اعتراض کرنا دوسری بات ہے ۔

۱۵۴

۱۲ مئی ۱۹۱۶ء ـــــ غازی عبدالرحمٰن

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۳۶ - ۳۳۷

نشانِ ہلال کی تاریخ میں اختلاف ہے ۔ جہاں تک مجھے علم ہے یہ نشان نبی کریم ﷺ اور صحابہ کے عہد میں مروّج نہ تھا ۔ بعض مغربی مورخین نے لکھا ہے کہ فتح قسطنطنیہ سے شروع ہوا ۔ بعض سلطان سلیم کے عہد میں بتاتے ہیں ۔ ترکوں کو اس کی ترویج سے کوئی تعلق نہیں ۔ غالباً صلیبی لڑائیوں کے زمانے میں ، اور کچھ عجب نہیں کہ صلاح الدین ایوبی کے زمانے سے ، اس کا آغاز ہوا ہو ۔ صلاح الدین ایوبی تُرک نہ تھے کُرد تھے ۔ سنّی دنیا اس نشان کو اپنا قومی نشان تصوّر کرتی ہے ۔ ایران کا نشان اَور ہے ۔

۱۵۵

۱۴ جون ۱۹۱۶ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، ص ۱۷۱

اللہ اکبر اس وقت تشریف رکھتے ہیں اور مجھ سے میرے ایک شعر کا مفہوم دریافت کر رہے ہیں :

نگاہ پائی ازل سے جو نکتہ ہیں میں نے
ہر ایک چیز میں دیکھا اسے مکیں میں نے

کہتے ہیں مہاراجہ بہادر بھی اس پر غور کریں گے ۔ نیز یہ کہتے

۱۵۰

ہیں کہ مہاراجہ بہادر کو یہ لکھ دو :

جد تینوں ہووے علم اشیاء
ہر ہر چیز نوں کہیں خدا

۱۵۶

۲۴ جون ۱۹۱۶ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۷۲ - ۱۷۳

تعجب ہے آپ کا بھی یہ خیال ہے کہ میں نے جرمن فلسفہ اس مثنوی میں لکھا ہے ۔ علمائے اسلام ابتدا سے آج تک تصوفِ وجودیہ کے مخالف رہے ہیں ۔ میں نے کوئی نئی بات نہیں کی ۔ ہندوؤں میں کشن کی گیتا اس کے خلاف ایک زبردست آواز تھی ۔ اسلامی تصوف کا دار و مدار ''گسستن'' پر ہے ۔ تصوفِ وجودیہ کا ''پیوستن'' یا فنا پر ۔ اگر میں نے ''گسستن'' کی حمایت کی ہے تو کوئی بدعت نہیں کی ۔ میرا ذاتی میلان ''پیوستن'' کی طرف ہے مگر وقت کا تقاضا اَور ہے اور میں نے جو کچھ لکھا ہے ، اس کے لکھنے پر مجبور تھا ۔ دنیا مخالفت کرتی ہے تو کرے ، اس کی پروا نہیں ۔ میں نے اپنی بساط کے مطابق اپنا فرض ادا کر دیا ہے ۔

۱۵۷

۸ جولائی ۱۹۱۶ء —— خان محمد نیاز الدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۴

میرا مضمون ''علم ظاہر و علم باطن'' جو ''وکیل'' میں شائع

ہوا ہے ، آپ کی نظر سے نہیں گزرا - اسے بھی پڑھیے - شیخ روزبہان بقلی کی شرح شطحیّات ایک عجیب و غریب کتاب ہے - اس میں صوفیاے وجودیہ نے جو خلافِ شرع باتیں کہی ہیں ان کی شرح ہے - چند روز کے لیے شملہ جاؤں گا - وہاں سے دہلی ہوتے ہوئے جالندھر اور کپورتھلہ کی سیر کا موقع مل سکتا ہے - لاہور میں بارش مطلق نہیں ہوئی - تین روزے رکھے تھے کہ درد گردہ کے دورے کی ابتدا محسوس ہوئی - دو روز سے روزے سے بھی محروم ہوں -

۱۵۸

۱۰ جولائی ۱۹۱۶ء —— سراج الدین پال

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۴ - ۳۷

آپ کے مضامین نہایت اچھے ہیں ، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالٰی نے آپ کو حقائقِ اسلامیہ کی سمجھ عطا کی ہے - حافظ پر ایک طویل مضمون شائع ہونے کا مجھے بھی احساس ہے - آپ اس کو باحسن وجوہ اتمام کر سکتے ہیں - آپ کے مضامین سے معلوم ہوتا ہے کہ جو سامانِ عقلی و اخلاقی ایسا مضمون لکھنے کے لیے ضروری ہے ، وہ سب آپ میں موجود ہے - انشاء اللہ ''اسرارِ خودی'' کے دوسرے حصے میں بتاؤں گا کہ شعر کا نصب العین کیا ہونا چاہیے - ایک اور مضمون بھی لکھ رہا ہوں جو ''وکیل'' میں شائع ہوگا -

۱۵۹

۱۰ جولائی ۱۹۱۶ء ـــــ سیّد فصیح اللہ کاظمی الٰہ آبادی

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۲۷ - ۱۲۸

حافظ شیرازی کے متعلق جو کچھ میں نے لکھا ہے ، وہ میری مثنوی ''اسرارِ خودی'' کا ایک جزو ہے ۔ اس میں خواجہ حافظ کے تصوّف پر اعتراض ہے ۔ میرے نزدیک تصوّفِ وجودی مذہب اسلام کا کوئی جزو نہیں بلکہ مذہب اسلام کے مخالف ہے ، اور یہ تعلیم غیر مسلم اقوام سے مسلمانوں میں آئی ہے ۔ صوفی عبداللہ صاحب اس خیال کے اظہار سے قال سے حال میں آ گئے اور گالیوں کی روش اختیار کی ۔ اس کا جواب مجھ سے نہیں ہو سکتا ۔ صوفی صاحب کا رسالہ ''مدہوشی بے خودی'' میں نے نہیں دیکھا ۔ اگر آپ کو ضرورت نہ ہو تو ارسال فرما دیجیے ، میں دیکھ کر واپس کر دوں گا ۔

۱۶۰

۱۴ جولائی ۱۹۱۶ء ـــــ سراج الدین پال

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۸ - ۴۰

اگر آپ کا ارادہ حافظ پر مضمون لکھنے کا ہے تو حال میں ایک کتاب ، جو خواجہ حافظ شیرازی پر لکھی گئی ہے ، ملاحظہ فرما لیجیے ۔ اس کتاب کا نام ''لطائفِ غیبی'' ہے ۔ مصنّف مرزا محمد دارابی ہیں ، طہران میں شائع ہوئی تھی ۔ اس سے آپ کو معلوم ہو گا کہ کیا کیا اعتراضات حافظ کے کلام اور ان کی تعلیم پر کیے گئے ہیں ۔ میں نے اس کا ایک مطبوعہ نسخہ انگلستان میں دیکھا تھا ۔ پروفیسر

براؤن نے ''لٹریری ہسٹری آف پرشیا'' میں بھی اس کتاب کا ذکر کیا ہے ۔ اس میں سے کچھ اقتباس بھی کیا ہے ۔

۱۶۱

۱۴ جولائی ۱۹۱۶ء ـــــ سیّد فصیح اللہ کاظمی الٰہ آبادی

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۲۸ - ۱۲۹

آپ کا مرسلہ ''پیامِ امید'' ملا ۔ یہ رسالہ میرے پاس موجود ہے ، واپس ارسالِ خدمت کرتا ہوں ۔ میں نے ان دونوں پر حاشیے مختصر لکھ دیے ہیں ۔ اگر آپ کچھ لکھنا چاہیں گے تو آپ کو ان نوٹوں سے مدد ملے گی اور تلاشِ سندات کی زحمت نہ اٹھانا پڑے گی ۔

تصوّف کے متعلق میں خود لکھ رہا ہوں ۔ میرے نزدیک حافظ کی شاعری نے بالخصوص اور عجمی شاعری نے بالعموم مسلمانوں کی سیرت اور عام زندگی پر نہایت مذموم اثر کیا ہے ۔ اسی واسطے میں نے ان کے خلاف لکھا ہے ۔ مجھے اُمید تھی کہ لوگ مخالفت کریں گے اور گالیاں دیں گے لیکن میرا ایمان گوارا نہیں کرتا کہ حق بات نہ کہوں ۔

۱۶۲

۱۹ جولائی ۱۹۱۶ء ـــــ سراج الدین پال

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۰ - ۴۵

(صیام کے متعلق مضمون کی تعریف ۔ حافظ پر لکھی گئی بعض کتابوں کی اطلاع کہ ان میں کیا خاص بات ہے ۔ وہ کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہیں) ۔

۱۶۳

۲۶ جولائی ۱۹۱۶ء —— منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، ص ۶۲

کتاب ''مشاہیرِ کشمیر'' مل گئی ۔ شکریہ قبول فرمائیے ۔ (اس کتاب میں اقبال کے مفصّل حالاتِ زندگی بھی موجود ہیں) ۔

۱۶۴

۱۲ اگست ۱۹۱۶ء —— علامہ محمد مبین عباسی کیفی چریا کوٹی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۶۳

رسالہ ''العلم'' کے لیے ممنون ہوں ۔ مضمون الحیوانات فی القرآن نہایت قابلیت سے لکھا گیا ہے ، جسے میں نے خصوصیت سے پسند کیا ہے ۔

۱۶۵

۳۱ اگست ۱۹۱۶ء —— ضیاء الدین برنی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۴۴ - ۱۴۵

مجموعۂ اشعار امید ہے جنگ کے بعد شائع ہوگا ۔ مہدی و مسیح کے متعلق جو احادیث ہیں ان پر علامہ ابن خلدون نے اپنے 'مقدمہ' میں بحث کی ہے ۔ ان کی رائے میں یہ تمام احادیث کمزور ہیں ۔ میں بھی ان کا ہم نوا ہوں ۔

۱۶۶

۶ ستمبر ۱۹۱۶ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، ص ۱۷۴

سرکار نے مجھے لکھا تھا یا زبانی ارشاد فرمایا تھا کہ ایک قابل آدمی کی ضرورت ہے جو سرکار کے مشاغلِ تصنیف و تالیف میں ممد و معاون ہو ۔ میں تلاش میں تھا ، آخر ایک آدمی مل گیا ہے ، یعنی مولانا عبداللہ العمادی ۔ جونپور کے رہنے والے ہیں ۔ لاہور میں ایک عرصے سے مقیم ہیں ۔ عربی و فارسی میں ان کی لیاقت اعلیٰ درجے کی ہے اور اردو نثر نویسی میں ان کا طرزِ تحریر جدت رکھتا ہے ۔ علومِ اسلامیہ میں ان کی مہارت کامل ہے اور ان کی پرائیویٹ زندگی بالکل بے داغ ہے ۔ پنجاب کے بعض اخباروں کی ایڈیٹری بھی کر چکے ہیں ۔ مثلاً ''وکیل'' ، ''زمیندار'' و ''لمعات'' وغیرہ ۔ غرض کہ نہایت قابل آدمی ہیں ۔ میرے خیال میں ان سے بہتر آدمی سرکار کو نہ مل سکے گا ۔

۱۶۷

۱۱ ستمبر ۱۹۱۶ء ـــــ خان محمد نیاز الدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۵ - ۶

میرا ارادہ تو شملہ جانے کا تھا مگر بھائی صاحب نے مجھ سے وعدہ لے لیا کہ اگست کا سارا مہینہ سیالکوٹ میں قیام کروں ۔ ۲۹ اگست تک وہاں رہا ۔ وہاں سے ستمبر شروع ہونے سے پہلے اس واسطے آ گیا کہ اگر مولوی احمد دین وکیل ہمراہ ہو گئے تو ستمبر

کا مہینہ کشمیر میں بسر کروں گا ، مگر وہ مجھ سے پہلے کشمیر چلے گئے ۔ اگست کے مہینے میں تصوّف کی تاریخ پر کچھ نہیں لکھ سکا ، البتہ مثنوی کے دوسرے حصے کے بہت سے اشعار لکھے گئے ۔ شاہ ولی اللہؒ کی کتاب ''فضیلت الشیخین'' کے آخری حصے میں تصوّف پر انھوں نے خوب بحث کی ہے ۔ اس وقت وہی قوم محفوظ رہے گی جو اپنی عملی روایات پر قائم رہ سکے گی ۔

۱۶۸

۳۱ اکتوبر ۱۹۱۶ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۶ - ۷

راجہ گوبند پرشاد مرحوم و مغفور کی خبرِ رحلت معلوم کر کے افسوس ہوا ۔ کتنے رنج و قلق کی بات ہے کہ ایسا نوجوان اس دنیا سے ناشاد جائے ۔ لیکن یہ جدائی محض عارضی ہے :

ہستیِ عالم میں ملنے کو جدا ہوتے ہیں ہم
عارضی فرقت کو دائم جان کر روتے ہیں ہم

لاہور میں کچھ عرصے سے ایک بہت بڑے ایرانی عالم مقیم ہیں ، یعنی سرکار علامہ شیخ عبدالعلی طہرانی ۔ عالمِ متبحّر ہیں ۔ مذہباً شیعہ ہیں مگر مطالبِ قرآن بیان فرماتے ہیں تو سمجھنے سوچنے والے لوگ حیران رہ جاتے ہیں ۔ اس کے علاوہ علمِ جفر میں کمال رکھتے ہیں ۔ کبھی کبھی ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا ہوں ۔ اگر اس موسم میں سرکار لاہور کا سفر کریں تو خوب ہو کہ یہ آدمی دیکھنے کے قابل ہے ۔

۱۶۹

یکم نومبر ۱۹۱۶ء ـــــ علامہ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۷۵

کیا آپ اورینٹل کالج لاہور میں ہیڈ پرشین ٹیچر کی جگہ کو ، جس کی تنخواہ ایک سو بیس روپیہ ماہوار ہے ، اپنے لیے پسند فرماتے ہیں ؟

۱۷۰

یکم نومبر ۱۹۱۶ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۳ - ۴

لاہور سے ایک ماہ کی غیر حاضری کا مقصد سیاحت نہ تھا ، محض آرام تھا ، اس واسطے ایک گاؤں چلا گیا ۔ اس تنہائی میں مثنوی ''اسرارِ خودی'' کے حصہ' دوم کا کچھ حصہ لکھا گیا اور ایک نظم کے خیالات یا پلاٹ ذہن میں آئے ، جس کا نام ہو گا ''اقلیمِ خاموشاں ۔'' یہ نظم اُردو میں ہوگی اور اس کا مقصود یہ دکھانا ہوگا کہ مردہ قومیں دنیا میں کیا کرتی ہیں ۔ ان کے عام حالات و جذبات و خیالات کیا ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ ۔ بس یہ دو باتیں میری تنہائی کی کائنات ہیں ۔

۱۷۱

۱۲ نومبر ۱۹۱۶ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۷۶

آپ کی غزل کا یہ شعر مجھے بہت پسند آیا :

ہزار بار مجھے لے گیا ہے مقتل میں
وہ ایک قطرۂ خوں جو رگِ گلو میں ہے

مولانا شبلی مرحوم نے تاریخی واقعات کو نظم کرنا شروع کیا تھا جسے بہت مقبولیت نصیب ہوئی تھی ۔ آپ بھی غزل کے ساتھ وہ سلسلہ جاری رکھیں ۔

۱۷۲

۴ دسمبر ۱۹۱۶ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۱۰ - ۱۱

سرکار عبدالعلی ہروی طہرانی سے ملاقات ہوئی تھی ۔ وہ نہایت مخلصانہ سلام آپ کی خدمت میں پہنچاتے ہیں ۔ لاہور میں سردی خوب ہو رہی ہے ۔ پنجاب میں گرانیِ اشیائے خوردنی اور خصوصاً غلے کی گرانی کی وجہ سے لوگ بد دل ہو رہے ہیں ۔

۱۷۳

۶ دسمبر ۱۹۱۶ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۱۲ - ۱۳

اخبار میں حضور نظام کے بمبئی تشریف لے جانے کی خبر نظر سے گزری تھی ، مگر یہ معلوم نہ تھا کہ سرکار بھی ان کی معیت میں ہیں ۔ ''دیارِ پیرِ سنجر'' کی زیارت ضرور کیجیے ۔ میں بھی ایک روز تخیّلات کی ہوا پر اڑتا ہوا وہاں پہنچا تھا ۔ فضائے آسمانی سے یہ آواز آ رہی تھی :

فرشتوں نے کانوں سے جس کو سنا تھا
ہم آنکھوں سے وہ زیر و بم دیکھتے ہیں

اس شعر کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آیا ۔ سرکار کو اس دیارِ فلک آثار میں بہت گزر ہے ۔ امید ہے اس کے مفہوم پر روشنی ڈالی جائے گی ۔

۱۷۴

۱۷ دسمبر ۱۹۱۶ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۱۶ - ۱۷

امسال لکھنؤ اور علی گڑھ میں بڑے جلسے ہیں مگر بندۂ درگاہ بوجہِ سردی کہیں نہیں گیا ۔ سرکار اگر اجمیر اور لاہور تشریف لائیں تو زہے سعادت ۔ اقبال کو آستاں بوسی کا موقع مل جائے گا ۔ خدائے قادر و قیوم نے ''کشن پرشاد'' کو ''ذوالمنن'' کا ہم عدد

کیا ہے ۔ اقبال پر بھی نظرِ عنایت رہے اور اوقاتِ خاص میں اس شرمندۂ عقبٰی کو یاد رکھا جائے ۔

۱۷۵

۱۸ دسمبر ۱۹۱۶ء ـــــ شیخ غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۰۶ - ۱۰۷

میں بڑے دنوں کی تعطیلوں میں کہیں باہر نہ جاؤں گا ۔ شیخ عبدالقادر بھی اسی خیال سے لاہور میں قیام کریں گے کہ شاید مولانا گرامی لاہور آ نکلیں ۔ مالیر کوٹلہ کے نواب ذوالفقار علی خاں بھی آپ سے ملنے کے بہت مشتاق ہیں ۔ بھلا جس کو اقبال و ذوالفقار خود دعوت دیں وہ کیونکر انکار کر سکتا ہے کہ تمام زمانہ ان دو چیزوں کی تلاش میں سرگرداں ہے ۔ انکار نہ ہو ، ورنہ ہمارا آپ کا کوئی یارانہ نہیں ۔

۱۷۶

۵ جنوری ۱۹۱۷ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۲۳ - ۲۴

الحمد للہ کہ آئینۂ دل گردِ غرض سے پاک ہے ۔ اقبال کا شعار ہمیشہ سے محبت و خلوص رہا ہے اور انشاء اللہ رہے گا ۔ اغراض کا شائبہ خلوص کو مسموم کر دیتا ہے اور خلوص وہ چیز ہے کہ اس کو محفوظ و بے لوث رکھنا بندۂ درگاہ کی زندگی کا مقصودِ اعلٰی ہے ۔ دل تو بہت عرصے سے آرزومندِ آستاں بوسی ہے مگر کیا کیا جائے ،

ایک مجنوں اور سو زنجیریں - تین چار ماہ ہوئے کہ ارادہ مصمّم سفرِ حیدر آباد کا کر لیا تھا مگر استخارہ کیا تو اجازت نہ ملی - خاموش رہا ہے -

۱۷۷

۹ جنوری ۱۹۱۷ء —— مولوی الف دین

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۱۲

میجر کمرون سے میری واقفیت نہیں - میں اس قسم کے رسوخ سے کوسوں بھاگتا ہوں اور اس کے وجوہ خاص ہیں -

(اس کے بعد مولوی صاحب کے بعض اشعار کی تعریف ہے اور بعض اشعار کاٹ ڈالنے کا مشورہ) -

۱۷۸

۲۶ جنوری ۱۹۱۷ء —— خواجہ حسن نظامی

انوارِ اقبال ، صفحات ۳ - ۴

''میں آپ کے اندازِ بیان کا عاشق ہوں اور مجھی پر کیا موقوف ہے ، ہندوستانی دنیا کا کوئی دل ایسا نہیں جس کو آپ کے اعجازِ قلم نے مسخّر نہ کر لیا ہو - پیش پا افتادہ چیزوں میں اخلاق اور روحانی اسرار دیکھنا اور اس کے ذریعے انسان کے عمیق مگر خوابیدہ جذبات کو بیدار کرنا آپ کے کمال کا خاص جوہر ہے - اگر مجھ کو یقین ہوتا کہ ایسا انداز تحریر کوشش سے حاصل ہو سکتا ہے تو قافیہ پیمائی چھوڑ کر آپ کے مقلدین میں داخل ہوتا - اردو لکھنے

والوں میں آپ کی روش سب سے نرالی ہے اور مجھ کو یقین ہے کہ نثرِ اردو کے آیندہ مؤرخین آپ کی ادبی خدمات کا خاص طور پر اعتراف کریں گے۔

''رسالہ بیوی'' جو حال میں آپ کے قلم سے نکلا ہے، نہایت دلچسپ اور مفید ہے۔ خصوصاً دمڑی والے سبق نے تو مجھے ہنسایا بھی اور رلایا بھی ـــــ باقی سبق بھی اچھے اور کارآمد ہیں اور عام تمدنی، سیاسی و مذہبی مسائل کو سمجھانے کے لیے خط و کتابت کا طریق بھی نہایت موزوں ہے۔ لڑکیوں کو اس سے بے حد فائدہ پہنچے گا۔''

۷ فروری ۱۹۱۰ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال، صفحات ۶-۷

مثنوی کا دوسرا حصہ ابھی تیار نہیں ہو سکا۔ کل فقہ کا وہ مسئلہ نظم کیا جس کی رُو سے مسلمانوں کے لیے اُس دشمن پر حملہ کرنا حرام ہے جو صلح کی اُمید پر اپنے حصار وغیرہ گرا دے۔ مولوی اشرف علی (تھانوی)، جہاں تک مجھے معلوم ہے، وحدت‌الوجود کے مسئلے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ ان کی کتاب عمدہ ہوگی۔ کپورتھلہ اور جالندھر جانے کے لیے وقت نکالوں گا۔

۱۸۰

۸ فروری ۱۹۱۷ء ـــــ شیخ غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۰۹ - ۱۱۰

شریعتِ اسلامیہ کا ایک مشہور مسئلہ ہے کہ جنگ کے دوران میں اگر دشمن صلح کے خیال سے اپنے قلعے اور حصار توڑ ڈالے اور اپنی فوج کو پراگندہ کر دے اور بعد میں اس کا خیالِ صلح غلط ثابت ہو ، یعنی صلح نہ ہو ، تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اس پر حملہ نہ کریں ، جب تک کہ وہ بارِ دیگر اپنی فوجوں کو مرتّب نہ کر لے اور اپنے قلعوں کو تعمیر نہ کر لے ۔ اس مسئلے اور اس کے مفہوم کو میں نے مندرجہ ذیل اشعار میں نظم کیا ہے ۔ بہ نظرِ اصلاح دیکھ کر واپس فرمائیے :

روزِ ہیجا لشکر اعدا اگر
از خیالِ صلح گردد بے خطر

(جو اشعار اس خط میں بھیجے گئے تھے وہ بعض تبدیلیوں کے ساتھ ''اسرار و رموز'' کے صفحہ ۱۴۷ پر موجود ہیں) ۔

۱۸۱

۱۲ فروری ۱۹۱۷ء ـــــ مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۱۱ - ۱۱۲

سبحان اللہ ! کیا عمدہ غزل لکھی ہے ۔ اسی واسطے تو آپ کی جدائی میں آہ نکلتی ہے ۔ مگر آپ ہیں کہ جگہ سے نہیں ہلتے ۔
حیدرآباد ہائی کورٹ میں ایک ججی خالی ہوئی ہے ۔ یعنی

سیّد ہاشم بلگرامی انتقال کر گئے - پنجاب کے ایک اخبار نے میرا نام اس جگہ کے لیے تجویز کیا ہے - کئی لوگوں نے مجھ سے پوچھا ہے لیکن مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں -

۱۸۲

۱۹ فروری ۱۹۱۷ء —— مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۱۳ - ۱۱۴

سردی گئی ، گرمی شروع ہوگئی اور گزر بھی جائے گی مگر آپ ہوشیارپور سے نہ ہلیں گے - آج کل حضرت حسینؓ کے واقعۂ شہادت کا تاریخی مفہوم نظم کر رہا ہوں - اس میں ضمناً چند شعر عقل اور عشق پر ہیں - (یہ شعر ''اسرار و رموز'' کے صفحہ ۱۲۵ پر دیکھے جا سکتے ہیں) -

میرے حیدرآباد جانے کی خواہش تو آپ کو ایک عرصے سے ہے - کچھ عجب نہیں کہ آپ کا جذبِ دل رنگ لائے اور کوئی سامان پیدا ہو جائے -

۱۸۳

۲۳ فروری ۱۹۱۷ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۲۹ - ۳۰

اقبال کا ارادہ تو ہے کہ شاد کے آستانۂ عالیہ پر حاضر ہو مگر سب کچھ جذبِ شاد پر منحصر ہے - خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو اس خرقہ پوش امیر کی ہم بزمی میسر ہے - چند روز ہوئے ،

حیدرآباد کے محکمۂ تعلیم کی طرف سے ایک خط آیا تھا کہ بیت العلوم دکن کے امتحانِ تاریخِ اسلامی کے لیے پرچۂ سوالات تیار کر دوں ۔ پچھلے سال پرچہ بنا دیا تھا مگر امسال الٰہ آباد و پنجاب کی دونوں یونی ورسٹیوں کے امتحانات ایم ۔ اے کا کام میرے سپرد تھا ۔ فرصت نہ تھی ، مجبوراً انکار کرنا پڑا ۔ کل لاہور میں عجیب و غریب نظارہ تھا ؛ یعنی ہوائی جہاز اڑائے گئے ۔ تمام دن زن و مرد اس نظارے کو دیکھنے کے لیے کوٹھوں پر اور میدانوں میں جمع ہوگئے ، مگر :

ہوا میں تیرتے پھرتے ہیں تیرے طیّارے
مرا جہاز ہے محرومِ بادباں پھر کیا

۱۸۴

۲۳ فروری ۱۹۱۷ء —— سیّد فصیح اللہ کاظمی الٰہ آبادی

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۲۹

بہت عرصہ ہوا ''پیامِ اُمید'' ایک دفعہ دیکھا تھا ۔ اس کے بعد ملاحظے سے نہیں گزرا ۔ اعتراضات کا تعلق جہاں تک زبان سے ہے ، اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں ، مطالب زمانہ خود سمجھا دے گا ۔

جس تحریر کی بنا پر وہ آپ پر لائبل (ہتک عزت) کا مقدمہ دائر کرنا چاہتے ہیں ، میں اگر پڑھوں تو قانونی اعتبار سے اس کے متعلق رائے دے سکتا ہوں ۔

۱۸۵

۲ مارچ ۱۹۱۷ء —— خان محمد نیازالدین خان

مکاتیبِ اقبال ، ص ۷

میں لاہور کے ہجوم میں رہتا ہوں مگر زندگی تنہائی کی بسر کرتا ہوں ۔ مشاغلِ ضروری سے فارغ ہوا تو قرآن یا عالمِ تخیّل میں قرونِ اولٰی کی سیر ۔ مثنوی کا دوسرا حصہ ''رموزِ بےخودی'' انشاء اللہ اس سال کے ختم ہونے سے پیشتر ختم ہو جائے گا ۔ آج کل مولانا گرامی جالندھری میرے ہاں قیام پذیر ہیں ۔ خوب شعر بازی رہتی ہے ۔

۱۸٦

٦ مارچ ۱۹۱۷ء —— منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، ص ٦۳

(منشی قمرالدین ایک مقامی تاجرِ کتب اقبال کا کلام شائع کرنے کے لیے فوق صاحب کا سفارشی خط لے کر گیا ۔ اقبال نے فوق صاحب کو لکھا کہ) وہ اس قابل نہیں کہ اس کو اجازت دی جائے ۔ اس نے اس سے پیشتر میری نظموں کو میری اجازت کے بغیر شائع کر دیا تھا ۔ اب یہ سب معاملہ مولوی احمد دین وکیل کے سپرد کیا ہے کہ اگر کوئی میرا کلام میری اجازت کے بغیر چھاپے تو اس پر دعویٰ کر دیا جائے ۔

۱۸۷

۷ مارچ ۱۹۱۷ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۳۳ - ۳۴

یہاں کے وکالت پیشہ احباب میں بعض ذوقِ سخن رکھتے ہیں ۔ فارسی غزل ''کیستم من'' جب پڑھی گئی تو اربابِ ذوق سرمست ہو گئے ۔ انھی باتوں سے اقبال آپ کا گرویدہ ہے ۔ امارت ، عزت و آبرو ، جاہ و حشم عام ہے مگر دل ایک ایسی چیز ہے کہ ہر امیر کے پہلو میں نہیں ہوتا ۔ مجھے جو خلوص سرکار سے ہے ، اس کا راز مضمر ہے اس دل میں جو اللہ تعالٰی نے آپ کو بخشا ہے ۔ سرکار کی قبائے امارت سے میرے دل کو مسرت ہے مگر میری نگاہ اس سے پرے جاتی ہے اور اس چیز پر ٹھہر جاتی ہے جو اس قبا میں پوشیدہ ہے ۔ الحمد للہ کہ یہ خلوص کسی غرض کا پردہ دار نہیں ۔

۱۸۸

۸ مارچ ۱۹۱۷ء —— پروفیسر محمد الیاس برنی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۴۰۹

''کتاب المعیشت'' مل گئی تھی مگر میں دردِ گردہ کے دورے کی وجہ سے صاحبِ فراش تھا ۔ آپ کی عنایت کا شکریہ ادا نہ کر سکا ۔ آپ کی تصنیف اردو زبان پر ایک احسانِ عظیم ہے ۔ مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ اردو زبان میں علم الاقتصاد پر یہ پہلی کتاب ہے اور ہر پہلو سے کامل ۔

۱۸۹

۱۸ مارچ ۱۹۱۷ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۳۷ - ۳۸

آج منشی دین محمد اڈیٹر اخبار ''میونسپل گزٹ'' لاہور میرے ہاں آئے۔ انھوں نے اپنے اخبار میں میرے متعلق کچھ لکھا تھا جو اب تک میری نظر سے نہیں گزرا ۔ اسی مضمون کا ایک عریضہ بھی اڈیٹر مذکور کی طرف سے سرکار والا کی خدمت میں لکھا گیا تھا ۔ اس عریضے کا جواب منشی محمد دین (دین محمد) صاحب نے مجھے دکھایا ہے ، جس کو پڑھ کر مجھے بڑی مسرت ہوئی ۔ میں نے اب تک اپنے معاملات میں ذاتی کوشش کو بہت کم دخل دیا ہے ۔ ہمیشہ اپنے آپ کو حالات کے اوپر چھوڑ دیا ہے اور نتیجے سے ، خواہ وہ کسی قسم کا ہو ، خدا کے فضل سے نہیں گھبرایا ۔ اس وقت بھی قلب کی کیفیت یہی ہے کہ جہاں اس کی رضا لے جائے گی جاؤں گا ۔

۱۹۰

۲۱ مارچ ۱۹۱۷ء —— خان محمد نیاز الدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۸

گرامی صاحب سنا ہے جالندھر آنے والے ہیں ۔ مجھ کو بھی طلب کیا ہے مگر میں کئی دنوں سے بوجہ دورۂ دردِ گردہ کے مضمحل ہوں ، اس واسطے معذور ہوں ۔

۱۹۱

۲۲ مارچ ۱۹۱۷ء —— شیخ غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۱۵ - ۱۱۶

میری طبیعت ابھی تک روبراہ نہیں ہوئی ۔ والدِ مکرّم اب لاہور نہ آئیں گے ۔ ان کا ضعفِ پیری سفر کی اجازت نہیں دیتا ۔ البتہ میں ان کی خبر گیری کے لیے آج سیالکوٹ جاؤں گا ، پرسوں واپس آ جاؤں گا ۔

اپریل میں ضرور تشریف لائیے ۔ (انجمن حمایت اسلام کے سالانہ اجلاس کی وجہ سے) خوب رونق ہوگی ۔ ایک آدھ شعر ذوالفقار علی خاں کے متعلق بھی لکھ ڈالیے ۔ ذوالفقار کے نام میں ایک ذخیرہ مضمون کا ہے ۔ میری طبیعت اچھی نہیں ، اس واسطے کوئی نئی نظم شاید نہ لکھ سکوں ۔ ہو سکا تو کوئی پرانی نظم پڑھ دوں گا ۔

۱۹۲

۱۰ اپریل ۱۹۱۷ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۴۲ - ۴۳

اقبال انشاء اللہ العزیز ہر حال میں شاد ہے ۔ لاہور میں ہو یا حیدرآباد میں : ع

"اگر نزدیک و گر دورم ، غبارِ آں سرِ کویم" (بیدل)

یہاں پنجاب اور یو-پی کے اخباروں میں چرچا ہوا تو دور دور سے مبارک باد کے تار بھی اڑ گئے اور اضلاع پنجاب کے اہلِ مقدمات ، جن کے مقدمات میرے سپرد ہیں ، ان کو گونہ پریشانی ہوئی ۔ بہرحال

مرضیٔ مولا از ہمہ اَولیٰی - کل پنجاب کی مشہور انجمن حمایت الاسلام لاہور ، جو سرکار کی فیاضی سے بھی مستفیض ہو چکی ہے ، اپنا سالانہ اجلاس کرے گی - بھوپال کے پرنس حمید اللہ خاں صدارت کے لیے آئے ہیں - ان کا جلوس سنا ہے بڑی دھوم دھام سے نکلے گا - بازاروں کی آرائش ہو رہی ہے -

۱۹۳

۱۵ اپریل ۱۹۱۷ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۴۴ - ۴۶

''مخبرِ دکن'' سے معلوم ہوا کہ حیدرآباد ہائی کورٹ کی ججی کے لیے چند نام حضور نظام خلد اللہ ملکہ کے سامنے پیش کیے گئے ہیں ، جن میں ایک نام خاکسار کا بھی ہے - اس خیال سے کہ میرا نام اَور ناموں کے ساتھ پیش ہوا ہے ، اور یہ ایک قسم کا مقابلہ ہے ، چند امور آپ کے گوش گزار کرنا ضروری ہیں ، جن کا علم ممکن ہے سرکار کو نہ ہو - ممکن ہے کہ حضورِ نظام ان امور سے متعلق سرکار سے استفسار فرمائیں - فقہِ اسلام پر اس وقت ایک مفصّل کتاب بزبانِ انگریزی زیرِ تصنیف ہے جس کے لیے میں نے مصر و شام و عرب سے مسالہ جمع کیا ہے - میرا ارادہ ہے کہ اس کتاب کو تفصیلِ مسائل کے اعتبار سے ایسا ہی بناؤں جیسی کہ امام نسفی کی ''مبسوط'' ہے جو ساٹھ جلدوں میں لکھی گئی تھی -

۱۹۴

۱۷ اپریل ۱۹۱۷ء —— شیخ غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۱۷

والدِ مکرّم آپ کو کئی دفعہ یاد فرما چکے ہیں ۔ امید کہ وہ ابھی چند روز اَور قیام کریں گے ۔ مگر آپ جلد تشریف لائیں ۔ ایسا نہ ہو کہ سیالکوٹ سے ان کو بلاوا آ جائے ۔ وہاں پر بال بچے ان کے بغیر اداس ہو جاتے ہیں ۔ علاوہ اس کے وہ ہر روز میری والدہ اور اپنے والدین کی قبر پر جانے کے عادی ہیں ۔ اس روز کے فرض کا ترک زیادہ ایّام تک گوارہ نہیں کر سکتے ۔

۱۹۵

۲۹ اپریل ۱۹۱۷ء —— محمد امین زبیری ،

ایڈیٹر ''ظل السلطان'' بھوپال

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۵۴

میری رائے میں اس بحث پر (جو مسائلِ نسواں کے متعلق اس رسالے میں چل رہی تھی) سب سے بہتر کتاب قرآن کریم ہے ۔ تدبّر شرط ہے ۔ اس میں تمام باتیں موجود ہیں ۔ زمانہ' حال کی سفریجسٹ عورتوں نے اس پر بہت کچھ لکھا ہے ۔ ایک کتاب ''رائٹس آف ویمن'' میری نظر سے گزری ہے ۔ جان سٹوارٹ مِل نے بھی اس پر ایک مفصّل مضمون لکھا تھا ۔

۱۹۶

یکم مئی ۱۹۱۷ء ـــــ مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۱۸

والدِ مکرّم آپ کا انتظار کر رہے ہیں - ۵ مئی کو واپس سیالکوٹ جائیں گے - اگر آپ کا مزاج بخیر ہو تو تشریف لائیے کہ وہ آپ سے ملنے کے بڑے متمنی ہیں -

۱۹۷

۳ مئی ۱۹۱۷ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، ص ۴۶

ابھی اخبار ''دیش'' میں سرکار کی علالت کی خبر پڑھی - گونہ تردد ہے - اقبال کو خبرِ خیریت سے مطلع کیا جائے - اللہ تعالٰی شفائے عاجل کرامت فرمائے اور چشمِ زخمِ روزگار سے محفوظ و مامون رکھے -

۱۹۸

۳ مئی ۱۹۱۷ء ـــــ مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۱۸ - ۱۱۹

آپ کا کارڈ ابھی ملا ہے ، جس کو پڑھ کر بڑا تردد ہوا - اللہ تعالٰی آپ کے گھر کے لوگوں کو شفائے عاجل کرامت فرمائیے - گھبرائیے نہیں - بیماری بھی آخر انسان کے ساتھ ہوتی ہے - والد مکرم

نے اسی وقت دعا کی اور میں بھی دست بدعا ہوں ۔

جن مسلمان نوجوانوں نے اپنا لباس ، زبان ، فیشن وغیرہ بدل لیا ہے ، ان کو خطاب کر کے لکھا ہے :

فکرِ تو زنجیریٔ افکارِ غیر
در گلوے تو نفس از تارِ غیر

(یہ پانچ چھ شعر ''اسرار و رموز'' کے صفحات ۱۸۶ - ۱۸۷ پر موجود ہیں ۔ البتہ پہلے شعر کا پہلا مصرع اب یوں ہے :

عقلِ تو زنجیریٔ افکارِ غیر)

۱۹۹

۷ مئی ۱۹۱۷ء —— شیخ غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۱۹ - ۱۲۰

الحمد للہ کہ اقبال بیگم صاحبہ (زوجۂ گرامی) اچھی ہو گئیں ۔ لاہور تشریف لائیے ۔ انشاء اللہ آپ کا علاج عمدہ طور پر ہو جائے گا ۔

اخبار ''پنجاب'' میں غزل غلط شائع ہوئی ہے ۔ (صحیح غزل ''بانگِ درا'' کے صفحہ ۳۱۸ پر دیکھی جا سکتی ہے) ۔

۲۰۰

۱۹ مئی ۱۹۱۷ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۴۷ - ۴۸

افسوس کہ ۱۴ اپریل کا لکھا ہوا خط مجھ تک نہ پہنچا ۔ ''گم ہو وہ نگیں جس پہ کھدے نام ہمارا'' بہرحال یہ معلوم کر کے

کمال مسرت ہوئی کہ سرکار کا مزاج اب خدا کے فضل و کرم سے روبصحت ہے ۔ کل مولانا اکبر کا خط آیا تھا ۔ اس خط میں ایک لطیف مطلع آنھوں نے لکھا ہے :

زباں سے قلب پر صوفی خدا کا نام لایا ہے
یہی مسلک ہے جس میں فلسفہ اسلام لایا ہے

میں فارسی مثنوی کے دوسرے حصے کی تکمیل میں مصروف ہوں ۔ اس کا نام ''رموزِ بے خودی'' ہوگا ۔

۲۰۱

۲۱ مئی ۱۹۱۷ء —— شیخ غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۲۱

مثنوی کا دوسرا حصہ (رموزِ بے خودی) قریب الاختتام ہے ۔ تقریظ موعودہ لکھیے ۔ وقت پر اطلاع کر دی ہے ۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی تقریظ کے لیے اس کی اشاعت کو روکنا پڑے ۔

۲۰۲

۸ جون ۱۹۱۷ء —— منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، ص ۶۵

کشمیر اور اہلِ کشمیر پر مختلف کتابیں لکھ کر آپ نے مسلمانوں پر اور ان کے لٹریچر پر احسان کیا ہے ۔ البتہ کشمیرہ کی قبر پرستی ایک ایسا مضمون ہے جس پر آپ نے اب تک کچھ نہیں لکھا ۔ اس طرف سب سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے ۔

''رہنمائے کشمیر'' جو حال میں آپ کے قلم سے نکلا ہے ، نہایت مفید اور دلچسپ ہے ۔ افسوس ہے کہ میں نے آج تک کشمیر کی سیر نہیں کی لیکن امسال ممکن ہے آپ کا رسالہ مجھے بھی آدھر کھینچ لے ۔

۲۰۳

۱۴ جون ۱۹۱۷ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، ص ۵۲

کاغذی ملاقات کا خاتمہ اس کے یدِ قدرت میں ہے ۔ اسے منظور ہوا تو اقبال ہوگا اور آستانۂ شاد ۔ مولانا لسان العصر کا مطلع نہایت عمدہ ہے :

(تصوّف ہی زباں سے دل میں حق کا نام لایا ہے
یہی مسلک ہے جس میں فلسفہ اسلام لایا ہے)

لیکن سرکار کا یہ شعر ''شریعت کا طریقت کے لیے پیغام لایا ہے'' اس مطلع سے کم نہیں ۔ ایک جہانِ معنی اس میں آباد ہے ۔ حیاتِ ملّیہ کا راز اسی پیغام میں مخفی ہے ۔

موسم کی حالت اب کے سال یہاں بھی عجیب و غریب ہے ۔ دو چار روز گرمی ہوتی ہے ، پھر بارش کم و بیش آ جاتی ہے ۔ اور ہونی بھی چاہیے کہ خون کی بارش نے جو دھبّے چادرِ ہستی پر لگا دیے ہیں وہ دھل جائیں ۔

۲۰۴

۲۷ جون ۱۹۱۷ء ـــــ خان محمد نیاز الدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۸ - ۹

عرصہ ہوا میں نے آنھیں (مولوی گرامی صاحب کو) خط لکھا تھا مگر ان کے لیے خط کا جواب دینا ایسا ہی ناممکن ہے جیسا روس کا موجودہ حالت میں جرمنی سے لڑ سکنا ۔ واقعی آم دردِ گردہ کے مریض کے لیے اچھا ہے اور مجھ کو بھی اس سے بہت محبت ہے ۔ ''رموزِ بے خودی'' کو میں اپنے خیال میں ختم کر چکا تھا مگر پرسوں ترتیبِ مضامین کرتے وقت یہ بات ذہن میں آئی کہ ابھی دو تین ضروری مضامین باقی ہیں ؛ یعنی قرآن اور بیت الحرام کا مفہوم و مقصود حیاتِ ملّیہ' اسلامیہ میں کیا ہے ۔

۲۰۵

۲۸ جون ۱۹۱۷ء ـــــ مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۲۲ - ۱۲۳

گرمی لاہور میں خوب ہے مگر بارش کی توقع ہے ۔ رمضان شریف بھی شروع ہے ۔ کیا آپ امسال کشمیر چلیں گے ؟ ممکن ہے کہ میں بھی آپ کا ساتھ دوں ۔ کشمیر کی سیر کا آپ کی معیت میں لطف ہے ۔ غنی کشمیری کی روح خوش ہوگی کہ گرامی جالندھری اس کے مزار پر آئے ہیں ۔

آج کل فاطمہ زہراؓ کا مضمون زیرِ نظر ہے ۔ جھوٹے صوفیاء پر بھی چند اشعار ملاحظہ ہوں ۔ مقصود ان اشعار کا یہ ہے کہ ان

لوگوں نے عرس کو حج تصوّر کر لیا ہے اور اس طرح حرمین کے حقوق کو تلف کر کے چھوٹی چھوٹی جماعتیں حلقۂ اسلام کے اندر بنا لی ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جمعیتِ حقۂ اسلامیہ اصلی صورت میں قائم نہیں رہی۔

۲۰۶

۳۰ جون ۱۹۱۷ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال، صفحات ۵۶ - ۵۷

فارسی مثنوی یا قصیدہ خوب لکھا گیا ہے۔ میں نے اسے شروع سے آخر تک پڑھا۔ کسی کسی جگہ ترمیم کی جرأت کی ہے۔ طوالت کے خیال سے وجوہِ ترمیم نہیں لکھے۔ سرکار پر خود بخود روشن ہو جائیں گے۔ چند اشعار کے گرد لکیر کھینچ دی ہے۔ ان کی اشاعت میرے خیال میں مناسب نہیں۔ کچھ اس وجہ سے کہ:

"بر دار تواں گفت و بر منبر نہ تواں گفت"

اور کچھ اس وجہ سے کہ آپ کی شانِ صداقت اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ آپ اپنی صفائی کے لیے گواہ پیش کریں۔

۲۰۷

یکم جولائی ۱۹۱۷ء ـــــ مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال، صفحات ۱۲۳ - ۱۲۶

میرے مکان میں آسمان نظر نہیں آتا تو کیا مضائقہ ہے۔ آسمانوں کا بنانے والا تو اس مکان سے نظر آ جاتا ہے۔ لاہور میں آخر ایسے

مکان بھی ہیں جہاں سے آسمان دکھائی دیتا ہے ۔ آپ تشریف لائیں ، ایسا انتظام ہو جائے گا ۔

مثنوی کا دوسرا حصہ قریب الاختتام ہے مگر اب تیسرا حصہ ذہن میں آ رہا ہے ۔ اس حصے کا مضمون ہوگا ''حیاتِ مستقبلہٗ اسلامیہ'' یعنی قرآن شریف سے مسلمانوں کی آیندہ تاریخ پر کیا روشنی پڑتی ہے ۔

۲۰۸

۳ جولائی ۱۹۱۷ء —— مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۲۷

اس فکر میں ہوں کہ حضرت سیّدہ (فاطمہ زہراؓ) کے متعلق ایک ایسا شعر لکھا جائے جو معانی کے اعتبار سے ایک سو اشعار کے برابر ہو ۔ آج صبح آنکھ کھلتے ہی وہ شعر ذہن میں آیا ۔ ابھی اسے خراد کی ضرورت ہے ۔ عرض کرتا ہوں :

گریۂ شب ہائے آں بالا نشیں
ہم چو شبنم ریخت بر عرشِ بریں

۲۰۹

۶ جولائی ۱۹۱۷ء —— مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۲۸ - ۱۲۹

فاطمہ زہراؓ کے متعلق جو شعر میں نے لکھا تھا ، اس کو اس

طرح عرض کیا ہے :

اشکِ او بر چید جبریل از زمیں
ہم چو شبنم ریخت بر عرشِ بریں

'بالا نشیں' کا لفظ کھٹکتا تھا اور اس کے علاوہ بہت کم لوگ اس کو سمجھ سکتے ہیں -

اگر لاہور کا قصد حقیقت میں ہے تو آ چکیے - یہاں سے جالندھر چلیں گے - وہاں آپ کو لنگڑا بھی مل جائے گا اور کالنگڑا بھی -

۲۱۰

۱۰ جولائی ۱۹۱۷ء ـــــ مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۲۹ - ۱۳۰

حیدری صاحب کا ایک خط آیا ہے ، جس کے مضمون کے متعلق آپ سے مشورہ ضروری ہے ، لہٰذا مہربانی کر کے جلد تشریف لائیے - بعدِ مشورہ حیدری صاحب کو جواب بھی لکھنا ہے -

۲۱۱

۱۳ جولائی ۱۹۱۷ء ـــــ شیخ فرید احمد ، امروہہ

انوارِ اقبال ، ص ۲۲۵

افسوس کہ مجموعہ ابھی تک تیار نہیں ہوا -

۲۱۲

۱۶ جولائی ۱۹۱۷ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، ص ۵۷

حیدری صاحب قبلہ نے پھر حیدر آباد آنے کی دعوت دی ہے۔ میرا دل بھی چند روز کی آوارگی چاہتا ہے ۔ اس واسطے میں نے ان کی دعوت قبول کر لی ہے ۔ انشاء اللہ اگست یا ستمبر میں حاضر ہوں گا ۔ کیا سرکار بھی ان مہینوں میں حیدر آباد میں قیام فرما ہوں گے ؟ ایسا نہ ہو کہ اقبال آستانۂ شاد پر حاضر ہو اور یہ کہتا ہوا واپس آئے :

چہ قدر طپیدہ باشد چو ترا نہ دیدہ باشد !

۲۱۳

۱۶ جولائی ۱۹۱۷ء ـــ مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۳۰ - ۱۳۱

شاید مجھے اگست ہی میں حیدر آباد جانا پڑ جائے ، اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ آپ دو چار روز کے لیے لاہور آ جائیں ۔ زبانی باتیں آپ سے ہو جائیں گی ۔

حضرتِ فاطمہ رض کے متعلق جو اشعار میں نے لکھے تھے ، ان کے بعد کے اشعار میں حضرت حسن رض و حسین رض دونوں کا ذکر کر دیا ہے۔ مضمون یہ ہے کہ ''ایسے بیٹوں سے ، جن کے یہ اوصاف ہیں ، ماں کی تربیت کا اندازہ کرنا چاہیے تاکہ معلوم ہو کہ ماں کے آغوش میں کیا تاثیر تھی ، جس میں ایسے بچوں کی پرورش ہوئی ۔''

۲۱۴

۱۹ جولائی ۱۹۱۷ء —— مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۳۱ - ۱۳۲

علی بخش عید سے ایک دو روز بعد آئے گا - اس کے ہمراہ تشریف لائیے - مطلوبہ چیزیں بھی اسی کے ہم دست ارسال کی جائیں گی - میں علی بخش کو آج ہی بھیج دیتا مگر عید کے روز اس کی یہاں پر ضرورت ہے -

۲۱۵

۲۷ جولائی ۱۹۱۷ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۵۹ - ۶۰

انشاء اللہ اگست کے مہینے میں حاضر ہوں گا - حیدری صاحب کا جواب آنے پر کوئی تاریخ مقرر کروں گا - حیدری صاحب نے جس امر کے لیے مجھے دعوت دی ہے ، اس کے متعلق بھی سرکار سے وہیں مشورہ ہو گا - مجھے یقین ہے کہ سرکار اپنی جبلّی فراست و سیاست سے بہت حد تک معلوم کر گئے ہوں گے کہ کیا امر ہے —— بارش نہیں ہوئی ، لاہور آتش کدۂ آذر بن رہا ہے - عید کارڈ کا شکریہ ! میں روزے رکھتا ہوں مگر عید کے احساسِ مسرت سے محروم !

۲۱۶

۷ اگست ۱۹۱۷ء ـــــ مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۳۲ - ۱۳۴

حیدری صاحب اگست کے دوسرے اور تیسرے ہفتے کے لیے مدراس جانے والے ہیں - میں ستمبر کی یکم کو یہاں سے انشاء اللہ روانہ ہوں گا -

کل مولانا جامی کا ایک نہایت مزیدار مطلع نظر پڑا - یعنی :

آں کہ از حلقۂ زر گوش گران است او را
چہ غم از نالۂ خونیں جگران است او را

بہت فکر کی کہ ایسا مطلع نکل سکے مگر کامیابی نہ ہوئی - البتہ دو فرد لکھے گئے ، انھیں ملاحظہ فرمائیے :

باز گوید صنم ار تابِ مقالش بخشند
گلہائے کہ زہند و پسران است او را
یا رب از غارت گل بر دل نرگس چہ گذشت
دست بے طاقت و چشمِ نگران است او را

۲۱۷

۱۴ اگست ۱۹۱۷ء ـــــ مولانا غلام قادر گرامی

شاد اقبال ، صفحات ۶۱ - ۶۲

حیدری صاحب نے مجھے قانون کی پروفیسری پیش کی ہے اور یہ پوچھا ہے کہ اگر پرائیویٹ پریکٹس کی بھی ساتھ اجازت ہو تو کیا تنخواہ لو گے - مجھے یہ معلوم نہیں کہ میر مجلسی عدالت عالیہ

کی خالی ہے ۔ نہ اس کے متعلق آنھوں نے اپنے خط میں کوئی اشارہ کیا ہے ، لیکن اگر ایسا ہو جائے تو میں اسے قانون کی پروفیسری اور پرائیویٹ پریکٹس پر ترجیح دوں گا ۔

۲۱۸

۱۸ اگست ۱۹۱۷ء ـــــ شیخ غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۳۳

آپ نے ہوشیار پور میں یہ خبر مشہور کی ہے کہ اقبال حیدرآباد میں ملازم ہو گیا ہے ۔ یہ خبر بالکل غلط ہے ۔ مہربانی کر کے ایسی غلط و بے سروپا بات کی تشہیر نہ کیجیے ۔ اس کی تشہیر سے نہ مجھے کوئی فائدہ ہے ، نہ حیدرآباد کو ۔

۲۱۹

۲۲ اگست ۱۹۱۷ء ـــــ مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۳۴ - ۱۳۵

آپ کا دل غیور ضرور ہے مگر غیوری ایسی چیز ہے کہ عدمِ ایفائے وعدہ کے لیے بھی ایسی ہو سکتی ہے جیسی کہ ایفائے وعدہ کے لیے ۔ خوب ! میرے حیدرآباد جانے سے دو روز پہلے آنے کا قصد ہے ، لیکن میں تو اپنے دل میں امید پیدا نہیں کرتا ۔ میں یہاں سے ۳۰ اگست کی رات کو جاؤں گا ۔

مسلمانوں کا کعبہ کے طواف سے متحد ہونا اور اس مرکزِ توحید کا قوم کے قلوب کی کیفیات کو ایک کر دینا ایک مشکل مضمون

ہے - اس کو اس شعر میں ادا کیا ہے :

ملّتِ بیضا ز طوفش ہم نفس
ہم چو صبح آفتاب اندر قفس

طوافِ کعبہ کا نظارہ اور مسلمانوں کا اس کا محافظ ہونا بھی اس میں مخفی ہے - لفظ 'بیضا' ملاحظہ طلب ہے -

۲۲۰

۳ ستمبر ۱۹۱۷ء —— مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۳۶ - ۱۳۷

تقریظ کے اشعار آپ نے خوب لکھے ، مگر یہ اشعار تو پہلے حصے کی تقریظ کے لیے زیادہ موزوں ہیں - دوسرے حصے میں ، جو اب شائع ہو گا ، حیاتِ ملّی یعنی اجتماعی زندگی کے اصول پر بحث ہے اور خالص اسلامی نقطۂ خیال سے - میرا مقصد کچھ شاعری نہیں بلکہ ہندوستان کے مسلمانوں میں وہ احساسِ ملیّہ پیدا ہو جو قرونِ اولٰی کے مسلمانوں کا خاصہ تھا - کیا عجب کہ نبی کریم ﷺ کو میری یہ کوشش پسند آ جائے اور ان کا استحسان میرے لیے ذریعۂ نجات ہو جائے -

۲۲۱

۷ ستمبر ۱۹۱۷ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۶۳ - ۶۴

۳۰ اگست کی شام کو یہاں سے روانۂ حیدرآباد ہونے والا تھا کہ ۲۹ کی شام کو بخار نے آ دبایا اور اس کے ایک دو روز بعد پیچش کا

اضافہ ہوا ۔ ہفتہ بھر سخت تکلیف کا سامنا رہا ۔ آج خدا کے فضل سے اس قابل ہوں کہ سرکار اور حیدری صاحب کی خدمت میں عریضہ لکھ سکوں ۔ جو مشورہ سرکار نے بکمال عنایت دیا تھا اسی کے مطابق میرے عریضے کا مضمون ہے ۔ اگر اللہ کو منظور ہوا اور معاملہ طے ہوگیا تو اقبال ہوگا اور آستانۂ شاد ۔

۲۲۲

۲ اکتوبر ۱۹۱۷ء ـــــ پروفیسر محمد الیاس برنی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۳۱۰

(برنی صاحب نظموں کا انتخاب چھاپ رہے تھے اور اقبال کی نظمیں اس میں شامل کرنا چاہتے تھے ۔ اقبال نے اجازت دینے کے ساتھ ہی لکھا) اگر آپ میری نظموں کے متعلق مجھ سے مشورہ کریں تو شاید بہتر ہوگا ۔ یہ معلوم ہو جائے کہ آپ کے خیال میں کون سی نظمیں اس مجموعے میں آنی چاہئیں ، تو رائے دے سکوں ۔

۲۲۳

۶ اکتوبر ۱۹۱۷ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، ص ۶۵

حیدرآباد کے سفر کے لیے تیار تھا مگر علالت کی وجہ سے رک گیا ۔ حیدری صاحب کا تار پھر آیا تھا اور میں اکتوبر کی گیارہ کو یہاں سے چلنے کا قصد کر چکا تھا مگر ایک مقدمے کی وجہ سے پھر رکنا پڑا ۔ اس کے علاوہ حیدری صاحب کا خط بھی آیا کہ نومبر کے

مہینے میں آؤ تو بہتر ہے - غرض کہ اقبال کی عید ابھی نہیں آئی ، کیونکہ یہ تو اس روز آئے گی جب آستانۂ شاد پر اس کا گزر ہوگا -

۲۲۴

۶ اکتوبر ۱۹۱۷ء —— مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۳۸

میں حیدرآباد جانے کو تھا مگر بخار کی وجہ سے رک گیا - کل ان (حیدری صاحب) کا خط آیا کہ ممکن ہو سکے تو نومبر میں آؤ - نومبر میں مجھے فرصت نہیں ، اس واسطے اب بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ وہاں جا سکوں - میرے والدِ مکرّم آپ سے ملنے کے مشتاق ہیں - وہ یہاں ۹ اکتوبر کو آئیں گے اور کچھ روز قیام کریں گے - اگر آپ ان سے ملنے کے لیے دو چار یوم کے لیے آ جائیں تو بہت اچھا ہو -

۲۲۵

۷ اکتوبر ۱۹۱۷ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۶۵ - ۶۷

گرما کی تعطیلوں میں حیدرآباد کا سفر آسان تھا اور اب یہ سفر قریباً دو ہزار کے نقصان کے مترادف ہے - اگر حیدری صاحب کے خطوط سے کوئی امیدِ خاص میرے دل میں پیدا ہوتی تو میں اس نقصان کا متحمل ہو جاتا لیکن حیدری صاحب کے خطوط کسی قسم کی امید پیدا نہیں کرتے ، بلکہ محض تفنّنِ طبع کے لیے حیدرآباد

کی دعوت دیتے ہیں ۔ اس قدر نقصان برداشت کرنا میرے امکان سے باہر ہے ۔

۲۲۶

۱۱ اکتوبر ۱۹۱۷ء ـــــ مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۳۹

رواج ہر ضلع بلکہ ہر گاؤں کا مختلف ہوتا ہے ۔ اگر کسی خاص مقام کا رواج معلوم کرنا ہو تو وہاں کے واجب العرض وغیرہ کو دیکھنا چاہیے ۔ البتہ بعض بعض جگہوں اور قبائل کے رواج کے متعلق چیف کورٹ (بعد میں ہائی کورٹ) نے فیصلہ جات کر دیے ہیں ۔ پنجاب کے عام رواج پر ریٹگن کی کتاب مستند ہے ۔

۲۲۷

۱۳ اکتوبر ۱۹۱۷ء ـــــ مولانا غلام قادر گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۴۰

آپ نے جو گولیاں مجھ کو دی تھیں ، ان کے استعمال کا طریقہ کیا ہے ؟ اور پرہیز وغیرہ کسی چیز سے ہو تو اس سے آگاہ کیجیے ۔ محرّم میں ضرور تشریف لائیے ۔

۲۲۸

ـ اکتوبر ۱۹۱۷ء ـــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۴۰ - ۱۴۱

میں نے ایک خط لالہ شو چرن داس صاحب کے نام اور ایک خط پنڈت کیول کرشن بیرسٹر ایٹ لاء (جالندھر) کے نام لکھا ہے - امید کہ وہ آپ کی مدد کریں گے - جو واقعات آپ نے لکھے ہیں ، ان سے تو مقدمہ آپ کے حق میں ہونا چاہیے -

۲۲۹

۴ نومبر ۱۹۱۷ء ـــ خان محمد نیاز الدین خان

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۰

گرامی صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ محرم میں تشریف لائیں گے مگر الکوفی لایوفی - اب معلوم نہیں کہاں تشریف رکھتے ہیں ؟ (مثنوی کا) دوسرا حصہ انشاء اللہ اس سال سے پہلے ختم ہو جائے گا - صرف چند اشعار کی کسر باقی ہے - دوسرے حصے کے مضامین سے پہلے حصے پر کافی روشنی پڑے گی اور بہت سی تشریحات ، جو پہلے حصے کے اشعار کی کی جا رہی ہیں ، خود بخود غلط ہو جائیں گی - گرامی صاحب تو امام غائب ہوگئے - معلوم نہیں اس غیبتِ صغریٰ کا زمانہ کب ختم ہوگا -

۲۳۰

۱۳ نومبر ۱۹۱۷ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۷۷

تصوّف کا وجود اسلام کی سرزمین میں ایک اجنبی پودا ہے ، جس نے عجمیوں کی دماغی آب و ہوا میں پرورش پائی ہے ۔ غلو فی الزھد اور مسئلہ وجود مسلمانوں میں زیادہ تر بدھ (سمنبت) مذہب کے اثرات کا نتیجہ ہیں ۔

۲۳۱

۲۳ نومبر ۱۹۱۷ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، ص ۶۹

حاملِ رقعہ مولوی سیّد ابراہیم ہیں ۔ یہ حیدر آباد جاتے ہیں ۔ آدمی ہوشیار اور قابل ہیں ۔ فارسی کی لیاقت عمدہ ہے اور انگریزی بی ۔ اے تک پڑھی ہے ۔ حیدر آباد میں ان کے ایک بھائی ہیں ۔ ان سے ملنے کے لیے دکن کا سفر کرتے ہیں ۔ آپ کے آستانے پر حاضر ہونے کا شرف حاصل کرنا ان کی ایک آرزو ہے ۔

۲۳۲

۲۷ نومبر ۱۹۱۷ء —— خان محمد نیاز الدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۱

مثنوی ختم ہوگئی ۔ اسے نقل کر رہا ہوں ۔ چند روز کے بعد

پریس میں دے دی جائے گی - مولوی گرامی نے مجھ سے کہا تھا کہ ان کی تقریظ کے بغیر مثنوی شائع نہ ہو - ان کی خدمت میں عرض کریں کہ وہ تقریظ کے اشعار ارسال فرمائیں - پندرہ روز کے اندر اندر تقریظ مل جانی چاہیے -

۲۳۳

۱۲ دسمبر ۱۹۱۷ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۴۱ - ۱۴۲

جو واقعاتِ مقدمہ آپ نے تحریر کیے ہیں ، ان سے یقینی اُمید ہے کہ مقدمہ آپ کے حق میں ہوگا - آپ پنڈت کیول کرشن سے ضرور ملیں - وہ میرے دوست بھی ہیں اور شاگرد بھی اور شعر کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں اور نہایت محبت کرنے والا دل اس پر مستزاد - وہ ضرور آپ کے معاون ہوں گے -

ترک گرامی (اقبال بیگم زوجۂ گرامی) کے اشعار نہایت عمدہ ہیں - زبان خوب ، بندش چست اور مضامین نفیس - اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے -

۲۳۴

— دسمبر ۱۹۱۷ء —— سجاد مرزا

انوارِ اقبال ، ص ۱۴

جہاں تک میں اندازہ کر سکا ہوں ، آپ کا قاعدہ (جو حیدرآباد کے مدرسۂ تعلیم المعلمین کے رسالۂ "العلم" کی جانب سے دسمبر

۱۹۱۷ء میں شائع ہوا ہے) صحیح اصولوں پر مبنی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کا مجوزہ طریق بچوں کے لیے مفید ثابت ہوگا۔ میں بھی انشاء اللہ اپنے بچے پر اس کا تجربہ کروں گا۔

۲۳۵

۱۹ دسمبر ۱۹۱۷ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال، ص ۶۹

بہت روز سے سرکار کی خبرِ خیریت معلوم نہیں ہوئی۔ مولوی ظفر علی خاں کے اخبار میں ایک غزل لاجواب نظر سے گزری۔ اسی کو نصف ملاقات تصور کیا گیا۔

۲۳۶

۲۷ دسمبر ۱۹۱۷ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال، صفحات ۱۴۲ - ۱۴۳

کل خان نیازالدین خاں صاحب کا خط آیا تھا۔ جالندھر بلاتے ہیں۔ میں ضرور حاضر ہوتا مگر چونکہ والدِ مکرّم پرسوں تشریف لائے ہیں اس واسطے معذور ہوں۔ خان صاحب بڑی خوبی کے آدمی ہیں اور مجھے ان سے انس ہے مگر افسوس کہ جالندھر لاہور سے دور ہے ورنہ ان سے ہر روز ملاقات ہوتی۔

آپ کے فارسی اشعار نہایت مزے کے ہیں:

(ستم ظریفیِ آں چشمِ فتنہ مست مپرس)
کہ با شکستہ دلاں ذوقِ امتحاں بخشد

سبحان اللہ ! کیا خوب مصرع ہے ۔ گرامی عمر میں بڑھتا ہے مگر اس کا دل جوان رہتا ہے ۔

۲۳۷

۲۷ دسمبر ۱۹۱۷ء ـــــ خان محمد نیاز الدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۱

دل کو آپ سے انس ہے مگر جالندھر لاہور سے دور ہے ۔ تاہم تعطیلوں کی وجہ سے ضرور حاضر ہوتا مگر دقّت یہ آ پڑی کہ میرے والدِ مکرم پرسوں لاہور تشریف لائے ہیں ۔ گنے کی کھیر سے یارانِ ہمدم کی صحبت شیریں تر ہے اور اس میں صرف اس قدر نقص ہے کہ ہر وقت میسر نہیں آتی ۔ مثنوی کل سنسر کے محکمے سے واپس آ گئی ہے ۔ انشاء اللہ آج کاتب کے حوالے کی جائے گی ۔

۲۳۸

۱۱ جنوری ۱۹۱۸ء ـــــ خواجہ حسن نظامی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۸۴ - ۱۸۶

مجھے یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ میر نیرنگ صاحب نے آپ کو ''بدگمانی کے گناہ'' سے بچا لیا ۔ آپ کو میری نسبت بدگمانی کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی ، اور اگر کسی وجہ سے بدگمانی ہو بھی گئی تھی تو آپ مجھ سے براہِ راست دریافت کر سکتے تھے ۔ لوگ تو اس قسم کی باتیں اڑایا ہی کرتے ہیں ۔ دو چار روز کا ذکر ہے کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ خواجہ حسن نظامی نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ اقبال نے اپنی ٹوپی ہمارے قدموں پر رکھ کر

ہم سے معافی مانگی ہے - میں نے انھیں یہ جواب دیا کہ جن لوگوں کے عقائد و عمل کا مأخذ کتاب و سنّت ہے ، اقبال ان کے قدموں پر ٹوپی کیا ، سر رکھنے کو تیار ہے اور ان کی صحبت کے ایک لحظے کو دنیا کی تمام عزت و آبرو پر ترجیح دیتا ہے - لیکن جو بات خواجہ حسن نظامی کی طرف منسوب کرتے ہو تو اس کے لغو ہونے میں کوئی شبہ نہیں -

۲۳۹

۱۲ جنوری ۱۹۱۸ء (انگریزی) ـــــ پروفیسر محمد اکبر منیر

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۱۵۴ - ۱۵۵

(یہ خط اس وقت لکھا گیا جب مکتوب الیہ اسلامیہ کالج لاہور میں بی - اے کے متعلم تھے) آپ کی نظم میں نے نہایت دلچسپی سے پڑھی - اس سے مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر آپ نے مشق جاری رکھی اور غور و فکر کی عادت ڈالی تو ایک روز آپ کو اس میدان میں بڑی کامیابی ہوگی - شعر کا منبع و مأخذ شاعر کا دماغ نہیں ، اس کی روح ہے ، اگرچہ تخیّل کی بے پایاں وسعتوں سے شاعر کو محفوظ رکھنے کے لیے دماغ کی اشد ضرورت ہوتی ہے -

۲۴۰

۱۵ جنوری ۱۹۱۸ء ـــــ مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی

انوارِ اقبال ، ص ۳۱۵

یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ کا قیام لاہور میں مستقل

طور پر ہوگا ۔ کبھی کبھی ضرور تشریف لایا کیجیے ۔ محبت و اُلفت ، رسل و رسائل کی محتاج نہیں بلکہ زیارتِ ظاہری سے بھی آزاد ہے ۔ اس کے لیے نگاہوں کا ایک نقطے پر جمے رہنا کافی ہے ۔

۲۴۱

۲۰ جنوری ۱۹۱۸ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

انوارِ اقبال ، صفحات ۷۶ - ۷۸

یہ معلوم کر کے تعجب ہوا کہ مولوی ظفر علی خاں صاحب نے آپ کے کلام میں بے جا تصرّف کیا ہے ۔ تصوّف پر جو مضامین انھوں نے لکھے یا لکھ رہے ہیں ، ان سے میرا کوئی تعلق نہیں ۔ مَیں نے دو سال کا عرصہ ہوا تصوّف کے بعض مسائل سے کسی قدر اختلاف کیا تھا مگر افسوس کہ بعض ناواقف لوگوں نے میرے مضامین کو تصوّف کی دشمنی پر محمول کیا ۔

حیدری صاحب تو اقبال کو بلاتے بلاتے رہ گئے ۔ یونی ورسٹی کے کاغذات ان کی طرف سے کبھی کبھی آ جاتے ہیں کہ یہیں سے مشورہ لکھوں ۔ ادھر مولوی عبدالحق صاحب اصطلاحاتِ علمیہ کی ایک طویل فہرست ارسال کرتے ہیں کہ ان کے تراجمِ اُردو پر تنقید کرو ۔ گویا ان بزرگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اقبال کو کوئی اَور کام نہیں ۔

۲۴۲

— ۱۹۱۸ء —— میر ولی اللہ ایبٹ آبادی

انوارِ اقبال ، ص ۳۱۴

آپ کا کام (لسان الغیب یعنی آردو شرحِ دیوانِ حافظ) ایک ادبی حیثیت رکھتا ہے ۔ علاوہ اس کے جو ویو خواجہ حافظ کے کلام کا صوفیہ اور ان کے اثر سے جمہور مسلمین نے لیا ہے وہ ایک ایسا ویو ہے جس کے حق میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے ۔ پھر یہ کہنے میں مجھے کیونکر تأمل ہو سکتا ہے کہ آپ نے لسان الغیب نہایت جانفشانی اور عرق ریزی سے لکھی ہے اور آپ کی تلاش ہر ادبیات سے دلچسپی رکھنے والے کے نزدیک قابلِ داد ہے ۔ آپ کا اسلوبِ بیان سلیس اور دلکش ہے ، اور بوجہ اُس عبور کے ، جو آپ کو فارسی اور عام لٹریچر پر حاصل ہے ، جو اشعار اور اساتذہ کے آپ نے جابجا درج کیے ہیں ان سے کتاب کی دلچسپی اور اُس کی ادبی قدر و قیمت بہت بڑھ گئی ہے ۔

۲۴۳

یکم فروری ۱۹۱۸ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۷۸ - ۸۰

پرسوں رات خواب میں دیکھا کہ سرکار کی طرف سے ایک والا نامہ ملا ہے جس کی ہیئت و صورت ایسی ہے جیسے کوئی شاہی خریطہ ہو ۔ شاد کی طرف سے اقبال کو شاہی خریطہ آئے ، یہ بات خالی از معنی نہیں ، انتظار شرط ہے ، اور اللہ کی رحمت ہمارے خیالوں

سے وسیع تر ہے ۔ حضور نظام علی گڑھ تشریف لے گئے تھے ۔ وہاں سے نواب اسحاق خاں صاحب سیکریٹری کالج کا تار مجھے بھی آیا تھا کہ حضور کے خیرمقدم میں چند اشعار آ کر پڑھو ۔ یہ ایک بہت بڑی عزت تھی مگر افسوس کہ علالت نے مجھے اس سے محروم رکھا ۔ انگلستان کے پروفیسر نکسن مجھ سے ''اسرارِ خودی'' کا انگریزی ترجمہ کرنے کی اجازت چاہتے ہیں ۔ اس مثنوی کا دوسرا حصہ ''رموزِ بے خودی'' زیرِ طبع ہے ۔ تیسرے حصے کا بھی آغاز ہوگیا ہے ۔ یہ ایک قسم کی نئی ''منطق الطیر'' ہوگی ۔

۲۴۴

۹ مارچ ۱۹۱۸ —— خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۲

مولوی گرامی صاحب کی بیوی کا خط دربارۂ گواہی مجھے آیا تھا ۔ وہ مجھ سے قبضۂ مکان کی شہادت دلوانا چاہتے ہیں مگر میری شہادت ان کے لیے کچھ مفید نہیں ہو سکتی ۔ میں نے ان کو مفصل لکھ دیا ہے ۔ چند روز میں ایم ۔ اے کا زبانی امتحان لینے کے لیے الٰہ آباد جانے والا ہوں اور یہ ممتحنی میں نے محض اس واسطے قبول کر لی ہے کہ مولانا اکبر کی زیارت کا بہانہ ہو جائے گا ۔

۲۴۵

۲۰ مارچ ۱۹۱۸ء —— خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۲

میں الٰہ آباد جانے والا تھا مگر مولانا اکبر کے خط سے معلوم ہوا کہ وہاں پلیگ زوروں پر ہے ۔ والدِ مکرم نے ، جو چند روز

ہوئے یہاں تھے ، یہ خط دیکھ کر مجھے الٰہ آباد جانے سے روک دیا۔ دہلی جانے کا قصد تھا مگر وہاں بھی نہ گیا۔

۲۴۶

۱۰ اپریل ۱۹۱۸ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۸۱ - ۸۲

آپ کی اور بچوں کی علالت کی خبر معلوم کر کے تردد ہوا۔ بمبئی میں قبل از وقت گرمی ہے تو پنجاب میں بعد از وقت سردی۔ اپریل کا پہلا ہفتہ گزر گیا۔ اس وقت تک کمروں میں لحاف لے کر سوتے ہیں۔ دو چار روز سے بارش بند ہو گئی ورنہ اس سے پیشتر تقریباً ہر روز ابر آتا اور برس جاتا تھا۔ بیماری کا بھی بعض مقامات میں زور ہے۔ مولوی ظفر علی خاں ، حیدرآباد طلب کر لیے گئے ہیں۔ نہایت قابل آدمی ہیں اور ان کا ذہن مثل برق کے تیز ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی علمی قابلیت سے ریاست کو بہت فائدہ ہو گا۔ دو تین روز میں مثنوی ''رموزِ بے خودی'' کا دوسرا حصہ خدمتِ عالی میں مرسل ہو گا۔

۲۴۷

۲۸ اپریل ۱۹۱۸ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۸۰

''رموزِ بے خودی'' میں نے ہی آپ کی خدمت میں بھجوائی تھی۔ ریویو کے لیے سراپا سپاس ہوں۔ آج مولانا ابوالکلام کا خط

آیا ہے ۔ آنھوں نے بھی میری اس ناچیز کوشش کو بہت پسند فرمایا ہے ۔ مولانا شبلی کے بعد آپ استاد الکل ہیں ۔ اقبال آپ کی تنقید سے مستفید ہوگا ۔ ''اسرارِ خودی'' کا دوسرا ایڈیشن تیار کر رہا ہوں ۔ رسالہ ''صوفی'' میں میں نے کوئی نظم شائع نہیں کی ۔ کوئی پرانی مطبوعہ نظم آنھوں نے شائع کر دی ہوگی ، ورنہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ میں ''صوفی'' کو ''معارف'' پر ترجیح دوں ۔ ''معارف'' ایک ایسا رسالہ ہے جس کے پڑھنے سے حرارتِ ایمانی میں ترقی ہوتی ہے ۔

۲۴۸

۱۰ مئی ۱۹۱۸ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۸۱

''رموز بے خودی'' کے تبصرے میں صحت الفاظ و محاورات کے متعلق جو کچھ آپ نے لکھا ہے ، ضرور صحیح ہوگا ۔ اگر آپ نے غلط الفاظ و محاورات نوٹ کر رکھے ہیں تو ان سے آگاہ کیجیے کہ دوسرے ایڈیشن میں ان کی اصلاح ہو جائے ۔

۲۴۹

۲۳ مئی ۱۹۱۸ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۸۲

چند اشعار ''معارف'' کے لیے ارسال ہیں ۔ ان میں سے جو پسند آئے اسے شائع کیجیے :

نہ سلیقہ مجھ میں کلیم[۴] کا ، نہ قرینہ تجھ میں خلیل[۴] کا
میں ہلاکِ جادوئے سامری ، تو قتیلِ شیوۂ آذری

۲۵۰

— ۱۹۱۸ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۴۳ - ۱۴۴

مثنوی کی داد کا شکر گزار ہوں ۔ اگر اقبال حکیم سنائی ہے تو گرامی کیا ہوگا ۔

تعجب ہے آپ نے میرے عذرات سے یہ سمجھا کہ میں حق گوئی سے پہلوتہی کرتا ہوں ۔ یہ بات صحیح نہیں ۔ حق امر کے اخفا کو میں گناہِ عظیم جانتا ہوں ۔ مقصود صرف یہ تھا کہ گواہی لاہور میں ہو جائے اور مجھے جالندھر جانا نہ پڑے ۔ گزشتہ چند ہفتوں سے میری طبیعت بوجہِ درد گردہ خراب تھی اور اب تک ہے اور سفر میں مجھ کو ہمیشہ تکلیف ہو جایا کرتی ہے ۔

۲۵۱

۸ جون ۱۹۱۸ء —— کپتن منظور حسین

انوارِ اقبال ، ص ۲۸۷

آپ کا خط مع نسخہ ''پیامِ غربت'' مل گیا ہے ۔ آپ کی نظمیں بہت اچھی ہیں ۔ سرِ عنوان شعر :

اَوروں کا ہے پیام اَور ، میرا پیام اَور ہے
غربت کے دردمند کا طرزِ کلام اَور ہے

جہاں تک مجھے یاد ہے ، میرا ہے ۔ دوسرے مصرعے میں ''غربت'' کی جگہ لفظ ''عشق'' ہے ۔ غربت سے بحر شعر کا درست نہیں رہتا ۔ دوسرے ایڈیشن میں تصحیح کر لیں ۔ میرا مقصود شاعری سے شاعری

نہیں بلکہ یہ کہ اَوروں کے دلوں میں بھی وہی خیالات موجزن ہو جائیں جو میرے دل میں ہیں اور بس -

۲۵۲

۱۰ جون ۱۹۱۸ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۴۴ - ۱۴۶

مقدمے کا راضی نامہ ہو گیا ، اس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی -
لاہور تشریف لانے کے متعلق جو کچھ ارشاد ہوا ، اس پر لاہور کی تمام آبادی میں کسی کو بھی اعتبار نہیں ، حتٰی کہ سادہ لوح بچے بھی اس پر اعتبار نہیں کر سکتے -
پنجاب یونیورسٹی میں اب فارسی کے ایم - اے کا امتحان بھی ہوا کرے گا - میں اسی کے لیے کورس تجویز کر رہا ہوں - میرا ارادہ ہے کہ اس امتحان میں ایک پرچہ ہندوستان کے فارسی شعرا کا ہو - اس ضمن میں آپ بھی آ جائیں گے -

۲۵۳

۱۱ جون ۱۹۱۸ء ـــــ لسان العصر اکبر الٰہ آبادی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۵۳ - ۵۷

میں نے خواجہ حافظؒ پر کہیں یہ الزام نہیں لگایا کہ ان کے دیوان سے میکشی بڑھ گئی ہے - میرا اعتراض حافظؒ پر بالکل اَور نوعیت کا ہے - "اسرارِ خودی" میں جو کچھ لکھا گیا ، وہ ایک لٹریری نصب العین کی تنقید تھی - مجھے آپ کے خطوط سے یہ معلوم

ہوا ہے کہ آپ نے مثنوی ''اسرارِ خودی'' کے صرف وہی اشعار دیکھے ہیں جو حافظؒ کے متعلق لکھے گئے تھے ۔ باقی اشعار پر نظر شاید نہیں فرمائی ۔ کاش آپ کو ان کے پڑھنے کی فرصت مل جاتی کہ آپ ایک مسلمان پر بدظنی کرنے سے محفوظ رہتے ۔

۲۵۴

۱۱ جون ۱۹۱۸ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۸۴ - ۸۵

کئی دن گزر گئے میں نے ایک عریضہ ارسالِ خدمت کیا تھا اور ساتھ ہی اس کے ایک نسخہ مثنوی ''رموزِ بےخودی'' کا بھی ڈاک میں ڈالا تھا ، مگر نہ خط کا جواب ملا نہ مثنوی کی رسید ۔ سرکار کی صاحب زادی کی علالت کی خبر سن کر متردد ہوا ہوں ۔ انشاء اللہ کل صبح کی نماز کے بعد دعا کروں گا ۔ کل رمضان کا چاند یہاں دکھائی دیا ۔ بندۂ روسیاہ کبھی کبھی تہجد کے لیے اٹھتا ہے اور بعض دفعہ تمام رات بیداری میں گزر جاتی ہے ۔ سو خدا کے فضل و کرم سے تہجد سے پہلے بھی اور بعد میں بھی دعا کروں گا ۔ اس وقت عبادتِ الٰہی میں بہت لذت حاصل ہوتی ہے ۔ کیا عجب کہ دعا قبول ہو جائے ۔

۲۵۵

ـ ۱۹۱۸ء ـــــ منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، صفحات ۶۷ - ۶۸

(فوق صاحب نے ایک دستی خط کے ذریعے اخبار ''سول اینڈ

ملٹری نیوز" کا ایک تراشا بھیجا تھا جس میں اقبال کی شاعری کے بارے میں ایک انگریزی مضمون درج تھا ۔ اقبال نے ایڈیٹر "سول اینڈ ملٹری نیوز" کا شکریہ ادا کرنے کے بعد لکھا کہ) "انشاء اللہ اس انگریزی مضمون کا ترجمہ شیخ عبدالقادر صاحب ایڈیٹر "مخزن" کریں گے ۔"

۲۵۶

۴ جولائی ۱۹۱۸ء (انگریزی) ـــ میاں محمد شاہنواز

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۳۱

(علامہ اقبال کا مندرجہ ذیل خط محض ایک شعر پر مشتمل ہے جو آنھوں نے جسٹس میاں شاہ دین ہمایوں کی وفات (۲ جولائی ۱۸ء) پر کہا) :

"یقیناً وہ اسے پسند کریں گے :

دوش بر خاکِ ہمایوں بلبلے نالید و گفت
اندریں ویرانہ ما ہم آشنائے داشتیم"

۲۵۷

۱۱ جولائی ۱۹۱۸ء ـــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، ص ۸۸

آج سیّد ناظر الحسن صاحب ایڈیٹر رسالہ "ذخیرہ" کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ کے صاحبزادۂ بلند اقبال کئی دن بخار میں مبتلا رہ کر انتقال کر گئے اور آپ کو داغِ مفارقت دے گئے ۔ انا للہ و انا

الیہ راجعون ۔ آپ کا دل بڑا زخم خوردہ ہے ۔ اللہ تعالٰی اپنا فضل و کرم کرے ۔ مگر شاد کو تسلیم کی تلقین کون کر سکتا ہے ۔ اقبال محض ایک دل رکھتا ہے جس کو آپ سے اخلاص ہے ۔ اسی دل کی ہمدردی پیش کرتا ہے اور آپ کے لیے دست بدعا ہے ۔

۲۵۸

۲۰ جولائی ۱۹۱۸ء ـــــ لسان العصر اکبر الٰہ آبادی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۵۸ - ۶۲

آپ مجھے تناقض کا ملزم گردانتے ہیں ، یہ دست نہیں ۔ بلکہ میری بدنصیبی ہے کہ آپ نے مثنوی ''اسرارِ خودی'' کو اب تک نہیں پڑھا ۔ میں اُس خودی کا حامی ہوں جو سچی بے خودی سے پیدا ہوتی ہے ۔ حقیقی اسلامی بے خودی میرے نزدیک اپنے ذاتی اور شخصی میلانات ، رجحانات و تخیّلات کو چھوڑ کر اللہ تعالٰی کے احکام کا پابند ہو جانا ہے ؛ اس طرح پر کہ اس پابندی کے نتائج سے انسان بالکل بے پروا ہو جائے اور محض رضا و تسلیم کو اپنا شعار بنائے ۔ یہی اسلامی تصوّف کے نزدیک فنا ہے ۔

۲۵۹

۲۵ جولائی ۱۹۱۸ء ـــــ لسان العصر اکبر الٰہ آبادی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۶۳ - ۶۶

گرمی کی یہاں بھی شدت ہے ۔ برسات اب کے خالی جاتی معلوم ہوتی ہے ۔ میرا قصد بھی فاتحہ جناب امیر میں شریک ہونے کا تھا

مگر افسوس ہے کہ میری بیوی کچھ عرصے سے بیمار ہے ۔ خواجہ حسن نظامی سے مجھے دلی محبت ہے جس پر اختلافِ خیال کوئی اثر نہیں کر سکتا ۔ کل شام ایک محفل میں آپ کے شعر :

''دل اُس کے ساتھ ہے کہ خدا جس کے ساتھ ہے''

پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی ۔

''بن خاکِ راہ ، ناچ لیا کر ہوا کے ساتھ''

پر آج گفتگو رہے گی ۔ یہ شعر بھی حقائق سے خالی نہیں ۔

۲۶۰

۲۶ جولائی ۱۹۱۸ء —— خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۳

میں چاہتا ہوں کہ کبوتر یہاں اکتوبر میں آئیں ۔ میں چند روز تک سیالکوٹ جانے والا ہوں ۔ ستمبر کے آخر میں شاید یہاں آنا ہوگا ۔ گرامی صاحب نے شاید ملک الموت کو کوئی رباعی کہہ کر ٹال دیا ہے ، اور کیا تعجب ہے کہ ہجو کہنے کی دھمکی دے دی ہو ۔

۲۶۱

سیالکوٹ ، ۱۳ اگست ۹۱۸ ؛ء —— لسان العصر اکبر الٰہ آبادی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۶۶ - ۶۸

آپ نے سچ فرمایا کہ ہزار کتب خانہ ایک طرف اور باپ کی نگاہِ شفقت ایک طرف ۔ اسی واسطے تو جب کبھی موقع ملتا ہے ان کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں ، اور پہاڑ پر جانے کی بجائے ان کی گرمیٔ صحبت سے مستفید ہوتا ہوں ۔

"تہذیبِ نسواں" یا صحیح معنوں میں تخریبِ نسواں نے اگر کچھ لکھا ہے تو اس کا علاج خاموشی ہے۔ کل شام سے طبیعت نہایت مشتعل ہے۔ "وکیل" اخبار لکھتا ہے کہ کسی انگریزی اخبار نے مدینۂ منورہ کی بہت توہین کی ہے۔

۲۶۲

۱۲ ستمبر ۱۹۱۸ء (فارسی) ـــــ مولوی عزیز الدین احمد عظامی

ماہنامہ فنون، اپریل، مئی ۱۹۷۳ء، ص ۱۹

میں نے جو کچھ عرض کیا تھا اس میں کسرِ نفسی نہ تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ دو فارسی مثنویوں کے سوا میں نے کچھ نہیں کہا۔ اس سے مقصود شاعری نہ تھی بلکہ بعض مسائل کی توضیح تھی جن کو ملّتِ اسلامیہ تک پہنچانا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں، ورنہ غزل اور قصیدے سے مجھے کوئی سروکار نہیں۔ میں اہلِ زبان کے محاورے سے بھی ناآشنا ہوں۔ اگر محاورہ سیکھنا چاہتے ہیں تو مولانا گرامی سے رجوع کریں۔ ان کے اشعار لطفِ محاورہ اور حلاوتِ بیان میں نظیری سے کم نہیں۔ باقی رہی مضمون آفرینی تو یہ خداداد چیز ہے، اکتسابی نہیں۔

۲۶۳

۱۴ ستمبر ۱۹۱۸ء ـــــ لسان العصر اکبر الٰہ آبادی

اقبال نامہ، جلد ۲، صفحات ۶۸ - ۷۰

میں ۹ ستمبر کو لاہور واپس آ گیا تھا مگر ترشی کے زیادہ

استعمال سے دانت میں سخت درد ہو گیا ، جس نے کئی روز بے قرار رکھا ۔ رسالہ ''ایسٹ اینڈ ویسٹ'' (انگریزی) کے اگست کے نمبر میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن (بجنوری) صاحب نے ایک ریویو دونوں مثنویوں پر نہایت قابلیت سے لکھا ہے ۔ آج ''زمانہ'' میں ایک ریویو نظر سے گزرا ۔ ''زمانہ'' کے اسی نمبر میں آپ کے اشعار بھی دیکھے ، جن کو کئی دفعہ پڑھا ہے اور ابھی کئی بار پڑھوں گا ۔ ایک نہایت مخلص نوجوان تاجرِ کتب مجھ سے کہتا ہے کہ ''شکوہ'' اور ''جوابِ شکوہ'' پھر شائع کرنا چاہتا ہوں مگر مولانا اکبر دیباچہ لکھیں ۔ کسی روز طبیعت شگفتہ ہو تو دس پندرہ سطریں اس کی خاطر لکھ ڈالیے ۔ کلکتہ کے فساد کے حالات اخبار میں پڑھے ۔ خدا مسلمانوں پر فضل کرے ۔

۳ اکتوبر ۱۹۱۸ء ـــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۸۵

قوافی کے متعلق آپ کا خیال بجا ہے ۔ اصولِ تشبیہ کے متعلق زبانی گفتگو ہو سکتی ہے ۔ بحر تلخ رو ، کلمہ بسکونِ لام ، باریک تر از جو (بمعنی کم در عرض و عمق) کوریٔ ذوق ، محفل از ساغر رنگیں کردن ، سرمۂ او دیدۂ مردم شکست ، سازِ برق آہنگ ، از گلِ غربت (بمعنی شر) ، نوا بالیدن ، صبح آفتاب اندر قفس وغیرہ کی مثالیں اساتذہ کے کلام میں موجود ہیں ۔

۲۶۵

۱۲ اکتوبر ۱۹۱۸ء —— خان محمد نیازالدین خان

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۳

میں ۳۰ ستمبر کو لاہور واپس آ گیا تھا اور اب کہیں جانے کا قصد نہیں ۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن بھوپالی (بجنوری) نے ایک مضمون مثنویوں پر انگریزی میں لکھا ہے جو رسالہ ''ایسٹ اینڈ ویسٹ'' میں شائع ہوا ہے ۔ کبوتروں کے لیے شکریہ قبول کیجیے ۔ بخار کا اب تک تو حملہ مجھ پر نہیں ہوا ۔ کونین کا استعمال میں نے کبھی نہیں کیا سوائے حالتِ بخار کے اور وہ بھی نہایت کراہت کے ساتھ ۔

۲۶۶

۱۲ اکتوبر ۱۹۱۸ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۴۷ - ۱۴۸

گرامی کو خاکِ پنجاب جذب کرے گی یا خاکِ دکن ؟ اس سوال کے جواب کے لیے حسب الحکم مراقبہ کیا ۔ جو انکشاف ہوا معروض ہے ۔

گرامی ''مسلم'' ہے اور ''مسلم'' تودۂ خاک نہیں کہ خاک اسے جذب کر سکے ۔ یہ ایک قوۃِ نورانیہ ہے کہ جامع ہے جواہرِ موسویت و ابراھیمیت کی ۔ آگ اسے چھو جائے تو برد و سلام بن جائے ۔ پانی اس کی ہیبت سے خشک ہو جائے ۔ آسمان و زمین میں یہ سما نہیں سکتی کہ یہ دونوں ہستیاں اس میں سمائی ہوئی ہیں ۔ پانی آگ کو جذب کر لیتا ہے ، عدم بود کو کہا جاتا ہے ، پستی بلندی میں سما جاتی

ہے مگر جو قوت جامعِ اضداد ہو اور محاسل تمام تناقضات کی ہو ، اسے کون جذب کرے ؟ مسلم کو موت نہیں چھو سکتی کہ اس کی قوتِ حیات ، موت کو اپنے اندر جذب کر کے حیات و ممات کا تناقض مٹا چکی ہے ۔

۲۶۷

۲۳ اکتوبر ۱۹۱۸ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۸۹

''سیر'' فارسی میں سیر کردن ، سیر زدن ، سیر داشتن بلکہ سیر دیدن کے معنوں میں بھی آتا ہے ۔ صائب اور کاشی کے اشعار سے مثالیں ۔

لفظ ''نعرہ'' حیوانات کی آواز کے لیے بھی آتا ہے ۔ دشت اور بیشہ مرادف بھی آتے ہیں ، اور دشت کے لیے ضروری نہیں کہ بالکل خشک ہو ۔

۲۶۸

۲۸ اکتوبر ۱۹۱۸ء —— لسان العصر اکبر الٰہ آبادی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۱۷ - ۲۷

لاہور میں وبائے انفلوئنزا کی بہت شدت ہے ، یہاں تک کہ گورکن میسّر نہیں آتے ۔ پنجاب میں اس وقت اس کا حملہ نہایت شدید ہے ۔ لاہور میں قریباً ڈھائی سو اموات روزانہ ہیں ۔ ''زمانہ'' میں ریویو دیکھا ، خیر اچھا تھا ، مگر آپ کی شاعری پر ریویو لکھنے کا

حق آج تک کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکا ۔ وقت کی مصلحت نہیں ورنہ آپ کے اشعار پر کچھ نہ کچھ ضرور لکھتا ۔

۲۶۹

۲۹ اکتوبر ۱۹۱۸ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۴

لاہور میں وبا (انفلوئنزا) کی شدت بہت ہے یہاں تک کہ گورکن بھی میسّر نہیں آتے ۔ اس بیماری کے جراثیم تمام دنیا کی فضا میں پائے جاتے ہیں ، اور غضب یہ ہے کہ اطبّاء اس کی تشخیص سے عاری ہیں ۔ دارچینی کا استعمال کہتے ہیں مفید ہے ۔ قہوہ دو چار دفعہ دن میں پینا چاہیے ۔ اللہ تعالٰی اپنی مخلوق پر رحم فرمائے ۔

۲۷۰

۳۰ اکتوبر ۱۹۱۸ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۹۱ - ۹۷

("رموزِ بے خودی" میں استعمال شدہ بعض محاوروں کی اساتذہ کے کلام سے) اسناد حسبِ وعدہ حاضر ہیں ۔ ان اسناد کو ملاحظہ فرمائیے اور بتائیے کہ کون سی صحیح اور کون سی غلط ہے ؟

۲۷۱

۴ نومبر ۱۹۱۸ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۵۱

لاہور میں اب بیماری کمی پر ہے ۔ اللہ تعالٰی جلد اس بلائے بے درماں کو دفع کرے اور اپنی عاجز مخلوق پر رحم فرمائے ۔ گرامی سال خوردہ ہے ، یعنی سالوں اور برسوں کو کھا جاتا ہے ، پھر بوڑھا کس طرح ہو سکتا ہے ۔ بوڑھا تو وہ ہے جس کو سال اور برس کھا جائیں ۔

۲۷۲

۱۲ نومبر ۱۹۱۸ء —— خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۴

کبوتروں کے دو جوڑے مل گئے ۔ انشاء اللہ ان کو حفاظت سے رکھا جائے گا ۔ اس عطیّے کے لیے آپ کا شکریہ ہے اور مزید شکریہ اُس وقت ادا کروں گا جب ان کے جوہر مجھ پر آشکار ہو جائیں گے ۔ لاہور میں اب بیماری کا زور نہیں رہا ۔

۲۷۳

۲۰ نومبر ۱۹۱۸ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۸۷

"خیمہ برزد از حقیقت در مجاز" میں خیمہ برزدن کے معنی قیام

کرنے کے ہیں ۔ سعدی کا شعر ہے :

صوفی از صومعہ گو خیمہ بزن در گلزار
وقت آں نیست کہ در خانہ نشینی بیکار

بصیریؒ کو چادر عطا ہونے کی روایت مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے شرحِ قصیدۂ بردہ میں لکھی ہے ۔

۲۷۴

۲۰ نومبر ۱۹۱۸ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۵۱ - ۱۵۲

سبحان اللہ ! کیسی دلآویز غزل ہے ۔ ایک ایک شعر پر دل تڑپتا ہے ۔ کس کس کی داد دوں ۔ اس زمانۂ انحطاط میں کسی مسلمان کا ایسا کلام ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ قوم میں زندگی کی قوتیں ابھی باقی ہیں ۔

حلیمہؓ کی روایت آپ نے خوب لکھی اور شعر نے تو مجھ پر ایسا اثر کیا کہ قریباً بےہوش ہو گیا ۔ کئی دن سے طبیعت پر قبض تھی ۔ اس شعر نے ایسی کشایش کی کہ دل کا بخار سیّال بن کر آنکھوں کی راہ سے نکل گیا ۔

چند اشعار ''دنیائے عمل'' پر لکھے تھے جو عرض کرتا ہوں :

ہست ایں مے کدہ و دعوتِ عام است ایں جا
قسمتِ بادہ بہ اندازۂ جام است ایں جا

(یہ پانچ اشعار ''پیامِ مشرق'' کے صفحات ۱۴۴ - ۱۴۵ پر ''جہانِ عمل'' کے زیرِ عنوان دیکھیے) ۔

۲۷۵

۲۸ نومبر ۱۹۱۸ء ـــ لسان العصر اکبر الٰہ آبادی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۷۳ - ۷۵

اسلامیہ کالج لاہور کے پروفیسرِ فلسفہ ڈاکٹر بیگ ، چیچک کی بیماری سے دفعۃً انتقال کر گئے اور انجمنِ حمایتِ اسلام لاہور کے اصرار پر دو ماہ کے لیے کالج کے ایم - اے کی جماعت مجھ کو لینی پڑی - لیکچر کیا ہیں ، انسان کی ذہنی مایوسیوں اور ناکامیوں کا افسانہ جسے عرفِ عام میں تاریخ فلسفہ کہتے ہیں - بہرحال ان لیکچروں کے بہانے سے ان لڑکوں کے کان میں کوئی نہ کوئی مذہبی نکتہ ڈالنے کا موقع مل جاتا ہے - آج فتح کی خوشی میں بہت بڑا جلسہ ہونے والا ہے - شاید شام کو میں بھی اس جلسے میں جاؤں -

۲۷۶

۲ دسمبر ۱۹۱۸ء ـــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۵۴ - ۱۵۵

غزل کیا ہے ، دفترِ معرفت ہے - ابھی اس کے دو شعر مولانا اکبر کو لکھے ہیں کہ تنہا خوری نہ ہو :

پنہانم و پیدایم ، کیفم بشراب اندر
پیدایم و پنہانم ، داغم بکباب اندر
رمزیست حکیمانہ ، می خوانم و می رقصم
خوابست بمرگ اندر ، مرگ است بخواب اندر

(دیوانِ گرامی ، ص ۶۶)

فلسفۂ حال کے بعض حقائق ان اشعار میں ایسی خوبی سے نظم ہوئے ہیں کہ اگر ان حقائق کو مغربی معلّم سنیں تو پھڑک جائیں ۔ یہ فغانِ فطرت ہے ، آدھر کسب و آورد ۔ اس جگرکاوی کا اندازہ عام لوگ نہیں لگا سکتے ۔ ان کے سامنے شعر بنا بنایا آتا ہے ۔ وہ اُس روحانی اور لطیف کرب سے آشنا نہیں ہو سکتے جس نے الفاظ کی ترتیب پیدا کی ۔ جہاں اچھا شعر دیکھو ، سمجھ لو کہ کوئی نہ کوئی مسیح مصلوب ہوا ہے ۔ اچھے خیال کا پیدا کرنا اَوروں کے لیے کفّارہ ہونا ہے ۔

۲۷۷

۲ دسمبر ۱۹۱۸ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۹۷

جو قوم ایک مشن لے کر پیدا ہوئی ہے اس کی روحانی تربیت کے لیے ابتلا کے سوا اَور کوئی ذریعہ نہیں ۔ ایک انگریز مصنف ، جسے ابتلا کے دور رس نتائج کا تجربہ ہو چکا تھا ، لکھتا ہے کہ ''دکھ دیوتاؤں کی ایک رحمتِ عظیم ہے تاکہ انسان زندگی کے ہر پہلو کا مشاہدہ کر سکے ۔''

۲۷۸

۸ دسمبر ۱۹۱۸ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۸۴

''رموزِ بے خودی'' کی لغزشوں سے آگاہ کرنے کا وعدہ پورا

کیجیے - روس کے مسلمانوں کے متعلق جو مضمون ''معارف'' میں شائع ہوا تھا ، اسے ایک علیحدہ رسالے کی صورت میں شائع کرنا چاہیے -

۲۷۹

۱۴ دسمبر ۱۹۱۸ء ـــــ مولوی نجم‌الغنی رامپوری

انوارِ اقبال ، صفحات ۲۸۴ - ۲۸۵

''اخبار الصنادید'' کی دو جلدوں کے لیے سراپا سپاس ہوں - میں نے پہلی جلد کو بالخصوص نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھا - قوم افغان کی اصلیت پر آپ نے خوب روشنی ڈالی ہے - کشامرہ غالباً اور افاغنہ یقیناً اسرائیلی الاصل ہیں - قاضی امیر احمد شاہ رضوانی ، جو خود بھی افغان ہیں ، ایک دفعہ مجھ سے فرماتے تھے کہ لفظ ''فُغ'' قدیم فارسی میں بمعنی ''بت'' آیا ہے اور ''افغان'' میں الف سالبہ ہے - چونکہ ایران میں بود و باش رکھنے کے وقت افغان بت پرست نہ تھے ، اس واسطے ایرانیوں نے انھیں افغان کے نام سے موسوم کیا ہے -

میرے خیال میں حال کی پشتو زبان میں بہت سے الفاظ عبرانی اصل کے موجود ہیں - اگر تحقیق کی جائے تو مجھے یقین ہے نہایت بارآور ہوگی - آپ کا طرزِ تحریر نہایت سادہ اور مؤثر ہے اور بہ حیثیت مجموعی آپ کی تصنیف تاریخ کا عمدہ نمونہ ہے -

۲۸۰

۱۶ دسمبر ۱۹۱۸ء —— منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، ص ۶۶

رسالہ ''نظام'' کا اجرا مبارک ہو - میرے خیال میں تو آپ ''طریقت'' ہی کو فروغ دیتے تو شاید حضورِ نظام تصوّف کی اشاعت کا صلہ عطا فرماتے -

۲۸۱

۲۸ دسمبر ۱۹۱۸ء —— منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، ص ۶۷

آپ کا خط مل گیا ہے جس میں ''اودھ پنچ'' کا ایک صفحہ ملفوف تھا - نظم زیرِ تنقید میری ابتدائی نظموں سے ہے - اس میں بہت سی خامیاں ہیں ، لیکن تعجب ہے کہ معترض نے ان میں سے ایک پر بھی اعتراض نہیں کیا اور جس قدر اعتراض ہیں ، غالباً کتابت کی غلطیوں پر ہیں -

۲۸۲

۲۳ مئی ۱۹۱۸ء —— سیّد محمد سبطین ایڈیٹر ''البرہان'' لاہور

ماہنامہ ''البرہان'' لاہور ، جلد ۹ ، نمبر ۶ ، ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ (۱۹۱۹ء)

کتاب ''الصراط السوی فی احوال المہدی'' کے لیے ، جس کی ایک کاپی آپ نے از راہِ عنایت مجھے عطا فرمائی ہے ، سراپا سپاس ہوں - اگرچہ مجھے آپ سے کئی باتوں میں اختلاف ہے ، تاہم یہ ظاہر

ہے کہ آپ نے اس کے لکھنے پر بہت دماغ سوزی کی ہے - آپ کی وسعتِ معلومات اور تدبّر و تفحص پر اس کا ہر باب شاہد ہے - مجھے یقین ہے کہ بہت لوگوں کے لیے اس کے مضامین مفید ثابت ہوں گے - دوسرے حصے کی دلچسپی کا دائرہ اس سے یقیناً وسیع تر ہوگا -

۲۸۳

۳ جنوری ۱۹۱۹ء (انگریزی) ـــــ سیّد شوکت حسین

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۳۲

اخبار (''اودھ پنچ'' لکھنؤ کا تراشا) بھیجنے کا شکریہ - چند روز پہلے میں اسے دیکھ چکا ہوں - میرے خیال میں یہ اس قابل نہیں کہ اس کا جواب دیا جائے - یہ نظم اب سے بیس برس پہلے لکھی گئی تھی - پھر بھی اس پر جو اعتراضات کیے گئے ہیں ان کی بنیاد طباعت کی غلطیاں ہیں - ناقد نظم کی اصل خامیاں تلاش کرنے میں ناکام رہا ہے - شاعری محض محاورات اور اظہارِ بیان کی صحت سے بڑھ کر کچھ اَور بھی ہے - میرے معیار تنقید نگاروں کے ادبی معیاروں سے مختلف ہیں - میرے نزدیک شاعری محض ایک ثانوی حیثیت رکھتی ہے - مجھے قطعاً یہ خواہش نہیں کہ دورِ حاضر کے شعرا میں میرا بھی شمار ہو -

۲۸۴

۶ جنوری ۱۹۱۹ء (انگریزی) ـــــ سیّد شوکت حسین

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۵۴ - ۲۵۵

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۳۴

مجھے خوشی ہے کہ آپ نے نظم کا ابتدائی (مطبوعہ) متن ڈھونڈ

نکالا ہے - میرے پاس اصل مسودے کی نقل بھی موجود نہیں - نظم میں متعدد خامیاں ہیں مگر مجھے ان پر توجہ دینے کی فرصت نہیں - کسی پرانی نظم کو نئے سانچے میں ڈھالنے کی نسبت نئی نظم کہہ لینا آسان ہے - نظم کی خامیاں نفسیاتی ہیں اور بعض مقامات پر ان کا تعلق اظہارِ بیان سے ہے - لکھنوی ناقدوں کو ابھی فنی تنقید کے اصول سیکھنے کی ضرورت ہے -

۲۸۵

۲۸ جنوری ۱۹۱۹ء ـــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۵

مارچ میں آپ لاہور تشریف لائیں تو مولوی گرامی صاحب کو بھی ہمراہ لائیں - کیا خوب ! آپ نے سنا کہ اقبال نے وکالت چھوڑ دی - شاید یہ بھی کسی نے کہا ہو کہ کسی جنگل میں کُٹیا بنا لی ہے اور ھا و ھُو کے نعرے بلند کر رہا ہے - کسی نے خوب گپ اُڑائی ہے - معلوم نہیں اس کا مقصد اس خرافات سے کیا تھا ؟

۲۸۶

۵ فروری ۱۹۱۹ء ـــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۵ - ۱۶

الحمد للہ کہ گرامی صاحب بستی میں تشریف لائے - کاش

میں بھی وہاں موجود ہوتا اور ان کے تازہ افکار سے بہرہ اندوز ہو کر لذتِ روحانی حاصل کرتا ۔ آخر فروری یا ابتدائے مارچ میں دہلی جانے کا قصد ہے ۔ لاہور سے دہلی جاتے ہوئے یا وہاں سے واپس آتے ہوئے انشاء اللہ جالندھر ٹھہروں گا اور آپ سے اور گرامی صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کروں گا ۔ یہ شعر ان کی خدمت میں پیش کیجیے کہ بہ نظرِ اصلاح ملاحظہ فرمائیں :

ضبط از دلِ من برد و فروریخت بجانم
آں نکتہ کہ با مومن و کافر نتواں گفت

۲۸۷

۷ فروری ۱۹۱۹ء ـــــ ڈاکٹر سیّد محمد حسین

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۳۷

دل میں درد ہو تو اس کے اظہار کا بہترین طریق شعر ہے ۔ بھائی کے فراق نے آخر آپ کو شاعر بنا دیا ۔ مگر جو اشعار آپ نے کہے ہیں وہ سنگِ مزار کے لیے موزوں نہیں ۔ میں قطعۂ تاریخ عرض کرتا ہوں ، اسے مزار پر کندہ کرائیے ۔ مادۂ تاریخ الہامی ہے :

قطعۂ تاریخ

سیّدِ والا نسب نادر حسین
در رہِ صدق و صفا جولاں گرے
چوں جدِ خود از جہاں مظلوم رفت
آں گروہِ صادقاں را سرورے

گفت هاتف مصرعِ سالِ رحیل
کُشت سیّد را یزیدِ کافرے

۱۳۳۷ھ

۲۸۸

۱۱ فروری ۱۹۱۹ء —— خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۶

آپ کے دوسرے مصرع میں ایک بہت بڑے شاعر سے توارد ہو گیا ۔ ان کا شعر ہے :

آں چیز کہ در سینہ نہاں است نہ وعظ است
بر دار تواں گفت و بہ منبر نتواں گفت

مگر مصرع ، جو قابل مصرع لگانے کے ہے ، یہ ہے :

"ایں سرِّ خلیل است بآزر نتواں گفت"

گرامی صاحب کی خدمت میں پیش کیجیے ۔

۲۸۹

۱۴ فروری ۱۹۱۹ء —— خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۶ - ۱۷

مولانا گرامی کے اشعار جواہر ریزے ہیں ۔ سبحان اللہ ! ان کی خدمت میں عرض کیجیے کہ برائے خدا غزل پوری کریں ۔ آپ کے اشعار سے مجھے تعجب ہوا ۔ معلوم نہ تھا کہ آپ چھپے رستم ہیں ۔ 'وافر' اور 'ظاہر' قوافی اس غزل میں درست نہیں ۔ کیا اچھا ہو مولانا

گرامی ہفتہ دو ہفتہ کے لیے لاہور آ جائیں اور یہاں سے اکھٹے دہلی چلیں ۔ کل حکیم اجمل خاں صاحب بھی آنے والے ہیں ۔

۲۹۰

۱۶ فروری ۱۹۱۹ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۵۵ - ۱۵۶

مصرع ''ایں سترِ خلیل است بآزر نتواں گفت'' حاضر ہے ۔ تصرّفِ بےجا کی کون سی بات ہے ، آپ کا مال ہے ۔ مگر آپ نے جو مصرعے لگائے ہیں ان سے قلب کو تسکین نہیں ہوئی ۔ قلب کچھ اَور مانگتا ہے اور معلوم نہیں کیا ؟ اقبال بھی غزل ضرور لکھے گا مگر گرامی کی لطافت اور حلاوت کہاں سے لائے گا ۔ عجیب و غریب مضامین خیال میں آ رہے ہیں مگر ان کی تکمیل کے لیے فرصت اور وقت کہاں سے آئے گا ۔ گزشتہ شب سے بارش ہو رہی ہے ۔ سردی پھر عود کر آئی ہے ۔

۲۹۱

۲۱ فروری ۱۹۱۹ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، ص ۹۴

تار مرسلۂ سرکارِ عالی آج صبح ملا ۔ سیتا رام صاحب سے میں پہلے آشنا نہ تھا ، نہ ان کا نام بحیثیت ایڈیٹر کے کبھی سنا تھا ۔ لالہ دینا ناتھ ایڈیٹر اخبار ''دیش'' کو بلوا کر بھی دریافت کیا ہے ۔ لالہ سیتا رام صاحب ایف ۔ اے تک تعلیم پائے ہوئے ہیں ۔ ''کھتری پتر کا''

نام سے ایک اخبار نکالنے کا قصد رکھتے تھے ۔ ابھی تک یہ اخبار نکلا نہیں ہے ۔ لالہ کاشی رام ایڈیٹر اخبار ''بلاٹن'' ان کے رشتہ دار ہیں اور ان کے ایک بھائی انت رام بیرسٹر ہیں ۔ باقی ان کے پرائیویٹ کیریکٹر و وسائل کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکا ۔ اگر مزید تحقیقات کی ضرورت ہو تو ارشاد فرمائیے ۔

۲۹۲

۲۵ فروری ۱۹۱۹ء —— منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، ص ۶۹

ایک کاپی اُس نظم کی مجھے بھی ارسال کیجیے جو میں نے آپ کو ''نظام'' میں شائع کرنے کے لیے بھیجی تھی ۔ اس کا مسودہ میرے پاس موجود نہیں ۔

(یہ نظم ''مکافاتِ عمل'' کے عنوان سے ''باقیاتِ اقبال'' میں دیکھی جا سکتی ہے) ۔

۲۹۳

۲۶ فروری ۱۹۱۹ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۹۵ - ۹۶

دل تو ملاقاتِ شاد کے لیے تڑپتا ہے مگر حالات پر نہ شاد کو قدرت ہے ، نہ اقبال کو ۔ امور کے فیصلے آسمان پر ہوتے ہیں ۔ زمین پر محض ان کا اشتہار دیا جاتا ہے ۔ دیکھیں اس امر کے فیصلے کا اشتہار کب ہوتا ہے ۔ ۲۸ فروری کو دہلی جانے کا قصد ہے ۔

وہاں سے ممکن ہوا تو سرکار خواجہ میں بھی حاضر ہوں گا ۔ خواجہ حسن نظامی رفیقِ راہ ہو گئے تو کیا عجب کہ :

دلِ بے تاب جا پہنچے دیارِ پیرِ سنجر میں
میسّر ہے جہاں درمانِ دردِ ناشکیبائی

امیر حبیب اللہ والیِ افغانستان کی خبرِ مرگ آپ نے سن لی ہوگی ۔ جلال آباد میں کسی نے انھیں قتل کر دیا ۔

۲۹۴

— فروری ، مارچ ۱۹۱۹ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۵۶ - ۱۵۷

میں ابھی تک علیل ہوں ۔ کسی قدر افاقہ ضرور ہے ۔ دو چار روز میں دہلی جانے کا قصد ہے کہ حکیم صاحب اور ڈاکٹر انصاری سے مشورہ کروں ۔ بھائی صاحب سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے ۔ والدِ مکرّم ابھی یہیں ہیں اور سلام کہتے ہیں ۔ علی بخش کے پھوڑے کا آپریشن کرا دیا تھا ۔ اب بالکل اچھا ہے ، گو کسی قدر کمزور ہے ۔

۲۹۵

۱۳ مارچ ۱۹۱۹ء —— خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۷

دہلی گیا تھا مگر جو دن جالندھر کے لیے رکھا تھا وہ وہیں دہلی نے لے لیا ۔ حکیم صاحب نے باصرار ٹھہرا لیا ۔ اس واسطے آپ کی خدمت میں نہ ٹھہر سکا کہ ۷ مارچ کو کچہری میں کام تھا ۔

گرامی کی صحبت نیاز کو نظامی بنا ڈالے گی - گرامی صاحب کی تپ کوئی نئی بات نہیں ، شاعروں کو قدرتی تپ ہوتی ہے -

۲۹۶

۱۶ مارچ ۱۹۱۹ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۵۷ - ۱۵۸

کیا خوب ! گرامی تو اقبال کو پورا سال ٹالتا رہے اور اقبال ایک ہی خط سے آ جائے - یہ کیونکر ممکن ہے ؟ اصل بات یہ ہے کہ شاعر جس قدر بلند نظر ہوگا ، اُسی قدر سادہ دل بھی ہوگا -

دہلی میں نواب صاحب لوہارو سے ملاقات ہوئی تھی - وہ آپ کے بڑے مداح ہیں - مجھ سے بھی شعر کی فرمائش کرتے تھے - میں نے عرض کیا کہ آپ کے سامنے شعر پڑھنا سوے ادب ہے - بہرحال کچھ نہ کچھ اشعار اُنھیں سنانے پڑے - تعجب ہے کہ لوگ مجھے شاعر سمجھ کر مجھ سے شعر کی فرمائش کرتے ہیں حالانکہ مجھے شاعری سے کچھ سروکار نہیں -

۲۹۷

۲۱ مارچ ۱۹۱۹ء —— خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۷ - ۱۸

دونوں شعروں کا مضمون لاجواب ہے مگر بندش کھٹکتی ہے - ان پر نظرثانی فرمائیے - میں نے 'جام' اور 'خرام' بھی لکھے تھے :

نشہ از حال بگیریم و گذشتیم ز قال
نکتۂ فلسفہ دُردِ تہِ جام است ایں جا

اے کہ تو پاسِ غلط کردۂ خود می‌داری
آنچہ پیشِ تو سکون است ، خرام است ایں‌جا

اور 'لبِ بام' اس طرح لکھا تھا :

ما دریں رہ نفسِ دھر برانداختہ ایم
آفتابِ سحرِ او لبِ بام است ایں جا

جب دو آدمیوں کا دوڑنے میں مقابلہ ہو اور ایک تھک کر رہ جائے اور اس کا دم پھول جائے تو فارسی میں کہتے ہیں ''نفس او برانداختہ است'' جسے پنجابی میں کہتے ہیں ''دموں کڈھ دینا'' ۔ مقصود یہ ہے کہ ہم اس قدر تیز رفتار ہیں کہ روزگار کو بھی ہم نے نفس برانداختہ کر دیا ، یہاں تک کہ اس کی صبح کا آفتاب ہمارے ہاں لبِ بام ہے ۔ اس نظم کا عنوان تھا ''دنیائے عمل'' اور اسی مطلب کے یہ سب اشعار تھے ۔

۲۹۸

۲۳ مارچ ۱۹۱۹ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۹۹

''معارف'' میں مولانا محمود الحسن صاحب کا ایک خط شائع ہوا ہے ، جس میں آنھوں نے طرفہ کا ایک مقبول عربی شعر نقل کیا ہے ۔ یہ خط مالطہ (مالٹا) سے کون سی تاریخ کو لکھا گیا تھا ؟

۲۹۹

۲۹ مارچ ۱۹۱۹ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۹۷ - ۹۸

والا نامہ معہ کتابوں کے ایک پیکٹ کے مل گیا ہے - مثنوی ''آئینۂ وحدت'' بلحاظ زبان اور خیالات کے بالخصوص پسند ہے -

دہلی تو گیا تھا ، اور دو دفعہ حضرت خواجہ نظام الدین کی درگاہ پر بھی حاضر ہوا تھا ، مگر افسوس کہ ''پیرِ سنجر'' کے دربار میں حاضر نہ ہو سکا - خواجہ حسن نظامی نے بہت اچھی قوالی سنوائی ، سرکار بہت یاد آئے - کئی دن سے ایک مصرع ذہن میں گردش کر رہا ہے - اس پر اشعار لکھیے یا اس پر مصرع لگائیے - مولانا گرامی کی خدمت میں بھی یہ مصرع ارسال کیا ہے اور مولانا اکبر کی خدمت میں بھی لکھوں گا :

ایں سِرِّ خلیل[۴] است بآزر نتواں گفت

۳۰۰

۲۹ مارچ ۱۹۱۹ء —— حاجی محمد احمد خاں سیتاپوری

انوارِ اقبال ، ص ۱۱

''محمل'' کو میں مذکّر لکھتا ہوں - شاعر کے لٹریری اور پرائیویٹ خطوط سے اس کے کلام پر روشنی پڑتی ہے اور اعلیٰ درجے کے شعراء کے خطوط شائع کرنا لٹریری اعتبار سے مفید ہے -

(حاجی محمد احمد خاں سیتاپور کے ذی علم رئیس تھے - آنھوں نے ایک شان دار کتب خانہ قائم کیا ہوا تھا جس میں مشاہیر عالم

کے آٹو گراف کا ذخیرہ بھی تھا ۔ آنھوں نے اکثر مشاہیر کے ساتھ خط و کتابت کے ذریعے رابطہ قائم کیا ہوا تھا ۔ خطوط کے البم میں اقبال کے بھی دو خط تھے) ۔

۳۰۱

۳ اپریل ۱۹۱۹ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۰۰

بعض الفاظ کے صحیح یا غلط ہونے پر بحث ۔ بادۂ نارسا کے لیے کوئی سند یاد نہیں ۔ بادۂ نارس یا میوۂ نارس (بمعنی خام) لکھتے ہیں ۔ اُردو نظموں کا مجموعہ (جو بعد میں ''بانگِ درا'' کے نام سے چھپا) اب تک مرتّب نہ ہو سکنے کی ایک وجہ بعض لفظوں پر نظرثانی کرنا ہے جس کے لیے فرصت نہیں ملتی ۔

۳۰۲

۲۰ اپریل ۱۹۱۹ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۹

آپ نے اخباروں میں دیکھا ہوگا کہ لاہور میں مارشل لاء کا اجرا کر دیا گیا ہے ۔ حکام اس بات پر مجبور ہوتے ہیں مگر امن پسند لوگوں کے لیے اس میں کوئی اندیشہ نہیں ۔

۳۰۳

۲۰ اپریل ۱۹۱۹ء ـــــ لسان العصر اکبر الٰہ آبادی

اقبال نامہ، جلد ۲ ، صفحات ۷۶ - ۷۷

لاہور کے حالات آپ نے اخباروں میں دیکھ لیے ہوں گے - گاندھی صاحب کا خاموش مقابلہ یہاں تک رنگ لایا ہے کہ حکام لاہور اور پنجاب کے دیگر مقامات میں مارشل لاء (آئینِ عسکری) کے اجرا پر مجبور ہو گئے - آپ سے ملنے کو بہت دل چاہتا ہے مگر یہ زمانہ گھر سے باہر نکلنے کا نہیں - چند روز ہوئے ایک مصرع ذہن میں آیا تھا : ''ایں سرِ خلیل[۴] است بآزر نتواں گفت'' دوسرا مصرع نہیں ہو سکا ، غور فرمائیے - کچھ ذہن میں آئے تو مطلع کیجیے -

۳۰۴

۲۵ اپریل ۱۹۱۹ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۱۰۲ - ۱۰۳

سرکار نے اقوامِ ہند کے متعلق جو کچھ بھی فرمایا ، بجا ہے - جو مسائل انسان حل نہ کر سکے ، اب معلوم ہوتا ہے ، قدرت خود انھیں حل کرنا چاہتی ہے - آج آٹھ دن سے مارشل لاء یعنی قانونِ عسکری یہاں جاری ہے - پنجاب کے بعض دیگر اضلاع میں بھی گورنمنٹ یہی قانون جاری کرنے پر مجبور ہوئی ہے - میرا ارادہ ''رامائن'' کو اردو میں لکھنے کا ہے - مسیح جہانگیری نے ''رامائن'' کے قصے کو فارسی میں نظم کیا ہے - سرکار کے کتب خانے میں ہو

تو کیا چند روز کے لیے عاریۃً مل سکتی ہے؟ میرے خیال میں اس کا تتبّع کرنا بہتر ہوگا۔

۳۰۵

۱۷ مئی ۱۹۱۹ء ـــــ حافظ محمد اسلم جیراجپوری

اقبال نامہ، جلد ۱، ص ۵۲

''اسرارِ خودی'' پر ''الناظر'' میں تبصرے کا شکریہ۔

(خواجہ حافظ کے متعلق اشعار حذف کر دینے کی وجہ ـــ)

''تصوّف جب فلسفہ بننے کی کوشش کرتا ہے اور عجمی اثرات کی وجہ سے نظامِ عالم کے حقائق اور باری تعالیٰ کی ذات کے متعلق موشگافیاں کر کے کشفی نظریہ پیش کرتا ہے تو میری روح اس کے خلاف بغاوت کرتی ہے۔''

۳۰۶

۱۹ مئی ۱۹۱۹ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال، صفحات ۱۹ - ۲۰

مجھے یقین ہے کہ مولانا گرامی آپ کو شاعر بنا کے چھوڑیں گے:

شیخ در عہد جوانی بہ گل و مُل می زیست
وعظ فرما شدہ آں روز کہ ازکار شدہ

خوب شعر ہے۔ تھوڑی مشق کے بعد معمولی نقص بھی، جو اب پائے جاتے ہیں، دور ہو جائیں گے۔ کل ایک شعر لکھا تھا۔ مولوی

صاحب کی خدمت میں عرض کیجیے :

برق را ایں بجگر می زند ، آں رام کند
عشق از عقلِ فسوں پیشہ جگردار تر است

۳۰۷

۱۶ جولائی ۱۹۱۹ء ـــ شیخ نور محمد (والدِ ماجد علامہ اقبال)

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۳۸ - ۱۳۹

اعجاز (برادر زادۂ اقبال) کے امتحان کا نتیجہ کل شام نکل گیا ، پاس ہو گیا ہے - آپ کو اور بھاوجہ صاحبہ کو مبارک ہو - اب اس کو یہ سوچنا چاہیے کہ ایم - اے میں داخل ہو یا قانون کے امتحان ایل - ایل - بی میں - دونوں امتحانوں کے لیے دو سال ہیں - ایل - ایل - بی کا امتحان پاس کرنے میں بھی بہت سے فوائد ہیں - بھائی صاحب کو بھی میں نے یہی لکھا ہے - اعجاز کو بھی اپنی قابلیت کا جائزہ لینا چاہیے - اس پر غور کرنے کے بعد مجھے لکھیے کہ اس کی طبیعت کا میلان کدھر ہے -

۳۰۸

۲۶ اگست ۱۹۱۹ء ـــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۰۳

''ھم چو سبزہ بارھا روئیدہ ام'' مولانا روم کا نہیں ہے - اگر مثنوی کے کسی ایڈیشن میں یہ شعر آپ کی نظر سے گزرا ہو تو ایڈیشن اور صفحے کا حوالہ دے کر ممنون فرمائیے -

۳۰۹

۳۰ اگست ۱۹۱۹ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۲۰

میں ان دنوں پیچش میں مبتلا تھا ، جواب نہ لکھ سکا ۔ تعجب ہے کہ آپ غزل تو مولوی گرامی صاحب کی صحبت میں لکھیں اور اصلاح کے لیے مجھ سے ارشاد ہو ۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے اصفہان میں رہنا اور سرمہ ہندوستان سے خرید کرنا ۔ آپ نیاز ہیں مگر گرامی صاحب کی صحبت ہے تو تمام جہان کے شعرا سے بے نیاز :

بے نیازانہ ز اربابِ کرم می گذرم
چوں سیہ چشم کہ بر سرمہ فروشاں گذرد

۳۱۰

۴ ستمبر ۱۹۱۹ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۱ - ۲۲

میرے برادرِ بزرگوار پشاور سے دس روز کی رخصت پر (سیالکوٹ) آئے ہیں ۔ ایک ہفتہ یا شاید اس سے بھی زیادہ وہاں قیام رہے گا ۔ آپ کی غزلوں میں مجھے دوسری غزل (خفت است) کا مطلع پسند ہے ۔ باقی اشعار پھر لکھیے ۔ کبوتروں کے دو جوڑے ، جو آپ نے بکمال عنایت عطا فرمائے تھے ، ان میں سے ایک جوڑا بچے نہیں دیتا ، انڈے توڑ دیتا ہے ۔ دوسرے جوڑے نے بچے دیے ہیں مگر ان میں سے دو ، جو بہت اچھا اڑتے تھے ، شکاری جانوروں کا شکار ہوگئے ۔ بہتر یہ ہے کہ چند بچوں کے جوڑے اور بھجوائیے ۔

۳۱۱

۴ ستمبر ۱۹۱۹ء ـــ وحید احمد ، مدیرِ ''نقیب'' بدایوں

''نقیب'' بدایوں ، ستمبر ۱۹۱۹ء ، ص ۸۴

''نقب'' کے لیے دو تین اشعار حاضر ہیں :

از من اے بادِ صبا گوی بدانائے فرنگ
عقل تا بال کشود است ، گرفتار تر است
برق را ایں بجگر می زند ، آں رام کند
عشق از عقلِ فسوں پیشہ جگردار تر است
چشم جز رنگِ گل و لالہ نہ بیند ورنہ
آنچہ در پردۂ رنگ است ، پدیدار تر است

(یہ اشعار 'نقشِ فرنگ' کے عنوان سے ''پیامِ مشرق'' ، صفحات ۲۲۵ - ۲۲۶ میں شامل ہیں) -

۳۱۲

۱۷ ستمبر ۱۹۱۹ء ـــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۰۴

کئی ماہ کے بعد صرف تین شعر لکھے تھے ، ''نقیب'' بدایوں کا مدت سے تقاضا تھا ، اس کے لیے بھیج دیے - حیدرآباد میں اقبال کا تذکرہ اکثر رہتا ہے مگر اقبال نے خود کوئی درخواست نہیں کی -

۳۱۳

۱۷ ستمبر ۱۹۱۹ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۱۰۵ - ۱۰۶

پنجاب میں عید امسال بہت سی قربانیاں لے کے گئی - تاہم مبارک ہے کہ انشاء اللہ نتائج مبارک ہوں گے - ''زمانہ'' کے گزشتہ نمبر میں سرکار کی ایک نظم نظر سے گزری - معنوی ملاقات تو ہو گئی ، ظاہری باقی ہے - عثمانیہ یونی ورسٹی کا آغاز ہو گیا ہے - مجھے یقین ہے کہ آپ کے اسکالرشپ اور قدردانیوں سے ارکانِ یونی ورسٹی کو طرح طرح کے فائدے ہوں گے - بھلا یہ دو شعر کیسے ہیں :

بہ یزداں روزِ محشر برہمن گفت
فروغِ زندگی تابِ شرر بود
و لیکن گر نہ رنجی ، با تو گویم
صنم از آدمی پایندہ تر بود

۳۱۴

۲۷ ستمبر ۱۹۱۹ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۰۵

چند اشعار ''معارف'' کے لیے لکھتا ہوں :

بہت آزمایا ہے غیروں کو تُو نے
مگر آج ہے وقتِ خود آزمائی

واقعات صاف اور نمایاں ہیں مگر ہندوستان کے سادہ لوح مسلمان نہیں

سمجھتے اور لندن کے شیعوں کے اشارے پر ناچتے چلے جاتے ہیں ۔ مفصل عرض نہیں کر سکتا کہ زمانہ نازک ہے ۔

۳۱۵

۷ اکتوبر ۱۹۱۹ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۱۰۷ - ۱۰۸

والا نامہ کل شام موصول ہوا ۔ مثنوی ''خمارِ شاد'' کی کاپیاں بھی وصول ہوئیں ۔ چند احباب اس وقت بیٹھے ہوئے تھے ، ان میں تقسیم ہو گئیں ۔ سر سیّد علی امام اگر آپ کو اخِ معظّم کہتے ہیں تو حقیقتِ حال کا اظہار کرتے ہیں ۔ وہ نہایت نکتہ رس اور تعلقات کو نباہنے والے آدمی ہیں ۔ عام زندگی میں ان کا بے تکلفانہ انداز اور سادگی نہایت دل فریب ہے اور یہ خصوصیت مجھے یقین ہے دکن کی آب و ہوا کا بخوبی مقابلہ کر سکے گی ۔ اب کے موسم گرما یہیں لاہور میں گزرا ۔ کشمیر جانے کا قصد تھا مگر یارانِ طریقت ہم سفر نہ ہو سکے ۔ ''اکیلے لطفِ سیرِ وادیٔ سینا نہیں آتا'' ۔ آج تعطیلاتِ گرما ختم ہو گئیں ۔ لاہور میں چہل پہل ہے ۔ کالج طلبہ سے معمور ہو گئے ۔

۳۱۶

۱۰ اکتوبر ۱۹۱۹ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۰۷

فی الحال ایک مغربی شاعر کے دیوان کا جواب لکھ رہا ہوں ۔ فن کی باریکیوں کی طرف توجہ کرنے کے لیے وقت نہیں ۔ اس کے

علاوہ اپنے دل و دماغ کی سرگزشت بھی مختصر طور پر لکھنا چاہتا ہوں - یہ کلام پر روشنی ڈالنے کے لیے ضروری ہے - اس تحریر سے جو خیالات اس وقت میرے کلام اور افکار کے متعلق لوگوں کے دلوں میں ہیں ان میں بہت انقلاب پیدا ہو گا -

۳۱۷

۱۴ اکتوبر ۱۹۱۹ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۲۲

حیدرآباد سے ایک بزرگ نے اپنا دیوان مجھے ارسال کیا ہے - ان کا نام نواب عزیز جنگ (شمس العلماء خان بہادر) ہے - گرامی صاحب انھیں جانتے ہوں گے -

۳۱۸

۱۴ اکتوبر ۱۹۱۹ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۲ - ۲۳

عصیانِ ما و رحمتِ پروردگارِ ما
ایں را نہایتے است ، نہ آں را نہایتے

شعر مندرجۂ عنوان نے بے چین کر دیا - سبحان اللہ ! گرامی کے اس شعر پر ایک لاکھ دفعہ اللہ اکبر پڑھنا چاہیے - خواجہ حافظ تو ایک طرف ، مجھے یقین ہے فارسی لٹریچر میں اس پائے کا شعر کم نکلے گا - انسان کی بےنہایتی کا ثبوت دیا ہے مگر اس انداز سے کہ موحّد کی روح فدا ہو جائے - ایک معنی میں انسان بھی بے نہایت

ہے اور یہی صداقت مسئلۂ وحدت الوجود میں ہے - شاعر نے اس حقیقت کو اس خوبی سے نمایاں کیا ہے کہ پڑھنے والے پر اسلامی حقائق کا انکشاف ہو جاتا ہے - یہی ہے کمالِ شاعری جو الہام کے پہلو بہ پہلو ہے -

۳۱۹

۱۹ اکتوبر ۱۹۱۹ء —— خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۳ - ۲۴

یہ کچھ ضروری نہیں کہ صاحبِ الہام اپنی بلاغت سے بھی آگاہ ہو - اگر گرامی صاحب کے خیال میں وہ معانی نہ تھے تو کچھ مضائقہ نہیں ، ان کے الفاظ میں تو موجود ہیں - مجھے یہ سن کر تعجب ہوا کہ آپ میرے خطوط محفوظ رکھتے ہیں - خطوط ہمیشہ عجلت میں لکھے جاتے ہیں اور ان کی اشاعت مقصود نہیں ہوتی - عدیم الفرصتی تحریر میں ایسا انداز پیدا کر دیتی ہے جس کو پرائیویٹ خطوط میں معاف کر سکتے ہیں مگر اشاعت ان کی نظرِ ثانی کے بغیر نہ ہونی چاہیے -

۳۲۰

۴ نومبر ۱۹۱۹ء —— عبدالعلی شوق سندیلوی

انوارِ اقبال ، ص ۹

میں اس رنگِ شاعری سے بے بہرہ ہوں - اس واسطے آپ کی تعمیلِ ارشاد (کلام پر اصلاح) سے قاصر ہوں - بظاہر کوئی غلطی اس

نظر نہیں آئی :

خواب میں ان کا گلے مل کے جدا ہو جانا
دل کے ارمانوں کا اِک حشر بپا ہو جانا

۲۱

۹ نومبر ۱۹۱۹ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۴ - ۲۵

مسئلۂ خلافت ایک خالص مذہبی مسئلہ ہے - اس خیال سے کہ اس مسئلے کے متعلق مسلمانوں کو امر بالمعروف کرنا میرا فرض ہے ، جلسے میں چلا گیا - سیکریٹری شپ انجمن حمایت اسلام کے لیے میں کوئی کوشش نہیں کر رہا - مسلمان پبلک میرے سپرد یہ کام کرنا چاہتی ہے - آپ کے دوست کے اشعار نہایت خوب ہیں - خاص کر یہ مصرع :

''اپنی ہستی کے ہم سوالی ہیں''

''ہو اثر کیا ، حروف خالی ہیں'' بھی پتے کی بات ہے - ۲۳ دسمبر کو دہلی جاؤں گا - وہاں سے ۲۵ یا ۲۶ کو واپس ہوتا ہوا ایک آدھ روز کے لیے آپ کی خدمت میں بھی ٹھہر جاؤں گا - مولانا اکبر الٰہ آبادی دہلی میں ہیں - ان کی زیارت ضروری ہے -

۳۲۲

۱۰ نومبر ۱۹۱۹ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۰۹

دریافت طلب امر یہ ہے کہ مؤکلین جب وکلا کے پاس مقدمات کی پیشی کے لیے آتے ہیں تو ان میں سے بعض پھل پھول یا مٹھائی کی صورت میں ہدیہ لے آتے ہیں ۔ یہ ہدایا فیس مقررہ کے علاوہ ہوتے ہیں اور لوگ اپنی خوشی سے لاتے ہیں ۔ کیا یہ مال مسلمان کے لیے حلال ہے ؟

مولانا ابوالکلام آزاد کا ''تذکرہ'' بہت دلچسپ کتاب ہے مگر دیباچے میں مولوی فضل الدین احمد لکھتے ہیں کہ ''اقبال کی مثنویاں تحریکِ الہلال ہی کی آوازِ بازگشت ہیں ۔'' شاید ان کو یہ معلوم نہیں کہ جو خیالات میں نے ان مثنویوں میں ظاہر کیے ہیں ان کو برابر ۱۹۰۷ء سے ظاہر کر رہا ہوں ۔

۳۲۳

۱۸ نومبر ۱۹۱۹ء —— وحید احمد مسعود[1] بدایونی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۳۲۵

آپ کے پہلے خط میں کوئی ایسی بات نہ تھی جس کا جواب جلدی دیا جائے ۔ دوسرا خط ملا تو میں بخار کی وجہ سے صاحبِ فراش تھا ۔ اب کچھ افاقہ ہے ۔ افسوس ہے کہ کوئی شعر اس وقت

۱۔ ''اقبال نامہ'' میں عشرت رحمانی کا نام غلط چھپا ہے ۔

لکھا ہوا موجود نہیں ۔ مشاغل اجازت نہیں دیتے کہ جب چاہوں ادھر توجہ کر سکوں اور فکر کر کے کچھ شعر لکھ لوں ۔

۳۲۴

۲۷ نومبر ۱۹۱۹ء ـــــ وحید احمد مسعود بدایونی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۴۲۶

خدا کے فضل و کرم سے اب بالکل اچھا ہوں ۔ میری زندگی میں کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں جو اَوروں کے لیے سبق آموز ہو سکے ۔ ہاں خیالات کا تدریجی انقلاب البتہ سبق آموز ہو سکتا ہے ۔ اگر کبھی فرصت ہوگئی تو لکھوں گا ۔ فی‌الحال اس کا وجود محض عزائم کی فہرست میں ہے ۔

۳۲۵

۱۵ دسمبر ۱۹۱۹ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۱۱۱ - ۱۱۲

سردی کا خوب زور ہے ۔ جشنِ صلح کی تیاریاں بھی ہیں ۔ آج رات سرکاری عمارتوں پر چراغاں کیا جائے گا ۔ لاہور کے مسلمانوں نے ایک عام جلسے میں یہ قرار دیا ہے کہ جشنِ صلح میں شرکت نہ کی جائے ۔ میں بھی اس جلسے میں شریک تھا ۔ پولیٹیکل جلسوں میں کبھی شریک نہیں ہوا کرتا ۔ اس جلسے میں اس واسطے شریک ہوا کہ ایک بہت بڑا مذہبی مسئلہ زیرِ بحث تھا ۔

مولانا اکبر آج کل دہلی کے حجرۂ رین بسیرا میں مقیم ہیں ۔ انشاء اللہ ۲۳ دسمبر کو میں بھی ان کی زیارت کے لیے دہلی جاؤں گا ۔

۳۲۶

۱۵ دسمبر ۱۹۱۹ء ـــــ خان محمد نیاز الدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۲۵

کیا دسمبر کی تعطیلوں کے تمام دن آپ جالندھر ہی میں تشریف رکھیں گے یا کسی اَور جگہ جانے کا بھی قصد ہے ؟

۳۲۷

۱۹ دسمبر ۱۹۱۹ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۵ - ۲۶

تقریر ، جو اس جلسے میں مَیں نے کی تھی ، وہ ایک ریزولیوشن کی تائید یا شاید تحریک میں تھی - مذہبی پہلو اس کا حرمَین کی حفاظت سے تعلق رکھتا ہے - اخباروں (مثلاً آفتاب) میں اس کا کچھ حصہ رپورٹ ہوا تھا - ۲۳ کی شام کو یہاں سے چلوں گا مگر فقیر نجم صاحب کے لڑکے کی بارات بٹھنڈہ لائن سے جائے گی - پھر انشاء اللہ ایک روز آپ کی خدمت میں قیام رہے گا اور مولوی گرامی صاحب سے بھی ملاقات ہوگی -

۳۲۸

۲۵ دسمبر ۱۹۱۹ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۲۶

فقیر (نجم الدین) صاحب کے لڑکے کی بارات کے ہمراہ مَیں نہیں جا سکا - اُس روز بارش اور سردی اس شدت کی تھی کہ سفر کی جرأت نہ ہوئی - انشاء اللہ پھر کبھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا -

۳۲۹

۴ جنوری ۱۹۲۰ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۵۸ - ۱۵۹

کئی دفعہ آپ کو لکھ چکا ہوں کہ اپنا علاج لاہور آ کر کرائیے مگر آپ نے اپنی غفلت سے مرض کو پرانا کر لیا ہے - اس مرض میں دوا سے زیادہ فائدہ پرہیز میں ہے ، جو آپ سے ناممکن ہے - شاعرانہ کمال نے آپ کی قوتِ ارادی کو فنا کر دیا ہے - تخیّل کی قیمت عزم و ارادہ ہے جو شاعر کو ادا کرنی پڑتی ہے - باقی توفیقِ الٰہی شامل ہو تو کچھ مشکل نہیں - تمام وہ چیزیں جو شکّر پیدا کرنے والی ہوں ، یک قلم چھوڑ دینی چاہییں اور چند روز نعمائے دنیا کی طرف سے مستغنی ہو جانا چاہیے - میرے جہاد کو دیکھیے کہ چوبیس گھنٹے میں صرف ایک دفعہ کھاتا ہوں اور تمام ثقیل اور دیر ہضم چیزوں سے پرہیز کرتا ہوں - اُمید ہے آپ بھی ایسا کریں گے -

۳۳۰

۱۲ جنوری ۱۹۲۰ء —— محمد ادریس

منیجر رسالہ ''عبرت'' ، نجیب آباد

انوارِ اقبال ، ص ۳۱۶

مسلمانان مرا حرفے ست در دل
کہ روشن تر ز جانِ جبرئیل است
نہانش دارم از آذر نہاداں
کہ ایں سِرّے ز اسرارِ خلیل[۴] است

(یہ رباعی ، جو ''عبرت'' میں 'قند پارسی' کے عنوان سے طبع ہوئی تھی ، ''پیامِ مشرق'' کے صفحہ ۲۲ پر موجود ہے) -

۳۳۱

۱۱ فروری ۱۹۲۰ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال، ص ۲۷

''مہندرا منڈل'' کی کسی کو خوب سوجھی، لیکن تعجب ہے کہ وہ ''اِندر سبھا'' کو نظرانداز کر گئے۔ انگلستان میں آپ کو معلوم ہے کہ دو ہؤس ہیں: یعنی ہؤس آف کامنز اور ہؤس آف لارڈز۔ ہندوستان کے دو ہؤسوں کو مجلسِ عمومی اور مجلسِ خصوصی کہہ سکتے ہیں یا مجلسِ عوام اور مجلسِ خواص۔ ایرانیوں نے پارلیمنٹ کا ترجمہ مجلس ہی کیا ہے۔ سنا ہے وہ (گرامی صاحب) مجھ پر ناراض ہیں کہ میں نے خلافت کمیٹی سے کیوں استعفا دے دیا۔ وہ لاہور آئیں تو ان کو حالات سے آگاہ کروں۔

۳۳۲

۹ مارچ ۱۹۲۰ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال، صفحات ۲۷-۲۸

میں ایک طویل سفر کے بعد پرسوں لاہور آیا ہوں۔ ایک مقدمے کے ضمن میں آرہ (ضلع بہار) گیا ہوا تھا۔ چیمبر آف پرنسز کے واسطے میرے خیال میں ایوانِ خواص موزوں ہے یا ایوانِ امرا۔ لیکن مقدم الذکر موزوں تر ہے۔

۳۳۳

۱۷ مارچ ۱۹۲۰ء ـــ لسان العصر اکبر الٰہ آبادی

میں اپنے آپ کو خوش نصیب جانتا ہوں کہ آپ سے ملاقات ہو گئی اور دو روز لطفِ صحبت رہا ۔ آپ کی باتیں نظم ہوں یا نثر ، نوٹ کرنے کے قابل ہیں ، مگر افسوس کوئی ایسا آدمی آپ کے پاس نہیں جو ان رموز و حقائق کو آیندہ نسلوں کے لیے محفوظ کرتا جائے۔ اگر میں الٰہ آباد میں ہوتا تو وہی کام کرتا جو باسول نے جانسن کے لیے کیا تھا ۔

۳۳۴

ـــ ۱۹۲۰ء ـــ شیخ اعجاز احمد

روزگارِ فقیر ، جلد ۲ ، ص ۱۷۱

والدِ مکرم کی خدمت میں عرض کر دیں کہ کوٹھی کی تلاش میں ہوں ۔ تعویق اس واسطے ہوئی کہ کوٹھی موقعے کی نہیں ملتی ، اور جو کوٹھیاں موقع کی ہیں ، ان کے مالک ہندو ہیں ، جو قدرتی طور پر ہندو کرایہ دار کو ترجیح دیتے ہیں ۔ کوٹھی نہ ملنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ (ایک صاحب) نے وعدہ کیا اور بعد میں بدعہدی کرکے ، جو آج کل کے مسلمانوں کا عام شیوہ ہے ، کوٹھی کسی اَور کو دے دی ۔

۳۳۵

۱۸ مارچ ۱۹۲۰ء ـــــ خان محمد نیازالدین خان

مکاتیبِ اقبال ، ص ۲۸

''دائرۃ المعارف'' مصنّفہ البستانی ، مجلّد سابع ، صفحہ ۴۴۲ کی عبارت کا مقصود یہ ہے کہ خالدؓ کی اولاد سے المہاجر عبدالرحمٰن اور خالد ابن المہاجر ، ان کے پوتے مشہور ہوئے ہیں ۔ الزبیر ابن بکار کہتے ہیں کہ سلسلہ اولادِ خالد ابن ولید کا منقطع ہو گیا ۔ آپ کے سوال کا جواب اسی میں آ جاتا ہے ۔ سب سے زیادہ معتبر ''طبقات ابنِ سعد'' ہے ۔ خالدؓ بن ولید کا ذکر اس میں ضرور ہو گا ۔ علی گڑھ کالج کے کتب خانے میں موجود ہے ۔ وہاں کسی کو لکھ کر دریافت کیجیے ۔

۳۳۶

۸ اپریل ۱۹۲۰ء ـــــ مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی

انوارِ اقبال ، ص ۳۱۵

تالیف و اشاعت کی طرف انشاء اللہ خاص توجہ ہوگی اور آپ سے بھی ضرور کام لوں گا ۔ افسوس ہے کہ آپ جب تشریف لائے ، میں مکان پر موجود نہ تھا ۔

۳۳۷

۱۰ اپریل ۱۹۲۰ء — خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۸ - ۲۹

انجمن کے حالات پھر کبھی ملاقات ہوئی تو عرض کروں گا۔ جہاں تک میری بساط ہوگی ، انشاء اللہ کام کیا جائے گا ۔ چندے کے اعتبار سے اس جلسے کو بڑی کامیابی ہوئی ۔ مولانا گرامی آئے ہوئے تھے ۔ آج صبح تشریف لے گئے ہیں ۔ آپ نے کبوتروں کے دو جوڑے ارسال فرمائے تھے ، جن میں سے ایک کا عدم و وجود برابر تھا کیونکہ وہ اپنے انڈے توڑ دیتا تھا ۔ اب مہربانی کرکے دو جوڑے یا اگر دو نہیں تو ایک ارسال فرمائیے ۔

۳۳۸

۱۶ اپریل ۱۹۲۰ء — خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۹ - ۳۰

کبوتروں کے واسطے میں نے ماسٹر رحمت اللہ ڈرائنگ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول جالندھر کو لکھا ہے ۔ اگر وہ عنقریب لاہور آنے والے ہوئے تو ان کے بہدست ارسال فرما دیجیے ، نہیں تو میں آپ کے بلانے پر اپنا آدمی یہاں سے ارسال کر دوں گا ۔ آپ کے کبوتروں کے برابر میرے تجربے میں کوئی نسل کبوتروں کی نہیں آئی ۔ گرامی صاحب کئی روز رہے اور خوب شعر خوانی ہوتی رہی مگر وہ کچھ بیمار ہو گئے ۔ کل ان کا خط آیا تھا جس میں انھوں نے ایک

شعر نہایت مزے کا لکھا تھا :

سبق از یک ورق لیلیٰ و مجنوں را چہ حال است ایں
یکے دیوانہ می گردد ، یکے فرزانہ می خیزد

۳۳۹

۲۱ اپریل ۱۹۲۰ء —— پروفیسر محمد اکبر

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۱۵۵ - ۱۵۶

(یہ خط بحرین کے پتے پر لکھا گیا جہاں مکتوب الیہ اُس زمانے میں ملازم تھے) یہ ایک نادر موقع مل گیا ہے ۔ آپ اس سے بڑا فائدہ اُٹھائیں گے ۔ یہ تجربہ آپ کے لیے ازبس مفید ہوگا ۔ عربی زبان سیکھنے کے لیے میری رائے ناقص میں مصر ، بیروت سے بہتر ہے ۔ فلسفے کی مندرجہ ذیل کتب فی الحال پڑھیے (چار انگریزی کتابوں کے نام) ۔

۳۴۰

۱۱ مئی ۱۹۲۰ء —— خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۳۰ - ۳۱

جس کبوتر کا آپ نے ذکر کیا ہے ، واقعی شکل سے بھی نہایت اچھا اور صاحبِ اوصافِ مطلوبہ معلوم ہوتا ہے ۔ نواب ابراہیم علی خاں صاحب نے کنج پورہ سے چند سفید کبوتر بھیجے ہیں ۔ چونکہ بھیجنے والا بانیٔ کعبہ کا ہم نام ہے ، اس واسطے میں نے ان کبوتروں کو کبوترانِ حرم کا خطاب دیا ہے ۔ مگر افسوس کہ آج کل کے کبوترانِ حرم پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا ۔ میں نے کسی فارسی اُستاد

کے شعر پر ایک اور شعر لگا کر شریفِ حرم کو خطاب کیا ہے :

با مرغِ حرم از منِ دل سوختہ فرما
اے آنکہ بصحرا نفس آزاد برآری
"جویائے گلستانی و از طالعِ گمراہ
ترسم کہ سر از خانۂ صیّاد برآری"

۳۴۱

— ۱۹۲۰ء —— عبدالعلی شوق سندیلوی

اصلاحِ سخن (۱۹۲۶ء)

حسنِ اعتقاد کی داد دیتا ہوں - زبانِ غزل میں فارسیت کی شان نہیں ہے :

ہمہ غیر محدود در ملکِ باطن
بظاہر بہ قیدِ تعیّن اسیرے

خوب شعر ہے -

۳۴۲

۱۸ مئی ۱۹۲۰ء —— خاں محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ۳۱ - ۳۲

میں نے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے ایک فارسی قصیدہ لکھنا شروع کیا ہے - خدا کرے یہ ختم ہو جائے - عرشی امرتسری نے چند شعر لکھ کر میرے زخم کو چھیڑ دیا - ان کا معمولی جواب تو میں نے "زمیندار" میں شائع کر دیا تھا ، اصل جواب ابھی باقی ہے -

ابھی چند اشعار ہی لکھے ہیں مگر ان کے لکھتے وقت قلب کی جو حالت ہوئی ، اس سے پہلے عمر بھر کبھی نہ ہوئی تھی ۔ دو شعر لکھتا ہوں :

بہرِ نذرِ آستـــانت از عجم آوردہ ام
سجدۂ شوقے کہ خوں گردید در میہاے من
تیغِ لا در پنجۂ ایں کافرِ دیرینہ دہ
باز بنگر در جہاں ہنگامۂ اِلاّ ے من

۳۴۳

۲۱ مئی ۱۹۲۰ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۳۲ - ۳۳

اقبال نے کسی رشتے کا ذکر کیا تھا ۔ اس کے مختصر کوائف بیان فرمائے ہیں ۔ آخر میں لکھا ہے کہ) :

''مزید حالات بھی اگر آپ چاہیں تو معلوم ہو سکتے ہیں ۔ میں نے یہ خط جلدی میں گھسیٹا ہے ، اس واسطے کہ روزے کی وجہ سے طبیعت پریشان ہے اور شام کا وقت قریب ہے ۔''

۳۴۴

۱۰ جون ۱۹۲۰ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۳۳ - ۳۴

انسانوں کو خدا نے قبائل میں اس لیے تقسیم کیا کہ ان کی شناخت کی جا سکے ۔ نہ اس واسطے کہ یہ امتیاز سلسلۂ ازدواج میں

ممد و معاون ہو :

خویشتن را تُرک و افغاں خواندہ ای
وائے بر تو آں چہ بودی ماندہ ای

بہرحال میں مزید حالات دریافت کروں گا ۔ آسوں کی کشش علم کی کشش سے کچھ کم نہیں ۔

۳۴۵

— ۱۹۲۰ء —— شیخ نور محمد (والدِ اقبال)

روزگارِ فقیر ، جلد ۲ ، ص ۱۷۶

روحانی کیفیات میں سب سے بڑا ممد و معاون کھانے پینے میں احتیاط ہے ۔ نبی کریم ﷺ کی ساری زندگی اس بات کا ثبوت ہے ۔ میں خود اپنی زندگی کم از کم کھانے پینے کے معاملات میں اسی طریق پر ڈھال رہا ہوں ۔

۳۴۶

۱۲ جولائی ۱۹۲۰ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۵۹ - ۱۶۰

میاں عبدالعزیز (بار ایٹ لاء ، لاہور) آپ کے منتظر ہیں ۔ کئی روز ہوئے کہتے تھے کہ (ان کے والد مولوی الٰہی بخش کی وفات پر) گرامی تعزیت کے لیے ضرور آئے گا ۔

سندھی مہاجرینِ کابل کا نظارہ بڑا رقّت انگیز تھا ۔ لوگ ہزاروں کی تعداد میں اسٹیشن پر ان کے استقبال کو حاضر تھے ۔

اہلِ لاہور نے بڑے جوش سے ان کا خیر مقدم کیا۔

۳۴۷

— جولائی ۱۹۲۰ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال، ص ۱۶۲

عید مبارک ہو۔ لاہور آئیے تو آپ کا علاج اچھی طرح کرایا جائے۔ بھلا یہ شعر دیکھیے کیسا ہے:

کم نہ شود خزانۂ مدتِ بے نہایتت
یک دو نفس زیادہ کن غنچۂ نیم باز را

مقصود یہ ہے کہ تیرے پاس وقت کا ایک لازوال خزانہ ہے۔ پھر غنچے کی عمر اگر تھوڑی سی زیادہ کر دے تو اس میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

میں ایک دو روز دانت کے درد سے لاچار رہا۔ مسوڑا پھول گیا تھا۔ آخر ڈاکٹر کے نشتر نے آرام دیا۔

۳۴۸

۱۹ جولائی ۱۹۲۰ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال، صفحات ۱۶۳ - ۱۶۵

آپ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ "اسرارِ خودی" کا انگلستان میں خوب چرچا ہو رہا ہے۔ کیمبرج یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے اس پر متعدد لکچر دیے ہیں اور اس کے مطالب پر مختلف ادبی سوسائٹیوں میں خوب بحث ہو رہی ہے۔ انگریزی ترجمہ موسم سرما

میں شائع ہوگا ۔ مسٹر محمد علی نے ایک پبلک ڈنر میں ، جس میں ایرانی و ترک و عرب تھے ، تقریر کرتے ہوئے اس کے اشعار سنائے تو وہ لوگ محوِ حیرت و استعجاب ہو گئے ۔ اگست کے مہینے میں کشمیر جانے کا قصد ہے ۔ دیکھیے ارادہ پورا ہوتا ہے یا نہیں ۔

۳۴۹

۴ اگست ۱۹۲۰ء ـــــ پروفیسر محمد اکبر منیر

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۱۵۶ - ۱۵۹

(یہ خط بحرین کے پتے پر لکھا گیا)

یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ آپ ایران جانے والے ہیں ۔ شیراز فارسیوں کے کلچر کا مرکز ہے ۔ حال کی ایرانی شاعری میں کچھ نہیں ۔ البتہ اس قوم کی بیداری کے شواہد کے طور پر اسے ضرور پڑھنا چاہیے ۔ ایک کتاب غالباً ''لطائف غیبی'' نام ایران میں شائع ہوئی تھی ۔ پروفیسر براؤن نے ''لٹریری ہسٹری'' میں اس کا ذکر کیا ہے ۔ اگر کہیں سے دستیاب ہو جائے تو میرے لیے خرید کر کے بھیج دیجیے ۔ ''اسرارِ خودی'' کا انگریزی ترجمہ ہوگیا ہے ۔ اب میں گوئٹے کے دیوان کے جواب میں ایک دیوانِ فارسی لکھ رہا ہوں ۔

۳۵۰

۳ ستمبر ۱۹۲۰ء ـــــ فقیر سیّد سراج الدین

روزگارِ فقیر ، جلد ۱ ، ص ۵۹

تمھارا خط پڑھ کر مجھے بے حد خوشی ہوئی ۔ مجھے یقین ہے کہ

ملازمت میں تم اپنے والد کے نقشِ قدم پر چلو گے اور اپنے فرائض محنت اور دیانت سے ادا کرو گے ۔ صرف محنت اور دیانت ہی ترقی کی راہیں کھولتی ہے ۔

۳۵۱

۲۱ ستمبر ۱۹۲۰ —— علامہ محمد مبین عباسی کیفی چریاکوٹی ،

ایڈیٹر ''سحبان'' گورکھپور

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۶۴

مرسلہ نظم عزت افزائی کا باعث ہوئی ۔ اس شعر نے مجھے خدا جانے کس عالم میں پہنچا دیا :

پہچانتا نہیں ہے مجھ آستاں نشیں کو
تو نے جو ساتھ چھوڑا اے داغِ جبہہ سائی

۳۵۲

۲۴ ستمبر ۱۹۲۰ء —— شاہ اسدالرحمٰن قدسی

خطوطِ اقبال ، مرتبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۴۶ ،

اقبال اور بھوپال ، ص ۳۵

گل حسن شاہ صاحب (مؤلفِ تذکرۂ غوثیہ) قریباً ایک سال ہوا رحلت فرما گئے ۔

۳۵۳

۲۸ ستمبر ۱۹۲۰ء ـــــ حاجی محمد احمد خاں سیتاپوری

انوارِ اقبال ، ص ۱۱

آبِ رواں ، محرّم ، تنخواہ ، حسین وغیرہ الفاظ کی اصل پر بحث ۔

۳۵۴

۱۰ اکتوبر ۱۹۲۰ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۱۲

سفرِ یورپ سے مراجعت مع الخیر مبارک ہو ۔ (ہندی وفد کو) وزرائے انگلستان کا جواب وہی ہے جو ان حالات میں ہمیشہ دیا گیا ہے ۔

۳۵۵

ـــ ۱۹۲۰ء ـــــ شیخ نور محمد (والدِ اقبال)

روزگارِ فقیر ، جلد ۲ ، صفحات ۱۸۱ - ۱۸۳ :

اعجاز کی زبانی آپ کا پیغام پہنچا ہے ، جس سے معلوم ہوا کہ آپ کی طبیعت اداس رہتی ہے ۔ کئی سال ہوئے میں نے ایک کتاب یورپ میں خریدی تھی مگر آج تک اس کے پڑھنے کی نوبت نہ آئی تھی ۔ ان تعطیلوں میں اسے دیکھنے کا اتفاق ہوا ۔ اس کا آغاز اور اختتام یہ فقرہ ہے :

''میری کوئی چیز نہیں اور میرے لیے تمام اشیاء کا عدم و وجود برابر ہے ۔''

یہ ساری کتاب اسی جملے کی تشریح ہے اور حقیقت میں بہت خوب ہے - حقیقی شخصیت یہی ہے کہ انسان اپنی اصلی حقیقت کا خیال کر کے تمام تعلقات سے آزاد ہو جائے ، یعنی بالاتر ہو جائے - نبی کریم ﷺ کی زندگی میں بھی اس کی مثال ملتی ہے - ان سے زیادہ اپنے عزیزوں سے محبت کرنے والا اور کون ہو گا ؟ لیکن ایک وقت ایسا بھی آتا تھا جب آپ ﷺ کو نہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ عائشہ رض کون ہے اور ابوبکر رض کون ہے ، نہ یہ کہ محمد ﷺ کون ہے - ہمارے صوفیاء نے اس کو فنا سے تعبیر کیا ہے ، لیکن سچ یہ ہے کہ یہ شخصیت یا خودی کا کمال ہے ، اسے فنا نہیں کہنا چاہیے - اور انسانی حیات کی یہی کیفیت حیات بعد الموت کی تیاری ہے - لیکن آپ اس نکتے کو مجھ سے بہتر جانتے ہیں —— کامل انسان تمام عالم کے لیے رحمت ہے ، بہ الفاظِ دیگر یوں کہیے کہ کامل انسان تعلقات سے بالاتر ہے -

۳۵۶

۲۷ اکتوبر ۱۹۲۰ء —— منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، ص ۶۹

یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ نے ''تاریخِ حریتِ اسلام'' بھی لکھی ہے - یہ کتاب لاجواب ہوگی اور مسلمانوں کے لیے تازیانے کا کام دے گی -

۳۵۷

۲۸ اکتوبر ۱۹۲۰ء ـــــ خان محمد نیاز الدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۳۵

علی گڑھ سے ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی ۔ اسلامیہ کالج میں بھی وہی حالات پیدا ہو چلے تھے مگر طلباء کو چھٹی دے دی ۔ اور الحاق کے بارے میں خود ان کی رائے میں بھی تبدیلی ہو رہی ہے ۔ قرآن کے احکام اس بارے میں صاف اور واضح ہیں لیکن بعض مشہور علماء فتویٰ دیتے ہوئے خائف ہیں ۔ اخباروں میں انھوں نے شائع کیا ہے کہ اقبال نے قومی آزاد یونیورسٹی سے متعلق مدد دینے کا وعدہ کیا ہے ۔ اس خیال سے کہ علی گڑھ میں اس بیان سے لوگ دھوکا نہ کھائیں ، میں نے ایک تار آنریری سیکریٹری کو دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے جو اخباروں میں شائع ہوئی ہے ۔

۳۵۸

۷ نومبر ۱۹۲۰ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۶۶ - ۱۶۷

شیخ نصیر الدین کے کتب خانے سے طالب آملی کے دیوان کا ایک قدیم خوش خط نسخہ نکلا ہے ۔ اس کے علاوہ شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی کا مشہور قصیدہ ''حالت روزگار می بینم'' پروفیسر براؤن کی ''تاریخ ادبیات فارسی'' کی تیسری جلد میں ، جو حال میں انگلستان سے چھپ کر آئی ہے ، شائع ہوا ہے ۔ یہ بھی دیکھنے کے قابل ہے ۔ اس کے بہت سے اشعار قابلِ غور اور حیرت انگیز ہیں ۔ آپ آتے تو ان اشعار کی باریکیوں پر گفتگو ہوتی ۔

۳۵۹

۱۵ نومبر ۱۹۲۰ء ـــــ مدیرِ روزنامہ ''زمیندار'' لاہور

زمیندار ، ۱۸ نومبر ۱۹۲۰ء ، صفحات ۱ - ۲

(اقبال اور انجمنِ حمایتِ اسلام ، صفحات ۹۸ - ۱۰۳)

آج کے ''زمیندار'' میں جنرل کونسل انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ منعقدہ ۱۴ نومبر ۱۹۲۰ء کی کارروائی پر آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس میں ایک آدھ فروگزاشت ہو گئی ہے ، جس کا ازالہ عام مسلمانوں کی آگاہی کے لیے ضروری ہے ۔ اراکینِ کونسل کے سامنے تین تجویزیں تھیں :

(۱) اسلامیہ کالج کا الحاق پنجاب یونی ورسٹی سے جاری رکھا جائے ۔ محرّک میاں فضل حسین صاحب سیکریٹری کالج ، مؤید مولوی فضل الدین صاحب وائس پریذیڈنٹ انجمن ۔

(۲) انجمنِ حمایتِ اسلام لاہور اپنے طور پر علمائے پنجاب و ہندوستان کی ایک کانفرنس طلب کرے جس میں حالاتِ حاضرہ سے واقف کار لوگ بطور مشیر کام کریں تا کہ حضرات علماء مسائلِ متنازعہ فیہ کے ہر پہلو پر پوری بحث و تمحیص کے بعد نتائج پر پہنچیں ۔

(۳) جمعیت علماء کا اجلاس دہلی میں عنقریب ہونے والا ہے ۔ ان کے فتوے کا انتظار کیا جائے ۔ میاں صاحب کی تجویز کے فوراً بعد دوسری اور تیسری تجاویز پیش کر دی گئیں اور بحث انھی تجاویز پر ہوتی رہی ۔ بہرحال تجویز اول پر

ووٹ لیے گئے جن کا نتیجہ یہ ہے کہ کثرتِ آراء میاں فضل حسین کی تجویز کے حق میں تھی۔ ۱۲ ممبروں نے، جن میں مولوی عبدالقادر صاحب قصوری، حاجی شمس الدین صاحب اور خاکسار شامل تھے، ووٹ دینے سے اس بنا پر انکار کیا کہ ان ممبروں کی رائے میں معاملۂ زیر بحث کا ایک نہایت اہم مذہبی پہلو ہے جس کا فیصلہ علماء سے استفسار کیے بغیر ایک ایسی انجمن کے لیے ناممکن ہے جو انجمن حمایت اسلام کے نام سے موسوم ہو۔ میری رائے ناقص میں اس سوال کے مذہبی پہلو کو نظرانداز کر دینے سے اراکینِ کونسل نے خود انجمن کے لیے زندگی اور موت کا سوال پیدا کر دیا ہے۔

۳۶۰

۲۲ نومبر ۱۹۲۰ء ـــــ حکیم سید رُحمت اللہ شاہ

خطوطِ اقبال، مرتبہ رفیع الدین ہاشمی، ص ۱۳۸

آپ کا نوازش نامہ مل گیا ہے، جس کے لیے سراپا سپاس ہوں:

گمان مبر کہ بہ پایاں رسید کارِ مغاں
ہزار بادۂ ناخوردہ در رگِ تاک است

۳۶۱

۲ دسمبر ۱۹۲۰ء ـــــ خان محمد نیازالدین خان

مکاتیبِ اقبال، ص ۳۶

انجمن (حمایت اسلام) کی سیکریٹری شپ سے میں نے استعفا ضرور

دیا تھا مگر کام اب تک کر رہا ہوں ۔ امید کہ عوام کی حالتِ جنوں اب زیادہ دیر تک نہ رہے گی ۔ اگر عدمِ تعاون کو شرعی فرض بھی تسلیم کر لیا جائے تو طریقِ کار میرے نزدیک شریعتِ اسلامیہ کی سپرٹ کے مخالف ہے ۔ ''زمیندار'' میں آپ نے میرا مضمون ملاحظہ کیا ہوگا ۔

۳۶۲

۲۳ دسمبر ۱۹۲۰ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۱۳

''سیرۃ عائشہ'' کے لیے شکریہ ۔ یہ ہدیۂ سلیمانی نہیں ، سرمۂ سلیمانی ہے ۔ اس کتاب کو پڑھنے سے میرے علم میں بہت مفید اضافہ ہوا ہے ۔ تعجب ہے کہ ''حمیرا'' والی سب احادیث موضوعات میں ہیں ۔

۳۶۳

۲۳ دسمبر ۱۹۲۰ء —— ضیاء الدین برنی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۳۵ - ۱۳۶

میں مجموعہ مرتّب کر رہا ہوں ۔ کچھ نظموں کی نظرثانی کا کام باقی ہے ۔

۳۶۴

۱۰ جنوری ۱۹۲۱ء (انگریزی) ـــــ شیخ اعجاز احمد

خطوطِ اقبال ، مرتبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۴۳

نظموں کے سلسلے میں بعض وجوہ کی بنا پر میں تمھارے دوست کی درخواست سے متفق نہیں ۔ تفصیلی وجوہ کا ذکر یہاں غیر ضروری ہے ، تاہم سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ میں پہلے ہی اپنی نظموں کا ایک مجموعہ اشاعت کے لیے مرتب کر رہا ہوں ۔ (یہ وہی مجموعہ ہے جو ۱۹۲۴ء میں "بانگِ درا" کے نام سے شائع ہوا) ۔

۳۶۵

۲۱ جنوری ۱۹۲۱ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۳۶ - ۳۷

آپ مارچ میں لاہور آنے کا قصد رکھتے ہیں ۔ آپ سے مل کر مسرت ہوگی ۔ صرف "اسرار خودی" کا ترجمہ انگریزی میں ہوا ہے ۔ نکلسن نے جو دیباچہ لکھا ہے ، وہ پڑھنے کے قابل ہے ۔ یورپ کے پڑھے لکھے آدمیوں میں امید نہیں کہ یہ کتاب مقبول ہو ، کیونکہ زندگی کے اعتبار سے وہ ممالک خود پیری کی منزل تک پہنچنے کو ہیں ۔ نوجوان ملکوں پر اس کا اثر یقینی ہے ، یا ایسی اقوام پر جن کو خدا تعالیٰ نئی زندگی عطا کرے ۔ کبوتر اب کے بہت سے شاہین نے ضائع کر دیے ۔ آپ کے کبوتر ، سوائے ایک دو کے ، سب محفوظ ہیں ۔

۳۶۶

— ۱۹۲۱ء —— عبدالعلی شوق سندیلوی

اصلاحِ سخن (۱۹۲۶ء)

آپ کی غزل بہت اچھی ہے ۔ زبان کی اصلاح تو میں کیا کروں گا ، خیالات ماشاء اللہ خوب ہیں :

اے قافلۂ یاس گزر دل میں نہ کر
پامال نہ کر گورِ غریبانِ تمنّا

اس شعر کا پہلا مصرع پڑھ نہیں سکا ۔

۳۶۷

۱۳ مارچ ۱۹۲۱ء —— منشی محمد الدین فوق

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۷۰ - ۲۷۱

دلیری اور بے باکی سے اعلانِ حق کرنا مسلمانوں کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو تھا ۔ مگر افسوس کہ عصرِ حاضر کے عام مسلمان تو تاریخِ اسلامی سے بے بہرہ ہیں ، اچھے اچھے تعلیم یافتہ بھی موٹے موٹے واقعات سے بے خبر ہیں ۔ ان حالات میں فوق صاحب کی تصنیف (حریّتِ اسلام) پنجاب کے اسلامی لٹریچر میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے ۔ اس زمانے میں ، جب کہ جمہوریت کی روح ہندوستان میں نشو و نما پا رہی ہے ، دیگر اہلِ ملک کے لیے بھی یہ کتاب سبق آموز ہوگی ۔

۳٦۸

۲۴ مارچ ۱۹۲۱ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۷۰ - ۱۷۱

کل سردار امراؤ سنگھ صاحب آئے تھے ۔ آج شملہ جائیں گے ۔ آپ کو بہت بہت سلام کہتے تھے اور شہزادی دلیپ سنگھ تو آپ کو دیکھنے کی مشتاق ہی رہیں ۔ آنھوں نے پیغام بھی بھیجا تھا ۔ میں نے جواباً لکھ بھیجا تھا کہ گرامی صاحب ہوشیار پور تشریف لے گئے ۔

الہامی غزل ابھی ختم نہیں ہوئی ۔ ''نمازے'' والا شعر اس طرح پر لکھنے کا حکم ہوا ہے :

ره دیر تختهٔ گل ز جبین سجده ریزم
که نیاز من نه گنجد به دو رکعتِ نمازے

ایک اَور شعر بھی القا ہوا مگر یہ ابھی خراد پر ہے :

همه ذره هائے عالم به طواف خویش گردد
خرد ایں دو حرف گوید بحکایتِ درازے

علومِ جدیدہ نے بڑی تحقیق و تدقیق کے بعد یہ معلوم کیا ہے کہ ذراتِ عالم اپنے محور پر حرکت کر رہے ہیں ۔ پہلے مصرعے میں 'عالم' کھٹکتا ہے (بعد میں اقبال نے اس شعر کو غزل سے خارج کر دیا) ۔

۳۶۹

۳۱ مارچ ۱۹۲۱ء ـــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۷۴

میں نے سنا ہے کہ آپ کو مجھ پر بدظنی ہوئی ہے کہ میں نے آپ کے بعض خطوط عملاً آپ تک نہیں پہنچائے ۔ افسوس ہے کہ گرامی کے بے لوث قلب میں ایسے خیالات کی بھی گنجائش ہے ! میں ایسا کرنے کو گناہِ عظیم جانتا ہوں ۔

ظہوری کے شعر میں جو تصرّف آپ نے کیا ، لاجواب ہے ۔ گرامی کے تصرّف کا صلہ دست بوسی ہی تھا ۔ البتہ عرفی کے عتاب کو میں حق بجانب سمجھتا ہوں ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ عرفی کا پہلا مصرع اس قابل ہے کہ اس میں تصرّف کیا جائے اور لفظ ''دراز'' شعر کو زندہ کرنے کے لیے ضروری ہے مگر بحیثیتِ مجموعی آپ کا مصرع ''براہِ تست مرا رشتۂ امید دراز'' کھٹکتا ہے ۔ بھلا اگر یوں لکھیے تو کیسا ہو :

ز فیضِ مژدۂ لطفِ تو روزِ عیش دراز
بہ عہدِ وعدۂ وصلِ تو عمرِ غم کوتاہ

۳۷۰

۲۳ اپریل ۱۹۲۱ء ـــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۳۷ - ۳۸

میں نواب ارشاد علی خاں صاحب کے مقدمے کے لیے شملہ گیا تھا ۔ وہاں سے دس روز کے بعد واپس آیا ۔ ہاں شیخ عبدالقادر صاحب

جج ہوگئے ۔ مولانا اکبر کی تنقید میں نے بھی دیکھی ہے ۔ ہمدمِ دیرینہ ہیں ، اس واسطے مجھے یاد کر لیتے ہیں ۔

۳۷۱

۱۷ جون ۱۹۲۱ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۳۸

"فتح نامۂ تیموری" کا مجھے علم نہیں ۔ تیموری تزک مشہور ہے جس کی نسبت بعض مورخین کو شک ہے کہ تیمور کی نہیں ۔ ابنِ عرب شاہ نے تیموری تاریخ لکھی ہے جس میں مصنف نے دل کھول کر گالیاں دی ہیں ۔ تزکِ تیموری کا اردو ترجمہ مولوی انشاء اللہ خاں ایڈیٹر "وطن" نے کیا تھا ۔ تزک پڑھنے کا شوق ہو تو "تزکِ بابری" بہترین کتاب ہے ۔

۳۷۲

۱۸ جون ۱۹۲۱ء ـــــ ماسٹر طالع محمد ، جلال پور جٹاں ، ضلع گجرات

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۲۶ - ۲۲۷

(ماسٹر صاحب نے چند الفاظ کی فہرست دے کر دریافت فرمایا کہ ان کا درست تلفظ کیا ہے ؟ مثلاً عربی میں شفقت ہے لیکن اردو میں آ کر شفْقت ہو جاتا ہے ۔ کیا اصل زبان کے تلفظ کو صحیح تصور کیا جائے یا وہ تلفظ صحیح ہے جو اہلِ زبان استعمال کرتے ہیں ؟ اقبال نے جواب دیا) : جس قسم کی تحقیقِ زبان آپ کو مطلوب ہے ، افسوس کہ میں اس میں آپ کی کوئی امداد نہیں کر سکتا ۔ اس بارے

میں آپ مرزا یاس عظیم آبادی ایڈیٹر ''کار امروز'' لکھنؤ اور مرزا عزیز لکھنوی سے خط و کتابت کریں ۔

۳۷۳

— ۱۹۲۱ء —— نور الٰہی محمد عمر

جانِ ظرافت ، حصہ دوم ، ص ۱۰۱ (ڈراما روح سیاست و جان ظرافت)

''روحِ سیاست'' میں صدرِ جمہوریۂ امریکائی ابراہام لنکن کی نتیجہ خیز زندگی کے واقعات نہایت موثر و دلآویز پیرائے میں بیان کیے گئے ہیں ۔ مجھے تشفی ہے کہ ہندوستان کی موجودہ سیاست و بیداری کے دوران میں یہ ڈراما نہایت مفید ہوگا ۔ ہندی سٹیج کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ایسے مطالب عوام کے سامنے لائے جائیں ، اور اردو لٹریچر میں یہ ڈراما نہایت مفید اضافہ ہے ۔ سب کو اس سے مستفید ہونا چاہیے ۔

۳۷۴

۱۱ جولائی ۱۹۲۱ء —— منشی سراج الدین ، افسر مال کشمیر

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۶۰ - ۱۶۱

آپ سے رخصت ہو کر پانچ بجے شام راولپنڈی پہنچ گئے ۔ ۶ بجے شام کی ٹرین بھی مل گئی ۔ آپ کی مستعدی ، خدمت گزاری اور مہمان نوازی کی تعریف کرتے کرتے منزل ختم ہو گئی ۔ سیٹھ کریم بخش صاحب کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ جج صاحب بہادر رخصت سے واپس آ کر حکم سنائیں گے ۔ بہرحال اللہ پر بھروسا رکھنا چاہیے ۔

سیٹھ صاحب اور بڑے شیخ صاحب سے کہیے کہ درود شریف پڑھنے سے غفلت نہ کریں۔ اس زمانے کے مسلمانوں کے لیے یہ بات خاص کر حلّالِ مشکلات ہے۔

۳۷۵

۱۴ جولائی ۱۹۲۱ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال، صفحات ۱۷۵ - ۱۷۶

کل ''زمیندار'' میں آپ کی غزل دیکھی تو معلوم ہوا کہ آپ زندہ سلامت موجود ہیں۔ شیخ محمد اقبال (وکیل ہوشیارپور) کا خط میرے نام آیا تھا جس میں وہ ہوشیارپور آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ افسوس کہ گرمی بہت ہے ورنہ آپ کی زیارت کا ایک اَور موقع مل جاتا۔ اس کے علاوہ میں کشمیر سے بیمار واپس آیا۔ ٹانگ میں درد ہے، جس کی وجہ سے چلنے پھرنے میں بھی دقّت ہے۔ آج علاج شروع کیا ہے۔

۳۷۶

۲۰ جولائی ۱۹۲۱ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال، صفحات ۱۷۶ - ۱۷۷

خدا کے فضل سے اب قدرے آرام ہے، گو حرکت میں ابھی تک اشکال ہے۔ میری خبر کے لیے آپ آ چکے۔ اگر میں لاہور میں مرا اور آپ اُس وقت میاں میر میں ہوئے تو میں اپنے ورثا کو وصیت کر جاؤں گا کہ مولانا گرامی کو اطلاع نہ دی جائے تاکہ ان کو

سفر کی تکلیف نہ ہو - بیماری کے عالم میں کل رات یہ قطعہ خیال میں آ گیا - ملاحظہ فرمائیے مگر کسی کو سنائیے نہیں کہ اس کی اشاعت ممنوع ہے :

با نویسندۂ کردار چناں گفت شریف
اے کہ از خامۂ تو کارِ جزا را تاسیس
زاں کہ آں راندۂ درگاہ ز رہ برد مرا
ایں گناہے کہ ز من رفت بہ شیطاں بنویس
گفت ابلیس و چہ خوش گفت کہ تقصیرم چیست
رفتم از راہ ز تلبیسِ وزیرِ انگلیس

۳۷۷

۱۳ اگست ۱۹۲۱ء ـــــ منشی سراج الدین ، افسر مال کشمیر

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۶۱ - ۱۶۲

نقلِ فیصلہ مرسلہ سیٹھ کریم بخش صاحب مل گئی ہے اور میں نے فیصلہ بہ غور پڑھا ہے - ہائی کورٹ میں اس کی چارہ جوئی ہو سکتی ہے - مجھے افسوس ہے کہ چند ابتدائی غلطیوں کی وجہ سے اس مقدمے کا فیصلہ آپ کے حق میں نہ ہو سکا ، مگر خدا تعالٰی کی درگاہ سے مایوس نہ ہونا چاہیے -

۳۷۸

۳۰ اگست ۱۹۲۱ء ـــــ وحید احمد مسعود بدایونی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۲۷ - ۴۲۸

تبدیلِ ہوا کے لیے شملہ چلا گیا تھا ، مگر وہاں جاتے ہی طبیعت اَور بگڑ گئی ۔ چار پانچ روز کے بعد واپس آ گیا ۔ اب خدا کے فضل سے کسی قدر اچھا ہوں ۔ آپ کا حسنِ ظن میری نسبت بہت بڑھ گیا ہے ۔ مَیں نے جو کچھ لکھا ہے اس کی نسبت دنیائے شاعری سے کچھ بھی نہیں ۔ رہا یہ امر کہ موجودہ بیداری کا سہرا میرے سر پر ہے یا ہونا چاہیے ، اس کے متعلق کیا عرض کروں ۔ مقصود تو بیداری سے تھا ۔ اگر بیداریٔ ہندوستان کی تاریخ میں میرا نام تک بھی نہ آئے تو مجھے قطعاً اس کا ملال نہیں ، کیونکہ اس معاملے میں خدا کے فضل و کرم سے بالکل بےغرض ہوں ۔

۳۷۹

۷ ستمبر ۱۹۲۱ء ـــــ وحید احمد مسعود ، مدیرِ ''نقیب'' بدایوں

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۷۶ - ۱۷۷

اگر آپ کو مضمون لکھنے کی زحمت گوارا ہی کرنا ہے تو ایک رباعی حاضر کرتا ہوں ، اس پر لکھیے :

تو اے کودک منش خود را ادب کن
مسلماں زادہ ای ترکِ نسب کن
برنگِ احمر و خون و رگ و پوست
عرب نازد اگر ، ترکِ عرب کن

اس زمانے میں سب سے بڑا دشمن ، اسلام اور اسلامیوں کا ، نسلی امتیاز اور ملکی قومیت کا خیال ہے - پندرہ برس ہوئے جب میں یورپ میں تھا ، اس احساس نے میرے خیالات میں انقلابِ عظیم پیدا کر دیا -

۳۸۰

۱۶ ستمبر ۱۹۲۱ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۷۷ - ۱۷۸

اکبر (الٰہ آبادی) مرحوم بے نظیر آدمی تھے - وہ اپنے رنگ کے پہلے اور آخری شاعر تھے - مگر شاعری کو چھوڑ کر ان کا پایہ روحانیات میں کم بلند نہ تھا - اس بات کی خبر شاید ان کے عزیزوں کو بھی نہ تھی - یوں تو کئی سالوں سے ان کے وقت کا بیشتر حصہ قرآن پڑھنے میں گزرتا تھا اور ان کی زندگی میں رفیقِ اعلیٰ سے ملنے کے لیے ایک تڑپ تھی مگر گزشتہ دو سال سے تو وہ موت کے بہت متمنی تھے -

ایک انگریز مصنف لکھتا ہے کہ جوں جوں ہماری عمر بڑھتی ہے ، زندگی سے محبت زیادہ ہوتی جاتی ہے - اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ طویل العمری سے عروسِ حیات سے ہمارا اختلاط بڑھتا رہتا ہے اور اختلاط کا نتیجہ انس ہے - بہرحال وجہ خواہ کچھ بھی ہو ، میں نے تو یہ کلیہ صوفی اکبر مرحوم کی صورت میں صحیح نہ پایا - خدا ان کو غریقِ رحمت کرے - مسلمانانِ ہند کو اپنے اس نقصان کا شاید پورا پورا احساس نہیں ہے -

۳۸۱

۵ اکتوبر ۱۹۲۱ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۱۴

ستمبر کے ''معارف'' میں مسٹر ڈکنسن کے ریویو (اسرارِ خودی) کا ترجمہ شایع ہوا ہے ۔ میں اصل انگریزی دیکھنا چاہتا ہوں ۔ رسالہ ''نیشن'' ایک آدھ روز کے لیے بھیج دیجیے۔ کیا حکمائے صوفیۂ اسلام میں سے کسی نے زمان و مکان کی حقیقت پر بھی بحث کی ہے ؟

۳۸۲

۱۱ اکتوبر ۱۹۲۱ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۸۱ - ۱۸۳

سالِ گزشتہ نقرس نے بہت پریشان و مضمحل رکھا ۔ امسال اگست میں ایک مقدمے کے لیے کشمیر جانے کا اتفاق ہوا ۔ وہاں سے اسی مرض میں مبتلا ہو کر واپس آیا ۔ سرکار نے میرا ترجمہ ''گایتری'' پسند فرمایا ، میرے لیے یہ بات سرمایۂ فخر و امتیاز ہے ۔ افسوس کہ سنسکرت الفاظ کی موسیقیت اردو زبان میں منتقل نہیں ہو سکتی ۔ بہرحال غالباً اصل کا مفہوم اس میں آ گیا ہے ۔ زمانے نے مساعدت کی تو ''گیتا'' کا اردو ترجمہ کرنے کا قصد ہے ۔ فیضی ''گیتا'' کی روح سے نا آشنا رہا ۔ ناگپور میں ایک بزرگ مولانا تاج الدین نام ہیں ۔ حکیم اجمل خاں صاحب دہلوی سے اُن کی بڑی تعریف سنی ہے ۔ ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا قصد ہے ۔ دیکھیے کب لاہور کی زنجیروں سے خلاصی ملتی ہے ۔

۳۸۳

۱۳ اکتوبر ۱۹۲۱ء —— میر غلام بھیک نیرنگ

انوارِ اقبال ، ص ۲۴۳

والا نامہ ملا - بڑی خوشی سے وہ (پیرزادہ ابراہیم حنیف) مراسلت کریں - منورالدین کے مقدمے کی کل کچی پیشی تھی مگر ملتوی ہو گئی -

۳۸۴

— ۱۹۲۱ء —— نسیم بک ایجنسی ، دہلی

انوارِ اقبال ، ص ۳

''کلامِ طور میری نظر سے گزرا - بہت اچھا کلام ہے - طور مرحوم ایک ہونہار شاعر تھے مگر افسوس عمر نے وفا نہ کی - بہرحال جو کچھ انھوں نے لکھا بہت اچھا لکھا - کاش ان کو اپنے مجموعۂ کلام پر نظر ثانی کی مہلت مل سکتی -''

(شیخ غلام محمد طور سیالکوٹ کے رہنے والے تھے - ''کامریڈ'' اور ''ہمدرد'' میں بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر کام کیا - مرے کالج سیالکوٹ اور ایم - اے - او کالج علی گڑھ میں لیکچرار رہے - ''مخزن'' کی ادارت بھی کی) -

۳۸۵

۲۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء —— مہاراجہ کشن پرشاد۔

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۸۴ - ۱۸۵

نوازش نامہ مع سفرنامۂ ناگپور ملا ۔ میں نے اس چھوٹی سی کتاب کو بڑی مسرت سے پڑھا اور سرکار کی عقیدت سے دل کو ایک قسم کی روحانی بالیدگی ہوئی ۔ میرا قصد بھی ان (مولانا تاج الدین) کی خدمت میں حاضر ہونے کا ہے ۔ بعض وجوہ سے تجدیدِ بیعت کی ضرورت پیش آئی ہے ۔ سنتا ہوں کہ وہ مجذوب ہیں مگر آج کل زمانہ بھی مجاذیب کا ہے ۔ بہرحال اگر مقدر میں ہے تو ان سے مشکل کا حل ہوگا ۔ آج خواجہ سیّد حسن نظامی صاحب کو بھی خط لکھا ہے ۔ اگر وہ بھی ہم سفر ہو گئے تو مزید لطف رہے گا ۔ میں آج پیچش کی وجہ سے صاحبِ فراش ہوں ۔

۳۸۶

۲۸ نومبر ۱۹۲۱ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۱۵

کیا کتب خانۂ بانکی پور سے قلمی کتاب عاریۃً مل سکتی ہے ؟

۲۸۷

۸ دسمبر ۱۹۲۱ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۳۸ - ۳۹

میں اس شعر کا مطلب آپ کو نہ بتاؤں گا ۔ آپ دوسرا مصرع سمجھتے ہیں ۔ جس کو دوسرا مصرع آتا ہے ، اسے پہلا بھی آتا ہے ۔ اپنی طبیعت کو ٹٹولیے ، وہاں اس کا مطلب مل جائے گا ۔ پوری غزل ''مخزن'' کے گزشتہ نمبر میں شائع ہوئی تھی ۔ سردار امراؤ سنگھ شملہ بلا رہے ہیں ۔ اگر مولانا گرامی دسمبر میں لاہور آ جائیں تو میرے لیے لاہور کی سرد آب و ہوا میں تھوڑی سی حرارت پیدا ہو جائے گی ۔ ان کی خاطر شملہ کی صحبت ترک کر دوں گا ۔ ان کو یہ شعر سنائیے :

در دشتِ جنونِ من جبریل زبوں صیدے
یزداں بکمند آور اے ہمّتِ مردانہ

۳۸۸

۱۳ دسمبر ۱۹۲۱ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۳۹

کل آپ کے چھوٹے بھائی امیرالدین خاں لاہور میں تھے ۔ شعر کا مطلب ، جو آپ نے سمجھا ، ٹھیک ہے ۔ تختۂ گل کوئی محاورہ نہیں ۔ تختۂ گل ہی مراد ہے ۔ مقصود یہ ہے کہ جبینِ سجدہ ریز کی وجہ سے دیر کی راہ تختۂ گل بن گئی ہے ۔ فارسی والے سجدے کو پھول سے تشبیہ دیتے ہیں ۔

۳۸۹

۱۶ دسمبر ۱۹۲۱ء ـــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۳۹ - ۴۰

مولانا گرامی کب تک جالندھر کی سیر کریں گے ؟ وہاں رہنے کا کچھ فائدہ نہیں - یہاں کے لوگ ان کے مشتاق ہیں - ہمتِ مردانہ والی غزل کہیں لکھی رکھی ہے ، کاغذ مل گیا تو نقل کر کے بھیج دوں گا - آپ کی خاطر میں نے ''بدو رکعتِ نمازے'' کا مصرعِ اوّل بدل دیا - اب وہ مصرع یوں ہے :

گہے بندۂ بتانم ، گہے زائرِ مغانم
کہ نیازِ من نگنجد . . . . (الخ)
(بدو رکعتِ نمازے)

۳۹۰

۲۵ دسمبر ۱۹۲۱ء ـــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۷۹

غزل مرسلِ خدمت ہے - میں نے وہ غزل (میاں) بشیر (احمد مدیرِ ''ہمایوں)'' کو اسی لیے نہیں دی تھی کہ شائع ہونے کے بعد کوئی اس پر اعتراض نہ کردے - اس واسطے بعض باتوں کی طرف توجہ دلائی - اگر آپ کو مجھ سے اتفاق نہ ہو تو اسی طرح رہنے دیجیے کیونکہ آپ کا مذاق زیادہ معتبر ہے - مقطع کی نسبت تو میں آپ کو بشارت

دیتا ہوں کہ بارگاہِ نبوی میں مقبول ہوا ۔ بھلا یہ شعر کیسا ہے :

نہالِ ترک ز برقِ فرنگ بار آورد
ظہورِ مصطفوی را بہانہ بولہبی است

۳۹۱

۲۹ دسمبر ۱۹۲۱ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۸۰ - ۱۸۱

واہ ! کیا خوب کہی کہ غزل ٹھیک کرکے کیوں نہ بھیج دی ! کل کو یہ کہو گے کہ خاکم بہ دہن مولانا نظامی کے ''سکندر نامے'' کی اصلاح کرکے بھیج دو ۔ کہیے لاہور آنے کا قصد بھی ہے یا نہیں ۔ آخر یہاں کے لوگ بھی آپ پر حق رکھتے ہیں اور اشتیاق میں کسی سے کم نہیں ۔ آپ نے اس مصرع کے متعلق کچھ نہ لکھا کہ کیا رائے ہے :

''بندگی با ہمہ جبروت خدائی مفروش''

(پیامِ مشرق ، ص ۱۵۷)

۳۹۲

۳۰ دسمبر ۱۹۲۱ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۸۳

کل ایک عریضہ لکھ چکا ہوں ۔ آپ کی رباعی کی داد دینا

بھول گیا تھا :

با خود در بے خودی رسیدن سہل است
بے خود در خود رسی حضوری این است

سبحان اللہ ! ایک نہایت طویل و عریض مضمون کو آپ نے ایک مصرع میں نظم کر دیا ہے - سلطان ابوالخیر کی روح بھی تڑپ اٹھی ہوگی -

کل ایک غزل کے چند اشعار آپ کی خدمت میں لکھے تھے - ان میں ایک شعر یہ تھا :

زمن نوائے بلندے مجو کہ در چمنم
ہنوز زمزمہ پست است و خندہ زیرلبی است

گزشتہ رات چارپائی پر لیٹا تو طبیعت پھر اس شعر کی طرف عود کر آئی - اس ہیولٰی سے یہ صورت پیدا ہوئی :

غزل بہ زمزمہ خواں ، پردہ پست تر گرداں
ہنوز نالۂ مرغاں نوائے زیرلبی است

۳۹۳

۴ جنوری ۱۹۲۲ء —— میر غلام بھیک نیرنگ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۰۶

میں آپ کو اس اعزاز (’سر‘ کا خطاب ملنے) کی خود اطلاع دیتا مگر جس دنیا کے میں اور آپ رہنے والے ہیں اس دنیا میں اس قسم کے واقعات احساس سے فروتر ہیں - رہا وہ خطرہ جس کا آپ کے قلب کو احساس ہوا ہے ، سو قسم ہے خدائے ذوالجلال کی ! دنیا کی

کوئی قوت مجھے حق کہنے سے باز نہیں رکھ سکتی ۔ اقبال کی زندگی مومنانہ نہیں لیکن اس کا دل مومن ہے ۔

۳۹۴

۵ جنوری ۱۹۲۲ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۸۴ - ۱۸۶

مجھے تو آپ کے اس شعر نے تڑپا دیا :

کتابِ عقل ورق در ورق فروخواندیم
تمام حیلہ فروشی و مدعا طلبی است

مضمون میرے حسبِ حال تھا ۔ تمام عمر کتابوں کی ورق گردانی میں گزری اور آخر یہ معلوم ہوا کہ کتاب حیلہ فروشی اور مدعا طلبی کے سوا کچھ نہیں ۔ عقل اس سے بڑھتی ہے مگر دل روشن نہیں ہوتا ۔ آپ کا شعر پڑھتے ہی میری آنکھوں سے اس زور کے ساتھ آنسو امڈے کہ ضبط نہ ہو سکا ۔

۳۹۵

۶ جنوری ۱۹۲۲ء ـــــ مولانا عبدالماجد دریابادی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۳۳

آپ کے مختصر الفاظ نے اس موقع پر میرے جذبات کی صحیح ترجمانی کی ہے ۔ حالات مختلف ہوتے تو میرا طریقِ عمل بھی اس بارے میں مختلف ہوتا لیکن یہ بات دنیا کو عنقریب معلوم ہو جائے گی کہ اقبال کلمۂ حق کہنے سے باز نہیں رہ سکتا ۔ ہاں کھلی کھلی جنگ اس کی فطرت کے خلاف ہے ۔

۳۹۶

۶ جنوری ۱۹۲۲ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۸۶ - ۱۸۷

علی بخش کو ہوشیار پور جانے کی ضرورت پیدا ہو گئی ہے - وہ آج جانے کو تھا مگر میں نے اسے اس خیال سے روک لیا ہے کہ شاید آپ اس کے ہمراہ آنے کا فیصلہ کر لیں - اگر آپ آئیں تو میں اسے جالندھر ٹھہرنے اور آپ کے لانے کے متعلق ضروری ہدایات دے کر یہاں سے چلنے کی اجازت دوں -

۳۹۷

۶ جنوری ۱۹۲۲ء ـــــ شیخ عطاء اللہ

انوارِ اقبال ، ص ۱۸۸

اگرچہ نمائشی چیزوں سے دل گریز کرتا ہے اور میرے قلب کی کیفیت یہ ہے کہ :

دلم بہ ہیچ تسلی نمی شود حاذق
بہار دیدم و گل دیدم و خزاں دیدم

بوجہ تعلقاتِ دیرینہ کے آپ کے خط نے مجھے خاص طور پر متاثر کیا - حضرت قبلہ گاہی کی خدمت میں آپ کی مبارک باد پہنچا دوں گا -

۳۹۸

۷ جنوری ۱۹۲۲ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۸۷

آپ نے سن لیا ہوگا کہ امسال اقبال خلافِ توقع خطاب یافتہ ہوگیا ۔ اس اعزاز کی اطلاع میں آپ کو خود دیتا مگر جس دنیا کے میں اور آپ رہنے والے ہیں وہاں اس قسم کے واقعات احساسِ انسانی سے بہت نیچے ہیں :

نہ من بر مرکبِ ختلی سوارم
نہ از وابستگانِ شہریارم
مرا اے ہم‌نفس دولت ہمیں بس
چو کاوم سینہ را لعلے برآرم

(یہ رباعی ''پیام مشرق'' میں شامل ہو چکی ہے مگر اس کے تیسرے مصرع میں ''ہم نفس'' کی جگہ ''ہمنشیں'' کر دیا گیا ہے - ص ۵۶) -

۳۹۹

۱۰ جنوری ۱۹۲۲ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۸۸

علی بخش آج صبح (۱۰ جنوری ۲۲ء ، منگل) ہوشیار پور روانہ ہوگیا ۔ چونکہ نواب صاحب (نواب ذوالفقار علی خاں) کا تقاضا ہے کہ آپ لاہور میں ان کے دہلی جانے سے پہلے تشریف لائیں ، اس واسطے میں نے اسے تاکید کر دی ہے کہ وہ ہوشیار پور صرف ایک روز ٹھہرے ۔ لہٰذا علی بخش ۱۱ جنوری یعنی بدھ کی صبح کو آپ

کی خدمت میں پہنچ جائے گا - ۱۲ جنوری یعنی جمعرات کے روز آپ وہاں سے سوار ہو جائیں - یہ کارڈ اس واسطے لکھا ہے کہ شاعر کی نازک طبیعت پر سفر کی فوری تیاری ناگوار نہ گزرے -

۴۰۰

۱۱ جنوری ۱۹۲۲ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۱۸۹

غزل آپ کی خوب رہی :

(دلیلِ عفوِ گناہم سبب نمی خواهد)

''عنایتِ ازلی پردہ دارِ بے‌سببی ست''

نظیری کے مصرع سے بڑھ گیا (عنایتِ ازلی را بہانہ بے سببی ست) - لفظ ''پردہ دار'' نے مصرع کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا اور شعر میں درد پیدا کر دیا - علی بخش حاضر ہوتا ہے - میں پہلے ایک کارڈ لکھ چکا ہوں - آپ اتنے عرصے میں خضاب کر لیں ، ورنہ لاہور میں آ کر کر لیجیے گا کہ میں نے مہندی اور وسمہ آپ کے لیے منگوا رکھا ہے -

۴۰۱

۱۴ جنوری ۱۹۲۲ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۴۰

نبی کریم ﷺ کی زیارت مبارک ہو - اس زمانے میں یہ بڑی سعادت کی بات ہے - دوسری رؤیا کا بھی مفہوم یہی ہے - قرآن

کثرت سے پڑھنا چاہیے تاکہ قلب مہدی نسبت پیدا کرے ۔ میرا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ زندہ ہیں اور اس زمانے کے لوگ بھی ان کی صحبت سے اسی طرح مستفیض ہو سکتے ہیں جس طرح صحابہ ہوا کرتے تھے ۔ مولانا گرامی لاہور میں تشریف رکھتے ہیں ۔ کبوتر موجود ہیں مگر مشکلوں سے بچے پالتے ہیں ۔ بڑی دیر کے بعد ایک جوڑے نے بچوں کی پرورش کی ہے ۔

۴۰۲

۲۵ جنوری ۱۹۲۲ء ـــــ خان محمد نیاز الدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۴۱

مولانا گرامی چند روز رہ کر واپس تشریف لے گئے ۔ چند روز ان کی صحبت میں اچھے گزر گئے ۔ ''زندگی'' سے مراد زندگی بجسد عنصری نہیں ۔ حضرتِ صدیق رضؓ نے قرآن کی آیت پڑھی تھی ۔ قد خلت من قبلہ الرسل اور یہ حق ہے ۔ مولوی گرامی کا یہ شعر نہیں بھولتا :

کتابِ عقل ورق در ورق فرو خواندم
تمام حیلہ فروشی و مدعا طلبی است

۴۰۳

۲۵ جنوری ۱۹۲۲ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۹۰ - ۱۹۱

رخصت ہوتے وقت میں نے دو شعر آپ کو سنائے تھے ۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد کچھ اَور شعر اس غزل پر ہو گئے ، وہ

بھی عرض کرتا ہوں :

گماں مبر کہ سرشتند در ازل گلِ ما
کہ ما ہنوز خیالیم در ضمیرِ وجود

(یہ چھ شعر ''پیامِ مشرق'' کے صفحات ۱۶۷ - ۱۶۸ پر دیکھے جا سکتے ہیں) -

شاید کچھ اَور بھی ہو جائیں - آپ یہاں تھے تو تحریک تھی - آپ کے چلے جانے کے بعد وہ تحریکِ غزل خوانی بھی افسردہ ہو کر مر گئی - اقبال آپ کا پیر نہیں ، گرامی پیرِ اقبال ہے -

۴۰۴

۳۰ جنوری ۱۹۲۲ء —— پروفیسر محمد اکبر منیر

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۱۶۰ - ۱۶۲

میری صحت کچھ عرصے سے خراب ہے - ''عصرِ آزادی'' میں آپ کی دونوں نظمیں دلآویز ہیں - مُلا صدرالدین شیرازی کی تفسیرِ قرآن کے لیے ممنون ہوں - عرصے سے میرا ارادہ ایک انٹرنس کورس فارسی ترتیب دینے کا ہے - جدید فارسی نظم و نثر کے کچھ عمدہ اور آسان نمونے مل جائیں تو یہاں کے طلباء کے لیے نہایت مفید ہوگا - یہاں عدمِ تعاون روز افزوں ہے اور گورنمنٹ تشدد پر آمادہ ہے -

۴۰۵

۳ فروری ۱۹۲۲ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۸۵ - ۱۸۶

یہاں بھی شہزادۂ عالی مقام کی آمد آمد ہے - فروری کے آخر

میں لاہور میں جلوہ افروز ہوں گے ۔ ان کے استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہیں ۔ چند روز ہوئے مولانا گرامی لاہور آئے ہوئے تھے ۔ ان سے چند روز صحبت رہی اور شعر و شاعری کا خوب چرچا رہا ۔ آپ کا تذکرہ بھی متعدد دفعہ ہوا ۔ مولانا شاہ تاج الدین کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا ۔ البتہ پیغام مراقبے کے ذریعے سے بھیجا ہے مگر اقبال کے ٹیلی‌فون کی مشین ناقص ہے ، دیکھیں پیغام وہاں پہنچا بھی ہے یا نہیں ۔ مجھے یہ سن کر مسرت ہوئی کہ حضورِ نظام آپ کے ہاں تشریف لائے ہیں :

قدرِ گوہر شاہ داند یا بداند جوہری

شاید کچھ عرصے کے لیے مجھے ہندوستان سے باہر جانا پڑے ۔ مفصّل پھر عرض کروں گا ۔

۴۰۶

۶ فروری ۱۹۲۲ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۹۲ - ۱۹۳

بڑے آدمیوں سے کام لینے کے دو طریق ہیں : اوّل یہ کہ جب نواب صاحب (ذوالفقار علی خاں) اور شاہ صاحب (سیّد صفدر علی شاہ) کے افسر لاہور میں ہوں تو آپ خود مع شاہ صاحب یہاں تشریف لے آئیں اور اپنی موجودگی میں نواب صاحب کو افسر مذکور کے پاس بھیجیں ۔ اس کام میں مَیں بھی آپ کے ساتھ ہوں گا ۔ دوم یہ کہ آپ نواب صاحب کو بذریعہ خطوط یاددہانی کراتے رہیں ۔ مگر جہاں تک مجھ کو تجربہ ہے ، مقدم الذکر طریقہ ہی درست ہے ۔ آپ کی

موجودگی شاید آپ کے شعر سے بھی زیادہ موثر ہو ۔ دنیا کے معاملات میں شاعر کا وجود اس کے کلام سے زیادہ ضروری ہے ۔ شاید مجھے کچھ عرصے کے لیے ہندوستان سے باہر کا سفر کرنا پڑے ۔

۴۰۷

۹ فروری ۱۹۲۲ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۹۴ - ۱۹۵

مہربانی کر کے غزل کے تمام اشعار پر اعتراض لکھیے تاکہ میں پورے طور پر مستفید ہو سکوں ۔ مجھے تعریف سے اس قدر خوشی نہیں ہوتی جس قدر اعتراض سے ، کیونکہ اعتراض اور تنقید سے علم میں اضافہ ہوتا ہے ۔ گرامی کا جسم جہان سے رخصت ہو سکتا ہے مگر گرامی اسی جہان میں رہے گا ۔ وہ ایک زندہ ہستی ہے ، اسے فنا نہیں ۔ گرامی جہانگیری بہار کا آخری پھول ہے جو ذرا دیر کے بعد شاخ سے پھوٹا ۔ افسوس کہ آج خانخاناں نہ ہوئے کہ ان کو معلوم ہوتا ، خاکِ پنجاب بھی شیراز و نیشاپور سے کسی طرح کم نہیں ۔

ترکوں کے ساتھ اتحادیوں کا جو عہد نامہ ہوا تھا ، اس کی رو سے مقاماتِ مقدسۂ فلسطین و شام کے لیے ایک کمیشن مقرر ہونے والی ہے جس کے ممبر مسلمان ، عیسائی و یہود ہوں گے ۔ گورنمنٹ نے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ آیا میں اس کمیشن کا ممبر بننا قبول کر سکتا ہوں ؟ اس کمیشن کے اجلاس مقامِ یوروشلم ہوں گے ۔ بعد کامل غور کے آج میں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ میں اس میں شریک نہیں ہو سکتا ۔

۴۰۸

۱۰ فروری ۱۹۲۲ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۹۶ - ۱۹۷

معلوم ہوا کہ آپ لاہور آنے کا قصد رکھتے ہیں اور اس کے لیے ۲۱ فروری مقرر فرمائی ہے ۔ اگر واقع میں آپ کا قصد لاہور کا ہو تو علی بخش کو جالندھر بھیج دوں کہ آپ کو لے آئے ۔ نواب صاحب (ذوالفقار علی خاں) آج دہلی جائیں گے اور دو چار روز کے بعد پھر تشریف واپس لائیں گے ۔ سردار امراؤ سنگھ آپ کو بہت یاد کرتے ہیں اور علاوہ ان کے شہزادی دلیپ سنگھ صاحبہ بھی جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کی پوتی ہیں ۔ پرسوں میں انھی کے پاس تھا اور وہیں چائے پی ۔

۴۰۹

۱۷ فروری ۱۹۲۲ء ـــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۱۹۸ - ۱۹۹

مولانا جامی کا شعر آپ نے خوب نکالا ۔ ''یک تلخے'' کے قیاس پر ''صد نالۂ شبگیرے'' بھی ہو سکتا ہے ۔ مگر پرانی زبان میں قیاس نہیں چل سکتا ، گو مجھے یقین ہے کہ یہ بھی صحیح ہو گا اور آپ کا ارشاد نقش کالحجر ہو گا ۔ (اگر فلسطین کے) سفر کا ارادہ مصمّم ہوگیا اور وہ تمام دقّتیں رفع ہو گئیں ، جو اس وقت حائل ہیں ، تو آپ سے ملنے کے لیے جالندھر بھی آؤں گا ۔

۴۱۰

۲۲ فروری ۱۹۲۲ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

صحیفہ ، اقبال نمبر ، صفحات ۱۸۶ - ۱۸۷

اگرچہ میرا ٹیلی فون خراب ہے اور اُدھر شانِ بے نیازی ہے ، تاہم جواب کی توقع ہے - مجھے یقین ہے کہ جواب پہنچے گا اور کیا عجب کہ آپ تک پہلے پہنچے - ہندوستان سے باہر سفر کرنے کے متعلق عرض ہے کہ عہد نامۂ سیورے کی رو سے ایک کمیشن مقرر ہوگی جو مقاماتِ مقدسہ کے متعلق تنازعات کا فیصلہ کرے گی - اس کمیشن کے دو ممبر مسلمان ہوں گے - گورنمنٹ نے مجھے مقرر کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر مالی مشکلات سے مجبور ہو کر مجھے یہ آفر نامنظور کرنی پڑی -

۴۱۱

۱۲ مارچ ۱۹۲۲ء ـــــ پیرزادہ غلام احمد مہجور

انوارِ اقبال ، صفحات ۷۰ - ۷۱

مجھے یہ معلوم کر کے کمال مسرت ہوئی کہ آپ تذکرۂ شعرائے کشمیر لکھنے والے ہیں - میں کئی سالوں سے اس کے لکھنے کی تحریک کر رہا ہوں مگر افسوس کسی نے ادھر توجہ نہ کی - آپ کے ارادوں میں اللہ تعالٰی برکت دے - (کشمیر کے لٹریچر کی تباہی کا شکوہ کرنے کے بعد) ہاں تذکرۂ شعرائے کشمیر لکھتے وقت مولانا شبلی کی ''شعرالعجم'' آپ کے پیشِ نظر رہنی چاہیے - محض حروفِ تہجی کی ترتیب سے شعرا کا حال لکھ دینا کافی نہ ہوگا - کام کی چیز یہ ہے کہ آپ

کشمیر میں فارسی شعرا کی تاریخ لکھیں ۔

۴۱۲

۱۸ مارچ ۱۹۲۲ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۴۱

پہلے کی نسبت اب کچھ افاقہ ہے ۔ اب کے اچھا ہو لوں تو انشاء اللہ سیرِ سحرگہی کا التزام کروں گا ۔ غزل نقل کرنے کی ہمت نہیں ۔ آپ لاہور تشریف لائیں گے تو نقل کرا دوں گا ۔

۴۱۳

۲۳ مارچ ۱۹۲۲ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۰۰ - ۲۰۱

میری حالت ابھی تک بدستور ہے ۔ چلنے پھرنے سے قاصر ہوں ۔ انگریزی دوا سے کوئی فائدہ نہیں ہوا ۔ آج سے حکیم اجمل خاں صاحب کی دوا شروع کی ہے جو کل دہلی سے آئی تھی ۔ آج پندرہ روز ہو گئے کہ مکان سے نیچے نہیں اتر سکا ، اور ابھی خدا جانے یہ قید کتنے روز باقی ہے ۔ آپ مستجاب الدعوات ہیں ۔ میرے لیے اوقاتِ خاص میں دعا فرمائیے ۔

۴۱۴

— ۱۹۲۲ء —— پروفیسر محمد اکبر منیر

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۱۶۲ - ۱۶۵

''اخبار استخر'' جس میں آپ کی نظم شائع ہوئی ، ملاحظہ سے گزرا ۔ آپ کی زبان صفائی میں بہت ترقی کر رہی ہے ۔ خیالات کے لیے طبیعت پر زور دینا چاہیے ۔ حکیم سنائی اور مولانا روم کو زیرِ نظر رکھنا چاہیے ۔ مولانا روم کے تو اسرار و حقائق زندۂ جاوید ہیں ۔ حکیم سنائی سے طرزِ ادا سیکھنا چاہیے کیونکہ مطالبِ عالیہ کے ادا کرنے میں ان سے بڑھ کر کسی نے قدم نہیں اٹھایا ۔ اس دفعہ مجھے دردِ نقرس (گوٹ) کی وجہ سے سخت تکلیف رہی ۔ کامل دو ماہ چارپائی سے اتر نہیں سکا ۔ اردو نظم ''خضرِ راہ'' جو میں نے حال میں لکھی ہے ، ارسالِ خدمت کروں گا ۔ گوئٹے کے دیوان کے جواب میں ''پیامِ مشرق'' میں نے لکھی ہے جو قریب الاختتام ہے ۔

۴۱۵

— ۱۹۲۲ء —— شیخ اعجاز احمد

روزگارِ فقیر ، صفحات ۱۸۴ - ۱۸۵

رزق انسان کا عمر و زید کے ہاتھ میں نہیں ، خدا کے ہاتھ میں ہے :

رزق از وے جُو ، مجو از زید و عمر
مستی از مے جُو ، مجو از بنگ و خمر

تمام معاملات کو اللہ کے سپرد کرنا چاہیے اور ہر قسم کی فکر دل سے

نکال دینی چاہیے - خدا کارساز ہے اور انسان کی فکر اس کے لیے باعثِ آزار ہے - بالفرض اگر تم کو اپنی موجودہ مہم میں کامیابی نہ ہوئی تو پھر کیا ؟ خدا تعالٰی رزق کا کوئی اَور سامان پیدا کر دے گا - اس میں بھی کوئی نہ کوئی حکمت ہے - غرض یہ ہے کہ انسان کو اپنی صحت و حالت کے مطابق اپنے فرائض ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرنی چاہیے اور نتائج خدا کے سپرد کر دینے چاہییں -

۴۱۶

۱۲ اپریل ۱۹۲۲ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۰۱ - ۲۰۲

میں ابھی تک علیل ہوں ، گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے - حکیم اجمل خاں صاحب نے دہلی سے دوا بھیجی تھی مگر اس سے بھی بہت کم فائدہ ہوا - کل گورداسپور سے ایک حکیم صاحب خود بخود تشریف لے آئے تھے - دوا دے گئے ہیں - اس سے فائدہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ جن اجزا سے یہ مرکب ہے ان میں سے ایک اخلاص بھی ہے جو ان حکیم صاحب کو خود بخود میرے مکان تک لے آیا - بہرحال خدا تعالٰی کے فضل کا منتظر ہوں -

کل بمبئی سے ایک عرب کا خط آیا ہے جو ''اسرارِ خودی'' کو عربی میں ترجمہ کرانا چاہتا ہے - میں نے اسے اجازت دے دی ہے -

۴۱۷

۱۲ اپریل ۱۹۲۲ء ـــــ ضیاءالدین برنی

انوارِ اقبال ، ص ۱۴۶

آپ نے جہاں آرا بیگم کی سوانح عمری بہت اچھی لکھی ہے - اس کی زندگی واقعی ایک نیک مسلم عورت کا نمونہ ہے -

۴۱۸

۱۲ اپریل ۱۹۲۲ء ـــــ مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی

انوارِ اقبال ، صفحات ۳۱۶ - ۳۱۷

آپ کو جب فرصت ہو تشریف لائیے - میں کہیں باہر جانے والا نہیں - ''کفر توڑ'' وغیرہ کی اشاعت کا راز اس بات میں ہے کہ عوام گالی گلوچ کو بہت پسند کرتے ہیں کہ یہ ان کی روزمرہ کی زندگی کا جزوِ اعظم ہے - متین طرزِ تحریر صرف خواص کو پسند ہوتا ہے -

۴۱۹

۱۷ اپریل ۱۹۲۲ء ـــــ مولانا عبدالماجد دریابادی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۳۴

مجھے آپ سے قلبی تعلق ہے ، اس واسطے ہمیشہ آپ کے خط سے مسرت ہوتی ہے - ''پیامِ مشرق'' اپریل کے آخر تک شائع ہو جائے گا -

میرے ایک سکھ دوست "اسرارِ خودی" کا "بھگوت گیتا" سے مقابلہ کر رہے ہیں ۔

مولانا کی کتاب "فیہ مافیہ" کو آپ خود ایڈٹ کریں ۔

۴۲۰

۲۰ اپریل ۱۹۲۲ء ـــ منشی سراج الدین ، افسر مال کشمیر

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۶۳ - ۱۶۴

افسوس کہ رحمان راہ (باشندۂ سری نگر جو قتل کے مقدمے میں ماخوذ تھا) کامل طور پر نہ بچا ، گو پھانسی سے بچ گیا ۔ اگر رحمان راہ کے وارثوں کا ارادہ اپیل کرنے کا مصمّم ہو تو میں بغیر کسی مزید فیس کے ان کی اپیل لکھ دوں گا ۔

۴۲۱

۲۰ اپریل ۱۹۲۲ء ـــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۱۶

متکلمین میں سے بعض نے علمِ مناظر و مرایا کے رو سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رؤیت ممکن ہے ۔ یہ بحث کہاں ملے گی ؟ مرزا غالب کے اس شعر کا مفہوم آپ کے نزدیک کیا ہے ؟

ہر کجا ہنگامۂ عالم بود
رحمۃٌ للعالمینی ہم بود

۴۲۲

۲۲ اپریل ۱۹۲۲ء ـــــ شفاعت اللہ خان

منیجر روزنامہ "زمیندار" لاہور

انوارِ اقبال ، ص ۱۹۸

چند شعر ابھی ڈاک میں ڈال چکا ہوں ۔ "اتحاد" کا آخری شعر یوں چھاپیے :

مندر سے تو بیزار تھا پہلے ہی سے بدری
مسجد سے نکلتا نہیں ، ضدی ہے مسیتا

(اقبال جو اشعار پہلے بھیج چکے تھے وہ یہ ہیں :

یہ آیۂ نو جیل سے نازل ہوئی مجھ پر
گیتا میں ہے قرآن تو قرآن میں گیتا
کیا خوب ہوئی آشتیِ شیخ و برہمن
اس جنگ میں آخر نہ یہ ہارا نہ وہ جیتا
یہ کفر سے آزاد ، وہ اسلام سے آزاد
مندرمیں نہ بدری ہے نہ مسجد میں مسیتا)

۴۲۳

ـ ۱۹۲۲ء ـــــ عبدالعلی شوق سندیلوی

اصلاحِ سخن (۱۹۲۶ء)

مجھے آپ کی غزل میں کوئی خامی نظر نہیں آئی ۔ اگر نظر آتی

تو کم از کم آپ کی توجہ ضرور دلاتا :

جز خواب نہیں وعدۂ باطل کی حقیقت
جز وہم نہیں موجۂ طوفانِ تمنّا

پرانا اور مبتذل مضمون ہے - آپ کے باقی اشعار میں تازگی پائی جاتی ہے -

۴۲۴

۲۴ اپریل ۱۹۲۲ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۰۳ - ۲۰۴

نوازش نامہ لاہور سے ہوتا ہوا آج مجھے لدھیانے میں ملا - میں چند روز سے یہاں ہوں - کل لاہور واپس جاؤں گا - باقی رہا دکن سے حکم آنا اور آپ کا وہاں جانا ، سو یہ ایک امر محال ہے - آپ کو خدا کا حکم بھی ہوشیار پور سے نہ ہلا سکے گا - اُردو نثر میں ایک کتاب لکھ رہا ہوں -

۴۲۵

۱۴ مئی ۱۹۲۲ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۲۰۴

افسوس ہے کہ سیّد صفدر علی شاہ صاحب کا کام نہ ہو سکا مگر نواب صاحب (ذوالفقار علی خاں) نے تو اپنا فرض پوری طرح ادا کیا - ان سے کوئی شکایت نہیں - اوّل تو معاملہ ہی ایسا تھا ، دوسرے ایسے لوگوں سے تھا جن سے مسلمانوں کو زمانۂ حال میں

کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکے گا ۔ کشمیر میں چودھری خوشی محمد (ناظر) کو لکھا تھا ، وہاں سے بھی مایوسی ہوئی ۔

۴۲۶

۱۵ مئی ۱۹۲۲ء ـــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۴۱ - ۴۲

میں امتحان کے پرچوں میں مصروف رہا ۔ سیّد صفدر علی شاہ صاحب کے ہم دست آپ کے لیے ایک کاپی ''خضرِ راہ'' کی ارسال کی تھی ۔ تعجب ہے کہ وہ آپ تک نہیں پہنچی ۔ آپ کے فارسی اشعار ماشاء اللہ بہت اچھے ہیں ۔ اصلاح مولوی (گرامی) صاحب سے لیجیے ۔

۴۲۷

۱۶ مئی ۱۹۲۲ء ـــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۰۵ - ۲۰۶

کل نیازالدین خاں صاحب کا خط آیا ، جس سے معلوم ہوا کہ نظم ''خضرِ راہ'' آپ کو پسند نہیں اور آپ کی رائے میں اس کے تمام اشعار بے لطف ہیں اور بعض غلط ۔ آپ کے اعتراض کا پہلا حصہ صحیح ہے مگر یہ اعتراض گرامی کے شایانِ شان نہیں ۔ اگر کوئی اَور آدمی یہ اعتراض کرتا تو مضائقہ نہ تھا ۔ یہ اعتراض منصور کے لیے شبلی کا پھول ہے ۔ مجھے یہ یقین ہے کہ نیاز الدین خاں صاحب نے آپ کا اعتراض سمجھنے میں غلطی کی ہے ۔

۴۲۸

۱۷ مئی ۱۹۲۲ء ـــــ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی

انوارِ اقبال ، ص ۳۱۶

انشاء اللہ آپ کا خط حاجی شمس الدین (سیکریٹری انجمن حمایت اسلام) کی خدمت میں بھیج دوں گا ۔ میں نے بوجہِ خرابیِ صحت استعفا دے دیا ہے ۔ درد نقرس کی وجہ سے دو ماہ تک صاحبِ فراش رہا اور اب بھی اس درد کے کچھ اثرات باقی ہیں ۔ صحت پر اعتماد نہیں رہا ۔ مشاغل کم کر رہا ہوں ۔ ''عبرت'' بڑا مفید کام کر رہا ہے ۔ مسلمان بیدار ہو رہے ہیں ۔ انشاء اللہ آپ کا پرچہ ضرور چمکے گا ۔

۴۲۹

۲۴ مئی ۱۹۲۲ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۱۵ - ۲۱۶

میں امتحانوں کے پرچوں میں مصروف رہا ۔ اب کام کچھ ہلکا ہو چلا ہے ۔ ورنہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ گرامی کے خط کا جواب اقبال نہ لکھے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ اقبال کے نزدیک آپ کا فرمودہ وحی و الہام ہے ، نہ کسی اَور کا ۔ میں نے آپ کو لکھا بھی تھا کہ یہ اعتراض آپ کا نہیں ہو سکتا ، سننے والے کی غلطی ہوگی ، سو ایسا ہی ثابت ہوا ۔ اگر کوئی شخص دنیا میں ایسا موجود ہے جس کو گرامی کی نیّت اور نیک نفسی میں شبہ ہے تو وہ اقبال کے نزدیک کافر ہے ۔ میں تو آپ کو ولی سمجھتا ہوں ۔

جولائی کے مہینے میں شملہ جانے کا ارادہ ہے ۔

۴۳۰

۲۲ جون ۱۹۲۲ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۱۶ - ۲۱۷

گرمی نے ناک میں دم کر رکھا ہے ۔ آج صبح قدرے بارش ہوئی مگر پھر وہی حال ہے ۔ نظیری کا ایک شعر صبح نظر سے گزرا :

''کسے کہ کشتہ نہ شد ، از قبیلۂ ما نیست''

ساری غزل ہی خوب ہے ۔ ایک شعر میرے خیال میں بھی آ گیا :

برہنہ حرف نہ گفتن کمالِ گویائی است
حدیثِ خلوتیاں جز بہ رمز و ایما نیست

۴۳۱

۲۹ مئی ۱۹۲۲ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۱۸

روسی مسلمان مصلحِ عالم مفتی عالم جان کے حالات پر ''معارف'' میں جو مضمون شائع ہوا ہے وہ میری آرزو سے بڑھ کر ہے ۔ حال کے روسی علماء کی اسلام سے متعلق تصانیف اگر دستیاب ہو جائیں تو ان کا ترجمہ ہندوستان میں شائع ہونا چاہیے ۔

نظم ''خضرِ راہ'' میں جوشِ بیان کی کمی کے متعلق جو کچھ آپ نے لکھا ہے ، صحیح ہے ۔ یہ نقص اس نظم کے لیے ضروری تھا ۔

۴۳۲

۲۶ جون ۱۹۲۲ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۱۸ - ۲۱۹

نظیری کی غزل پر دو ایک شعر اَور ہو گئے تھے - ملاحظہ کیجیے :

نظر بہ خویش چناں بستہ ام کہ جلوۂ دوست
جہاں گرفت و مرا فرصتِ تماشا نیست
اگرچہ عقلِ فسوں پیشہ لشکرے انگیخت
تو دل گرفتہ نباشی کہ عشق تنہا نیست

ایک غزل اَور ان کی تھی ''مستانہ می سازد ، دیوانہ می سازد'' - اس پر مقطع پہلے ذہن میں آ گیا :

بگو اے باغباں اقبال را رخت از چمن بندد
کہ ایں جادو بیاں ما را ز گل بیگانہ می سازد

۴۳۳

۵ جولائی ۱۹۲۲ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۱۹

''پیامِ مشرق'' پر ''معارف'' کے نوٹ کا شکریہ - پروفیسر نکلسن نے بھی اسے بہت پسند کیا ہے اور غالباً وہ اس کا ترجمہ بھی کریں گے - سیّد نجیب اشرف ندوی نے اپنے مضمون میں محمد دارال کے ''لطیفۂ غیبی'' کا ذکر کیا ہے - یہ چھوٹی سی کتاب میں نے ایران سے منگوائی ہے - اگر وہ یا آپ اسے دیکھنا چاہیں تو بھیج دوں -

۴۳۴

۱۰ جولائی ۱۹۲۲ء ـــــ خان محمد نیاز الدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۴۲

مجھے نقرس کی بیماری تھی - آپ کے دوست کو عرق‌النساء ہے - وہ اَور چیز ہے اور اس کا علاج نقرس کے علاج سے بالکل مختلف ہے -

۴۳۵

شملہ ، نوبہار ، ۳ اگست ۱۹۲۲ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۲۱

ایک امر کے لیے اس شعر کی تحقیق ضروری ہے :

مردانِ خدا ، خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند

کس کا شعر ہے ؟

۴۳۶

۱۳ اگست ۱۹۲۲ء ـــــ سیّد محمد سعید الدین جعفری

انوارِ اقبال ، ص ۲۸۵

دعوت کے لیے سراپا سپاس ہوں مگر افسوس کہ حاضر نہیں ہو سکتا - طویل سفر میں صحت عموماً خراب ہو جاتی ہے - میں ایک مفصّل مضمون انگریزی میں لکھ رہا ہوں The idea of Ijtihad in the law of Islam (یہ مضمون خطبات میں شامل ہے) - ایک اَور

فارسی کتاب ''زبورِ جدید'' زیرِ تصنیف ہے (اس سے مراد غالباً ''زبورِ عجم'' ہے) -

۴۳۷

۱۷ اگست ۱۹۲۲ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۴۲ - ۴۳

میں شملہ سے بخیریت واپس آ کر ایک دو روز کے لیے لدھیانہ ٹھہرا تھا مگر افسوس کہ وہاں مجھے نقرس کی پھر شکایت ہو گئی ، اس واسطے اسی شام کو لاہور چلا گیا - وہاں پر چند گھنٹے قیام کر کے سیالکوٹ چلا آیا کیونکہ میرے بھائی صاحب کی علالت کی خبر آئی تھی - دوا کے متواتر استعمال سے نقرس کی شکایت رفع ہو گئی ہے - ستمبر میں ممکن ہے پھر شملہ جاؤں -

۴۳۸

۱۷ اگست ۱۹۲۲ء (انگریزی) ـــــ ماسٹر طالع محمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۲۸ - ۲۲۹

جرمنی سے متعلق میری معلومات اب پرانی ہو چکی ہیں - تیرہ برس گزرے میں اس ملک میں تھا - اس کے بعد اس ملک کو تاریخِ عالم کی ایک عظیم ترین جنگ سے دوچار ہونا پڑا - میرا خیال ہے کہ جرمنی کی درس گاہوں میں بڑی بڑی تبدیلیاں رونما ہو چکی ہیں - آپ کو کسی ایسے شخص کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو اس ملک

سے حال ہی میں آیا ہو ۔ میں نے اپنا مقالہ میونک یونیورسٹی میں پیش کیا جس کے اربابِ اختیار نے مجھے یونیورسٹی میں قیام کی شرط سے مستثنیٰ کر کے مجھے اپنا مقالہ انگریزی میں لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی ۔

۴۳۹

۲۲ اگست ۱۹۲۲ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۲۲

مولانا حکیم برکات احمد بہاری ثم ٹونکی کا رسالہ ''تحقیق زمان'' ، مولانا شاہ اسمٰعیل شہید کی ''عبقات'' ، قاضی محب اللہ کی ''جوہر الفرد'' اور حافظ امان اللہ بنارسی کی تمام تصانیف کہاں سے دستیاب ہوں گی ؟

۴۴۰

سیالکوٹ ، ۲۵ اگست ۱۹۲۲ء ـــــ میر خورشید احمد

انوارِ اقبال ، ص ۱۴۸

میں شملہ میں آفتاب دیکھنے کو ترس گیا ۔ اس کے علاوہ اندیشہ تھا کہ ہوا کی رطوبت سے نقرس عود نہ کر آئے ۔ شعر زیرِ بحث :

(یہ نصاریٰ کا خدا ، اور وہ علی شیعوں کا
ہائے کس ڈھنگ سے اچھوں کو برا کہتے ہیں)

میں اعتقادات کی بحث نہیں بلکہ فرقہ بندی کی بحث ہے ۔ بعض اسلامی

فرقے (خاصۃً احمدی) مسیحؑ و علیِ مرتضیٰؓ کو نصاریٰ کا خدا اور شیعوں کا علیؓ کہہ کر گالیاں دے لیتے ہیں ۔ خود مرزا صاحب اور ان کے مرید مولوی عبدالکریم نے بھی شیعوں کی تردید میں یہی افسوس ناک طریقہ اختیار کیا ہے ۔

۴۴۱

یکم ستمبر ۱۹۲۲ء —— پیرزادہ ابراہیم حنیف

انوارِ اقبال ، ص ۲۴۴

آپ کی کتاب دلچسپ معلوم ہوتی ہے لیکن افسوس ہے کہ اس کی تکمیل میں مدد کرنے سے قاصر ہوں ۔ میرے فرصت کے اوقات پرائیویٹ لٹریری کام کی نذر ہو جاتے ہیں ۔ اس کے علاوہ ایسے معاملے میں مطالعۂ کتب کے بغیر مشورہ دینا ممکن نہیں ۔ میں ایک عرصے سے فلسفے کا مطالعہ چھوڑ بیٹھا ہوں ۔ صرف ایک آدھ مسئلے سے دلچسپی باقی ہے جس کا تعلق آپ کے مضمون سے نہیں ۔ اگر آپ کا مدعا یہ ہے کہ آپ کی کتاب یونیورسٹی کے کسی امتحان میں کورس ہو جائے تو اشاعتِ کتاب کے بعد ایک کاپی بھیج دیں ۔ میں اسے بورڈ کے سامنے پیش کر دوں گا ۔

۴۴۲

۲۲ ستمبر ۱۹۲۲ء ـــــ محمد اکبر شاہ خاں نجیب آبادی ،

ایڈیٹر ''عبرت''

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۵۷

امیر خاں پر آپ نے خوب مضمون لکھا ۔ صدیق رضی اللہ عنہ پر بھی خوب مضمون لکھا گیا ہے ۔ میں نے ان کی زندگی کے تمام واقعات ایک شعر میں بند کر دیے ہیں :

ہمّتِ او کشتِ ملّت را چو ابر
ثانیٔ اسلام و غار و بدر و قبر

۴۴۳

۲۷ ستمبر ۱۹۲۲ء ـــــ خواجہ حسن نظامی دہلوی

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۱۹

''قرآن آسان قاعدہ'' خوب معلوم ہوتا ہے ۔ اس کا تجربہ ضرور کرنا چاہیے ۔ گو مجھے اندیشہ ہے کہ تجربات میں مشکلات کا سامنا ہوگا ۔ کیا آپ نے اپنے بچوں میں سے کسی کو اس قاعدے کے مطابق قرآن شریف پڑھایا ہے ؟ اگر آپ نے ایسا کیا تو مجھے یقین ہے کہ اَور مسلمان بھی اس قاعدے سے مستفید ہوں گے ۔ میں نے خود کبھی بچوں کو قرآن شریف نہیں پڑھایا ۔ اس واسطے اُن مشکلات سے ناواقف ہوں جو استادوں کو پیش آیا کرتی ہیں ۔

۴۴۴

۴ آکتوبر ۱۹۲۲ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۲۱ - ۲۲۲

میں شملہ سے آتا ہوا بیمار ہو گیا تھا مگر اب خدا کے فضل و کرم سے خیریت ہے - سردی آ رہی ہے - میں نے مکان بھی تبدیل کر لیا ہے (میکلوڈ روڈ پر) - مرزا جلال الدین کے قریب ہے - اب آپ تشریف لائیں گے تو آپ کو زیادہ آسائش رہے گی - نظیری کی غزل پر ایک اَور غزل لکھی تھی ، جس کا آخری شعر لکھتا ہوں :

چنگ تیموری شکست ، آہنگ تیموری بجا ست
سر بروں می آرد از ساز سمرقندے دگر

مصطفیٰ کمال پاشا کے فتوحات کا مادۂ تاریخ یہ ہے :

شاخ ابراہیم را نم مصطفیٰ ﷺ
سالِ فتحش ''اسم اعظم مصطفیٰ ﷺ''

۱۳۴۱ھ

۴۴۵

۱۱ اکتوبر ۱۹۲۲ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، ص ۱۱۷

کچھ عرصہ ہوا عرض کیا تھا کہ خاکسار نے جو پیغام مولانا شاہ تاج الدین صاحب (ناگپوری) کی خدمت میں بھیجا تھا ، اس کا جواب سرکار والا کی خدمت میں پہلے پہنچے گا - اخباروں سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ مطلوبہ جواب سرکار عالی تک پہنچ گیا ہے - لیکن

اقبال حضور سے سننے کا مشتاق ہے ۔ تصدیق ہو جائے تو مزید عرض کروں گا ۔

صدراعظم گشت شادِ نکتہ سنج
ناوکِ او دشمناں را سینہ سفت
سالِ ایں معنی سروشِ غیب داں
جانِ سلطاں سرکشن پرشاد گفت

۱۳۴۱ھ

۴۴۶

۲۶ اکتوبر ۱۹۲۲ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد
شاد اقبال ، ص ۱۲۱

اخبارات (خالصہ ایڈووکیٹ و پیسہ اخبار وغیرہ) میں تو وہی دیکھا گیا جو میں نے عرض کیا تھا مگر پرسوں سر محمد شفیع صاحب سے معلوم ہوا کہ ابھی آخری فیصلہ نہیں ہوا ۔ رات پھر ایک اور پیغام حضرت تاج کی خدمتِ با برکت میں بھیجا گیا ہے ۔ بادشاہ ہیں ، رموزِ مملکت کو خوب سمجھتے ہیں ۔ ہم فقیروں کے نزدیک تو مصلحت یہی ہے ، اور یہی تقاضا حالاتِ حاضرہ کا بھی ہے ، کہ شاد دکن کے مدارالمہام ہوں ۔ کیا عجب کہ یہی تقاضائے وقت و حالات تقدیرِ الٰہی کے بھی مطابق ہو ۔

۴۴۷

۱۱ نومبر ۱۹۲۲ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، ص ۱۲۳

بابا تاج کے پیغام سے میری مراد معشوق کامرانی کا خیال ہے۔ جب سرکار کو یہ پیغام موصول ہو تو دربارِ تاج میں تشریف لے جائیے۔

۴۴۸

۲۸ نومبر ۱۹۲۲ء ـــــ صغرا بیگم ہمایوں مرزا

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۴۲۱

رسالہ ''النساء'' کے لیے سپاس گزار ہوں۔ بہت اچھا رسالہ ہے۔ اس کا مطالعہ مسلمان عورتوں کے لیے بہت سبق آموز ہوگا۔ میں کچھ مدت سے اردو میں بہت کم لکھتا ہوں۔

۴۴۹

ـــ دسمبر ۱۹۲۲ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۱۲۵ - ۱۲۶

دعوتی رقعہ سرکار والا کی طرف سے چند روز ہوئے پہنچا۔ عزت افزائی کے لیے سراپا سپاس ہوں۔ کاش اس کارِ خیر (دخترِ نیک اختر کی شادی) میں شریک ہو سکتا۔ لاہور میں عجیب موسم ہے۔ دوپہر کو گرمی اور رات کو خوب سردی۔ اس عجیب و غریب موسم نے مجھے کئی روز تک بیمار رکھا۔ کل سے کسی قدر آرام ہے۔

۴۵۰

۱۰ دسمبر ۱۹۲۲ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۲۳ - ۲۲۴

کئی روز سے نزلہ کھانسی نے تنگ کر رکھا ہے ۔ کل شام ہلکا سا بخار بھی ہوگیا تھا مگر خیر گزری ۔ آج صبح شیخ رحیم بخش صاحب وکیل جالندھر نے بتایا کہ آپ ایک دفعہ لاہور آنے کو تیار تھے مگر یہ خبر سن کر بیگم صاحبہ کو غش ہوگیا ۔ جب حالت یہ ہو تو آپ کے آنے کی کوئی امید نہیں ہو سکتی اور نہ میں ایسا بے رحم ہوں کہ آپ سے لاہور آنے کی درخواست کروں ۔ کل بخار کی حالت میں یہ شعر موزوں ہوگیا مگر زمین مشکل ہے ۔ شاید غزل نہ ہو سکے :

از داغِ فراقِ او در دل چمنے دارم
اے لالۂ صحرائی با تو سخنے دارم

ایک مصرع اَور اس وقت آپ کو خط لکھتے لکھتے موزوں ہو گیا ہے :

''نے ہم نفسے دارم ، نے انجمنے دارم''

بس میری شاعری اب اسی قسم کی باقی ہے ۔

۴۵۱

۱۳ دسمبر ۱۹۲۲ء ـــــ میر خورشید احمد

انوارِ اقبال، صفحات ۱۴۹ - ۱۵۰

مولوی عبدالسلام (نیازی) کی دونوں کتابوں سے میں بہت مستفیض ہوا۔ غزلِ مطلوب کے جتنے اشعار یاد ہیں عرض کرتا ہوں:

کبھی اے حقیقتِ منتظر . . . ترے عفو بندہ نواز میں (چھ شعر لکھنے کے بعد) شاید دو چار شعر اَور ہوں گے لیکن اس وقت یاد نہیں آئے۔ حضور سرور کائنات ﷺ کو مخاطب کر کے چند اشعار میں نے لکھے تھے جو مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کیجیے:

تیغِ لا در پنجۂ ایں کافرِ دیرینہ دہ

(تین شعر، جو ''پیامِ مشرق'' کے صفحات ۲۲۰ - ۲۲۱ پر دیکھے جا سکتے ہیں)۔

۴۵۲

۱۶ دسمبر ۱۹۲۲ء ـــــ خان محمد نیاز الدین خاں

مکاتیبِ اقبال، ص ۴۳

افسوس ہے میں علی گڑھ نہ جا سکوں گا۔ سردی کا موسم ہے اور مجھے اس موسم میں خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔ علی گڑھ کانفرنس ایک مدت سے مر چکی ہے۔ حبیب الرحمٰن خاں شروانی اسے زندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، مگر:

پئے نافہ ہائے رمیدہ بو، مپسند زحمتِ جستجو
بخیالِ حلقۂ زلف او، گرہے خور و بختن در آ

۴۵۳

۱۹ دسمبر ۱۹۲۲ء —— منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، صفحات ۷۱ - ۷۳

(یہ خط اقبال نے منشی صاحب کے لڑکے کی وفات پر تعزیت کے لیے لکھا تھا) ۔

آپ کے مصائب کا حال سن کر بہت افسوس ہوا ۔ اللہ تعالٰی صبرِ جمیل عطا فرمائے ۔ مولوی عبد اللہ غزنوی حدیث کا درس دے رہے تھے کہ ان کو اپنے بیٹے کے قتل کی خبر ملی ۔ ایک منٹ تأمل کیا ، پھر طلباء کو مخاطب کرکے کہا :

''ما برضائے او راضی ہستیم ، بیائید کہ کارِ خود بکنیم ۔''

مخلص مسلمان اپنے مصائب کو بھی خدا تعالٰی کے قرب کا ذریعہ بنا لیتا ہے —— ''شبابِ کشمیر'' ضرور لکھیے ، بہت مفید کتاب ہوگی —— اسلام میں سیاست کا صحیح ترجمہ ''زمیندار'' میں شائع ہوا تھا ۔ یہ ترجمہ چودھری محمد حسین صاحب نے کیا تھا ۔ اگر آپ چھاپنا چاہیں تو بہت خوشی سے پمفلٹ فارم میں شائع کریں ۔

۴۵۴

۱۹ دسمبر ۱۹۲۲ء —— خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۴۳ - ۴۴

مالیر کوٹلے کی ججی کے لیے آپ ایک باقاعدہ عرضی لکھیں ۔ نواب مالیر کوٹلہ سے مجھے بھی واقفیت ہے ۔ میں اس پر سفارش لکھوں گا اور نواب صاحب (ذوالفقار علی خاں) سے بھی لکھوا دوں گا ۔ اس کے علاوہ میر عبد اللہ صاحب ، نواب صاحب کے پرائیویٹ

سیکریٹری ؛ بھی میرے دوست اور ہم جماعت ہیں ۔ ان کی خدمت میں بھی خط لکھ دوں گا ۔ تصویر آپ کی خدمت میں مرسل ہے ، مگر اس میں تأمل ہے کہ اسے کسی نمایاں جگہ پر لٹکایا جائے ۔ مجھے اس قسم کی شہرت سے اُلجھن ہوتی ہے ۔

۴۵۵

— دسمبر ۱۹۲۲ء — خواجہ حسن نظامی

انوارِ اقبال ، ص ۲۸۳

''قرآن آسان قاعدہ'' بظاہر خوب معلوم ہوتا ہے ۔ اس کا تجربہ ضرور کرنا چاہیے ۔

۴۵۶

— دسمبر ۱۹۲۲ء — سیّد سجاد حیدر یلدرم

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۵۱ - ۱۵۲

اس خط کے پچھلے صفحے پر چند اشعار لکھتا ہوں (اقبال کی فارسی نظم ''تنہائی'' جو ''پیامِ مشرق'' کے صفحہ ۱۱۸ پر موجود ہے) ۔ ایڈیٹر صاحب (علی گڑھ میگزین خواجہ منظور حسین) کو دے دیجیے ۔ ایک شامی عرب بشیر کمال سے معلوم ہوا کہ محمد عاکف ایڈیٹر ''سبیل الرشاد'' نے ترکوں کی شاعری کے بہت عمدہ نمونے جمع کیے ہیں ۔ اس کتاب کا نام ''صفحات محمد عاکف'' ہے ۔ اس کا ترجمہ اُردو میں ہونا چاہیے ۔ محمد ثانی (سلطان محمد فاتح) کے دیوان میں کوئی شعریت نہیں ہے ۔

۴۵۷

۲۹ دسمبر ۱۹۲۲ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۱۲۷ - ۱۲۸

الحمد للہ کہ سرکار عالی کو بچی کے فرض سے سبکدوشی ہوئی - انشاء اللہ باقی فرائض بھی بوجوہِ احسن انجام پذیر ہوں گے - سرکار نے جو کچھ حیدرآباد کے لڑکوں کے متعلق ارشاد فرمایا ، بالکل بجا ہے - پنجاب کی حالت حیدرآباد سے نسبتاً بہتر ہے - صاحب زادیوں کے متعلق اگر ضروری کوائف سے مجھے آگہی ہو جائے تو شاید میں کوئی مفید مشورہ عرض کر سکوں گا - اس قسم کے معاملات میں اور نیز دیگر معاملات میں بے تکلفانہ خط و کتابت کرنی محض سرکار عالی کی وسعتِ خیال کی وجہ سے ہے ، ورنہ کجا وزیرِ نظام اور کجا اقبالِ ہیچ میرز -

۴۵۸

—— ۱۹۲۲ء —— ملک ابوالمحمود ہدایت اللہ سوہدروی

تالیف ''فلسفہ اور معجزہ''

آپ کی کتاب ''فلسفہ اور معجزہ'' نہایت مفید اور دلچسپ ہے - جن لوگوں کو اس مسئلے سے دلچسپی ہے ، مجھے یقین ہے کہ وہ اس کتاب کو شوق سے پڑھیں گے اور اس مضمون سے مستفیض ہوں گے -

۴۵۹

۲۴ جنوری ۱۹۲۳ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد :قبال ، صفحات ۱۳۴ - ۱۳۵

ضروری کوائف سے آگاہی ہوگئی ہے - بعض اور امور بھی دریافت طلب ہیں - صرف اِس قدر خیال ہے کہ موجودہ حالات میں فریقین کا اطمینان کس طرح ہوگا - بعض باتیں شرعی نقطۂ نگاہ سے بھی پوچھی جاتی ہیں - میرے علم میں ایک موقع ہے - اگر اس کے متعلق میرا اطمینان ہوگیا تو عرض کروں گا -

سرکار نے میرے خطاب کے متعلق جو کچھ سنا ہے صحیح ہے - یہ ''اسرار خودی'' کا انگریزی ترجمہ ہونے اور اس پر یورپ اور امریکہ میں متعدد ریویو چھپنے کا نتیجہ ہے - دنیوی نقطۂ نگاہ سے یہ ایک قسم کی عزت ہے مگر ہر عزت فقط اللہ کے لیے ہے -

۴۶۰

۲۳ فروری ۱۹۲۳ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۲۲۵

انجمنِ حمایتِ اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ مارچ کے آخر میں ہوگا - تمام اراکینِ انجمن کے اصرار سے یہ خط لکھتا ہوں کہ آپ اس موقع پر ضرور تشریف لا کر لاہور کے لوگوں کو کچھ پڑھ کر سنائیں - میں بھی انشاء اللہ ایک نظم پڑھوں گا جس کا نام ''طلوعِ اسلام'' ہوگا - میر غلام بھیک نیرنگ بھی انبالے سے آئیں گے - آپ بھی ضرور بالضرور تشریف لائیں - اب میری عزت آپ کے ہاتھ میں ہے -

۴۶۱

۲۸ فروری ۱۹۲۳ء ـــــ صغرا بیگم ہمایوں مرزا

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۲۱ - ۴۲۲

میری صحت ایک مدت سے خراب ہے ، اسی واسطے لٹریری مشاغل کی طرف بہت کم توجہ کر سکتا ہوں ۔ ''پیامِ مشرق'' نام ایک مجموعۂ نظم ، جو فارسی میں ہے ، تیار ہو رہا ہے ۔ شاید دو تین ماہ میں شائع ہوگا ۔ آپ کے شوہر ہمایوں مرزا صاحب سے مجھے نیاز حاصل نہیں لیکن میں نے آپ کا خط ، جو ''ہزار داستان'' میں شائع ہوا ہے ، پڑھا ہے ۔ فریاد مرحوم کی لٹریری عظمت میں کس کو کلام ہو سکتا ہے جن کے شاگردوں میں شاد عظیم آبادی ہوں ۔

۴۶۲

۴ مارچ ۱۹۲۳ء ـــــ منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، صفحات ۷۳ - ۷۴

مخدومی جناب مولوی صاحب (سیّد میر حسن) نے جو نام لکھے ہیں ، اُن میں سے مَیں کسی کو نہیں جانتا ، سوائے عشق پیچہ شاعر کے ، جو کوئی شاعر نہ تھا ، ہاں تُک بند ضرور تھا ـــــ سیالکوٹ کے قدیم مشہور شعرا میں سے شیخ محمد علی رائخ تھے ۔ ان کا دیوان فارسی میں بہت ضخیم میں نے خود دیکھا ہے ۔

۴۶۳

۸ مارچ ۱۹۲۳ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۲۶ - ۲۲۷

نواب امین جنگ (سر احمد حسین خاں) پرائیویٹ سیکریٹری سرکار نظام کا خط آیا تھا ۔ آنھوں نے اپنی کتاب Notes on Islam کا ایک نسخہ (جو انگریزی زبان میں ہے) ارسال کیا تھا ۔ اس کتاب کے آخر میں میرا بھی ذکر تھا ۔ مذہب اسلام کے حقائق و معارف کی توضیح اس کا مضمون ہے ۔ انجمن کے جلسے پر تشریف لانے کا وعدہ آپ نے کیا ، نہایت ممنون ہوں ۔ لیکن اگر آپ نے حسبِ عادت یہ وعدہ پورا نہ کیا تو ارکانِ انجمن کی نگاہ میں میری بہت کرکری ہوگی ۔

۴۶۴

۱۲ مارچ ۱۹۲۳ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۴۴

کل شام ہوائے سرد کی وجہ سے دردِ گردہ کا آغاز تھا مگر میں نے فوراً تدابیر اختیار کر لیں اور خدا کے فضل و کرم سے تندرست رہا ۔ ''رموزِ بے خودی'' کے ترجمے کے متعلق مجھے کچھ معلوم نہیں مگر امید نہیں کہ اس کا ترجمہ یورپ میں ہو ۔ اس کے مضمون سے یورپ والوں کو چنداں دلچسپی نہیں ۔ مسلمان ہی اس کا مفہوم سمجھ جائیں تو غنیمت ہے ۔ البتہ ''پیامِ مشرق'' کا ترجمہ ہونا ممکن ہے ۔

۴۶۵

۱۹ مارچ ۱۹۲۳ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، ص ۱۳۹

میرا ارادہ تھا کہ معاملۂ معلومہ کی تحقیقات کے بعد سرکار کو عریضہ لکھوں ۔ افسوس کہ اس معاملے میں میرا اطمینان نہ ہوا ۔ کل کسی اخبار میں حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ کے اشعار دیکھنے میں آئے ۔ ماشاء اللہ خوب لکھتے ہیں ۔ برار کے اِسترداد میں یادآوریِ اقبال کی ضرورت ہے ۔ ''پیامِ مشرق'' جو میں نے جرمنی کے مشہور شاعر گوئٹے کے ''دیوانِ مغربی'' کے جواب میں لکھا ہے ، چھپ رہا ہے ۔ مجھے یقین ہے سرکار اسے پسند فرمائیں گے ۔ پنجاب میں ہندو مسلمانوں کی رقابت بلکہ عداوت بہت ترقی پر ہے ۔ اگر یہی حالت رہی تو آیندہ تیس سال میں دونوں قوموں کی زندگی مشکل ہو جائے گی ۔

۴۶۶

۱۸ مئی ۱۹۲۳ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، ص ۱۴۰

اقبال دو ہفتے سے علیل ہے ۔ آج سفرنامۂ شاد نظر سے گزرا ، خوب دلچسپ ہے ۔ حالتِ علالت میں میری چند فارسی نظموں کا مجموعہ ، جو ''پیامِ مشرق'' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے ، شائع ہوا ۔ اُمید کہ سرکارِ والا تک یہ کتاب پہنچی ہوگی ۔ سرکار کے گزشتہ خط میں راجہ خواجہ پرشاد طال اللہ عمرہٗ کے مسہری پر گرنے کی خبر تھی ۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو چشمِ روزگار سے محفوظ و مامون رکھے ۔

۴۶۷

۲۵ مئی ۱۹۲۳ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۴۴ - ۴۵

"میں علیل تھا اور اب تک ہوں - شیخ مبارک علی سے کہہ دوں گا کہ آپ کی خدمت میں کتاب بھیج دیں - مجھ سے بعض لوگ کہہ رہے ہیں کہ لاہور کی نیابت کونسل میں کروں - اگر لاہور کے لوگوں نے مجبور کیا تو یہ بوجھ سر پر اٹھانا ہوگا - میرا مسوڑا پھول گیا تھا - آپریشن کرایا گیا ، اب کچھ آرام ہے -

۴۶۸

۲۶ مئی ۱۹۲۳ء ـــــ میر خورشید احمد

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۵۱ - ۱۵۲

سائل صاحب (دہلوی) کا جواب میری رائے ناقص میں صحیح ہے - اصل عربی لفظ درّہ (درّۃ التاج) ہے - فارسی میں بغیر تشدید بھی لکھتے ہیں - درِ ثمین ، درِ مکنون ، درِ یتیم ، درِ خوشاب ، درِ شاہوار ، درِ نایاب سب درست ہیں - مجھے یقین ہے دُرِ یکتا اور درّ یکتا دونوں درست ہیں - قانی نے ایزدِ یکتا اور رخِ یکتا بھی لکھا ہے - ایسی صورت میں درِ یکتا میں کیا تأمل ہو سکتا ہے - "ساقی نامۂ کشمیر" کے متعلق بعض لوگوں کا گلہ سن کر مجھے تعجب ہوا - جو لوگ میرے اشعار کو کشمیریوں کی ہجو تصوّر کرتے ہیں وہ شعر کے مذاق اور مقاصد سے بالکل بے بہرہ ہیں -

۴۶۹

۳۱ مئی ۱۹۲۳ء —— میر خورشید احمد

انوارِ اقبال ، ص ۱۵۲

بر بنا گوش تو اے نیک تر از دُرِّ یتیم
سنبلِ تازہ ھمے برد مر از نقرۂ سیم (فرخی)

اس شعر سے ظاہر ہے کہ دُرّ مع التشدید واحد ہے اور اس کی صفت میں لفظ یتیم واقع ہوا ہے ، جس کے معنی بے نظیر و یکتا کے ہیں ۔

۴۷۰

یکم جون ۱۹۲۳ء —— میر خورشید احمد

انوارِ اقبال ، ص ۱۵۳

لفظ دُرّ مع التشدید جمع نہیں بلکہ واحد ہے ۔ ایسی صورت میں دُرِّ یکتا کیونکر غلط ہو سکتا ہے ؟ اگر یہ لفظ جمع ہوتا تو یہ کہا جا سکتا تھا کہ یکتا کا لفظ اس کی صفت نہیں ہو سکتا ۔

۴۷۱

۱۱ جون ۱۹۲۳ء —— سیّد ضامن نقوی

انوارِ اقبال ، ص ۱۹۹

(''اسرارِ خودی'' کی طباعت (۱۹۱۵ء) کے بعد اقبال کے فلسفۂ خودی کی مخالفت اور موافقت میں جو بحث چل نکلی تھی ،

اس سے متاثر ہو کر سیّد ضامن نقوی نے ایک سلسلۂ مضامین رسالہ ''ہمایوں'' لاہور میں شایع کرایا تھا ۔ بعد میں اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے ایک مثنوی ''اسرارِ ہستی'' لکھی اور حضرتِ علامہ کی خدمت میں بغرضِ تنقید بھیجی ۔ اقبال نے لکھا) :

''آپ کی فلسفیانہ مثنوی موسوم بہ ''اسرارِ ہستی'' نہایت سبق آموز ہے اور اس کا طرزِ بیان بھی دلچسپ ہے ۔''

۴۷۲

۲۰ جون ۱۹۲۳ء —— میر خورشید احمد

انوارِ اقبال ، ص ۱۵۳

امام شرف الدین کا لقب بصیری ہے ۔ عربوں میں تخلص کا دستور نہ تھا ۔ میں نے مثنوی ''رموزِ بےخودی'' میں بھی ان کا ذکر کیا ہے :

اے بصیری را ردا بخشندہ ای
بربطِ سلمٰی مرا بخشندہ ای

۴۷۳

۲۳ جون ۱۹۲۳ء —— ایڈیٹر روزنامہ ''زمیندار'' لاہور

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۵۵ - ۱۵۷

میں نے ابھی ایک دوست سے سنا ہے کہ کسی صاحب (شمس الدین حسن) نے آپ کے اخبار میں میری طرف بالشویک خیالات منسوب کیے ہیں ۔ چونکہ بالشویک خیالات رکھنا میرے نزدیک دائرۂ اسلام سے خارج ہو جانے کے مترادف ہے ، اس

واسطے اس تحریر کی تردید میرا فرض ہے ۔ "میں مسلمان ہوں ، میرا عقیدہ ہے کہ انسانی جماعتوں کے اقتصادی امراض کا بہترین علاج قرآن نے تجویز کیا ہے ۔ سرمایہ داری کی قوت جب حدِ اعتدال سے تجاوز کر جائے تو دنیا کے لیے ایک قسم کی لعنت ہے ، لیکن دنیا کو اس کے مضر اثرات سے نجات دلانے کا طریق یہ نہیں کہ معاشی نظام سے اس قوت کو خارج کر دیا جائے ، جیسا کہ بالشویک تجویز کرتے ہیں ۔ قرآنِ کریم نے اس قوت کو مناسب حدود کے اندر رکھنے کے لیے قانونِ میراث ، حرمتِ ربا اور زکواۃ وغیرہ کا نظام تجویز کیا ہے اور فطرتِ انسانی کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہی طریق قابلِ عمل بھی ہے ۔

۴۷۴

۲۵ جون ۱۹۲۳ء —— خان محمد نیاز الدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۴۵ - ۴۶

اقبال فنڈ قائم کرنا میری رائے میں درست نہیں ۔ مسلمان غریب قوم ہیں اور گزشتہ دس بارہ برسوں میں ایک کروڑ روپے سے زیادہ چندوں میں دے چکے ہیں ۔ میں خود تو یہاں تک احتیاط کرتا ہوں کہ جو لوگ کتاب کو پڑھ نہیں سکتے ، وہ اسے خرید بھی نہ کریں ۔ میری طرح امتِ مرحومہ میں سینکڑوں آدمی آگے گزر گئے ہیں جنھوں نے رکاوٹوں کے ہوتے ہوئے کام کیا ہے ۔ مجھ سے جہاں تک ہو سکے گا ، انھی کی تقلید کروں گا ۔

۴۷۵

۲۶ جون ۱۹۲۳ء —— میر خورشید احمد

انوارِ اقبال ، ص ۱۵۴

تعجب ہے کہ عربی شعر جناب (نگار) کسی عجمی کا بتاتے ہیں ۔ وہ شعر حضرت بصیریؒ کا ہے ۔ ان کا نام امام شرف الدین ہے ۔ چھٹی صدی کے آخر میں مکّہ میں پیدا ہوئے اور ساتویں صدی کے وسط میں بمقام قاہرہ ان کا انتقال ہوا ۔ خالص عرب تھے ۔ مشہور ''قصیدۂ بردہ'' جس کا لوگ ورد کرتے ہیں ، انھی کی تصانیف سے ہے ۔

۴۷۶

۲۹ جون ۱۹۲۳ء —— سیّد شاہ نظیر احمد ہاشمی ، غازی پوری

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۹۴ - ۱۹۵

مجھے آپ کے ترجمے اور تمہید کی اشاعت میں کیونکر عذر ہو سکتا ہے ، لیکن مَیں چاہتا ہوں کہ اجازتِ اشاعت دینے سے پہلے مَیں آپ کی کتاب پڑھ لوں ۔ ترجمہ نہایت مشکل کام ہے ۔ اس کے علاوہ بسا اوقات نثر میں شعر کے مطالب بیان کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہوتی ۔ ستمبر کے آخر تک مجھے بالکل فرصت نہیں ۔ بہت سے کام ہیں جن میں ایک ''پیامِ مشرق'' کی دوسری ایڈیشن کی ترتیب ہے ۔ کیا میر غلام بھیک صاحب نیرنگ نے آپ کا ترجمہ دیکھا ہے ؟ ان کی کیا رائے ہے ؟

۴۷۷

۲۰ جولائی ۱۹۲۳ء ـــــ خان محمد نیاز الدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۳۶ - ۳۷

غالباً میں الیکشن کے ہنگامے میں نہ پڑوں گا ۔ لاہور کے لوگ مجبور کرتے ہیں اور بہت سے ڈیپوٹیشن ان کے آ چکے ہیں مگر میاں عبدالعزیز سے مقابلہ کرنا میں نہیں چاہتا ۔ ان سے دیرینہ تعلقات ہیں ۔ ''پیامِ مشرق'' کے متعلق بہت سے خطوط دور و نزدیک سے آ رہے ہیں ۔ مثنوی کے تیسرے حصے کے لیے دل و دماغ تیار ہو رہے ہیں ۔ اس میں مسلمانوں کے آیندہ سو سال کے افکار و اعمال کے لیے مواد ہو گا ۔

۴۷۸

ـ ۱۹۲۳ء ـــ شیخ مبارک علی ، تاجر و ناشرِ کتب ، لاہور

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۷۲ - ۱۷۳

(''پیامِ مشرق'' کی پیشکش ٹائیٹل پیج ، دیباچہ اور اشتہار وغیرہ کے سلسلے میں چند ہدایات) ۔

۴۷۹

۲۳ جولائی ۱۹۲۳ء ـــــ جسٹس شیخ دین محمد

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۵۹ - ۱۶۰

حاملِ رقعہ ایک غریب آدمی ہے جو گوجرانوالہ کے ضلع

میں کہیں مدرس ہے اور اپنے سکول سے کسی اور سکول میں تبدیلی چاہتا ہے ۔ یہ تبدیلی شیخ رحیم بخش اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کے اختیار میں ہے جن کا ہیڈ کوارٹر جامکے میں ہے ۔ آپ کو تکلیف دیتا ہوں کہ اس آدمی کی مدد کریں ۔

۴۸۰

۲۴ جولائی ۱۹۲۳ء ـــ سیّد محمد سعید الدین جعفری

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۶۲ - ۱۶۳

مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ کشمیر میں ہیں اور یہ کہ واپسی پر آپ سے ملاقات ہوگی ۔ میرا مکان لاہور اسٹیشن سے کچھ زیادہ فاصلے پر نہیں ہے ۔ انگریزی روش کا پتا یہ ہے : ۴۳ میکلوڈ روڈ ۔ میں انشاء اللہ اگست کی ۲ یا ۳ تاریخ تک لاہور ہی میں ہوں ۔

۴۸۱

۲۸ جولائی ۱۹۲۳ء ـــ خان محمد نیازالدین خان

مکاتیبِ اقبال ، ص ۴۷

("پیامِ مشرق" کے متعلق) میں نے جو کچھ آپ کو خط میں لکھا تھا ، وہ پرائیویٹ خطوط کا اقتباس تھا ۔ یورپین لوگوں کے نزدیک پرائیویٹ خطوط یا ان کا اقتباس بغیر ان کی اجازت کے چھاپنا ٹھیک نہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ فرنک فورٹ کے پروفیسر مارو وایٹرز کا ریویو عنقریب ہندوستان آئے گا ۔ اس کا (جرمنی سے) انگریزی

ترجمہ کرا کے یہاں شائع کر دیا جائے گا - لاہور میں موسم اچھا رہا - آج قدرے گرمی ہے - میں کل سیالکوٹ جاتا ہوں - وہاں سے واپس آ کر اگر ممکن ہوا تو شملہ جاؤں گا -

۴۸۲

۲ اگست ۱۹۲۳ء ـــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۴۷ - ۴۸

میں سیالکوٹ سے آ رہا ہوں - اب ایک دو روز میں شملہ جا رہا ہوں - میں تو پہلے ہی اس تحریک کا مخالف تھا - ان خطوط سے جو ''مسلم آؤٹ لک'' میں شائع ہوئے ہیں ، مجھے اچھی طرح سے معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارے ملک کے لوگ حقیقتِ حال سے آگاہ نہیں :

نا اُمیدستم ز یارانِ قدیم
طُورِ من سوزد کہ می‌آید کلیم

۴۸۳

۱۹ اگست ۱۹۲۳ء ـــ سردار عبدالرب خاں نشتر

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۵۶

زبان کو میں ایک بت تصور نہیں کرتا ، جس کی پرستش کی جائے ، بلکہ اظہارِ مطالب کا ایک انسانی ذریعہ خیال کرتا ہوں - زندہ زبان انسانی خیالات کے انقلاب کے ساتھ بدلتی رہتی ہے اور جب اس میں انقلاب کی صلاحیت نہیں رہتی ، مردہ ہو جاتی ہے -

۴۸۴

۲۲ اگست ۱۹۲۳ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۲۷ - ۲۲۸

نئی کوٹھی ابھی نہیں خریدی ۔ سودا تو ہو گیا تھا مگر تمام امور زبانی طے ہو جانے کے بعد بایع ، جو ہندو تھا ، مُکر گیا ۔ چونکہ آپ نے مبارک باد کہہ دی ہے ، اس واسطے یقین ہے کہ کوئی اَور کوٹھی حسبِ دلخواہ مل جائے گی ۔ پندرہ روز کے بعد (بیوی کا) بخار اُتر گیا ہے مگر کمزوری بے انتہا ہے ۔ ان کی بیماری کی وجہ سے میں شملہ نہیں جا سکا ۔

۴۸۵

۲۷ اگست ۱۹۲۳ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۲۸ - ۲۲۹

ذیابیطس کا ایک مجرّب نسخہ میں نے خان بہادر اللہ بخش خاں مرحوم سے سنا تھا ۔ اگر آپ حیدر آباد گئے تو وہاں کی ہوا شاید اس کے لیے اچھی نہیں ۔ دہلی جا کر حکیم (اجمل خاں) صاحب سے علاج کرائیے ، مگر آج کل شاید سولن میں ہیں ۔ لاہور آئیے تو یہاں سے علاج کرائیے ۔

حیدرآباد سے مجھے دو تین تار آئے تھے کہ عثمانیہ یونیورسٹی کے متعلق مشورہ کرنے کے لیے آؤ مگر میں بیوی کی علالت کی وجہ سے نہ جا سکا ۔ آخر اُنھوں نے وہاں سے ایک اہل کار کو لاہور بھیج

دیا جو دو روز یہاں رہا ۔ میں نے اس کو تمام ضروری امور کے متعلق مشورہ دے دیا تھا ۔

۴۸۶

— ۱۹۲۳ء — شیخ مبارک علی ، تاجر و ناشرِ کتب ، لاہور

انوارِ اقبال ، ص ۱۷۱

(''پیامِ مشرق'' کی کتابت کے سلسلے میں چند ہدایات) ۔

۴۸۷

۱۰ ستمبر ۱۹۲۳ء — خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۴۸

افسوس ہے کہ امسال کہیں نہیں جا سکا ۔ اگست کے شروع میں میری بیوی کو ٹائی فائڈ فیور ہوگیا ، جس کی وجہ سے وہ ستمبر تک بیمار رہیں ۔ ''پیامِ مشرق'' کی دوسری ایڈیشن تیار ہو رہی ہے ۔ اس میں بہت سا اضافہ ہو جائے گا ۔

۴۸۸

۲۹ ستمبر ۱۹۲۳ء — مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۱۴۹ - ۱۵۰

گزشتہ تین ماہ سے مسلسل بیماری کی وجہ سے آلام و افکار میں گرفتار ہوں ۔ پہلے میری بیوی کو ٹائی فائڈ فیور ہو گیا اور وہ قریباً

دو ماہ صاحبِ فراش رہیں - اس کے بعد میری باری آئی - خدا خدا کرکے پرسوں بخار اترا ہے اور یہ خط نقاہت کی وجہ سے بستر پر لیٹے لیٹے لکھ رہا ہوں - لیکن یہ معلوم کرکے تعجب بھی ہوا اور تردد بھی کہ برخوردار خواجہ پرشاد طال اللہ عمرہ' کی آنکھ ابھی تک اچھی نہیں ہوئی - اللہ تعالٰی اپنا فضل و کرم کرے - وہ جس کا وجود سینکڑوں ہزاروں آنکھوں کے لیے ٹھنڈک ہے ، اللہ تعالٰی کی غیرت کبھی گوارا نہ کرے گی کہ اس کے نورِ نظر کو چشمِ زخم پہنچے - گزشتہ اگست میں عثمانیہ یونیورسٹی نے حیدرآباد آنے کی دعوت دی تھی مگر بیوی کی علالت نے لاہور سے باہر نکلنے نہ دیا - آخرِ کار پروفیسرِ فلسفہ عثمانیہ یونیورسٹی لاہور ہی تشریف لے آئے اور جو مشورہ ان کو مطلوب تھا ، دے دیا گیا -

۴۸۹

۱۱ - اکتوبر ۱۹۲۳ء —— مولانا عبدالماجد دریابادی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۳۶

''پیامِ مشرق'' میں چند اشعار ''بوئے گل'' پر ہیں - آخری شعر یہ ہے :

زندانیے کہ بند ز پایش کشادہ اند
آہے گذاشت است کہ بو نام دادہ اند

جامعۂ ملّیہ علی گڑھ کے رسالے میں مولانا محمد اسلم جیراجپوری ''آہے گذاشت است'' پر اعتراض کرتے ہیں - وہ لکھتے ہیں کہ یہ ترکیب مکروہ معلوم ہوتی ہے - میں آپ کا خیال معلوم کرنا چاہتا ہوں -

۴۹۰

۱۱ - اکتوبر ۱۹۲۳ء ـــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۳۰ - ۲۳۱

خدا نہ کرے آپ کو نقرس ہو - یہ بڑا کم بخت درد ہے - اللہ تعالٰی میرے ہر دوست کو بلکہ تمام دنیا کو اس دکھ سے محفوظ رکھے - مصطفٰی کمال پاشا کی تاریخِ فتح پر مصرع ایزاد کرکے آپ نے مادۂ تاریخ کو چارچاند لگا دیے - میں دو چار روز تک نئے مکان میں منتقل ہو جاؤں گا -

۴۹۱

۱۴ - اکتوبر ۱۹۲۳ء ـــ صغرا بیگم ہمایوں مرزا

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۴۲۳

کل پبلشر کو لکھ بھیجوں گا کہ وہ "پیامِ مشرق" کی ایک جلد آپ کو بھیج دے - مضمون لکھنے کی فرصت نہ ملی اور نہ ابھی کچھ مدت تک ایسی فرصت ملنے کی توقع ہے کیونکہ فرصت کے اوقات میں مجھے بعض ضروری لٹریری کاموں کی تکمیل کرنا ہے -

۴۹۲

۱۸ - اکتوبر ۱۹۲۳ء ـــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۳۲ - ۲۳۳

اب کے گرمی کی تمام تعطیلات آلام و مصائب میں گزریں - مجھ

کو بھی ڈنکو فیور ہوگیا ۔ بعد میں مسوڑا پھول جانے سے بھی سخت تکلیف رہی جو صرف کل کم ہوئی ہے ۔

''پیامِ مشرق'' میں چند اشعار میں نے بوئے گل پر لکھے تھے ۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ جنّت کی ایک حور دنیا کا نظارہ کرنے کے لیے پھول کی صورت میں نمودار ہوئی اور آخرِ کار پژمردہ ہوگئی ۔ جس کو لوگ لکہت کہتے ہیں ، وہ اسی حور کی آہ ہے جس کو اس نے اس دنیا میں اپنی یادگار چھوڑا ہے ۔ آخری شعر یہ تھا :

زندانیے کہ بند ز پایش کشادہ اند
آہے گذاشت است کہ بو نام دادہ اند

مولوی اسلم جیراج پوری کا اعتراض ہے کہ ''گذاشت است'' ذوقِ سلیم کو کھٹکتا ہے ۔ یوں بھی ہو سکتا ہے :

زاں نازنیں کہ بند ز پایش کشادہ اند
آہے است یادگار کہ بو نام دادہ اند

۴۹۳

۲۱ اکتوبر ۱۹۲۳ء — مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۲۳۵

آپ نے یہ کیا لکھ دیا کہ ''ممکن ہے گرامی اقبال کی کوٹھی پر ہی فروکش ہو ۔'' کیا آپ کے کسی اور جگہ ٹھہرنے کا بھی امکان ہے ؟ رباعیات نے بڑا لطف دیا ۔ میں نے وہ پرزہ کاغذ جیب میں رکھ لیا ہے ۔ نواب صاحب (ذوالفقار علی خاں) اور شیخ اصغر علی ابھی آنے والے ہیں ۔ ان کو سناؤں گا ۔ کل یہاں وائسرائے بہادر تشریف لاتے ہیں ۔ اسٹیشن اور وہاں سے آنے کے رستے کی سجاوٹ ہو رہی

ہے ۔ سائل صاحب (نواب سراج الدین) کو تو آپ نے خوب سنائی ۔ شاعروں سے ڈرنا چاہیے ۔ بھائی یہ لوگ بڑے بے ڈھب ہوتے ہیں ۔

۴۹۴

۲۴ ۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۱۵۳ - ۱۵۴

صاحبزادی کے انتقال کی خبر معلوم کر کے نہایت تأسف ہوا ۔ اقبال ، شاد کے غم و الم میں شریک ہے ۔ خدائے تعالیٰ صبرِ جمیل عطا فرمائے ۔ حالات اس امر کے مقتضی ہیں کہ حیدر آباد کا مدارالمہام شاد ہو ۔ حضور وائسرائے آج کل لاہور میں رونق افروز ہیں ۔ کل انھوں نے نئے ہائی کورٹ پنجاب کا افتتاح فرمایا ۔ جسٹس سر شادی لال نے جو تقریر اس موقع پر فرمائی اس کے جواب میں حضور وائسرائے نے اقبال کی تعریف بھی کی ہے ۔ تقریر نہایت دلکش تھی اور نہایت عمدگی کے ساتھ ادا کی گئی ۔ اقبال کی تعریف سے سب کو تعجب ہوا کہ اس کی توقع نہ تھی ۔

۴۹۵

۳ نومبر ۱۹۲۳ء ـــــ مولانا عبدالماجد دریابادی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۳۷

"پیامِ امن" (ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ) کے لیے شکرگزار ہوں ۔ آپ کا تبصرہ بجائے خود ایک مفید رسالہ ہے ۔

۴۹۶

۱۴ نومبر ۱۹۲۳ء ـــــ سیّد محمد سعیدالدین جعفری

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۶۳ - ۱۶۴

ایشیا کے قدیم مذاہب کی طرح اسلام بھی زمانۂ حال کی روشنی میں مطالعہ کیے جانے کا محتاج ہے - پرانے مفسرینِ قرآن اور دیگر اسلامی مصنّفین نے بڑی خدمت کی ہے مگر ان کی تصانیف میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو جدید دماغ کو اپیل نہ کریں گی - میری رائے میں بہ حیثیتِ مجموعی زمانۂ حال کے مسلمانوں کو امام ابن تیمیہ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا مطالعہ کرنا چاہیے - حکماء میں ابن رشد اس قابل ہے کہ اسے دوبارہ دیکھا جائے - علیٰ ھذا القیاس غزالی اور رومی علیہم الرحمۃ - مفسّرین میں معتزلی نقطۂ خیال سے زمخشری ، اشعری نقطۂ خیال سے رازی اور زبان و محاورہ کے اعتبار سے بیضاوی - میں نے اپنی تصانیف میں ایک حد تک یہی کام کرنے کی کوشش کی ہے - اس وقت اسلام کے اصلی حقائق اور اس کے حقیقی پیش نہاد پر زور دینا ضروری ہے -

۴۹۷

ـــ ۱۹۲۳ء ـــ ڈاکٹر سیّد یامین ہاشمی

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۶۹

زبان کے اعتبار سے آپ کے اشعار میں کسی قسم کی اصلاح کی گنجائش نہیں - خیالات بھی اچھے ہیں - ہاں تخیّل کی کمی ہے مگر اس کو لفظی اصلاح پورا نہیں کر سکتی - مجھے یقین ہے کہ آپ ترقی

کریں گے ۔ اس وقت عرب کے قدیم شعرا کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے ۔ میری نسبت جس حسنِ ظن کا اظہار آپ نے اپنے اشعار میں کیا ہے اس کے لیے سراپا سپاس ہوں ۔

۴۹۸

۱۴ جنوری ۱۹۲۴ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، ص ۱۷۹

میں یکم جنوری سے ۹ جنوری تک لاہور سے باہر تھا ۔ نواب صاحبان کرنال (پنجاب) کے مقدمات کی خاطر ۔ وہاں سے واپس آیا تو سرکار عالی کا نوروز کارڈ پایا جو حقیقت میں نصف ملاقات تھا ۔

یہ خط شبیر حسن صاحب جوش ملیح آبادی کی معرّفی کے لیے لکھتا ہوں ۔ یہ نوجوان نہایت قابل اور ہونہار شاعر ہیں ۔ میں نے ان کی تصانیف کو ہمیشہ دلچسپی سے پڑھا ہے ۔ اس خداداد قابلیت کے علاوہ لکھنؤ کے ایک معزّز خاندان سے ہیں جو اثر و رسوخ کے ساتھ لٹریری شہرت بھی رکھتا ہے ۔ مجھے امید ہے کہ سرکار ان کے حال پر عنایت فرمائیں گے اور اگر ان کو کسی امر میں سرکار عالی کے مشورے کی ضرورت ہوگی تو اس سے دریغ نہیں فرمائیں گے ۔

۴۹۹

۲۰ جنوری ۱۹۲۴ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۴۸ - ۴۹

نواب صاحب (ذوالفقار علی خاں) سے آپ کی تحریروں کے متعلق

میری کوئی بات نہیں ہوئی ۔ لوگوں کو ان باتوں کے متعلق سوچنے کی فرصت نہیں اور نہ ہی وہ اس کام کو فی‌الحال سمجھ سکتے ہیں جو میں نے کیا ہے ۔ امید ہے کہ آپ کنج پورہ میں کوئی مفید کام کر سکیں گے ۔ نواب کنج پورہ نہایت نیک نفس آدمی ہیں ۔ ان سے آپ کا نباہ بھی خوب ہوگا ۔

۵۰۰

۲۳ جنوری ۱۹۲۴ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۱۲۴ - ۱۲۵

رسالہ ''ذخیرۃ الدینیہ'' جاوا سے نکلنا شروع ہوا ہے ۔ ہر ماہ احادیثِ نبوی کے متعلق کچھ نہ کچھ اس میں ضرور ہوتا ہے ۔ گزشتہ ماہ کے پرچے میں لکھا ہے کہ حدیث ''خلیلی فی ھذہ الامۃ اویس القرنی'' موضوع ہے ۔ امام مالک کے نزدیک اویس کا کوئی تاریخی وجود ہی نہیں ۔ اگر حضرت امام مالک کی تحقیق زیرِ نظر ہو تو حوالے سے آگاہ فرمائیے ۔

۵۰۱

یکم فروری ۱۹۲۴ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۱۲۵ - ۱۲۸

(معارف اور سیّد سلیمان ندوی کے مضامین کی تعریف کے بعد) :
مسلمانوں نے منطقِ استقرائی پر جو کچھ لکھا ہے اور جو جو اضافے انھوں نے یونانیوں کی منطق پر کیے ہیں ، اس کے متعلق میں کچھ

تحقیق کر رہا ہوں ۔ آن کتابوں کے نام تحریر فرمائیے جن کو پڑھنا ضروری ہے ۔ قیاس پر اعتراض غالباً سب سے پہلے امام رازی نے کیا تھا ۔ امام غزالی ، ابنِ تیمیہ اور شاید شیخ سہروردی مقتول نے اس موضوع پر لکھا ہے ۔

۵۰۲

۲ فروری ۱۹۲۳ء —— پروفیسر محمد اکبر منیر

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۱۶۵ - ۱۶۶

(یہ خط بغداد کے پتے پر لکھا گیا)

آپ کو اسلامی ممالک کے سفر سے بہت فائدہ ہوا ہے اور ہو گا ۔ اشعار ، جو آپ نے بھیجے ہیں ، نہایت دلچسپ ہیں اور بالخصوص ''مسلمانے نمی بینم'' نے تو مجھے رلا دیا ۔

دنیا کے دل میں انقلاب ہے ۔ اس واسطے قلوبِ انسانی اس سے متاثر ہو رہے ہیں ۔ اسلام کی عظمت کا زمانہ انشاء اللہ قریب آ رہا ہے ۔

۵۰۳

۱۱ فروری ۱۹۲۳ء —— خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۹۳

الحمد للہ کہ آپ مع الخیر کنج پورہ پہنچ کر اپنے کام میں مصروف ہو گئے ۔ میرا علی گڑھ جانے کا قصد تو تھا مگر سردی اور متواتر بارش کی وجہ سے کمر میں درد ہونے لگا ۔ یورک ایسڈ کے

دور کرنے کی دوائی پی رہا ہوں ، اس اندیشے سے کہ گوٹ کا حملہ نہ ہو جائے۔ ''پیامِ مشرق'' چھپ رہا ہے۔ مجموعۂ اردو مرتّب ہوچکا ہے ۔ حکما کے نام اچھی طرح پڑھے نہیں گئے ۔ اگر یہ فلسفیوں کے نام ہیں تو ان میں سے اکثر غیر معروف ہیں ۔

۵۰۴

لدھیانہ ، ۲۲ اپریل ۱۹۲۳ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۵۰

لاہور میں طاعون کا زور ہے ۔ میں چند دنوں سے مع اہل و عیال لدھیانے میں مقیم ہوں ۔ دو چار روز میں لاہور واپس جاؤں گا۔ قلندر صاحب بڑے پائے کے بزرگ تھے ۔ ان کے عرس پر روپیہ صرف کرنا اور مسکینوں کو کھانا کھلانا بڑی برکت کا باعث ہے ۔

۵۰۵

یکم مئی ۱۹۲۴ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۱۲۸ - ۱۲۹

کیا روسی مسلمانوں میں ابنِ تیمیہ اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کے حالات کی اشاعت ہوئی تھی ؟ مفتی عالم جان ، جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے ، ان کی تحریک کی اصل غایت کیا تھی ؟ کیا یہ محض تعلیمی تحریک تھی یا اس کا مقصود مذہبی انقلاب بھی تھا ؟

۵۰۶

۲ مئی ۱۹۲۳ء (انگریزی) —— پروفیسر محمد شفیع

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۰۸ - ۳۰۹

میں حکام سے لوگوں کی سفارش نہیں کرتا ۔ اس کے باوجود گزشتہ دو سال میں دوستوں اور دوسرے لوگوں کے اصرار پر تحریری و زبانی سفارشات کرنے پر مجبور ہوں اور نتیجہ ہیچ ۔ آپ کے متعلق بھی میری سفارش کا نتیجہ کچھ نہ نکلا ۔ اب آپ کے لیے دعا کرنے کو جی چاہتا ہے ۔ بلا نتیجہ سفارش پر سفارش کرتے چلے جانا مجھے ذلت انگیز معلوم ہوتا ہے ۔

۵۰۷

۱۴ مئی ۱۹۲۳ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۲۹

رؤیتِ باری کے متعلق استفسار اس لیے کیا تھا کہ شاید اس بحث سے آئن سٹائن کے انقلاب انگیز نظریۂ نور پر کچھ روشنی پڑے ۔ اس خیال کو ابنِ رشد کے ایک رسالے سے تقویت ہوئی جس میں انھوں نے ابوالمعالی کے رسالے سے ایک ایسا فقرہ نقل کیا ہے جو آئن سٹائن کے خیال سے ملتا جلتا ہے ۔

۵۰۸

۲۴ جون ۱۹۲۴ء —— شاکر صدیقی

انوارِ اقبال ، ص ۱۱۶

(شاکر صدیقی نے اقبال کی فارسی نظم ''تنہائی'' کا اردو ترجمہ کیا اور شائع کرنے کی اجازت طلب کی ، اقبال نے لکھا) : آپ کا ترجمہ میری ناقص رائے میں اشاعت کے قابل نہیں ۔

۵۰۹

۳۰ جون ۱۹۲۴ء —— منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، ص ۴۷

اگر آپ نے خواب میں مجھے دوزخ میں دیکھا ہے تو یہ بالکل صحیح ہے کیونکہ آج کل لاہور دوزخ سے کم نہیں ۔

۵۱۰

۱۳ جولائی ۱۹۲۴ء —— خاں محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۵۰

میں کئی روز تک بیمار رہا ۔ مسوڑا پھول گیا تھا ، جس کو کل چروا دیا گیا ۔ اب خدا کے فضل سے آرام ہے ۔ اردو مجموعہ (بانگِ درا) چھپ گیا ہے ۔ شیخ عبدالقادر صاحب اس کا دیباچہ لکھ رہے ہیں ۔ میں بھی اگست میں شملہ جانے کا قصد کر رہا ہوں ۔ آج کل گرمی سخت ہے ۔ بارش مطلق نہیں ہوئی ۔ فکرِ سخن کے لیے

یہ موسم نہایت خراب ہے ، تاہم کبھی کبھی شبنم کی کوئی نہ کوئی بوند برس جاتی ہے - ایک چھوٹی سی کتاب لکھ رہا ہوں جس کا نام غالباً ہوگا : Songs of a Modern David (زبورِ عجم) -

۵۱۱

۱۷ اگست ۱۹۲۴ء —— حکیم محمد یوسف حسن

مدیر ''نیرنگ خیال'' لاہور

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۲۷۰

رسالہ ''نیرنگِ خیال'' جو حال ہی میں لاہور سے نکلنا شروع ہوا ہے ، بہت ہونہار معلوم ہوتا ہے - اس کے مضامین میں پختگی اور متانت پائی جاتی ہے - مجھے یقین ہے کہ یہ رسالہ پنجاب میں صحیح ادبی ذوق پیدا کرنے میں مد ثابت ہوگا - ایڈیٹر دونوں نوجوان ہیں (حکیم محمد یوسف حسن اور محمد دین تاثیر ایم - اے) اور لٹریچر کی خدمت کا شوق رکھتے ہیں - جناب عبدالرحمٰن چغتائی کی تصویر ''تحفۂ لیلیٰ'' بہت خوبصورت ہے - دیکھ کر مسرت ہوئی - دیکھیے اب ''تحفۂ قیس'' کب نکلتا ہے -

۵۱۲

۱۸ اگست ۱۹۲۴ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۳۱

امریکہ کی مشہور یونیورسٹی کولمبیا نے ''مسلمانوں کے نظریات متعلقۂ مالیات'' پر جو کتاب شائع کی ہے اس میں لکھا ہے

کہ اجماعِ اُمّت نصِّ قرآنی کو منسوخ کر سکتی ہے ۔ کیا مسلمانوں کے فقہی لٹریچر میں کوئی ایسا حوالہ موجود ہے ؟

۵۱۳

۱۹ اگست ۱۹۲۴ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۳۶

تخصیص و تعمیمِ احکام کا حال قاضی شوکانی کی ''ارشاد الفحول'' سے مجھے معلوم ہو گیا ہے ۔ اس کے لیے زحمت گوارا نہ فرمائیے ۔ پنجاب میں مشرقی صاحب نے ''تذکرہ'' کے نام سے قرآن کی جو تفسیر شائع کی ہے ، یہ اس قابل ہے کہ اس پر ایک مفصّل ریویو آپ کے قلم سے نکلے ۔

۵۱۴

۲۵ اگست ۱۹۲۴ء ـــــ شاد عظیم آبادی

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۷۱ - ۱۷۲

آس غائبانہ عقیدت کی وجہ سے ، جو آپ سے ہے ، یہ معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی کہ آپ اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے ہمہ وجوہ خیریت سے ہیں اور باوجود پیرانہ سالی کے آپ کی لٹریری مصروفیتیں کم نہیں ہوئیں ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی تصانیف تمام ملک کے لیے مفید ہوں گی ۔ جس تمدنی نظام نے آپ کو پیدا کیا وہ تو اب رخصت ہو رہا ہے ، بلکہ ہو چکا ہے ، لیکن آپ کی ہمہ گیر دماغی قابلیت اور اس کے گراں بہا نتائج اس ملک کو ہمیشہ یاد

دلاتے رہیں گے کہ موجودہ نظامِ تمدن پرانے نظام کا نعم البدل نہیں ہے -

۵۱۵

۲۶ اگست ۱۹۲۴ء ـــــ شیخ مبارک علی ، تاجر و ناشرِ کتب ، لاہور

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۷۱ - ۱۷۲

(''بانگِ درا'' کی کتابت و طباعت کی اُجرت کے بارے میں) -

۵۱۶

۲۷ اگست ۱۹۲۴ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۳۳

فقہا نے اجماع سے نص کی تخصیص جائز سمجھی ہے تو ایسی تخصیص یا تعمیم کی کوئی مثال ؟ ایسی تخصیص یا تعمیم اجماعِ صحابہ ہی کر سکتا ہے یا علماء و مجتہدین اُمت بھی ؟ کوئی حکم ایسا بھی ہے جو صحابہ نے نصِّ قرآن کے خلاف نافذ کیا ہو ؟ (اسی قسم کے بعض دیگر استفسارات) -

۵۱۷

ـ ۱۹۲۴ء (انگریزی) ـــــ سر اکبر حیدری

انوارِ اقبال ، صفحات ۳۲ - ۳۳

آپ کے خط کا بہت بہت شکریہ جس کے ساتھ منشی عبدالرزاق کا خط ملفوف تھا - رقم کی ادائیگی کے لیے ان کی مزید مہلت طلبی پر

میں رضامند ہوں ۔ افسوس ہے کہ مجھے کتاب (کلیاتِ اقبال) کی فروخت کو برطانوی ہند سے باہر یعنی مملکتِ نظام تک محدود رکھنے پر اصرار کرنا پڑا کیونکہ جن لوگوں سے (''بانگِ درا'' کے متعلق) میرا معاملہ ہونا ہے وہ اس قسم کی شرط کے بغیر میرے ساتھ معاہدہ نہیں کریں گے اور ان کے نقطۂ نگاہ سے میں سمجھتا ہوں بات خاصی معقول ہے ۔

۵۱۸

۵ ستمبر ۱۹۲۴ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۱۳۷ - ۱۴۰

انجمنِ حمایتِ اسلام کا صدر مجھے منتخب کیا گیا تھا مگر میں نے بعض وجوہ سے استعفا دے دیا ہے ۔ آپ ضرور تشریف لائیے ۔ یہاں کے لوگوں کو ختمِ نبوت کے مسئلے میں بڑی دلچسپی ہے اور آپ کی تقریر انشاء اللہ بے حد توجہ سے سنی جائے گی ۔ میرے ہی غریب خانے پر ٹھہریے ۔

جناب (عنایت اللہ خاں) مشرقی امرتسر کے رہنے والے ہیں ۔ نوجوان آدمی ہیں ۔ کیمبرج میں ریاضی کا اعلیٰ امتحان پاس کیا ہے ۔ کچھ مدت کے لیے پشاور کالج کے پرنسپل رہے ۔ اس کے بعد گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمۂ تعلیم میں رہے ۔ آج کل غالباً کسی سرکاری اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں ۔ ''زمیندار'' میں ''تذکرہ'' پر ایک ریویو مفصل شائع ہوا ہے ۔ جناب مشرقی ، جہاں تک مجھے معلوم ہے ، خود مدعی نہیں ہیں ۔ آمتِ مسلمہ سے ممکن ہے ان کا تعلق ہو کیونکہ آج کل آمتِ مسلمہ کا سنٹر امرتسر ہے ۔

۵۱۹

۱۶ اکتوبر ۱۹۲۴ء ـــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۱۴۱ - ۱۴۲

آپ نے کسی گذشتہ خط میں مجھے لکھا تھا کہ حضور سرور کائنات ﷺ سے جب کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو آپ بعض دفعہ وحی کا انتظار فرماتے ۔ اگر وحی نازل ہوتی تو اس کے مطابق مسائل کا جواب دیتے اور اگر وحی کا نزول نہ ہوتا تو قرآن شریف کی کسی آیت سے استدلال فرماتے اور جواب کے ساتھ وہ آیت بھی پڑھ دیتے ۔ اس کا حوالہ کون سی کتاب میں ملے گا ؟ جو جواب محض استدلال کی بنا پر دیا گیا ، جس میں وحی کو دخل نہیں ، کیا وہ بھی تمام اُمت پر حجّت ہے ؟

۵۲۰

ـ ۱۹۲۴ء ـــ شیخ اعجاز احمد

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۴۴

والدِ مکرّم کی طبیعت پہلے بھی رقیق تھی ، اب بہ سببِ ضعفِ پیری اَور بھی رقیق ہو گئی ہے ۔ اس کے علاوہ زیادہ عمر کا آدمی کوئی رفیق اپنا نہیں دیکھتا ۔ وہ اپنے آپ کو تنہا پاتا ہے ۔ اس واسطے میرا مشورہ تم کو یہ ہے کہ دن میں ایک دفعہ وقت نکال کے ایک آدھ گھنٹہ ان کے پاس بیٹھا کرو اور جن باتوں میں ان کو دلچسپی ہے ان سے گفتگو کیا کرو ۔ اس سے تم کو بہت فائدہ پہنچے گا ۔ مجھے خود جو فائدہ ان کی ذات سے ہوا ، اس کا احساس اب ہوا ہے اور

میں اس کو ہر قسم کے علم اور دنیوی وجاہت پر ترجیح دیتا ہوں -

۵۲۱

۱۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء (انگریزی) ـــــ مسٹر سمتھ

سیکرٹری پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی لاہور

خطوطِ اقبال ، مرتبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۷۳

جی ہاں ! آپ نے اپنے خط میں جن نظموں کا حوالہ دیا ہے (''ہمالہ'' ، ''پیامِ صبح'' ، ''جگنو'' اور ''شعاع آفتاب'') ، آپ انھیں ٹیکسٹ بک کے نصابوں میں شامل کر سکتے ہیں -

۵۲۲

۱۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۲۳۶

ابھی مرزا صاحب (محمد ہادی عزیز) کا خط لکھنؤ سے آیا ہے - وہ لکھتے ہیں کہ مولانا گرامی سے میرا تعارف کرا دیجیے - یہ عریضہ ان کی معرّفی کے لیے لکھتا ہوں - وہ آپ کی خدمت میں خط لکھیں گے - ان کو ضرور جواب دیجیے گا - چند روز کے لیے تشریف لائیے - زندگی کا کوئی اعتبار نہیں - یارانِ ہم دم کی صحبت غنیمت ہے - کل ایک شعر خیال میں آیا ، عرض کرتا ہوں :

عقل ہم عشق است و از ذوق نگہ بیگانہ نیست
لیکن ایں ناپختہ را آں جرأتِ رندانہ نیست

۵۲۳

لدھیانہ ، ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۴ء ـــــ شیخ عطا محمد (برادرِ اقبال)

روزگارِ فقیر ، جلد ۲ ، صفحات ۱۹۰ - ۱۹۱

کل آپ کی خدمت میں تار دے چکا ہوں ۔ تقدیرِ الٰہی کا مقابلہ تدبیرِ انسانی سے نہیں ہو سکتا ۔ مرحومہ (اقبال کی لدھیانے والی بیگم) کی موت کا منظر نہایت درد انگیز تھا ۔ خدا تعالیٰ اس کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے ۔ بہترین ڈاکٹروں کا علاج تھا مگر اللہ تعالیٰ کے علم میں مرحومہ کی زندگی کے دن پورے ہو چکے تھے ۔ درد کی حالت میں اس کی کیفیت اس قدر بے چارگی اور بے کسی کی تھی کہ میرے لیے اس کی طرف نگاہ کرنا بھی مشکل تھا ۔ میرا قلب سخت رقیق ہوگیا ـــــ ایک معمولی انسان کو دنیا میں لانے کے لیے ، جو پچاس ساٹھ سال سے زیادہ اس دارِ فانی میں نہیں ٹھہرتا ، نیچر اس قدر تکلیف ایک ضعیف عورت کو دیتی ہے ۔

۵۲۴

لدھیانہ ، ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۴ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۲۳۷

آپ کا والا نامہ لاہور سے ہوتا ہوا لدھیانے میں ملا ۔ میری لدھیانے والی بیوی ۲۱ اکتوبر کو یہاں لدھیانے میں انتقال کر گئی ہیں ۔ ان کو نمونیا ہو گیا تھا اور انسانی علمِ طب کی کوئی تدبیر ان کی زندگی نہ بچا سکی ۔ مرحومہ گزشتہ دس بارہ سال میری زندگی

میں شریک رہیں اور اس مدت میں آنھوں نے جو میری خدمت گزاری کی ، کم کسی بیوی نے اپنے شوہر کی کی ہوگی ۔ خدا تعالٰی ان کو اس کا اجرِ جزیل عطا فرمائے ۔ میں ۱۹ ۔ اکتوبر سے لدھیانہ میں ہوں ۔ آج شام لاہور واپس جاؤں گا ۔ آپ سے التماس ہے کہ کوئی عمدہ مادۂ تاریخ نکالیے جس کو ان کے مزار پر کندہ کرایا جائے ۔ ۱۳۴۳ ہجری ہے ۔

۵۲۵

۲۶ نومبر ۱۹۲۴ء —— مولانا عبدالماجد دریابادی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۳۷

ابھی ایک عریضہ ڈاک میں ڈال چکا ہوں ۔ مکرّر عرض ہے کہ آپ صاحب زادہ صاحب کی خدمت میں فوراً خط لکھیں کہ وہ تجویز معلومہ کورٹ کے سامنے پیش نہ کریں ۔

۵۲۶

۲۹ نومبر ۱۹۲۴ء —— خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۵۱

نواب صاحب (کنج پورہ) کے صفاتِ ستودہ کا میں مدت سے قائل ہوں ۔ خاص کر ان کی دینداری اور اسلامیت کا ۔ ان کے کام کے لیے دل و جان سے حاضر ہوں اور اپنی بساط کے مطابق ان کے حقوق کے حصول کے لیے انشاء اللہ پوری کوشش عمل میں لاؤں گا ۔ باقی رہا فیس کا معاملہ ، تو خدانخواستہ یہاں دوکانداری نہیں ، خلوص

اور خدمت ہے - میں مع سر ذوالفقار علی خاں آج شام کرنال جا رہا ہوں - دو ایک روز وہاں قیام رہے گا - ممکن ہے آپ سے یا نواب صاحب سے ملاقات ہو جائے -

۵۲۷

۷ دسمبر ۱۹۲۴ء ـــ چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، ص ۸۹

میں نے پرسوں ایک خط ''زمیندار'' میں اشاعت کی غرض سے لکھا تھا - اس میں سیکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور کا نام لکھنا بھول گیا - اس میں ''شیخ عبد العزیز صاحب'' کے الفاظ بڑھا دیجیے اور آخر میں یہ فقرہ لکھ دیجیے : ''مجھے معلوم نہیں اخباروں میں جو خبر اس وفد کے متعلق شائع ہوئی ہے ، اس کا ذمہ دار کون ہے ؟''

۵۲۸

۲۲ دسمبر ۱۹۲۴ء ـــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۱۶۲ - ۱۶۳

خوبصورت کرسمس کارڈ مرسلۂ سرکار والا ابھی ملا ہے - اگر مکتوب نصفِ ملاقات ہے تو فوٹو بھی نصف زیارت کہلانے کا حق رکھتا ہے - ایک مدت ہوئی سلسلۂ خط و کتابت سے محروم ہوں - اس عرصے میں بہت سے آلام و مصائب کا شکار رہا - بیوی کا انتقال ہو گیا ، جس سے اب تک قلب پریشان ہے - دوسری بیوی کے ہاں

خدا کے فضل و کرم سے لڑکا ہوا جس سے کسی قدر تلافی ہوئی ۔
"ہر چہ از دوست می‌رسد نیکوست" بچے کا نام جاوید رکھا گیا ہے ۔

۵۲۹

۲۳ دسمبر ۱۹۲۴ء ـــــ خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۵۲

نواب صاحب کی خدمت میں عرض کر دیجیے کہ میں میموریل لکھنے کے لیے حاضر ہوں ، مگر آپ مہربانی کر کے تمام کاغذاتِ متعلقہ لاہور لے آئیں تاکہ کام کی کیفیت و کمّیت کا اندازہ کر سکوں کہ اس میں کامیابی کی توقع ہے یا نہیں ۔ کیونکہ میرا فرض ہے کہ اس بارے میں بھی نواب صاحب کو پیشتر لکھنے کے رائے دے سکوں ۔ میں تعطیلوں میں لاہور ہی میں رہوں گا ۔

۵۳۰

۴ جنوری ۱۹۲۵ء ـــــ مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۱۶۷ - ۱۶۸

والا نامہ ابھی ملا ہے ، جس کے لیے اقبال سراپا سپاس ہے اور سالِ نو کی مبارک باد خدمتِ عالی میں عرض کرتا ہے ۔ سرکارِ عالی نے مرورِ زمانہ کا نقشہ خوب کھینچا ہے ۔ گویا الفاظ میں اس کیفیت کی تصویر اتار دی جس کی تصویرکشی سے رنگ و قرطاس عاجز ہیں ۔ "بانگِ درا" کا نسخہ ارسالِ خدمت کر دیا گیا ہے ۔ وزارتِ حیدرآباد

کے لیے اب تک یہی افواہ ہے کہ سر محمد شفیع حضور نظام سے خط و کتابت کر رہے ہیں - واللہ اعلم بالصواب - فی الحال انھوں نے یہاں بیرسٹری کا کام شروع کر دیا ہے -

۵۳۱

۱۹ جنوری ۱۹۲۵ء —— پروفیسر میاں محمد شریف

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۳۳ - ۲۳۴

میں کئی دنوں سے صاحبِ فراش ہوں - مسوڑے پھول جانے کی وجہ سے سخت تکلیف رہی - دو اپریشن یکے بعد دیگرے ہو چکے ہیں - علی گڑھ یونیورسٹی نے میری جو قدر افزائی کی ہے اس کے لیے میں ان کا نہایت شکر گزار ہوں - امید نہیں کہ ایک ہفتے تک اس شدتِ سرما میں سفر کے قابل ہو سکوں -

۵۳۲

۲۰ جنوری ۱۹۲۵ء —— خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۵۲ - ۵۳

میموریل کے لیے ضروری ہے کہ تمام سامان کافی ہو ، ورنہ میموریل لکھنا فضول ہے - اگر کامیابی کی امید موجودہ مسالے سے نہ ہو تو انکار کرنا بہتر ہوگا - پیرزادہ (مظفر احمد فضلی) صاحب کی مثنوی (رازِ بیخودی) کا حال مجھے معلوم ہے - مسلمانانِ ہند کے دل و دماغ پر عجمی تصوف غالب ہے - وہ عربیت کے تخیلات کے سمجھنے سے قاصر ہیں -

۵۳۳

۶ مارچ ۱۹۲۵ء —— پروفیسر سردار محمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۵۸ - ۲۵۹

میرے علم میں خجستہ پا ، خجستہ پے ، خجستہ گام اور خجستہ قدم سب صحیح ہیں - ان میں سے کون کس محل پر استعمال کیا جائے ؟ یہ استعمال کرنے والے کی ضرورت اور مذاق پر منحصر ہے - عثمان مختاری نے خجستہ دست بھی لکھ دیا ہے - اس کا ضد سبز پا (شوم قدم) ہے - اس میں بھی شعرا نے حسبِ ضرورت تصرّف کر کے سبز پا ، سبز پے ، سبز قدم تینوں طرح لکھا ہے -

۵۳۴

— ۱۹۲۵ء —— چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، ص ۸۹

''الطرق الحکمیہ فی سیاسۃ الشرعیہ'' (حافظ ابنِ قیّم) اور ''اعلام الموقّعین'' مرحمت فرمائیے - یہ بھی فرمائیے کہ مولوی عبدالقادر صاحب قصور سے تشریف لائے یا نہیں - آج شام آئیے بھی -

۵۳۵

۱۷ مارچ ۱۹۲۵ء —— پروفیسر محمد اکبر منیر

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۱۶۷ - ۱۶۸

(یہ مکتوب گورنمنٹ کالج ملتان کے پتے پر لکھا گیا جہاں

مکتوب الیہ پروفیسری کے منصب پر فائز تھے) ۔

زندگی کا راز یہی ہے جہاں رہو ، جس حالت میں رہو ، خوش اور مطمئن رہو ۔ دنیا میں بہت کم آدمی ہیں جو اپنی زندگی کے مختلف احوال و مقاصد سے آگاہ ہوتے ہیں ۔ عام طور پر ہم سب لوگ اپنی زندگی کا ایک خارجی مشاہدہ کر سکتے ہیں ۔ اندرونی علل و اسباب و نتائج ہماری آنکھوں سے مخفی رہتے ہیں ۔ ہاں لاہور میں بہار کا آغاز ہے ۔ ''ماہِ نو'' ضرور مرتّب کیجیے ۔ ''زبورِ عجم'' کے لیے ایک مدت درکار ہوگی ۔

۵۳۶

۲۲ مارچ ۱۹۲۵ء ـــــ مولانا عبدالماجد دریا بادی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۳۸

(اقبال نے اپنے ایک انگریزی مقالے ''اجتہاد'' پر رائے طلب کی تھی ۔ جو رائے دی گئی ، خاصی مخالفانہ تھی ۔ اقبال نے لکھا) :

''آپ کا نوٹ پڑھ کر مجھے تعجب ہوا ۔ معلوم ہوتا ہے عدیم الفرصتی کی وجہ سے آپ نے وہ مضمون بہت سرسری نظر سے دیکھا ہے'' ۔

۵۳۷

ـ ۱۹۲۵ء ـــــ مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی

انوارِ اقبال ، ص ۳۱۷

آپ نے ٹھیک فرمایا ہے کہ پیشہ ور مولویوں کا اثر سرسیّد احمد خاں کی تحریک سے بہت کم ہوگیا تھا مگر خلافت کمیٹی نے اپنے

پولیٹیکل فتووں کی خاطر ان کا اقتدار ہندی مسلمانوں میں پھر قائم کر دیا ہے ۔ یہ ایک بہت بڑی غلطی تھی ، جس کا احساس ابھی تک غالباً کسی کو نہیں ہوا ۔ مجھ کو حال ہی میں اس کا تجربہ ہوا ہے ۔ کچھ مدت ہوئی میں نے ''اجتہاد'' پر ایک انگریزی مضمون لکھا تھا جو یہاں ایک جلسے میں پڑھا گیا تھا مگر بعض لوگوں نے مجھے کافر کہا ۔

۵۳۸

۲۴ اپریل ۱۹۲۵ء ـــــ عبدالرحمٰن چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۲۸

آپ کی والدۂ ماجدہ کے انتقال کی خبر ''زمیندار'' میں پڑھ کر بہت رنج ہوا ۔ خدا ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور آپ کو اور ماسٹر عبداللہ صاحب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے ۔ عید کے موقعے پر یہ صدمہ اور بھی دردناک ہے ، مگر:

''زمانہ جام بدست و جنازہ بردوش است''

۵۳۹

۷ مئی ۱۹۲۵ء ـــــ سیّد نصیرالدین ہاشمی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۶۰

''دکن میں اردو'' نہایت مفید کتاب ہے ۔ اردو زبان اور لٹریچر کی تاریخ کے لیے جس قدر مسالہ ممکن ہو ، جمع کرنا چاہیے ۔

۵۴۰

۲۳ اگست ۱۹۲۵ء ـــــ (ڈاکٹر) عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۳۰

"میں نے "انڈین ریویو" کا مضمون دیکھا ہے - تصویر طالب علمی کے زمانے کی ہے - مضمون میں بہت سی غلط فہمیاں ہیں - آپ اپنا اردو ترجمہ ابھی شائع نہ کریں - میں بھی انشاء اللہ شملہ آؤں گا مگر چند روز کے بعد -

۵۴۱

۲ ستمبر ۱۹۲۵ء ـــــ صوفی غلام مصطفٰی تبسم

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۶ - ۵۱

"میں نے "اجتہاد" پر ایک مضمون لکھا تھا جس میں بہت سی باتیں نہایت مختصر طور پر محض اشارۃً بیان کی گئی تھیں - اب اسے کتاب کی صورت میں منتقل کرنے کا ارادہ ہے جس کا نام "اسلام میرے نقطۂ نظر سے" (Islam As I Understand It) ہو گا - اس عنوان سے مقصود یہ ہے کہ کتاب کا مضمون میری ذاتی رائے تصور کیا جائے جو ممکن ہے غلط ہو - مولوی صاحب (خواجہ احمد دین امرتسری) کو میرے ساتھ تبادلۂ خیالات کرنے سے کچھ فائدہ نہ ہو گا - ہاں اگر وہ مجھ کو مستفیض کرنے کے ارادے سے امرتسر سے لاہور آنے کی زحمت گوارا فرمائیں تو یہ ان کی مہربانی ہے - کیا ہی اچھا ہو کہ وہ شریعتِ محمدیہ پر ایک مبسوط کتاب تحریر فرمائیں

جس میں عبادات و معاملات کے متعلق صرف قرآن مجید سے استدلال کیا گیا ہو ۔

۵۴۲

۶ ستمبر ۱۹۲۵ء —— صوفی غلام مصطفٰی تبسّم

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۷۴ - ۱۷۵

میں کل شام مولوی صاحب (خواجہ احمد دین امرتسری) کا منتظر رہا ۔ چونکہ وہ تشریف نہ لائے اس واسطے مجھے اندیشہ ہے کہ میرے خط سے کوئی غلط فہمی نہ ہوئی ہو ۔ ان کی یہ عنایت کم نہیں کہ وہ محض میرے فائدے کے لیے لاہور تشریف لانے کی زحمت گوارا فرماتے ہیں ۔ یہ بات قرینِ انصاف نہیں کہ ان حالات میں میں اپنی سہولت اور اوقات کو ملحوظ رکھوں ۔ مجھ کو یہ بات اس خط میں واضح کر دینی چاہیے تھی کہ وہ جب چاہیں تشریف لائیں ۔ مجھ کو صرف ایک روز پہلے مطلع کر دیں تاکہ میں ان کی تشریف آوری کے وقت مکان پر ہی رہوں ، کہیں اِدھر اُدھر نہ چلا جاؤں ۔

۵۴۳

۶ ستمبر ۱۹۲۵ء —— صوفی غلام مصطفٰی تبسّم

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۹۹ - ۲۰۰

میں کل شام مولوی صاحب (مولوی احمد دین ، مدیرِ ماہنامہ ''بلاغ و البیان'' امرتسر) کا منتظر رہا لیکن وہ تشریف نہ لائے ۔ وہ جب چاہیں تشریف لائیں ۔ مجھ کو صرف ایک روز پہلے مطلع کر دیں

تا کہ میں ان کی تشریف آوری کے وقت مکان پر ہی رہوں - سرِ دست اجتہاد نہیں تو اَور بہت سے امور ہیں جن کے متعلق میں ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہوں -

۵۴۴

۱۷ ستمبر ۱۹۲۵ء —— منشی آدم علی بھائی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۶۲

(منشی صاحب نے ایک ہندو دوست کی تشفی کی خاطر ، جو تلاشِ حق کی غرض سے اسلام کا مطالعہ کر رہے تھے ، ڈاکٹر صاحب کو ایک مضمون لکھ کر بھیجنے کی فرمائش کی ، جس سے قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی صداقت ثابت ہو - حضرت علامہ نے تحریر فرمایا) : ''افسوس ہے یہ مضمون ایک یا متعدد خطوط میں نہیں سما سکتا - آپ ان صاحب کو لاہور بھیج دیں - میں اپنے علم و فہم کے مطابق ان کی مدد کو حاضر ہوں -

۵۴۵

۲۹ ستمبر ۱۹۲۵ء —— خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۵۳

میں خدا کے فضل و کرم سے بالکل تندرست ہوں - تعطیل لاہور ہی میں بسر کی -

۵۴۶

۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء ـــ شیخ عطا محمد ، برادرِ کلاں علامہ اقبال

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۷۶ - ۱۷۸

جاوید اب بالکل تندرست ہے ۔ آج پورے ایک سال کا ہو گیا ہے ۔ اس کی والدہ آج قربانی دینے میں مصروف ہے ۔ آپ اور والدِ مکرّم یہ سن کر خوش ہوں گے کہ مدت کی جستجو کے بعد آج اپنے بزرگوں کا سراغ مل گیا ہے ۔ حضرت بابا لولی حج کشمیر کے مشہور مشائخ میں سے تھے ۔ ان کا ذکر خواجہ اعظم کی ''تاریخ کشمیر'' میں اتفاقاً مل گیا ہے ۔ والدِ مکرّم نے جو کچھ اپنے بزرگوں سے سنا تھا وہ بحیثیتِ مجموعی درست ہے ۔ ان کا اصلی گاؤں لوچر نہ تھا بلکہ موضع چکّو پرگنہ اڈون تھا ۔ بارہ سال کشمیر سے باہر رہے اور ممالک کی سیر میں مصروف رہے ۔ بیوی کے ساتھ ان کے تعلقات اچھے نہ تھے ، اس واسطے ترکِ دنیا کر کے کشمیر سے نکل گئے ۔ واپس آنے پر اشارۂ غیبی سے حضرت بابا نصرالدین کے مرید ہوئے جو حضرت نورالدین ولی کے مرید تھے ۔ بقیہ عمر انھوں نے بابا نصرالدین کی صحبت میں گزاری اور اپنے مرشد کے جوار میں مدفون ہیں ۔ اب امید ہے کہ مزید حالات معلوم ہو جائیں گے ۔

۵۴۷

۲۰ اکتوبر ۱۹۲۵ء ـــ حکیم سیّد رحمت اللہ شاہ

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۴۸ - ۱۴۹

دیوانِ طرزی (غلام سرور مغل کا فارسی دیوان) بڑی خوشی سے

بھیج دیجیے ، جس کے لیے میں آپ کا شکر گزار ہوں گا ۔

آپ کے دوست (غلام سرور مغل) کا خط میرے نام آیا تھا ، مگر وہ خط بدقسمتی سے گم ہوگیا اور پتہ مجھے یاد نہ تھا ۔ اس واسطے میں ان کو خط کا جواب نہ دے سکا ۔ میری طرف سے معذرت کر دیجیے گا ۔

۵۴۸

ـــ اکتوبر ، نومبر ۱۹۲۵ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۳۸ - ۲۳۹

معلوم ہوتا ہے ملک برکت علی صاحب نے دست کشی کر لی ہے ، اس واسطے مولوی عبدالحئی بلا مقابلہ (کونسل کے رکن) منتخب ہوگئے ۔

بہت دن ہوگئے میں نے گزشتہ گرما کے موسم میں چند اشعار لکھے تھے :

ترا ناداں امیدِ غم گساری ها ز افرنگ است
دلِ شاهیں نسوزد بہرِ آں مرغے کہ در چنگ است
خودی را پردہ می گوئی بگو ! من با تو ایں گویم
مزن ایں پردہ را چاکے کہ دامانِ نگہ تنگ است

۵۴۹

— ۱۹۲۵ء —— وصل بلگرامی ، مدیرِ ''مرقّع'' لکھنؤ

انوارِ اقبال ، ص ۱۷۴

دانت کے درد سے اب افاقہ ہے۔ ٹائیٹل پیج کے لیے شاید یہ شعر موزوں ہو :

تا تو بیدار شوی ، نالہ کشیدم ، ورنہ
عشق کارے ست کہ بے آہ و فغاں نیز کنند

۵۵۰

۳ نومبر ۱۹۲۵ء —— حکیم سیّد رحمت اللہ شاہ

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۴۹ - ۱۵۰

دیوانِ طرزی موصول ہوگیا ہے۔ غلام سرور کے حالات معلوم کر کے بہت افسوس ہوا ، گو تعجب نہیں ہوا ۔ اسی اندیشے کی وجہ سے میں نے آپ کو اسے لاہور میں رکھنے کی اجازت نہ دی تھی ۔ میں انشاء اللہ اس کے لیے دعا کروں گا ۔ چونکہ اس دعا میں غرض کا شائبہ نہ ہوگا ، اس واسطے ممکن ہے درگاہِ رب العزّت میں قبول ہو جائے ۔ اگر انسان کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کے ضمیر میں لذّت و سرور کے تمام سامان موجود ہیں تو کبھی بیرونی لذّتوں کی تلاش میں سرگرداں نہ ہو ۔

۵۵۱

۱۸ نومبر ۱۹۲۵ء ـــــ وصل بلگرامی ، مدیرِ "مرقّع" لکھنؤ

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۷۳ - ۱۷۴

ایک شعر حاضر ہے ، معلوم نہیں سرورق کے لیے موزوں ہوگا یا نہیں :

ندارد عشق سامانے ولیکن تیشۂ دارد
شگافد سینۂ کہسار و پاک از خونِ پرویز است

۵۵۲

ـــ ۱۹۲۵ء ـــــ سیّد سجاد حیدر یلدرم

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۵۲

جلیل احمد صاحب (قدوائی) کا آن دل خوش کن الفاظ کے لیے ، جو آنھوں نے میرے متعلق لکھے ہیں ، میری طرف سے بہت بہت شکریہ ادا کیجیے ۔ آخر کے تین شعر اگر پسند نہ ہوں یا علی گڑھ کی فضا کے لیے موزوں نہ ہوں تو کاٹ دیجیے ۔ (یہ اشعار جوں کے توں "علی گڑھ میگزین" ۱۹۲۵ء میں شائع ہوئے اور "زبورِ عجم" کی غزل نمبر ۳۷ میں دیکھے جا سکتے ہیں) ۔

۵۵۳

— نومبر ۱۹۲۵ء —— اختر شیرانی ، مدیر رسالہ "انتخاب" لاہور

ماہِ نو ، اقبال نمبر ، ستمبر ۱۹۷۷ء ، ص ۲۲۲

رسالہ "انتخاب" کے لیے سراپا سپاس ہوں - ہونہار معلوم ہوتا ہے ، یقین ہے ترقی کرے گا -

۵۵۴

۳ جنوری ۱۹۲۶ء (انگریزی) —— سیّد شوکت حسین

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۵۳ - ۲۵۴

اخبار موصول ہوا - یہ نظم بیس برس ہوئے لکھی گئی تھی ، اور میری نہایت ہی ابتدائی کوششوں کا نتیجہ ہے - تاہم تنقید کے بعض حصص اغلاطِ کتابت پر محمول ہونے چاہییں - نقاد کی نظر سے نظم کے حقیقی اسقام البتہ پوشیدہ رہے ہیں - میرا نصب العین نقاد کے ادبی نصب العین سے مختلف ہے -

۵۵۵

۸ جنوری ۱۹۲۶ء —— عبدالرحمٰن چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۲۹

افسوس کہ لدھیانے سے کوئی تصویر یا آئینہ نہیں ملا ، اس واسطے آپ مہربانی کر کے اسی تصویر سے انلارج کریں اور اگر

انلارج نہ ہو سکتی ہو تو وہ تصویر ماسٹر عبداللہ صاحب کے بمدست ارسال فرمائیے کہ لدھیانے واپس بھیجی جائے۔

۵۵۶

۲۶ جنوری ۱۹۲۶ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال، صفحات ۲۳۹ - ۲۴۰

نواب سراج الدین خاں صاحب سائل کے لیے میں کوشش کر رہا ہوں۔ ان کی بیگم صاحبہ کا خط بھی آیا تھا۔ میں کوشش کروں گا کہ مرزا عبدالرب لاہور تبدیل ہو جائیں۔ اس طرح آپ کو لاہور آنے میں سہولت رہے گی۔

۵۵۷

۱۷ فروری ۱۹۲۶ء (انگریزی) ـــــ پروفیسر میاں محمد شریف

(یہ ۱۷ فروری کے خط کے جواب میں لکھا گیا)

اقبال نامہ، جلد ۲، صفحات ۲۳۴ - ۲۳۵

میں آپ کے سوالات کا جواب بہم پہنچانے سے قاصر ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ دنیائے اسلام بالخصوص مصر و ایران میں Intellectual Activity ہے اور فلسفہ اب بھی دینیات کے ساتھ زیرِ مطالعہ ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ہمارے مکاتب میں، جو اب تک پرانی روش پر قائم ہیں، مغربی فلسفہ پڑھایا جاتا ہے یا نہیں۔ فلسفۂ حال کی بعض کتابیں عربی میں ترجمہ ہوئی ہیں۔ علماء نے فکرِ اسلامی کو فلسفۂ عہدِ حاضر کی روشنی میں از سرِ نو ترتیب دینے کی کوئی کوشش

نہیں فرمائی لیکن دنیائے اسلام کو جو حوادث پیش آ رہے ہیں ، ان کی بنا پر اس طرف ضرور توجہ ہوگی -

۵۵۸

۷ فروری ۱۹۲۶ء —— سیّد شوکت حسین

خطوطِ اقبال ، مرتبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۳۵

آپ کی نظم (''خطاب بہ اقبال'' جس میں حضرتِ علامہ کے فلسفۂ اشک ریزی پر نئے پہلو سے روشنی ڈالی گئی ہے) موصول ہو گئی ہے - شکریہ قبول فرمائیے - ''اسرارِ خودی'' اقبال کا قال ہے مگر ممکن ہے آپ کا حال ہو - اگر ایسا ہو تو میرے لیے بھی دعا فرمائیے -

۵۵۹

— مارچ ۱۹۲۶ء —— میاں بشیر احمد ، مدیرِ ''ہمایوں'' لاہور

انوارِ اقبال ، ص ۳

رسالہ ''ہمایوں'' بر اعتبار سے اُردو کے بہترین رسالوں میں ہے - (فروری ۱۹۲۶ء کے ہمایوں میں) خواجہ حسن نظامی نے خوب کہا ہے کہ ''ہمایوں بڑھ رہا ہے ، بڑھے گا اور اس کو کوئی شیر شاہ زک نہ دے سکے گا -''

۵۶۰

۱۸ مارچ ۱۹۲۶ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، صفحات ۱۳۲ - ۱۳۶

اس وقت سخت ضرورت اس بات کی ہے کہ فقہِ اسلامی کی مفصّل تاریخ لکھی جائے ۔ اس مبحث پر مصر میں ایک چھوٹی سی کتاب شائع ہوئی تھی مگر افسوس کہ جن مسائل پر بحث کی ضرورت ہے مصنّف نے ان کو نظر انداز کر دیا ہے ۔ اگر مولانا شبلیؒ زندہ ہوتے تو میں ان سے ایسی کتاب لکھنے کی درخواست کرتا ۔ موجودہ صورت میں سوائے آپ کے اس کام کو کون کرے گا؟ دیگر امر دریافت طلب یہ ہے کہ آیہٗ توریث میں حصص بھی ازلی ابدی ہیں یا قاعدۂ توریث میں جو اصول مضمر ہے ، صرف وہی ناقابل تبدیل ہے اور حصص میں حالات کے مطابق تبدیلی ہو سکتی ہے؟ آیہٗ وصیّت پر بھی جو ارشادات ہیں ، میری سمجھ میں نہیں آئے ۔ جب فرصت ملے ، جزئیات سے بھی آگہ فرمائیے ۔

۵۶۱

۷ اپریل ۱۹۲۶ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۱۴۶ - ۱۵۱

زمانۂ حال کے جورس پروڈنس کی روشنی میں اسلامی معاملات کا مطالعہ کیا جائے مگر غلامانہ انداز میں نہیں ، بلکہ ناقدانہ انداز میں ۔ ہندوستان کے مسلمان ، جو سیاسی اعتبار سے دیگر ممالکِ اسلامیہ

کی کوئی مدد نہیں کر سکتے ، دماغی اعتبار سے ان کی بہت کچھ مدد کر سکتے ہیں ۔

۵۶۲

۲۴ اپریل ۱۹۲۶ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۱۵۱ - ۱۵۶

مضمون ''اجتہاد'' کی تکمیل کے سلسلے میں بعض سوالات پر روشنی ڈالنے کی استدعا کہ ممالکِ اسلامیہ کے موجودہ حالات دیکھ کر بے انتہا اضطراب پیدا ہو رہا ہے ۔ یہ بے چینی اور اضطراب محض اس وجہ سے ہے کہ موجودہ نسل گھبرا کر کوئی اَور راہ اختیار نہ کر لے ۔

۵۶۳

۵ مئی ۱۹۲۶ء —— منشی محمدالدین فوق

انوارِ اقبال ، ص ۵۷

''اودھ پنچ'' کا مضمون ''بیمارانِ لکھنؤ'' کے جواب میں ہے ۔ مجھے پہلے سے ہی خیال تھا کہ اس کا جواب لکھا جائے گا ۔ بہرحال موجودہ لٹریری مذاق کی حالت قابلِ ماتم ہے (امیر کبیر سیّد علی ہمدانی کی مشہور تصنیف) ''ذخیرۃ الملوک'' کے دیکھنے کا میں بھی مشتاق ہوں ۔ کوئی شخص کشمیر میں اس کا ترجمہ اُردو زبان میں کر رہا ہے ۔

۵٦۴

۱۱ مئی ۱۹۲٦ء —— شیخ اکرام الحق سلیم

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۷۸

جہاں تک مجھے یاد ہے ، میں نے آپ کا مسودہ (علامہ اقبال کے ایک انگریزی مضمون Self in the Light of Relativity کا اردو ترجمہ) علامہ موصوف (سیّد سلیمان ندوی) کی خدمت میں واپس بھیج دیا تھا ، مگر ممکن ہے میرا حافظہ غلطی کرتا ہو ۔ تلاش کروں گا اور اگر مل گیا تو بھیج دیا جائے گا ۔

۵٦۵

۲۸ جون ۱۹۲٦ء —— منشی رام پرشاد ،

ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ، گونڈہ

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۷۹

آپ کی کتاب ''ہندو تیوہاروں کی اصلیت اور ان کی جغرافیائی کیفیت'' دلچسپ ہے اور بہت سے لوگوں کی معلومات میں اضافہ کرے گی ۔

۵۶۶

۵ اگست ۱۹۲۶ء ـــ (ڈاکٹر) عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۳۱

آپ کے پاس راغب اصفہانی کی ''مفردات'' ہو تو چند روز کے لیے بھیج دیجیے یا خود لے کر آئیے ۔ لفظ ''سلطان'' اور ''شان'' جو سدرۃ الترجمہ میں واقع ہوئے ہیں ، ان کے معانی دیکھنا مطلوب ہیں ۔

۵۶۷

ـ اگست ۱۹۲۶ء ـــ مولوی احمد علی شہاب

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۲۵۶

(مکتوب الیہ نے ۱۳ اگست ۱۹۲۶ء کو ایک نظم اصلاح کے لیے بھیجی تھی ، اقبال نے لکھا) : اس خدمت سے معاف فرمائیے ۔ میں بہت عدیم الفرصت ہوں ۔ دوستانہ مشورہ یہ ہے کہ آپ اپنے فرصت کے اوقات کے لیے شاعری سے بہتر مصرف تلاش کریں ۔ اس وقت نظم سے زیادہ نثر کی ضرورت ہے ۔

۵۶۸

۷ ستمبر ۱۹۲۶ء ـــ (ڈاکٹر) عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۳۱ - ۳۳۲

اگر آپ کے پاس ہندوستانی مصوروں کی بنائی ہوئی تصویروں کا کوئی چھپا ہوا مجموعہ ہو تو ایک دو روز کے لیے مرحمت کیجیے ۔

میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں ۔ اگر ایسا کوئی مجموعہ نہ ہو تو چند مشہور تصاویر کے نام ہی سہی ۔ ان کے ساتھ ان کا مضمون بھی ہونا ضروری ہے ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ہندوستانی مصوّر بالعموم کیسے مضامین اپنے فن کی نمائش کے لیے انتخاب کرتے ہیں ۔ بنگال اسکول کی تصاویر کے نام خاص کر چاہییں ۔

۵۶۹

— اکتوبر ۱۹۲۶ء —— مرزا محمد سعید دہلوی

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۸۳

یہ خط ایم حمید احمد خاں کی معرّفی کے لیے لکھ رہا ہوں جو جامعۂ عثمانیہ سے بی ۔ اے پاس کر چکے ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ آپ ان کے لیے جو کچھ بھی ممکن ہوا ، کریں گے ۔

۵۷۰

۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء —— ایڈیٹر ''زمیندار'' لاہور

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۵۸

آج آپ کے پرچے میں یہ خبر پڑھ کر کہ ملک محمد حسین صاحب صدر بلدیہ لاہور ، پنجاب کونسل کی امیدواری سے میرے حق میں دستبردار ہو گئے ہیں ، مجھے بڑی مسرت ہوئی ۔ میں ملک صاحب کے اس جذبے کو بے انتہا قابلِ تعریف سمجھتا ہوں کہ وہ مسلمانوں میں برادریوں کے افتراق کو دیکھنا گوارا نہیں کرتے اور اتحادِ مسلمین کے مقصدِ عزیز کے لیے انتہائی ایثار سے کام لے سکتے ہیں ۔

۵۷۱

۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء —— مہاراجہ کشن پرشاد

شاد اقبال ، صفحات ۱۷۳ - ۱۷۴

اب کے میں خود بھی اہلِ لاہور کے اصرار سے پنجاب کونسل کے الیکشن میں گرفتار تھا ۔ الحمد للہ کہ تین ہزار کی مجارٹی سے کامیاب ہوا ۔ مجھے یقین ہے کہ سرکار کا تقرر حیدرآباد کے لیے بے انتہا برکات کا باعث ہوگا ۔ رائل کمیشن ہندوستان میں عنقریب آنے والی ہے ۔ اس مسئلے کی چھان بین کے لیے بین الاقوامی قانون جاننے والوں کی ایک جماعت تیار کرنی چاہیے جو کمیشن کے سامنے شہادت دینے والوں کو اس مسئلے کے مالہٗ و ما علیہ سے پورے طور پر آگاہ کرے ۔ اگر اس مسئلے میں اقبال کی ضرورت ہو تو وہ بھی اپنی بساط کے مطابق حاضر ہے ۔ برار کے متعلق جو طریق اختیار کیا گیا تھا ، میری رائے ناقص میں صحیح نہ تھا ۔

۵۷۲

۱۱ جنوری ۱۹۲۷ء —— میر حسن الدین ، مترجم ''فلسفۂ عجم''

انوارِ اقبال ، صفحات ۲۰۱ - ۲۰۲

آپ بلاتکلف اس (Development of Metaphysics in Persia) کا ترجمہ شائع فرما سکتے ہیں مگر میرے نزدیک اس کا ترجمہ کچھ مفید نہ ہوگا ۔ یہ کتاب اب سے اٹھارہ سال پہلے لکھی گئی تھی ۔ اس وقت سے اب تک بہت سے نئے امور کا انکشاف ہوا ہے اور خود میرے

خیالات میں بھی انقلاب آ چکا ہے ۔ اس کتاب کا تھوڑا سا حصہ ایسا ہے جو تنقید کی زد سے بچ سکے ، آیندہ آپ کو اختیار ہے ۔

۵۷۳

۱۳ جنوری ۱۹۲۷ء —— مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، ص ۲۴۰

لاہور ضرور تشریف لائیے ۔ ڈاکٹر محمد حسین یہاں ہیں ۔ ان سے مشورہ آپ کی علالت کے متعلق کیا جائے گا ۔ اس کے علاوہ ''گلشنِ راز جدید'' بھی سناؤں گا ۔ محمود شبستریؒ نے جن سوالات کا جواب ''گلشنِ راز'' میں دیا ہے ، انھی سوالات پر میں نے زمانۂ حال کے مشاہدات و تجربات کے لحاظ سے نظر ڈالی ہے ۔

۵۷۴

۲۰ جنوری ۱۹۲۷ء —— میر غلام بھیک نیرنگ

معاصرین اقبال کی نظر میں ، ص ۷۶

چند احباب کی تجویز ہے کہ آیندہ سال لاہور میں یورپین مسلمانوں کی ایک کانفرنس کی جائے ، جس کا خرچ قریباً تیس ہزار روپیہ ہو گا ۔ آپ کی جمعیت اس میں کیا مدد کر سکے گی ؟

۵۷۵

۲۴ جنوری ۱۹۲۷ء —— میر غلام بھیک نیرنگ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۰۷ - ۲۰۸

چندہ اس (تبلیغی) کانفرنس کے لیے انشاء اللہ ہو جائے گا۔ بڑے آدمیوں کی منّت نہ کرنی پڑے گی۔ فی‌الحال تین آدمیوں نے آٹھ ہزار روپے جمع کر دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ باقی روپیہ بھی اس غرض کے لیے عام مسلمان دینے کو تیار ہو جائیں گے۔ یورپ اور امریکہ سے کم از کم آٹھ دس آدمیوں کو دعوت دی جائے گی۔ باقی جو مسلمان یورپین ہندوستان میں موجود ہیں ان کی فہرست تیار کی جائے گی۔ آپ فی‌الحال اس فہرست کی تیاری میں مدد دیں۔

۵۷۶

۲۴ جنوری ۱۹۲۷ء —— ڈاکٹر نکلسن ، مترجمِ ''اسرارِ خودی'' (انگریزی)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۵۷ - ۴۷۴

(انسانِ کامل ، خدا اور آلوہیت اور فلسفۂ سخت کوشی کے بارے میں انگریز نقادوں کے خیالات پر مفصّل بحث)۔

۵۷۷

۳۱ جنوری ۱۹۲۷ء ـــــ مولانا گرامی

مکاتیبِ اقبال ، صفحات ۲۴۱ - ۲۴۲

ڈاکٹر محمد حسین صاحب سے آپ کی علالت کا ذکر میں نے کیا۔ وہ آپ کے علاج کے لیے تیار ہیں ، لہٰذا امید ہے کہ اپنے علاج کی خاطر ، اور نیز مشتاقانِ زیارت کے خیال سے ، ضرور لاہور آئیں گے۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ دیرینہ ہم خیالوں کی صحبت میں جو دم گزر جائے غنیمت ہے۔ میری کتاب ''زبورِ عجم'' ختم ہوگئی ہے۔ ایک دو روز تک کاتب کے ہاتھ میں جائے گی۔ یہ مطلع کیسا ہے :

تو نہ دانی کہ نگاہے سرِ راہے چہ کند
در حضورِ تو دعا گفتہ برہ آمدہ ایم

۵۷۸

۲۴ فروری ۱۹۲۷ء ـــــ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۳۲

آپ کے چلے جانے کے بعد اُس تصویر پر غور کرتا رہا جس کے متعلق ہم دیر تک بحث کرتے رہے تھے۔ میری رائے میں شاید اس تصویر میں یورپ کی تصویر انٹروڈیوس کرنے کی ضرورت نہیں۔ عبدالرحمٰن پھر آئیں گے تو ان سے مفصل گفتکو ہوگی۔

۵۷۹

۸ مارچ ۱۹۲۷ء —— خان محمد نیازالدین خاں

مکاتیبِ اقبال ، ص ۵۴

حال کے فارسی شعرا کی کتب مشکل سے دستیاب ہوتی ہیں اور قیمتیں بہت گراں ۔ ملک الشعرا بہار قزوینی یا مشہدی کا دیوان چھپ گیا ہے ۔ میں نے حال میں ایک اور مجموعہ ''اردی بہشت'' نام دیکھا ہے ۔ پروفیسر براؤن کی کتاب ''پریس اینڈ پوئٹری آف پرشیا'' میں بھی بہت سے نمونے شعرائے حال کے کلام کے موجود ہیں ۔ مگر زمانۂ حال کے ایران کی نثر پڑھنے کے قابل ہے ، نظم میں کچھ نہیں ۔

۵۸۰

— ۱۹۲۷ء —— ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۳۴

اگر براون کی ''لٹریری ہسٹری آف پرشیا'' کالج لائبریری میں ہو تو لیتے آئیے ۔ اس جلد کی ضرورت ہے جس میں عراق کا تذکرہ ہے ۔ غالباً دوسری جلد ہے ۔

۵۸۱

۲۰ اپریل ۱۹۲۷ء ـــــ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۳۳

کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں کہ مسٹر محمد یعقوب ہر روز کسی ایسے وقت ، جو ان کے لیے اور میرے لیے موزوں ہو ، یہاں آ جایا کریں ؟ میں ان سے پہلا لیکچر ، جو دیباچے کے طور پر ہو گا ، لکھوانا شروع کر دوں گا ۔ اس طرح ممکن ہے کہ دسمبر تک سب لیکچر ختم ہو جائیں ۔ ان کے (شملہ) جانے کے بعد کسی اَور شارٹ ہینڈ رائٹر کو بلا لیا جائے گا ۔

۵۸۲

۲۷ اپریل ۱۹۲۷ء ـــــ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۳۴

آپ نے کتاب Art and the Unconsious بھیجنے کا وعدہ کیا تھا ۔ معلوم ہوتا ہے آپ کے حافظے سے یہ بات اُتر گئی ۔ مہربانی کر کے جلد بھجوائیے ۔

۵۸۳

۲۹ اپریل ۱۹۲۷ء ـــــ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۳۵

آپ نے یونیورسٹی لائبریری سے میڈیول سائنس پر ایک کتاب

نکلوا کر مجھے ارسال کرنے کا وعدہ فرمایا تھا ۔ میں اس کا منتظر ہوں ۔

۵۸۴

۱۳ - ۱۴ مئی ۱۹۲۷ء —— مدیرِ روزنامہ ''انقلاب'' لاہور

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۸۸

مسلمانانِ مزنگ نے مسلم ریلیف کمیٹی کو اس سے پہلے پانچ سو روپیہ بھیجا ہے ۔ آج دوسری قسط سات سو روپے کی ان کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔ یہ ۱۲۰۰ روپے کی رقم خان بہادر میاں چراغ دین صاحب اور ان کے احباب کی مساعی کا نتیجہ ہے ۔ میں تمام مسلمانانِ شہر لاہور کی طرف سے میاں صاحب اور ان کے احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ خدا تعالٰی ان کو جزائے خیر دے ۔

۵۸۵

۲۹ - ۳۰ مئی ۱۹۲۷ء —— مدیرِ ''انقلاب'' لاہور

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۸۸ - ۱۸۹

آج ککےزئی برادری کی طرف سے مبلغ ایک ہزار روپیہ مسلم ریلیف فنڈ کمیٹی کو عطا کیا گیا ہے ۔ یہ روپیہ برادریِ مذکور نے خان بہادر ملک محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی لاہور کو سرکار کی طرف سے خطاب ملنے کے موقع پر ان کی دعوت کے لیے جمع کیا تھا ۔ میں ملک صاحب موصوف اور ان کی برادری کو اس بلند ہمتی پر مبارکباد دیتا ہوں کہ انھوں نے مسلمانانِ شہر کی فوری ضرورت کو مقدم سمجھا اور بالاتفاق یہ فیصلہ کیا کہ یہ خطیر رقم

اعانتِ مجروحینِ و مظلومین کے لیے دے دی جائے ۔ اس رقم کو پہلی قسط تصوّر کرنا چاہیے ۔ ملک صاحب کے وارڈ میں الگ چندہ بھی ہو رہا ہے جو عنقریب موصول ہوگا ۔

(یہی خط ۳۱ مئی ۱۹۲۷ء کے روزنامہ ''زمیندار'' میں بھی شائع ہوا) ۔

۵۸۶

۳۱ مئی ۱۹۲۷ء ـــــ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۳۵ - ۳۳۶

میری بیوی دفعتہً بیمار ہو گئی ہے ، اس وجہ سے آج میں مذاکرۂ طبیہ (کالج) کے جلسے میں ، جو شام کو اسلامیہ کالج گراؤنڈ میں میرے زیرِ صدارت ہونے والا ہے ، حاضر نہیں ہو سکوں گا ۔

۵۸۷

۱۳ جون ۱۹۲۷ء (انگریزی) ـــــ سر میاں فضل حسین

لیٹرز آف میاں فضل حسین ، صفحات ۲۸ - ۲۹

آپ کا خط کل مجھے ملا ، سپاس گزار ہوں ۔ میرا انٹرویو اُن بیانات پر مبنی تھا جو ۱۷ ، ۱۸ اور ۱۹ مئی ۱۹۲۷ء کے ''انقلاب'' ''زمیندار'' اور ''مسلم آؤٹ لک'' میں شائع ہوئے ۔ ان کے ضروری تراشے ارسالِ خدمت ہیں ۔ اس وقت تک ان بیانات کی تردید حکومت کے کسی افسر نے نہیں کی ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کا خط اپنے تاثرات کے ساتھ پریس میں اشاعت کے لیے دے دوں ۔ لاہور میں جو

کچھ ہو رہا ہے کاش آپ یہاں ہوتے اور اپنی آنکھوں سے دیکھتے ۔ یہ دل شکن واقعات حکومت کی غیر جانب داری پر اعتقاد اٹھانے کے لیے کافی ہیں ۔ تازہ واقعہ یہ ہے کہ میرے قریب ہی گوالمنڈی میں ہندوؤں کے ایک مکان سے خشت باری کے نتیجے میں ایک مسلمان زخمی ہوا ہے ۔ یہ ہندوؤں کی طرف سے مسلم کُشی اور سول وار کے پروگرام کا ایک حصہ ہے ۔ صورتِ حالات خطرناک ہے ۔ امید ہے کہ حکومت کو اس کا پورا پورا احساس ہوگا ۔

۵۸۸

۱۵ جون ۱۹۲۷ء —— سراج الدین نظامی

خطوطِ اقبال ، مرتبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۸۰

''فؤسٹ'' (گوئٹے کے شاہکار) کا اردو ترجمہ ، جہاں تک مجھے معلوم ہے ، نہیں ہوا ۔ البتہ ایک اور ڈراما ''شیطان کا غلام'' کے نام سے مشہور ہے جو اسی روایت پر غالباً مبنی ہے ۔ میرا ارادہ اس کے ترجمے کا نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ ''فؤسٹ'' کا اردو ترجمہ آسان کام نہیں ہے ۔ اس کے لیے بہت سی فرصت کی ضرورت ہے ۔ میرا عقیدہ ہے کہ ''فؤسٹ'' کے اردو ترجمے سے عام پبلک کچھ حظ نہ اٹھا سکے گی ۔

۵۸۹

۷ جولائی ۱۹۲۷ء —— مدیرِ "انقلاب" لاہور

گفتارِ اقبال (۱۹۶۹ء)، ص ۳۸

(روزنامہ) ''پرتاپ'' (لاہور، ۶ جولائی ۱۹۲۷ء) کے اس اعلان کو دیکھ کر میرے تعجب کی کوئی انتہا نہیں رہی (کہ مجھے اس ایجی ٹیشن سے کوئی ہمدردی نہیں جو "مسلم آؤٹ لک" وغیرہ کتاب ''رنگیلا رسول'' کے متعلق کر رہے ہیں) ۔ یہ کھلی ہوئی افترا پردازی ہے ۔ مسلمان اس ایجی ٹیشن سے اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کی عزت کا تحفظ چاہتے ہیں ۔ اس سعی و کوشش پر مجھے نہ صرف ان سے ہمدردی ہے بلکہ اس معاملے میں کسی قسم کا تساہل روا رکھنے والے کو شقیِ ازلی تصور کرتا ہوں ۔ بانیانِ مذاہب کی توہین کا سدِباب کرنے کے لیے میں ایک قرارداد بھی کونسل کے آیندہ اجلاس میں پیش کرنے والا ہوں ۔

۵۹۰

۲۸ ستمبر ۱۹۲۷ء —— مولانا عبدالمجید سالک

مدیرِ ''انقلاب'' لاہور

انوارِ اقبال، ص ۲۸۶

ٹیک چند بہار نے ''ابطالِ ضرورت'' میں ''رب' أرنی'' پر مفصل بحث کی ہے ۔ بہرحال یہ صحیح ہے کہ اساتذۂ عجم نے رب أرنی کی رائے ثانی کو بسکون بھی استعمال کیا ہے ۔ سالک لاہوری ، سالک

یزدی کا شعر ملاحظہ فرمائیں :

مرغِ أرنی گو ز شوقِ لن ترانی پر زند
پیشِ موسٰی خارِ خارِ وادیِ ایمن گل است

اصغر حسین صاحب (نظیر لدھیانوی) کے شعر میں کوئی غلطی نہیں۔

۵۹۱

۲۲ اکتوبر ۱۹۲۷ء ـــــ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۳۷

آپ ''فصوص الحکم'' کا قلمی نسخہ ، جو آپ کے پاس ہے ، ایک دن کے لیے مرحمت فرمائیے اور اس کارڈ کے دیکھتے ہی مجھ تک پہنچا دیجیے۔

۵۹۲

۲۷ اکتوبر ۱۹۲۷ء ـــــ مدیر ''زمیندار'' لاہور

روزنامہ ''زمیندار'' ، ۶ نومبر ۱۹۲۷ء ، ص ۵

(نقوش ، اقبال نمبر ، ستمبر ۱۹۷۷ء ، ص ۴۸۹)

آبادان (ایران) کے ہندی مسلمانوں نے جو رقوم میری معرفت اندور کے مسلمانوں کی اعانت کے لیے ارسال کی تھیں وہ ان کو پہنچ گئی ہیں اور باقاعدہ رسیدیں مسلم ریلیف کمیٹی اندور کی طرف سے موصول ہوگئی ہیں۔ ساتھ ہی ایک خط بھی حبیب دار خاں صاحب جائنٹ سیکریٹری ریلیف کمیٹی کی طرف سے موصول ہوا ہے کہ ''مورخہ ۴ اکتوبر و ۲۰ اکتوبر کو مبلغ تین سو اور ڈھائی سو

روپے کی دو رجسٹریاں یکے بعد دیگرے موصول ہوئیں - یہ دونوں رجسٹریاں ایسے آڑے وقت پہنچیں کہ کمیٹی کو ایک پیسہ بھی مہیا کرنا محال تھا - اس امدادِ غیبی کے پہنچنے سے جو خوشی ہوئی وہ بیان سے باہر ہے - جس شے نے دل کو قوی کیا وہ یہ تھی کہ اب بھی مسلمانوں میں اسلامی حمیّت باقی ہے کہ کوسوں دور بیٹھے ہوئے اپنے مظلوم بھائیوں کی حالتِ زار کو فراموش نہیں کرتے - ہماری جانب سے ایک شکریے کا خط ان بھائیوں کے نام ضرور تحریر فرمائیں -''

۵۹۳

۲۱ جنوری ۱۹۲۸ء —— میر عزیز الرحمٰن

منیجر رسالہ ''نور جہاں'' امرتسر

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۸۹

میں نے رسالہ ''نور جہاں'' کا نمبر ، جو آپ نے ارسال کیا ہے ، ابھی دیکھا ہے - آپ کی ایڈیٹر صاحبہ کی نظمیں میں نے دیکھی ہیں ، خوب ہیں - شعر و سخن کا ملکہ خداداد ہے -

۵۹۴

تاریخ ندارد —— ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۴۹

ڈانٹے کی ''ڈوائن کامیڈی'' کالج لائبریری سے لے کر ایک دو روز کے لیے بھجوائیے اور Hell کی ضرورت نہیں -

۵۹۵

۷ مارچ ۱۹۲۸ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۱۵۶ - ۱۵۷

"شمس بازغہ" یا "صدرا" میں جہاں زمان کی حقیقت کے متعلق بہت سے اقوال نقل کیے ہیں ، ان میں ایک قول یہ بھی ہے کہ زمان خدا ہے ۔ بخاری میں ایک حدیث بھی اسی مضمون کی ہے ۔ کیا حکمائے اسلام میں سے کسی نے یہ مذاہب اختیار کیا ہے ؟ اگر ایسا ہو تو یہ بحث کہاں ملے گی ؟ قرونِ وسطیٰ کے ایک یہودی حکیم موسیٰ بن میمون نے لکھا ہے کہ خدا کے لیے کوئی مستقبل نہیں ہے بلکہ وہ زمان کو لحظہ بلحظہ پیدا کرتا ہے ۔ میرا گمان ہے کہ میمون کا مذکورہ مذہب بھی کسی مسلمان حکیم کی خوشہ چینی ہے ۔ اگر آپ کے علم میں یہ بات ہو تو مہربانی کر کے مطلع فرمائیے ۔ میں ایک مضمون لکھ رہا ہوں جس کا عنوان یہ ہے : "زمان کی حقیقت فلسفۂ اسلام کی تاریخ میں ۔"

۵۹۶

۸ مارچ ۱۹۲۸ء —— چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، ص ۹۰

امام ابنِ تیمیہ کی "کتاب التقدیر" کا اردو ترجمہ مل سکے تو اس کا ایک نسخہ بہم پہنچائیے ۔ ("کتاب التقدیر" کا اصل نام "شفاءالعلیل فی مسائل القضا و القدر و الحکمۃ و التحلیل" ہے ۔ یہ حافظ ابنِ قیّم کی تصنیف ہے ، ابنِ تیمیہ کی نہیں ۔ اقبال اپنے لیکچروں کی تیاری کے

سلسلے میں اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے) - میں نے (۲۳ فروری ۱۹۲۸ء کو) جو تقریر کونسل میں مال گزاری والے رزولیوشن پر کی تھی اس کی نقل ارسال کرتا ہوں - (اس تقریر کا اردو ترجمہ کتاب ''حرفِ اقبال'' کے صفحات ۹۴ - ۱۰۰ پر موجود ہے) -

۵۹۷

۱۸ مارچ ۱۹۲۸ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۵۸

''مباحثِ مشرقیہ'' لاہور میں دستیاب نہیں - ممکن ہو تو آپ زمان کے متعلق امام رازی کے خیالات کا خلاصہ مجھے ارسال فرما دیں -

۵۹۸

۳۰ مارچ ۱۹۲۸ء ـــــ خان محمد نیاز الدین خان

مکاتیبِ اقبال ، ص ۵۴

پنجاب مسلم لیگ کی طرف سے ایک میمورنڈم سائمن کمیشن کو بھیجا جائے گا جس میں مفصل حالات اور مسلمانوں کے مطالبات درج ہوں گے -

۵۹۹

۱۴ مئی ۱۹۲۸ء (انگریزی) —— (جسٹس) شیخ دین محمد

نقوش ، اقبال نمبر ، ستمبر ۱۹۷۷ء ، ص ۵۲۶

میں آپ سے ایک ایسے اہم مسئلے کے بارے میں گفتگو کرنے کا خواہش مند ہوں جس کا تعلق قوم سے ہے ۔ آپ لاہور کب تشریف لا رہے ہیں ؟ از راہِ کرم اپنی آمد کے بارے میں مطلع فرمائیں ۔ میں سترہ اور غالباً اٹھارہ کو بھی لاہور سے باہر رہوں گا ۔

۶۰۰

۱۵ جون ۱۹۲۸ء —— خان محمد نیاز الدین خان

مکاتیبِ اقبال ، ص ۵۵

مجھے دردِ گردہ کی شکایت رہی ، جس کا سلسلہ ایک ماہ سے اوپر جاری رہا ۔ گردے میں پتھر ہے مگر تمام اعزہ اور دوست عملِ جراحی کرانے کے خلاف ہیں ۔ درد فی الحال رک گیا ہے اور میں حکیم نابینا صاحب سے علاج کرانے کی خاطر آج شام دہلی جا رہا ہوں ۔ وہاں چند روز قیام رہے گا ۔ اس کے بعد تبدیلیٔ ہوا کے لیے چند روز کے لیے شملہ میں قیام کروں گا ۔ اس طویل علالت نے مجھے کمزور کر دیا ہے ۔

۶۰۱

۷ جولائی ۱۹۲۸ء ـــــ تمکین کاظمی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۵۷ - ۱۵۸

میر ولی اللہ خوش نویس آئمۂ جامع مسجد دہلی کے خاندان سے ہیں ، جس کے مورثِ اعلیٰ کو شہنشاہ شاہ جہان علیہ الرحمۃ نے بخارا سے بلا کر امامِ جامع مسجد مقرر کیا تھا ۔ میر ولی اللہ کے دادا مولانا حافظ امیر الدین مرحوم و مغفور ، ابو ظفر بہادر شاہ بادشاہِ دہلی کے اُستاد تھے ۔ ان کے والد حافظ سیّد محمد سعید سلطنتِ دکن اور بھوپال کے وظیفہ خوار تھے ، جو ان کو خاندانی شرافت و نجابت و تقویٰ کی بنا پر عطا کیا گیا تھا ۔ میرے نزدیک اس خاندان کے افراد قدر کے مستحق ہیں ۔

۶۰۲

۸ جولائی ۱۹۲۸ء ـــــ مدیرِ ''انقلاب'' لاہور

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۸۸ - ۱۸۹

نواب احمد یار خاں صاحب نے ۲۶ جون کے اخبار ''سیاست'' کی ایک کٹنگ پرسوں کی ڈاک میں مجھے ارسال فرمائی ہے ۔ صاحب مدیرِ ''سیاست'' تعریضاً یہ لکھتے ہیں کہ میں سائمن کمیٹی کے انتخاب کے روز کونسل کے اجلاس سے غیر حاضر تھا ۔ افسوس کہ سیّد (حبیب) صاحب کو واقعات کی اطلاع غلط ملی یا ان کو غلط اطلاع عمداً دی گئی ۔ نواب احمد یار خاں صاحب نے مجھے بذریعہ تار اطلاع دی کہ آنھوں نے تردید کر دی ہے ۔ چونکہ اخبار ''سیاست'' میں

تردید میری نظر سے نہیں گزری ، یہ چند سطور اپنے اخبار میں درج فرما کر مجھے ممنون فرمائیں ۔

۶۰۳

۱۲ جولائی ۱۹۲۸ء —— صغریٰ بیگم ہمایوں مرزا

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۲۳ - ۴۲۴

آپ کے اشعار صاف ہیں ۔ افسوس کہ میں فنِ اصلاح سے نابلد ہوں ۔ محض آپ کے تعمیلِ ارشاد کے خیال سے بعض جگہ کچھ الفاظ بدل دیے ہیں ۔ رسالہ ''نور جہاں'' امرتسر میں بھیج دیجیے ۔

۶۰۴

۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء —— پروفیسر محمد شفیع

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۰۹ - ۳۱۰

خان بہادر صاحب کو میں نے آج ہی ڈاک میں ایک خط لکھا ہے ۔ اس میں ضروری باتیں لکھ دی ہیں ۔ آپ ان کی خدمت میں میری طرف سے زبانی شکریہ بھی ادا کر دیں :

''دیدمش مردے دریں قحط الرجال''

باقی رہا ایبٹ آباد آنا ، اس کے متعلق پھر عرض کروں گا ۔

۶۰۵

۲۱ جولائی ۱۹۲۸ء —— پروفیسر محمد شفیع

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۳۱۰

خوشحال خاں خٹک مشہور محبِ وطن پر میں نے ایک مختصر نوٹ لکھا ہے جو ''اسلامک کلچر'' حیدرآباد دکن میں شائع ہوگا۔ اس کی کاپی خان بہادر اور آپ کے پاس پہنچے گی ۔ میں نے ایڈیٹر کو آج ہی اس مضمون کا خط لکھا ہے ۔

۶۰۶

۱۶ اگست ۱۹۲۸ء —— تمکین کاظمی ، حیدرآباد دکن

انوارِ اقبال ، ص ۱۵۶

میں ذاتی طور پر ترجموں کا قائل نہیں ہوں ۔ تاہم آپ چند اشعار کا ترجمہ کر کے بھیجیے تو میں رائے دینے کے قابل ہو سکوں گا۔ میں نے خود ''اسرارِ خودی'' پہلے اردو میں لکھنی شروع کی تھی مگر مطالب ادا کرنے سے قاصر رہا ۔ جو حصہ لکھا گیا تھا ، اس کو تلف کر دیا گیا ۔

۶۰۷

۴ ستمبر ۱۹۲۸ء —— تمکین کاظمی

انوارِ اقبال ، ص ۱۵۶

میں نے آپ کا ترجمہ دیکھا ہے ۔ افسوس کہ ناقص اور بعض

بعض جگہ غلط ہے - میری رائے میں اس ترجمے سے اردو لٹریچر کو کچھ فائدہ نہ ہوگا - محض لفظی ترجمہ ادبی اعتبار سے بے سود بلکہ شاید مضر ہے -

۶۰۸

شملہ ، ۱۸ ستمبر ۱۹۲۸ء ـــ تمکین کاظمی

انوارِ اقبال ، ص ۱۵۷

''زبورِ عجم'' پر شوق سے مضمون لکھیے - فی الحال علالت کی وجہ سے بہت کم لکھتا ہوں - دردِ گردہ نے دو ماہ تک بے قرار کیا - صحت کے خیال سے چند روز کے لیے شملہ میں مقیم ہوں - لاہور جاتے ہی فرصت کے اوقات الٰہیاتِ اسلامیہ پر لیکچر لکھنے میں صرف ہوں گے جن کا وعدہ میں مسلم ایسوسی ایشن مدراس سے کر چکا ہوں -

۶۰۹

۹ نومبر ۱۹۲۸ء (انگریزی) ـــ پروفیسر محمد اکبر منیر

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۱۶۸

آپ نے اپنے بھائی کی وساطت سے نظموں کا جو مجموعہ ارسال فرمایا ، میں نے نہایت دلچسپی سے پڑھا - آپ کا قیامِ ایران یقیناً آپ کے لیے نہایت سودمند ثابت ہوا ہے - اس کی بدولت آپ کے کلام میں سادگی ، قوت اور جلا آ گئی ہے - مجھے امید ہے ''ماہِ نو'' جلد بدرِ کامل میں مبدل ہو جائے گا -

۶۱۰

۵ دسمبر ۱۹۲۸ء ـــــ میر غلام بھیک نیرنگ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۰۹ - ۲۱۱

میرے نزدیک تبلیغِ اسلام کا کام اس وقت تمام کاموں پر مقدم ہے - ہندوستان کی سیاسیات کی روش جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے خود مذہبِ اسلام کے لیے خطرۂ عظیم ہے - شُدھی کا خطرہ اس خطرے کے مقابلے میں کچھ وقعت نہیں رکھتا - لیکچروں کے ترجمے کا کام ناممکن نہیں تو مشکل اور ازبس مشکل ضرور ہے - ان لیکچروں کے مخاطب زیادہ تر وہ مسلمان ہیں جو مغربی فلسفے سے متاثر ہیں - اُردو خواں دنیا کو شاید ان سے فائدہ نہ پہنچے کیونکہ بہت سی باتوں کا علم میں نے فرض کر لیا ہے کہ پڑھنے والے کو پہلے سے ہے -

۶۱۱

۷ جنوری ۱۹۲۹ء ـــــ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۵۰

تمام لاہور میں اس بات کا چرچا ہے کہ ماسٹر عبداللہ اعلانِ آزادی کے خوف سے کہیں بھاگ گئے ہیں - کیا یہ واقعی درست ہے ؟

۶۱۲

— جنوری ۱۹۲۹ء ـــــ مولوی ابو محمد مصلح ، حیدرآباد دکن

قرآنی تحریک کا پروگرام مبارک ہے - اس زمانے میں قرآن کا علم ہندوستان سے مفقود ہوتا جاتا ہے - ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں

نئی زندگی پیدا کی جائے ۔ کیا عجب کہ آپ کی تحریک بارآور ہو اور مسلمانوں میں قوتِ عمل پھر عود کر آئے ۔

۶۱۳

۱۸ فروری ۱۹۲۹ء (انگریزی) ـــــ محمد جمیل

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۸۸ - ۹۰

میں آزمائش میں ثابت قدم نکلا اور اب باوجود مالی مشکلات کے ایران و ترکی کے سفر کی تیاری میں مصروف ہوں ۔ مجھے اس اطلاع سے مسرت ہوئی کہ میرا سفرِ میسور مسلم نوجوانوں میں تاریخی تحقیق کے شوق و ذوق کا باعث ہوا ۔ سیٹھ آبا صاحب نے مجھ سے سلطان ٹیپو[رح] کی تاریخ سے متعلق ایک قلمی مسودہ ارسال فرمانے کا وعدہ فرمایا تھا ۔ ان تک میرا سلام شوق پہنچا دیجیے ۔ چودھری محمد حسین صاحب آج کل سلطان پر ایک مختصر آرٹیکل مرتّب کر رہے ہیں ۔ وہ سفرنامۂ مدراس بھی لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ اسلام کے ثقافتی اور فلسفیانہ پہلو پر ابھی کام کرنے کی شدید ضرورت ہے ۔

۶۱۴

۱۸ - ۱۹ فروری ۱۹۲۹ء ـــــ ایڈیٹر ''انقلاب'' لاہور

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۱۹۰ - ۱۹۱

خواتینِ مدراس کے سپاس نامے کے جواب میں جو تقریر میں نے کی تھی ، وہ آج آپ کے اخبار میں میری نظر سے گزری ۔ ایک دو اغلاط کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے ۔ فقہِ اسلامی میں بیوی ، بچوں

کو دودھ پلانے کی اجرت طلب کر سکتی ہے، نہ کہ بچہ جننے کی۔ میں نے اسی کا ذکر کیا تھا۔ علیٰ ھذا القیاس لالہ لاجپت رائے آنجہانی کی کتاب میں جس سرکلر کا حوالہ ہے، وہ ترکوں کا نہیں بلکہ غالباً انگلستان کا ہے۔ ان چند سطور کو شائع فرما دیجیے کہ غلط فہمی (بالخصوص امرِ اوّل کے متعلق) پیدا نہ ہوا۔

۶۱۵

۲۴ مارچ ۱۹۲۹ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال، ص ۹

کتاب ''پیامِ مشرق'' آج ختم ہو گئی ہے۔ صرف اغلاط درست کرنے باقی ہیں۔ میرے استفسارات کے جواب جلد دیجیے تاکہ آخری فیصلہ (متعلقِ طباعتِ ''پیامِ مشرق'') کر سکوں۔

۶۱۶

۱۵ اپریل ۱۹۲۹ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ، جلد ۱، ص ۲۶۵

اس اطلاع سے مسرت ہوئی کہ میرے اشعار کے مطالعے سے آپ کو فائدہ پہنچا۔ آپ نے اپنی نظموں میں مجھ ناچیز کے متعلق جن جذبات کا اظہار فرمایا ہے، ان کے لیے سراپا سپاس ہوں۔

۶۱۷

۱۹ اپریل ۱۹۲۹ء (انگریزی) —— جسٹس شیخ دین محمد

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۶۱

حاملِ خط ھذا منشی فضل محمد کو بڑا اشتیاق ہے کہ وہ آپ کی لاہور منتقلی پر ایک کلرک کی حیثیت سے آپ کی خدمت بجا لائیں ۔ میری نظر میں وہ لاہور ہائی کورٹ کے بہترین کلرکوں میں سے ہیں ۔ اگر آپ انھیں بطور کلرک منتخب کریں تو آپ خود محسوس کریں گے کہ وہ مخلص ہونے کے علاوہ پوری طرح قابلِ اعتماد ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہائی کورٹ کے کام کے جملہ پہلوؤں سے بخوبی واقف ہیں ۔

۶۱۸

۲۰ اپریل ۱۹۲۹ء —— منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، ص ۷۵

اخبار "انقلاب" میں آپ کی اہلیہ کے انتقال کی خبر پڑھ کر بہت افسوس ہوا ۔ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنّت عطا فرمائے اور آپ کو صبرِ جمیل ۔

۶۱۹

۲۵ اپریل ۱۹۲۹ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۵۹

لیکچروں کا اردو ترجمہ انشاء اللہ کیا جائے گا ۔ اصطلاحات کے متعلق آپ سے مشورہ طلب کروں گا ۔ سر شفیع کی خدمت میں عرض کر دوں گا ۔ ذوالفقار علی خاں ۴ مئی کو ولایت جا رہے ہیں ۔ بہتر ہو کہ آپ سر عبدالقادر سے اس کارِ خیر (ندوہ کی امداد) کے لیے چندہ طلب فرمائیے ۔

۶۲۰

۷ مئی ۱۹۲۹ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۶۶

فی الحال اصلاحِ اشعار سے معاف فرمائیے کہ فرصت بالکل نہیں ۔

۶۲۱

۲۱ مئی ۱۹۲۹ء (انگریزی) ـــــ محمد جمیل

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۹۰ - ۹۱

میں ترکی اور مصر کے سفر کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں ۔ زر سی طلبد والا معاملہ ہے اور ہندوستان کے مسلمان امراء اسلام کی راہ میں خرچ کرنے کی ضرورت و اہمیت سے قطعاً نا آشنا ہیں ۔ تاریخِ اسلام میں یہ دور نہایت نازک ہے ۔ اگر مناسب ذرائع اور طریق اختیار

کیے جائیں تو اسلام اقوامِ عالم کو اب بھی مسخّر کر سکتا ہے ۔ مجھ سے جو خدمت ممکن ہوگی ، بجا لاؤں گا ۔

۶۲۲

۴ جون ۱۹۲۹ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۰ - ۱۱

مجیب صاحب (استادِ جامعہ ملّیہ دہلی) کو (''پیامِ مشرق'' کے) پروف دیکھنے کی اجازت ہے ۔ تصوّف لکھنے پڑھنے کی چیز نہیں ، کرنے کی چیز ہے ۔ کتابوں کے مطالعے اور تاریخی تحقیقات سے کیا ہوتا ہے ۔ کسی کو کوئی حقیقی فائدہ نہیں پہنچتا ۔ نہ کتابوں کے مصنّف کو ، نہ اس کے پڑھنے والوں کو ۔ بہتر ہو کہ آپ کسی اچھے ہنر کی تلاش میں ولایت جائیں ۔ (سیّد صاحب مزید تعلیم کے لیے یورپ جا کر ''اسلامی تصوّف کا مطالعہ'' موضوعِ تحقیق بنانا چاہتے تھے) ۔

۶۲۳

۱۸ جون ۱۹۲۹ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوبات ، صفحات ۱۱ - ۱۲

میں تصوّف پر تاریخ کو ترجیح دیتا ہوں (سیّد صاحب نے اپنے تحقیقی مقالے کا موضوع بدل کر ''فلسفۂ تاریخ'' کر دیا تھا) ۔ کتاب (پیامِ مشرق) چھپنے میں دیر ہو رہی ہے ۔ معلوم نہیں کیا باعث ہے ؟

۶۲۴

۲۸ جولائی ۱۹۲۹ء ـــــ چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، صفحات ۹۱ - ۹۳

۲۶ جولائی کے ''انقلاب'' میں آپ نے نواب احمد یار خاں صاحب کے ایک مکتوب کا حوالہ دیا ہے ۔ پنجاب سائمن کمیشن کی سفارشات کا مجھے کوئی علم نہیں ۔ ان کی رپورٹ اب تک شائع نہیں ہوئی ۔ لیکن نواب صاحب کے خط سے ، جس کا ملخّص آپ نے ''انقلاب'' میں شائع کیا ہے ، معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا خطرہ بالکل بجا ہے ۔ متعدد ارکانِ کونسل بڑے زور سے نواب صاحب کے بیان کی تردید کرتے ہیں ۔

۶۲۵

۲ اگست ۱۹۲۹ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۲ - ۱۳

۴۴۸ عدد کتب (پیامِ مشرق) حامد علی خاں (مہتممِ مکتبۂ جامعہ) سے موصول ہوئیں ۔ باقی کتب جلد بھجوائیے ۔ میرا ارادہ آپ کے مطبع سے اَور کتب انگریزی و اُردو و فارسی چھپوانے کا تھا مگر افسوس ہے مجیب صاحب بیمار ہو گئے ۔ خدا تعالٰی انھیں جلد صحت عطا فرمائے ۔

۶۲۶

۴ اگست ۱۹۲۹ء (انگریزی) ـــــ محمد جمیل

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۹۱ - ۹۳

آج کل عدالتیں تعطیلاتِ گرما کے سلسلے میں بند ہیں اور میں اپنے آخری تین خطبات مرتّب کر رہا ہوں ۔ ابھی اسلامی ممالک کی سیاحت کا کوئی امکان نہیں ۔ مالی مشکلات ہنوز سدِّ راہ ہیں ۔ سلطان شہید پر میری نظم اس کتاب کا حصہ ہوگی جسے میں اپنی زندگی کا ماحصل بنانا چاہتا ہوں ۔ سلطان شہید کے کسی روزنامچے کا مجھے علم نہیں ۔ اگر آپ کے پاس موجود ہو تو کچھ دیر کے لیے مستعار مرحمت فرمائیے ۔ اس اطلاع سے مسرّت ہوئی کہ جنوبی ہندوستان میں یوم النبی کی تقریب کے لیے ایک ولولہ پیدا ہو گیا ہے ۔

۶۲۷

ـــ ۱۹۲۹ء ـــــ چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، ص ۹۳

رسالہ ''معارف'' (اعظم گڑھ) بابت ماہ اگست ۲۹ء اگر آپ کے پاس ہو تو بھجوائیے ۔ اس میں ایک مضمون سنّت پر ہے ، اسے دیکھنا مطلوب ہے ۔

۶۲۸

۲ ستمبر ۱۹۲۹ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۶۰

جس باب میں مولانا شبلی نے ایک فقرہ شعائر و ارتفاقات کے متعلق نقل کیا ہے ، اسی باب میں ایک اَور فقرہ بھی ہے ۔ جناب کا اس بارے میں کیا خیال ہے ؟

۶۲۹

۵ ستمبر ۱۹۲۹ء ——

مولانا غلام مرشد (خطیبِ شاہی مسجد لاہور)
مولانا احمد علی (انجمن خدام الدین لاہور)
مولانا ظفر علی خاں (مالک و مدیر ''زمیندار'')
سیّد حبیب (مدیر روزنامہ ''سیاست'' لاہور)
مولوی نورالحق (مالک روزنامہ ''مسلم آؤٹ لک'')
سیّد عبدالقادر (پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور)
مولانا مہر (مدیر روزنامہ ''انقلاب'' لاہور)

انوارِ اقبال ، صفحات ۹۳ - ۹۴

ایک نہایت ضروری امر میں (غالباً مسلمانوں کے فقہی مسائل) مشورہ کرنا ہے ۔ آج آٹھ بجے غریب خانے پر تشریف لا کر مجھے ممنون فرمائیے ۔

۶۳۰

۱۲ ستمبر ۱۹۲۹ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۳ - ۱۴

کتاب کی طباعت کے متعلق جہاں تک ممکن ہو ، جلد آگاہ فرمائیے تاکہ اگر دہلی میں طباعت کا انتظام نہ ہو سکے تو پھر میں لاہور میں ابھی سے انتظام کر لوں ۔ مجیب صاحب کی موجودگی سے اطمینان ہو سکتا ہے ۔ اگر وہ علالت کی وجہ سے دہلی واپس نہ آ سکتے ہوں تو پھر اَور انتظام مجبوراً کرنا ہو گا ۔

۶۳۱

۲۲ ستمبر ۱۹۲۹ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۶۱

''الکلام'' میں مولانا شبلیؒ نے ''حجّۃ اللہ البالغہ'' کا ایک فقرہ عربی میں نقل کیا ہے ، جس کے آخری حصے کا ترجمہ یہ ہے :

''اس بنا پر اس سے بہتر اَور آسان طریقہ کوئی نہیں کہ شعار تعزیرات اور انتظامات میں خاص اس قوم کے عادات کا لحاظ رکھا جائے جس میں یہ امام پیدا ہوا ہے . . .''

لفظ شعار سے کیا مراد ہے اور اس کے تحت کون کون سے مراسم یا دستور آتے ہیں ؟ اس لفظ کی تشریح مطلوب ہے ۔

۶۳۲

۲۲ ستمبر ۱۹۲۹ء ـــــ ابوالمعانی عبدالرحمٰن شاطر مدراسی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۰۶ - ۳۰۷

ایک کاپی ضمیمہ ''اعجازِ حق'' کی ابھی موصول ہوئی - سبحان اللہ ! آپ کا کلام سراپا اعجاز ہے - حکمت و فلسفہ مجھے یقین ہے کہ ایک دن آپ کے اشعار کو حرزِ جاں بنائیں گے - میری فارسی مثنویوں کے متعلق جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا ہے ، آپ کی بندہ نوازی ہے -

۶۳۳

۲۸ ستمبر ۱۹۲۹ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۶۲

لفظ شعار کے متعلق پورا اطمینان آپ کی تحریر سے نہیں ہوا - مہربانی کر کے اسے واضح فرمائیے -

۶۳۴

۱۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء ـــــ خواجہ بشیر احمد

انوارِ اقبال ، صفحات ۲۰۳ - ۲۰۴

افسوس ہے کہ میں مولوی صاحب مرحوم (مولوی احمد دین مصنّفِ 'اقبال' اور 'سرگزشتِ الفاظ' وغیرہ) کے جنازے میں شریک نہ ہو سکا - مجھے اس سے دو ایک روز پہلے نقرس ہو گیا جس کی وجہ

سے پاؤں میں سخت تکلیف رہی - حرکت سے قاصر تھا - دوسرے روز دانت کے درد کا بھی اضافہ ہو گیا - بہرحال مجھے یہ افسوس تا زیست رہے گا کہ مرحوم کے لیے آخری دعا جو کی گئی ، اس میں شریک ہونے سے محروم رہا - خدا تعالٰی ان کو غریقِ رحمت کرے اور آپ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے -

۶۳۵

۲۴ اکتوبر ۱۹۲۹ء ـــــ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۳۷ - ۳۳۸

''مرقع چغتائی'' کی ایک کاپی ، جو عبدالرحمٰن صاحب نے بھیجی ہے ، مجھے مل گئی ہے - مگر یہ کتاب بیش قیمت ہے - آپ اس کی جگہ دوسری ایڈیشن کی کاپی ہدیۃً مجھے دے دیں اور اس کو اپنے مصرف میں لائیں - کیا آپ نے میری تصویر کا بلاک حاصل کر لیا ؟

۶۳۶

۲۹ اکتوبر ۱۹۲۹ء ـــــ شاکر صدیقی

انوارِ اقبال ، ص ۱۱۶

(شاکر صدیقی صاحب نے اپنے خط میں پوچھا تھا کہ ''اشکِ ندامت'' کو ''کوہِ نور'' سے تشبیہ دینا درست ہے یا نہیں ؟ اقبال نے لکھا) :

''میری رائے میں یہ استعارہ درست نہیں'' -

۶۳۷

۴ نومبر ۱۹۲۹ء (انگریزی) —— محمد جمیل

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۹۳ - ۹۴

ہلالِ احمر فنڈ کے لیے دس روپے کے عطیے کا شکریہ - مجھے امید ہے احبابِ بنگلور ، جن سے میں نے اس سلسلے میں اعانت کی درخواست کی ہے ، فراخ دلی سے چندہ دیں گے - ہمارے اٹک پار کے بھائیوں کی طرف سے جو ذمہ داری ہم پر عاید ہوتی ہے وہ ان حضرات کو یاد دلائیے - افغانستان کا استحکام مسلمانانِ ہندوستان اور وسطی ایشیا کے لیے وجہِ جمعیّت و تقویت ہے - بچہ سقہ اپنے گیارہ ساتھیوں سمیت قتل ہو چکا ہے اور نادر خاں بادشاہ بتدریج استحکام حاصل کر رہے ہیں - میرے خطبات مکمل ہو چکے ہیں -

۶۳۸

۷ دسمبر ۱۹۲۹ء —— پروفیسر رشید احمد صدیقی

انوارِ اقبال ، صفحات ۲۰۲ - ۲۰۳

میری ناقص رائے میں خواجہ حافظ کے شعر میں 'بادیہ پیمائی'[1] ہے - پہلے مصرع میں 'اینجا' سے مراد 'دریں بادیہ' ہے - مفہوم شعر کا یہ ہے کہ اس دشت میں سینکڑوں ہوائیں بے سلسلہ (یعنی بے زنجیر ، آزادانہ) رقص کر رہی ہیں اور یہی ہوائیں اے دل ! تیری

۱- صد بادصبا این جا بے سلسلہ می رقصند
این است حریف اے دل تا بادیہ پیمائی

رفیق (حریف بمعنی رفیق) ہیں ، جب تُو بادیہ پیما ہے یا ان کا رقص اس غرض سے ہے کہ تو آسانی اور اطمینان سے اس صحرا کو طے کر لے ۔ شاعر کا مقصود اپنے آپ کو تسکین دینا ہے کہ تُو اس بادیہ گردی میں تنہا نہیں ہے بلکہ عالم کا ہر ذرہ تیری ہی خاطر حالتِ رقص میں ہے ۔

۶۳۹

بے تاریخ ـــــ مولوی نجف علی

تحفۂ امانیہ

میں نے یہ نظمیں (پند نامہ ، فغانِ مضطر ، تہنیت نامہ وغیرہ) سرسری نظر سے دیکھی ہیں ۔ مصنّف کا جوشِ عقیدت قابلِ داد ہے ۔

۶۴۰

۵ جنوری ۱۹۳۰ء ـــــ مولانا عبدالماجد دریابادی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۳۹

میں ایک ہفتے کے لیے علی گڑھ گیا تھا ۔ وہاں ایک نئی زندگی کا آغاز معلوم ہوتا ہے ۔ سیّد راس مسعود بہت مستعد آدمی ہیں ۔ ان کی مساعی سے یونیورسٹی کی زندگی میں ایک خوشگوار تبدیلی ہوگی ۔ مسلمان نوجوانوں کے دل میں اسلام کے لیے تڑپ ہے لیکن افسوس کہ کوئی آدمی ہم میں نہیں جس کی زندگی قلوب پر موثر ہو ۔ لاہور کانگرس نے آزادیٔ کامل کا اعلان کر دیا ہے ۔

۶۴۱

۴ مارچ ۱۹۳۰ء (انگریزی) —— محمد جمیل

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۹۵ - ۹۷

میرے خطبات زیرِ طباعت ہیں - جہاں تک مجھے علم ہے ، گولڈزی کی کوئی انگریزی تصانیف نہیں ہیں - وہ ایک جرمن یہودی ہے اور انگریزی میں نہیں لکھتا - اس کی مشہور ترین کتب جرمن زبان میں ہیں اور ان میں کوئی خاص چیز مجھے تو نظر نہیں آئی - میں یورپین مستشرقین کا قائل نہیں کیونکہ ان کی تصانیف سیاسی پراپیگنڈا یا تبلیغی مقاصد کی تخلیق ہوتی ہیں - افغانستان میں دوبارہ امن قائم ہوتا جاتا ہے - نادر خاں ملک کو شاہراہِ ترقی پر ڈالنے کی بے حد کوشش فرما رہے ہیں - وہ افغانوں کے محبوب ہیں اور نیم پنجابی بھی - ان کی والدہ لاہور میں پیدا ہوئیں اور یہیں پرورش پائی -

۶۴۲

۱۵ مارچ ۱۹۳۰ء (انگریزی) —— پروفیسر محمد عبدالغنی

(مورس کالج ناگپور)

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۹۳

آپ نے از راہِ عنایت ہمایوں اور بابر کے بارے میں اپنی تصانیف کے نسخے ارسال کیے - مطالعے کے لیے یہ کتابیں بہت دلچسپ ہیں اور آپ نے جس سلسلۂ کتب کا آغاز کیا ہے ، بلاشبہ اس سے ایک بہت بڑی ضرورت پوری ہوگی -

۶۴۳

۴ اپریل ۱۹۳۰ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۲

انگریزی لیکچر قریباً ۱۵ اپریل تک چھپ کر تیار ہوجائیں گے ۔ آپ اپنے دوست (ڈاکٹر سیّد عابد حسین ، استادِ فلسفہ جامعہ) سے پوچھیے کہ آیا وہ اُردو ترجمہ کرنے کے لیے لاہور آ سکیں گے یا نہیں ؟ اگر وہ نہ آ سکتے ہوں تو آپ خود یہ کام کرنے کو تیار ہیں یا نہیں ؟ ترجمہ بلا معاوضہ نہ ہوگا ۔ ایک صاحب امیر (حمزہ) شامی نے ، جو غالباً جامعہ ملّیہ سے تعلق رکھتے ہیں ، ''گلشنِ راز جدید'' کی شرح لکھنے کا خیال ظاہر کیا تھا ۔ میں نے ان کو اجازت بھی دے دی تھی ۔ اس کے بعد ان کا کوئی خط نہیں آیا ۔ ان سے دریافت کر کے مجھے مطلع کریں ۔

۶۴۴

۲۷ اپریل ۱۹۳۰ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۳ - ۲۴

کتاب (خطبات) چھپ گئی ہے ۔ اس کی جلد بندی ۶ اپریل تک ختم ہو جائے گی ۔ تعطیلوں میں آپ غالباً لاہور آئیں گے ۔ نمونتہً ایک آدھ لیکچر کا ترجمہ کریں ، پھر فیصلہ ہو سکے گا ۔

۶۴۵

۱۰ مئی ۱۹۳۰ء —— مولوی صالح محمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۶۹ - ۳۷۰

میرا خیال تھا کہ شاید میں عرس کے موقع پر حاضر نہ ہو سکوں لیکن مزید غور کرنے پر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مجھے اس موقع پر جانا چاہیے - میرے ایک دو دوست اَور بھی ہوں گے - کس تاریخ کو مجھے وہاں ہونا چاہیے ؟ کس بزرگ کو یہاں سے روانہ ہونے کی اطلاع دی جائے ؟ کیا حضرت دیوان صاحب کو یا جب خواجہ نظام الدین صاحب وہاں پہنچ جائیں تو ان کو بذریعۂ تار مطلع کیا جائے ؟

۶۴۶

۲۰ مئی ۱۹۳۰ء (انگریزی) —— ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۶۶ - ۲۶۷

آپ نے جو کتاب تحفۃً بھیجی ہے ، میں اسے نہایت خوشی سے پڑھوں گا - آپ کے والدِ بزرگوار کے انتقال کی اطلاع سے قلق ہوا - میرے لیکچر شائع ہوگئے ہیں - اگر آپ کا امریکن دوست زمانۂ حال کے اسلام سے دلچسپی رکھتا ہے تو اسے ان کا مطالعہ کرنا چاہیے -

۶۴۷

۳۰ مئی ۱۹۳۰ء —— مولوی صالح محمد

اقبال نامہ، جلد ۱، صفحات ۳۷۰ - ۳۷۲

مجھ کو یہ خیال ہمیشہ تکلیفِ روحانی دیتا ہے کہ آنے والی مسلمان نسل کے قلوب اُن واردات سے یکسر خالی ہیں، جن پر میرے افکار کی اساس ہے - جذباتِ انسانی کی تخلیق یا بیداری کے کئی ذرائع ہیں جن میں ایک شعر بھی ہے اور شعر کا تخلیقی یا ایقاظی اثر محض اس کے مطالب و معانی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس میں شعر کی زبان اور زبان کے الفاظ کی صوت اور طرزِ ادا کو بھی بہت بڑا دخل ہے - اس واسطے ترجمے یا تشریح سے وہ مقصد حاصل نہیں ہوتا جو شاعر کے زیرِ نظر ہوتا ہے - بہرحال اس تشریح میں آپ کو اُن لوگوں کی کیفیات و خیالات کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے جن کے قلوب میں آپ پیام (مشرق) کے جذبات پیدا کرنا چاہتے ہیں - یہ بات پیام کے مطالعے سے بھی زیادہ ضروری ہے -

۶۴۸

یکم جون ۱۹۳۰ء —— سید نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال، ص ۲۴

(خطبات کے) ترجمے کا خیال بدستور ہے، گو مجھے اس میں شبہ ہے کہ عام لوگ اس سے مستفیض ہو سکیں گے - بہرحال جب آپ لاہور آئیں تو نمونے کے طور پر کچھ حصہ اس کا ترجمہ کریں تاکہ معلوم ہو کہ کہاں تک اس کوشش میں کامیابی ہو سکے گی -

۶۴۹

۵ جون ۱۹۳۰ء ـــــ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۵۰

آپ نے لین (Lane) کی ڈکشنری کا اقتباس بھیجنے کا وعدہ کیا تھا جس کا میں اب تک منتظر ہوں ۔

۶۵۰

ـ ۱۹۳۰ء ـــــ ثاقب کانپوری

انوارِ اقبال ، ص ۵

آپ کا مجموعۂ کلام (متاعِ درد) ملا ۔ آپ کے کلام میں جو تناسب ہے وہ نوجوان شعرا کے یہاں بہت کم ملتا ہے ۔
آپ کے ایک شعر نے مجھے تڑپا دیا ۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے :

جان دیتا ہوں قفس میں دونوں پر کھولے ہوئے
حسرتِ پرواز میں بھی شان ہے پرواز کی

۶۵۱

ـ جون ۱۹۳۰ء ـــــ مولوی صالح محمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۷۳ - ۳۷۴

کئی دن ہوئے میں نے خط لکھا تھا اور اسی خط میں آپ کی شرحِ پیامِ مشرق (رباعیات) کا مسودہ ملفوف تھا ۔ معلوم نہیں وہ خط آپ تک پہنچا یا نہ پہنچا ۔

حضرت خواجہ نظام الدین صاحب سے یہ معلوم کیجیے کہ آیا ان کے بزرگوں کے کتب خانے میں حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری کا وہ رسالہ موجود ہے جس میں انھوں نے آسمانوں اور سیّاروں کی سیر کا ذکر کیا ہے - مجھے اس کی مدت سے تلاش ہے -

٦٥٢

۱۹ جون ۱۹۳۰ء ـــ مولوی صالح محمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۷۴ - ۳۷۵

آپ نے نسخۂ مطلوبہ کی تلاش میں جو زحمت گوارا کی اس کے لیے جناب خواجہ صاحب کا اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں - اگر آپ آدھر کے نادر الوجود قلمی نسخوں کی ایک فہرست شائع کر دیں تو عہدِ حاضر کے ہندوستانی مسلمانوں پر ایک احسانِ عظیم ہوگا اور نیز ایک بڑی علمی خدمت ہوگی - ''سِتّر السماء'' کا ذکر میں نے آج تک نہیں سنا - اس کتاب کی تلاش بھی جاری رکھیے - شاید بہاول پور سے ملے -

٦٥٣

۱۸ جولائی ۱۹۳۰ء ـــ بیگم صاحبہ

آپ کی سکیم عمدہ ہے مگر اس کا تعلق زیادہ تر معاشرتی اصلاح سے ہے جو میرے نزدیک بہت ضروری ہے - پنجاب کے حالات مختلف ہیں اور میری توجہ زیادہ تر اس طرف ہے - میرے خیال میں اس کو بروئے کار لانا جمعیت العلماء کا کام ہے - سوشل اصلاح

صوبہ وار ہو تو بہتر ہے۔ اگر ملک کے ایک حصے میں اسلامی اسٹیٹ قائم ہو جائے تو معاشرتی زندگی بہت جلد سنور سکتی ہے۔

۶۵۴

بھوپال شیش محل، ۲۲ جولائی ۱۹۳۰ء ـــــ ڈاکٹر محمد دین تاثیر

انوارِ اقبال، صفحات ۲۰۵ - ۲۰۶

جاوید کے لیے ''الف لیلہ'' کا نسخہ، جو آپ نے بھیجا ہے، مجھے آج یہاں بھوپال میں موصول ہوا۔ جاوید بھی میرے ساتھ ہے۔ وہ کتاب دیکھ کر بہت خوش ہے اور آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہے۔ میں یہاں بھوپال میں بغرضِ علاجِ برقی مقیم ہوں اور اگست کے آخر تک علاج جاری رہے گا۔

اعلیٰ حضرت نواب صاحب بھوپال نے نہایت دردمندی سے میرا علاج کرایا ہے۔ جب ان کو سر راس مسعود سے معلوم ہوا کہ میں ایک کتاب ''مقدمۃ القرآن'' لکھنا چاہتا ہوں تو اس ارادے کی تکمیل کے لیے مجھے آنھوں نے تا حیات پانچ سو روپیہ ماہوار کی لٹریری پنشن عطا فرمائی ہے۔ لاہور سے فساد کی خبریں آ رہی ہیں۔ یہ سب کچھ مسجد شہید گنج کے انہدام کے سلسلے میں ہوا ہے۔

۶۵۵

۲۵ جولائی ۱۹۳۰ء ـــــ مولوی صالح محمد

اقبال نامہ، جلد ۲، صفحات ۳۷۵ - ۳۷۸

میں خواجہ صاحب کا نہایت شکر گزار ہوں کہ آنھوں نے

''سّرالسما'' کے متعلق اس قدر دلچسپی کا اظہار فرمایا ۔ چونکہ آپ کے والدِ ماجد ''سّرالسما'' کو دیکھ چکے ہیں اس واسطے مجھے یقین ہے کہ اس کے مطالعے سے گوہرِ مقصود ہاتھ آئے گا ۔ سیرۃِ سلیمان ضرور لکھیے ۔ جس قوم سے خواجہ سلیمان تونسوی ، شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی اور خواجہ فرید چاچڑاں شریف والے اس زمانے میں بھی پیدا ہو سکتے ہیں ، اس کی روحانیت کا خزانہ ابھی ختم نہیں ہوا ۔ کتاب ''سّرالسما'' کے حصول میں عجلت فرمائیے ۔

۶۵۶

۲۶ جولائی ۱۹۳۰ء ـــ سردار محمد رب نواز خاں

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۹۶

مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ آپ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئے ۔ (سر فضل حسین کی وزارت کے زمانے میں حکومت نے ڈیرہ غازی خاں کے جملہ تمن داروں کو ، جو بلوچ تھے ، ۱۵ مربعہ اراضی بطورِ عطیہ عطا کی تھی ۔ سردار رب نواز خاں درانی پٹھانوں کے قبیلے کھران سے تعلق رکھنے کی وجہ سے اس عطیے سے محروم رہے تھے ، جد و جہد کرنے کے بعد کامیاب ہوئے تھے) ۔

۶۵۷

یکم اگست ۱۹۳۰ء ـــ شمس الحسن ، اسسٹنٹ سیکرٹری مسلم لیگ

مسلم لیگ ریکارڈ سیکشن ، سالانہ اجلاس الہ آباد ، ۱۹۳۰ء

پراونشل لیگ کے متعلق جو خط و کتابت ضروری ہو ، وہ

خلیفہ شجاع الدین صاحب بیرسٹرایٹ لاء لاہور سے ہونی چاہیے - فارم وغیرہ آنھی کے نام ارسال فرمائیے - آیندہ اجلاس جہاں بھی ہو ، ۵ و ۸ اکتوبر میرے لیے موزوں نہیں - انتخاب کا ہنگامہ پنجاب میں تو ۲۲ ستمبر تک ختم ہو جائے گا - اَور مقامات کا حال مجھے معلوم نہیں - اکثر مقامات سے لوگ بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں - میری رائے میں آیندہ اجلاس ۲۸ و ۲۹ ستمبر کو ہونا چاہیے - ۲۸ ستمبر کو آخری ہفتہ اور ۲۹ کو اتوار ہے - اجلاس میں جانے والوں کے لیے سہولت ہوگی - یہاں کی ہائی کورٹ اکتوبر کے پہلے ہفتے میں کھل جائے گی ، یعنی ۷ اکتوبر سے - فقط

۶۵۸

۳ اگست ۱۹۳۰ء (انگریزی) ـــــ سید نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۸ - ۲۹

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ نے کتاب (کتاب الطواسین) کی واپسی کا کوئی انتظام نہیں کیا ، جو میں نے آپ کو عاریتاً دی تھی - میرے خیال میں یہ آپ کا فرض تھا کہ آپ دہلی جانے سے پہلے دیکھتے کہ کتاب مجھے لوٹا دی گئی ہے - اصولاً میں اپنی کتابوں کی جدائی گوارا نہیں کرتا ، بالخصوص جن کو میں ہمیشہ اپنے پاس رکھتا ہوں - میرے لیے اس سے زیادہ تکلیف دہ بات کوئی نہیں کہ ایک کتاب کے استعمال سے اس طرح محروم کر دیا جاؤں - اس قسم کی لاپروائی اُس آدمی کے شایانِ شان نہیں جسے خود بھی کتابیں پڑھنے کا شوق ہو -

۶۵۹

۴ اگست ۱۹۳۰ء —— مولوی صالح محمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۷۹ - ۳۸۰

کتاب ''ستّر السما'' کے حصول میں خواجہ صاحب جو سعیِ بلیغ فرما رہے ہیں ، اس کا شکریہ کس زبان سے ادا کروں — فہرستِ کتب خود تیار کیجیے - آپ نے ''الندیم'' کی فہرست دیکھی ہوگی - اس نمونے کی ہونی چاہیے — کابل جانے کا امکان ہے - جشنِ استقلال وسطِ اگست میں ہے لیکن وسطِ اگست میں مَیں آل انڈیا مسلم لیگ کی صدارت کے لیے لکھنؤ جا رہا ہوں - اگر اس موقع پر کابل نہ جا سکا تو کسی اَور موقع پر انشاء اللہ ضرور جاؤں گا -

۶۶۰

۹ اگست ۱۹۳۰ء —— مولوی صالح محمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۸۰ - ۳۸۲

مجھے اندیشہ ہے کہ مولوی احمد سعید صاحب کتاب عاریۃً نہ دیں گے - بہتر ہوگا کہ خواجہ صاحب بہاول پور سے کسی ایسے آدمی کو مقرر فرمائیں جو اس کتاب کو سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہو - وہ مولوی احمد سعید صاحب کی موجودگی میں کتابِ مذکور کا وہ حصہ دیکھیں جس کا تعلق سیّاراتِ سماوی اور متعلقہ امور سے ہے - اگر وہ کتاب علمِ ہیئت کی ہے تو اس کی ضرورت نہیں اور اگر اس کے مضامین مکاشفاتی ہیں تو جستہ جستہ نوٹ سیّارات کے متعلق اس کتاب سے لیے جائیں اور مجھ کو ارسال کر دے جائیں -

۶۶۱

۹ اگست ۱۹۳۰ء —— سیکرٹری مسلم لیگ

مسلم لیگ ریکارڈ سیکشن ، جلد نمبر ۱۵۳ ، حصہ اول ،

سالانہ اجلاس الہ آباد ، ۱۹۳۰ء

استقبالیہ کمیٹی نے جو فیصلے کیے ہوں ، آپ کو لازم ہے کہ ان کو صوبہ پنجاب اور دیگر صوبوں کے اخباروں میں شائع کریں تاکہ لوگوں کو ضروری اطلاعات مل جائیں - یہ بھی تحریر فرمائیے کہ لیگ کا اجلاس ۱۶ اگست کے روز کس وقت شروع ہوگا ؟ ایڈریس کے اردو ترجمے کے لیے اب نہ ہمت باقی ہے ، نہ وقت - کل ختم ہوگا اور دو تین روز میں طبع ہوگا -

۶۶۲

۱۴ اگست ۱۹۳۰ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۳۰

"کتاب الطواسین" بذریعہ ڈاک لکھنؤ سے آ گئی ہے - جلسہ لیگ ملتوی ہو گیا ہے - اکتوبر کے پہلے ہفتے میں ہوگا ، غالباً لکھنؤ میں - یہ بھی ممکن ہے کسی اور جگہ ہو (یہی اجلاس بالآخر الہ آباد میں منعقد ہوا) - سورتی صاحب سے ضرور مل لیجیے - وہ آپ کو تراجم کے متعلق (بالخصوص اصطلاحات کے تراجم کے متعلق) بہت مفید مشورے دیں گے -

۶۶۳

۲۹ اگست ۱۹۳۰ء ـــــ اسسٹنٹ سیکرٹری مسلم لیگ

مسلم لیگ ریکارڈ سیکشن ، جلد ۱۵۴ ، حصہ دوم ،

سالانہ اجلاس الٰہ آباد ، ۱۹۳۰ء

لیگ کے آیندہ اجلاس کے متعلق آپ نے کچھ نہیں لکھا ۔ اس بارے میں آپ مہربانی کر کے مجھے اطلاع دیں کہ ملتوی شدہ اجلاس کب ہو گا اور کہاں ؟ تاکہ اگر اجلاس ہو تو میں ایڈریس میں ، جو اس وقت پروف شیٹ کی صورت میں ہے ، ضروری ترمیم کر سکوں ۔

۶۶۴

یکم ستمبر ۱۹۳۰ء ـــــ سیکرٹری مسلم لیگ

مسلم لیگ ریکارڈ سیکشن ، جلد ۱۵۴ ، حصہ دوم ،

سالانہ اجلاس الٰہ آباد ، ۱۹۳۰ء

پہلے عرض کر چکا ہوں ، لیگ کا اجلاس آل انڈیا مسلم کانفرنس سے پہلے ہونا چاہیے ۔ یہ بہت ضروری امر ہے اور اس حقیقت کو فراموش کر دینا میرے نزدیک غلطی ہے ۔ باقی رہا کونسل کا اجلاس ، سو میرے نزدیک اور وقت سیشن کے تعیّن کے لیے کونسل کا اجلاس کرنا وقت ضائع کرنا ہے ۔ اجلاس لیگ لکھنؤ میں ہونا چاہیے اور وقت تاریخ ۱۸ ۔ اکتوبر ۔ اگر کونسل کا اجلاس قواعد کی رُو سے ضروری ہے تو بہتر ہے جہاں آپ چاہیں کر لیں مگر مجھے اُمید نہیں کہ لوگ پہلے کونسل کے اجلاس کے لیے دہلی یا لاہور میں جائیں ،

اس کے علاوہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے آیندہ اجلاس کے لیے ۶ اکتوبر کو لکھنؤ جائیں ، (راجہ سلیم پور کے خطوط اس مضمون کے جاری ہوئے ہیں) اور پھر کانفرنس اور لیگ کے اجلاسوں کے لیے لکھنؤ یا کسی اَور مقام کا سفر کریں - پنجاب کونسل کا اجلاس ممکن ہے ۱۲ اکتوبر کے قریب ہو - پنجاب کے لوگ کونسل لیگ کے اجلاس کے لیے نہ آ سکیں گے -

۶۶۵

یکم ستمبر ۱۹۳۰ء —— چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، ص ۹۴

آپ کے بیش قیمت کالموں کی وساطت سے میں ان بے شمار احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ، جنھوں نے میرے والدِ مرحوم کی وفات پر مجھ سے اور میرے اعزہ سے اظہارِ ہمدردی فرمایا - خدا تعالٰی ان کو جزائے خیر دے -

۶۶۶

۳ ستمبر ۱۹۳۰ء —— فقیر سیّد سراج الدین

خطوطِ اقبال : مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۹۸

تمھارا خط پڑھ کر مجھے بےحد خوشی ہوئی - مجھے یقین ہے کہ ملازمت (پی - سی - ایس) میں تم اپنے والدِ مرحوم (فقیر سیّد افتخار الدین) کے نقشِ قدم پر چلو گے اور اپنے فرائض محنت اور دیانت سے ادا کرو گے - صرف محنت اور دیانت ہی ترقی کی راہیں کھولتی ہیں -

٦٦٧

۸ ستمبر ۱۹۳۰ء (انگریزی) ـــ شمس الحسن
اسسٹنٹ سیکرٹری مسلم لیگ

مسلم لیگ ریکارڈ سیکشن ، جلد ۱۵۴ ، حصہ دوم ،
سالانہ اجلاس الٰہ آباد ، ۱۹۳۰ء

اجلاس کی تاریخ سے آپ نے اب تک کوئی اطلاع نہیں دی ۔ تاریخ جلد مقرر ہونی چاہیے تاکہ اخباروں میں پروپیگنڈا کرنے کے لیے وقت مل جائے ۔ مجھ کو آج بمبئی سے ابراہیم رحمت اللہ صاحب کا خط ملا تھا کہ مسلم ڈیلی گیشن کے ساتھ انگلستان جاؤ ۔ میں نے وہاں جانے سے انکار کر دیا ہے ۔ منجملہ دیگر وجوہ کے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لیگ کا اجلاس قریب ہے ۔ ان کا ڈیلی گیشن ۴ اکتوبر کو بمبئی سے روانہ ہوگا ۔

٦٦٨

ـ ۱۹۳۰ء ـــ سیکریٹری مسلم لیگ

مسلم لیگ ریکارڈ سیکشن ، سالانہ اجلاس الٰہ آباد ، ۱۹۳۰ء

مسٹر جناح کا خط پرسوں آیا تھا کہ کونسل کی میٹنگ طلب کی جائے اور اجلاس لیگ کے لیے تاریخ اور جگہ کا فیصلہ کیا جائے ۔ میں نے آن کو جواب لکھا ہے کہ اجلاس کا لکھنؤ ہی میں ہونا بہتر ہے کیونکہ کسی اَور مقام کے انتخاب میں دقّت ہوگی اور وہاں کے لوگ اس بات کا تقاضا کریں گے کہ لیگ کے اجلاس کو کامیاب بنانے کے لیے چندہ کرنے کے واسطے مزید وقت کی ضرورت ہے ۔

لکھنؤ میں اجلاس کی تیاری ہو چکی ہے ، اس واسطے موزوں یہی ہے کہ اجلاس وہاں کیا جائے۔ پریذیڈنٹ اجلاس کی تاریخ مقرر کر دے ۔ میرے خیال میں ۱۸ اکتوبر (ہفتہ) موزوں تاریخ ہوگی ۔ آپ مسٹر جناح سے جلد خط و کتابت کر کے تاریخ کا اعلان کریں ، کیونکہ اجلاس کی کامیابی کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ تاریخ اجلاس کا اعلان ، جہاں تک ممکن ہو ، جلد ہو جائے ۔ مسٹر جناح ۴ اکتوبر کو انگلستان جا رہے ہیں ۔ فقط

٦٦٩

۳۰ ستمبر ۱۹۳۰ء —— سیکرٹری انجمنِ حمایتِ اسلام ، لاہور

خطوطِ اقبال ، مرتبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۲۰۰

آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ تم کو جنرل کونسل اور کالج کمیٹی کا ممبر انتخاب کیا گیا ہے ۔ اس عزت افزائی کا شکریہ لیکن میں نادم ہوں کہ کونسل و کمیٹی کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا اور ان غیر حاضریوں کی وجہ سے میں اس امر کا مستحق نہیں تھا کہ مجھے دوبارہ انتخاب کیا جاتا ۔ لہٰذا ملتمس ہوں کہ میری جگہ کسی اَور کو منتخب کیا جائے :

گر قلم اینکہ بہشتم دہند و بے طاعت
قبول کردن و رفتن نہ شرط انصاف است

۶۷۰

یکم اکتوبر ۱۹۳۰ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۳۶

(خطبات کے) ترجمے میں کچھ پروگریس ہوئی یا نہیں ؟ (پیامِ مشرق کی طباعت کا) بل جامعہ بک ڈپو کی طرف سے اب تک نہیں پہنچا ۔ ان سے کہیے بل جلد ارسال کریں تاکہ ادا کر کے حساب صاف کیا جائے ۔

۶۷۱

۲ اکتوبر ۱۹۳۰ء ـــــ شمس الحسن صاحب اسسٹنٹ سیکریٹری مسلم لیگ

مسلم لیگ ریکارڈ سیکشن ، سالانہ اجلاس الٰہ آباد ، ۱۹۳۰ء

اگر لیگ کونسل کا اجلاس کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے تو مہربانی کر کے مطلع فرمائیے کہ اجلاس کہاں ہوگا اور کون سی تاریخ کو ؟ آپ کی طرف سے کوئی اطلاع اخبارات میں شائع نہیں ہوئی ۔ لوگ مجھ سے دریافت کر رہے ہیں ۔ فقط

۶۷۲

۲۴ اکتوبر ۱۹۳۰ء —— سیکریٹری مسلم لیگ

مسلم لیگ ریکارڈ سیکشن ، جلد ۱۵۳ ، حصہ اول ، سالانہ اجلاس الٰہ آباد ، ۱۹۳۰ء

جن حضرات کے ناموں کی فہرست آپ نے ارسال فرمائی ہے ، ان کے نام علیحدہ علیحدہ تاکیدی خطوط لیگ کے دفتر کی طرف سے جانے چاہییں ۔ ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین سیکریٹری پروانشل مسلم لیگ لاہور کے نام بھی تاکیدی خط لکھیے کہ لاہور سے بہت سے حضرات شریکِ اجلاس ہوں ۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ باہر سے آنے والے لوگوں کے قیام کا کیا بندوبست لکھنؤ میں ہوگا ۔ بہت سے لوگوں نے مجھ سے استفسار کیا ہے ۔ ان تمام امور کے متعلق اطلاع مفصل شائع ہونا ضروری ہے ۔ مہربانی کر کے ممبرانِ استقبالیہ کمیٹی کی خدمت میں میری طرف سے عرض کیجیے کہ کسی قسم کے استقبال کی تیاری نہ کی جائے ۔ میں اپنے پرانے دوست مسٹر وسیم بیرسٹر کے ہاں قیام کروں گا ۔ چونکہ مجھے استقبال کا اندیشہ تھا اس واسطے میں نے ان کو لکھا ہے کہ میرے لکھنؤ پہنچنے کے وقت سے کسی کو بھی آگاہ نہ کریں اور اسی شرط پر میں نے ان کے ہاں ٹھہرنا اور مہمان ہونا قبول کیا ہے ۔ خطبۂ صدارت قریباً تیار ہے ۔ ایک ہزار کی تعداد میں چھپے گا ۔ اردو ترجمہ کرنا اور اسے رسالے کی صورت میں شائع کرنا میرے بس کا کام نہیں ۔ غالباً مدیرِ ''انقلاب'' اپنے اخبار کے لیے ترجمہ کریں گے جو اخبار میں شائع ہوگا ۔ اگر مسلم لیگ اردو ترجمہ شائع کرے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔ فقط

۶۷۳

۸ نومبر ۱۹۳۰ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۳۷ - ۳۸

جامعۂ ملّیہ مطبع سے بل ابھی تک موصول نہیں ہوا - اب تو مجیب صاحب ؛ میں نے سنا ہے ، دہلی واپس آ گئے ہیں - بل مذکورہ کی تیاری میں اُن کو کوئی دقّت نہ ہوگی - میں آج شام ایک روز کے لیے مراد آباد جا رہا ہوں - سوموار کی صبح کو واپس آ جاؤں گا -

۶۷۴

۱۵ نومبر ۱۹۳۰ء (تار) —— سر آغا خاں (لندن)

گفتارِ اقبال ، ص ۱۰۹

تازہ خبریں اضطراب انگیز آ رہی ہیں - مسلمانانِ پنجاب کی رائے عامہ دہلی مسلم کانفرنس کی منظور کردہ قراردادوں پر قائم ہے اور ان میں رد و بدل کو ناقابلِ برداشت خیال کرتی ہے - اگر کوئی رد و بدل کیا گیا تو مسلم مندوبین پر اعتماد نہیں رہے گا - اگر ہندو ، مسلم مطالبات کو نہیں مانتے تو مسلمان کانفرنس کو چھوڑ کر چلے آئیں -

۶۷۵

۲۰ نومبر ۱۹۳۰ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۳۸ - ۳۹

بہت بہتر ہے - جس طرح مجیب صاحب کہتے ہیں اس پر عمل کیا جائے - حامد علی خاں صاحب کا خط آیا تھا - میں نے ان کو کل جواب لکھا تھا کہ وہ بل بھیج دیں ، کیونکہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ اصل مطالبہ مطبع کی طرف سے کس قدر تھا ؟

۶۷۶

۲۲ نومبر ۱۹۳۰ء ـــــ مولانا غلام رسول مہر و عبدالمجید سالک

انوارِ اقبال ، صفحات ۹۴ - ۹۵

کل برکت علی محمڈن ہال (بیرون موچی دروازہ) میں مجوزہ کانفرنس کے متعلق جلسہ ہے - اگر تجویز متفقہ طور پر قرار پا گئی تو استقبالیہ کمیٹی وہیں بن جائے گی - آپ اس جلسے میں ضرور تشریف لائیں اور وقت پر (یعنی پورے گیارہ بجے صبح) - خلیفہ شجاع الدین صاحب کی طرف سے آپ کو اطلاع پہنچے گی - اَوروں کو بھی ساتھ لائیے -

۶۷۷

۹ دسمبر ۱۹۳۰ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۴۰ - ۴۱

مولانا اسلم (جیراجپوری) کا ارشاد بجا ہے مگر اس آیت (اللہ نورالسمٰوات . . .) کو تاریخی نقطۂ نگاہ سے دیکھنا چاہیے ۔ اس کا مقصود یہ نہیں کہ خدا مادی معنوں میں نور ہے ـــــ معلوم ہوتا ہے تیسرے خطبے میں جو کچھ آیتِ مذکورہ میں میں نے لکھا ہے ، آپ کو اس کی اچھی طرح سمجھ نہیں آسکی ورنہ مولانا اسلم اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوتے کہ میرے خیال میں اس آیتِ قرآنی میں خدا تعالیٰ نے اپنے آپ کو نور (مادی معنوں میں) قرار دیا ہے ۔

۶۷۸

۱۱ دسمبر ۱۹۳۰ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۴۳ - ۴۶

آیۂ نور کے متعلق میں نے جو کچھ لکھا ہے ، اسے تاویل کہنا صحیح نہیں ۔ میں نے لفظ نور کے وہی معنی لیے ہیں جن میں یہ لفظ عام طور پر لیا جاتا ہے ۔ باقی رہی دوسری آیت جس کا ذکر آپ نے اپنے آخری خط میں کیا ہے ، سو عرض یہ ہے کہ ایک اعتبار سے یہ کہنا بالکل درست ہے کہ تمام حوادث پہلے سے متعین ہیں ۔ میرے لیکچروں کا مشکل ترین حصہ غالباً یہی بحث ہے ۔ اس کو غور سے پڑھنا چاہیے ۔ علماء کے اعتراضات و تصورات سے زیادہ

سروکار نہ رکھنا چاہیے ۔ آخر یہ مباحث فلسفیانہ ہیں ۔ اس کی کوئی دلیل قطعی اور آخری قرار نہیں دی جا سکتی ۔ لیگ کا جلسہ بنارس کی جگہ الٰہ آباد میں ہوگا ۔ اس واسطے الٰہ آباد جاؤں گا ، غالباً ۲۷ دسمبر کو ۔

۶۷۹

تاریخ ندارد ـــــ چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، ص ۹۵

خلیفہ صاحب (خلیفہ شجاع الدین) وہ شجرہ مانگتے ہیں ۔ مہربانی کر کے واپس فرمائیے ۔ وہ اس کا کوئی اور انتظام کرنا چاہتے ہیں ۔

۶۸۰

۱۱ جنوری ۱۹۳۱ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

غیر مطبوعہ

ایڈریس (خطبۂ الٰہ آباد) کا اردو ترجمہ شائع کرنے کا خیال نہایت اچھا ہے ۔ ضرور کیجیے ۔ مجوّزہ اسلامی ریاست ایک نصب العین ہے ۔ اس میں آبادیوں کے تبادلے کی ضرورت نہیں ۔ یہ خیال (آبادیوں کے تبادلے کا) مدت ہوئی لالہ لاجپت رائے نے ظاہر کیا تھا ۔ اس ایک ریاست یا متعدد اسلامی ریاستوں میں ، جو شمال مغربی ہند میں اس اسکیم کے مطابق پیدا ہوں گی ، ہندو اقلیت کے حقوق کا پورا پورا تحفّظ کیا جائے گا ۔

۶۸۱

۲۰ جنوری ۱۹۳۱ء ـــــ پروفیسر شجاع (ڈاکٹر ناموس)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۱۵

بڑی خوشی سے تشریف لائیے ۔ میں ۱۴ فروری کو غالباً لاہور ہی میں ہوں گا ۔ فوٹو میرے پاس اس وقت موجود نہیں ۔ میری شاعری ہندی فارسی ہے ۔ ایک ایرانی کو کیا پسند آئے گی ۔ میرے زیرِ نظر حقائق اخلاق و ملی ہیں ۔ زبان میرے لیے ثانوی حیثیت رکھتی ہے ۔ آخری نظم "جاوید نامہ" کے دو ہزار اشعار ہوں گے ۔ ابھی ختم نہیں ہوئی ۔ یہ ایک قسم کی "ڈیوائن کامیڈی" ہے ۔

۶۸۲

یکم فروری ۱۹۳۱ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۶۷ - ۲۶۸

مسٹر محمد علی مرحوم کا خاتمہ بخیر ہوا ۔ اگرچہ میں ان کی سیاست کا کبھی مداح نہ تھا لیکن ان کی اسلامی سادگی اور آخری سالوں میں اپنی بعض آراء کے بدل لینے میں جس امانت و دیانت کا انھوں نے ثبوت دیا ، اس کا بہت احترام کرتا ہوں ۔ اپنے متعلق ان کی پیش گوئی بھی درست ثابت ہوئی ہے ۔ مسجد اقصیٰ میں آخری آرام گاہ کا میسر آنا ان کی خوش نصیبی ہے جس سے ان کا مرتبہ بلند ہو گیا ہے ۔

۶۸۳

۱۱ فروری ۱۹۳۱ء ـــــ نیاز احمد ، طالب علم ایم ۔ اے ،

الٰہ آباد یونیورسٹی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۵۸ - ۲۵۹

(حضرتِ علامہ سے دریافت کیا گیا تھا کہ تحریکاتِ حاضرہ کے پیشِ نظر آیندہ تشکیلِ عالم کے سلسلے میں اسلام کوئی قوت ہو گا یا نہیں ؟ علامہ اقبال نے فرمایا) :

"آپ کے سوالات کے مکمل جواب کے لیے ایک کتاب درکار ہوگی ۔ آپ میرے خطبات "تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامی" کا ، جو میں نے علی گڑھ اور جنوبی ہندوستان میں دیے تھے ، مطالعہ کیجیے ۔"

۶۸۴

۳۱ مارچ ۱۹۳۱ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۵۰

میں انشاء اللہ ۲ اپریل کی شام کو غالباً بمبئی میل میں یہاں سے چلوں گا ۔ ۳ کی صبح کو دہلی پہنچ جاؤں گا ۔ قرول باغ میں (شیخ غلام صابر صاحب کے ہاں) ٹھہرنے سے ان (احبابِ جامعہ) سے ملنے کے بہت سے مواقع ہوں گے ۔

۶۸۵

۱۸ اپریل ۱۹۳۱ء —— مولوی صالح محمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۸۳ - ۳۸۵

اسلام پر ایک بہت بڑا نازک وقت ہندوستان میں آ رہا ہے - سیاسی حقوق و ملّی تمدن کا تحفظ تو ایک طرف ، خود اسلام کی ہستی معرضِ خطر میں ہے - میں ایک مدت سے اس مسئلے پر غور کر رہا تھا - آخر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مسلمانوں کے لیے مقدم ہے کہ ایک بہت بڑا نیشنل فنڈ قائم کریں جو ایک ٹرسٹ کی صورت میں ہو اور اس کا روپیہ مسلمانوں کے تمدن اور ان کے سیاسی حقوق کی حفاظت اور ان کی دینی اشاعت وغیرہ پر خرچ کیا جایا کرے - خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کیجیے کہ وہ ایسے نوجوان سجادہ نشینوں کو ایک جگہ جمع کر کے مشورہ کریں کہ کس طرح اس درخت کی حفاظت کی جا سکتی ہے جو ان کے بزرگوں کی کوششوں سے پھلا پھولا تھا - میں بھی وہاں حاضر ہو کر ان کی مشورت میں مدد دوں گا -

۶۸۶

۱۹ اپریل ۱۹۳۱ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۵۴

اگر جامعہ خطبات کا ترجمہ خریدنا چاہتی ہے تو وہ لوگ کس قدر کاپیاں چھاپنا چاہتے ہیں - کتابت و طباعت پر کس قدر خرچ ہو گا تا کہ میں کتاب کی قیمت کا اندازہ کر سکوں - اب تک میرا یہ دستور

رہا ہے کہ کتاب کمیشن پر فروخت کر دی جاتی ہے ، بشرطیکہ کل کتاب خریدی جائے اور قیمت یک مشت بوقتِ خریداری ادا کی جائے۔ اپر انڈیا کانفرنس کا جلسہ بھی انشاء اللہ ہوگا ۔ الٰہ آباد والے خطبے کا ترجمہ میں نے نہیں دیکھا ۔

٦٨٧

— ۱۹۳۱ء —— مولوی صالح محمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۸۲ - ۳۸۳

شمس الدین صاحب کا کتب خانہ محفوظ ہے اور ان کے بیٹے ریاست کی ملازمت میں ہیں ۔ ممکن ہے وہ کتاب (سرّ السماء) اس کتب خانے میں محفوظ ہو ۔ اگر یہ کتاب مل گئی اور میرے مطلب کے موافق ہوئی تو اُمید ہے بہت فائدہ ہوگا ۔

٦٨٨

۲۲ اپریل ۱۹۳۱ء —— مولوی صالح محمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۸٦ - ۳۸۸

(سجادہ نشینوں) کے گروہ کے جمود کا مجھے بھی احساس ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اس گروہ میں سے نوجوانوں کو انتخاب کیا ہے ۔ نظر بہ حالاتِ آیندہ ان کا اور ان کے خانوادوں کا احترام و اقتدار اس پر موقوف ہے کہ وہ اس نازک زمانے میں اسلام کی حفاظت کریں ۔ فی‌الحال تجویز یہ ہے کہ ایک قومی فنڈ قائم کیا جائے کہ بغیر اس کے اسلام کے سیاسی و دینی مقاصد کی تکمیل و اشاعت ناممکن ہے ۔ اگر ان مقاصد کی تکمیل کے لیے مجھے اپنے کام چھوڑنے پڑے تو انشاء اللہ چھوڑ دوں گا اور اپنی زندگی کے باقی ایام اسی ایک

مقصدِ جلیل کے لیے وقف کر دوں گا ۔ آپ خواجہ صاحب کے دل میں تڑپ پیدا کریں ۔

۶۸۹

۷ مئی ۱۹۳۱ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۶۷ - ۶۸

آپ کے بھائی (شبیر) کی علالت کا افسوس ہے ۔ خدا تعالیٰ اسے صحت مرحمت فرمائے ۔ کتاب کے متعلق آپ نے جو کچھ لکھا ہے ، درست ہے ۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ کتابت ، طباعت ، کاغذ ، کمیشن وغیرہ منہا کر کے باقی روپیہ ادا کر دیا جائے ۔ میں پرسوں بھوپال جا رہا ہوں ۔ دو چار روز وہاں قیام رہے گا ۔

۶۹۰

۱۴ مئی ۱۹۳۱ء —— مولوی صالح محمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۸۸ - ۳۹۰

میں ابھی صبح بھوپال سے واپس آیا ۔ ریاست بھوپال میں بھی نواب صاحب کی دعوت پر میں اسی مطلب کے واسطے گیا تھا کہ مسلمانوں کے سیاسی اختلافات رفع کرنے کی کوشش کر کے ان کو ایک مرکز پر متحد کیا جائے ۔ میں وہیں بیمار ہو گیا ۔ یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ پاک پٹن شریف حاضر ہو سکوں گا ۔ اگر میں پاک پٹن حاضر نہ ہو سکا تو کیا اور کوئی موقع ایسا ہو سکتا ہے کہ میں ان سب سے ایک مقام پر مل سکوں اور اپنے معروضات ان کی خدمت میں پیش کر سکوں ۔

۶۹۱

۲۰ مئی ۱۹۳۱ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۶۹

کتاب کے متعلق بہت سے لوگ استفسار کر رہے ہیں ، اس کی اشاعت میں جلدی کی جائے۔ جامعہ والے کیا چاہتے ہیں ؟ ورنہ مسودہ مجھے بھیج دیں تاکہ میں اسے لکھوانے کا انتظام کروں ۔

۶۹۲

۲۰ مئی ۱۹۳۱ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۶۹ - ۷۰

آپ کے بھائی کی علالت کی خبر سے متردد ہوں ۔ خدا تعالیٰ اس کو صحتِ عاجل کرامت فرمائے۔ اگر آپ رخصتوں میں لاہور آئیں تو کتاب ساتھ لیتے آئیں ۔ اگر اس پر نظرثانی آپ کی موجوگی میں ہو تو بہتر ہو گا ۔

منیجر صاحب مکتبہ سے آپ کہیں کہ وہ کل معاملات کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں ۔

۶۹۳

۲۰ مئی ۱۹۳۱ء ـــ مولوی صالح محمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۹۰ - ۳۹۱

میں نے خواجہ حامد صاحب کے انتقال کی خبر اخبار میں پڑھی

تھی اور میرا خیال تھا کہ تمام اختلافات کو رفع کرنے کی خاطر خواجہ صاحب کو ان کا جانشین تسلیم کر لیا جائے گا۔ صلح کی خبر سے میں بہت خوش ہوا۔ اگر خواجہ صاحب اس دفعہ پاک پٹن نہ آ سکیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اجتماع کسی اور جگہ ہو جائے گا۔

۶۹۴

۲۵ مئی ۱۹۳۱ء ، سوسوار ـــــ مولوی صالح محمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۹۱ - ۳۹۲

کل میٹنگ کا اجلاس تمام دن رہا اور شام کو میں دردِ دنداں میں مبتلا ہو گیا۔ اس واسطے مجبوراً آج پاک پٹن کا سفر کرنے سے قاصر ہوں کہ دانت نکلوا دینے کا ارادہ ہے۔ انشاء اللہ پھر کسی موقع پر خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام معروضات پیش کروں گا۔ اس عرصے میں وہ اپنے نوجوان احباب کے ساتھ میرے خطوط کے مضمون پر گفتگو کر کے ان کو تیار کر رکھیں۔

۶۹۵

۲۸ مئی ۱۹۳۱ء ـــــ راغب احسن

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۵۱ - ۲۵۲

(۲۳ اپریل ۱۹۳۱ء کو راغب احسن نے جمعیۃ الشبان المسلمین کلکتہ قائم کی اور اس کا میثاق حضرتِ علامہ کی خدمت میں ارسال کیا۔ آپ نے لکھا) :

"آپ کا خط مع میثاق ابھی ملا ہے۔ آپ کی تحریک مبارک ہے۔

کچھ عجب نہیں کہ عالم گیر ہو جائے ۔ انگریزی ترجمے کی فی الحال کوئی ضرورت نہیں ۔ اس کا ترجمہ جدید فارسی ، عربی ، ترکی اور پشتو میں کرائیے ۔ ممکن ہے ان ممالک میں یہ تحریک کوئی اَور صورت اختیار کر لے ۔''

۶۹۶

۲ جون ۱۹۳۱ء ـــــ شاکر صدیقی

انوارِ اقبال ، ص ۱۱۷

''انجم'' واحد دیکھنے میں نہیں آیا ۔ مجھے اصلاح سے معاف فرمائیے ۔

۶۹۷

۷ جون ۱۹۳۱ء ـــــ مولوی صالح محمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۹۲ - ۳۹۳

میں نے تار اور خط دونوں میں لکھ دیا تھا کہ میں دردِ دنداں میں مبتلا ہو گیا اور چار روز کی سخت تکلیف کے بعد دونوں دانت ، جو دکھتے تھے ، ان کو اکھڑوا دیا ۔ اگر یہ خط اور تار پہنچنے کے بعد بھی خواجہ صاحب نے میرے نہ آ سکنے کو برا محسوس کیا تو مجھے تعجب بھی ہے اور افسوس بھی ۔ میں نے جھوٹ نہ لکھا تھا ، نہ اس زمانے کے لوگوں کی طرح بہانہ تراشی کی تھی ۔ میں نے جو حضراتِ مشائخ کو اس طرف متوجہ کرنے کا قصد کیا تھا ، وہ محض اللہ اور اس کے رسول ؐ کی خاطر تھا ، نہ کہ اپنے نام و نمود کی خاطر ۔

۶۹۸

۹ جون ۱۹۳۱ء ـــ خواجہ وصی الدین ، ڈپٹی کلکٹر (ریٹائرڈ)

انوارِ اقبال ، صفحات ۵ - ۹

''کلیاتِ عزیز'' کا ایک نسخہ ، جو آپ نے بکمالِ عنایت ارسال فرمایا ہے ، مجھے مل گیا ہے ۔ خواجہ عزیز (الدین عزیز) مرحوم فارسی ادبیات کے اُس دَور سے تعلق رکھتے ہیں جس کی ابتدا شہنشاہ اکبر کے عہد سے ہوئی ۔ افسوس ہے کہ وہ دَور ہندوستان میں ان کی ذات پر ختم ہوا ۔ خواجہ عزیز مرحوم کے قصائد اور مخمسات ، جو انھوں نے قانی کی زمینوں میں لکھے ہیں ، وہ فارسی زبان کی موسیقیت اور خواجہ مرحوم کی اس زبان پر قدرت کا بیّن ثبوت ہیں ۔ غزل میں اُن کی نظر بیشتر روحانی حقائق پر رہتی ہے اور ان حقائق کو وہ نہایت آسانی اور لطافت کے ساتھ ادا کر جاتے ہیں ۔

۶۹۹

۲ جولائی ۱۹۳۱ء ـــ مولوی صالح محمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۹۵ - ۳۹۶

مجھے اس بات سے دلی رنج ہوا کہ خواجہ صاحب پر ان کے مقدس جد کے مزار کی زیارت بند کر دی گئی ، مگر میں خواجہ صاحب کو مشورہ دوں گا کہ وہ اس مصیبتِ عظمیٰ پر صبر کریں ۔ اس امر کے متعلق جو کچھ مدد خواجہ صاحب کے خیال میں مَیں کر سکتا ہوں اس کے لیے دل و جان سے حاضر ہوں ۔

۷۰۰

۱۰ جولائی ۱۹۳۱ء —— چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، ص ۹۶

آج کے ''مسلم آؤٹ لک'' کے صفحہ ۹ پر نارتھ انڈیا مسلم سٹیٹ (شمالی ہندوستان کے مسلم اکثریت والے صوبوں کی ایک علیحدہ ریاست جس کا تصوّر اقبال نے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۰ء کو الٰہ آباد مسلم لیگ کے خطبۂ صدارت میں پیش کیا تھا) پر (پنجاب ہائی کورٹ کے) جج پلوڈن کے خیالات ہیں جو نہایت دلچسپ ہیں - ان کا ترجمہ ''انقلاب'' میں شائع کیجیے - مغل پورہ کالج انکوائری ۲۰ سے شروع ہوگی اور مجھے گواہی دینا ہے جو ۲۰ اور ۲۴ کے درمیان ہوگی - شاید ۲۱ کو بھوپال جا سکیں گے -

۷۰۱

۱۵ جولائی ۱۹۳۱ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۱۷

آپ کے بھائی (شبیر) کی علالت کا حال معلوم کر کے متردد ہوا - خدا تعالٰی ان پر فضل کرے اور آپ کو اطمینانِ قلب عطا کرے - ان حالات میں اگر خطبات کی اشاعت میں تعویق ہو جائے تو مضائقہ نہیں -

۷۰۲

۲۳ جولائی ۱۹۳۱ء —— چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، ص ۹۷

مجھ کو بھی شعیب (قریشی ، سیکرٹری نواب صاحب بھوپال) کا تار آیا تھا جس کا جواب میں نے ان کو دے دیا تھا ۔ انشاء اللہ ۲۷ تک لاہور پہنچ جاؤں گا ۔ وہاں سے ان کو تار دے دوں گا ۔ ۲۶ کو یہاں کشمیر کے معاملات کے متعلق مشورت ہوگی ۔ لاہور سے انشاء اللہ بھوپال چلیں گے ۔

۷۰۳

۷ اگست ۱۹۳۱ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۷

آپ کا خط دو منٹ ہوئے ملا ، جس کو پڑھ کر مجھے بہت قلق ہوا ۔ خدا تعالیٰ آپ کے مرحوم بھائی کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور آپ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے ۔ اپنے والدِ ماجد اور والدہ کی خدمت میں میری طرف سے ماتم پُرسی کیجیے ۔ میں اگست کے آخری ہفتوں میں باہر جاؤں گا ۔ اس وقت تک لاہور ہی میں رہوں گا ۔

۷۰۴

۱۳ اگست ۱۹۳۱ء (تار) ـــــ گورنر پنجاب

گفتارِ اقبال ، ص ۱۳۰

مری سے تار موصول ہوا ہے کہ یومِ کشمیر کے جلوس کو مقامی حکام نے روک دیا ہے ۔ مسلمانانِ مری آپ سے مداخلت کا مطالبہ کرتے ہیں ۔

۷۰۵

ـ اگست ۱۹۳۱ء ـــــ عزیز حسن بقائی ، مدیر ''پیشوا'' دہلی

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۹۷

بلاشبہ آپ نے اس سال ''پیشوا'' کے رسول نمبر کو سیرتِ رسول ؐ کی انسائیکلوپیڈیا بنا دیا ہے ۔ اس وقت جتنے رسول نمبر شائع ہو رہے ہیں ، ان سب سے بلند مرتبہ ''پیشوا'' کے تذکرۂ جمیل کو ملنا چاہیے ۔ یہی ایک ایسا رسول نمبر ہے جو تعلیم یافتہ جماعت کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے ۔

۷۰۶

۱۶ اگست ۱۹۳۱ء ـــــ چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، صفحات ۹۷ - ۹۸

آپ کے اخبار میں یہ شائع ہوا ہے کہ جموں کے حوادث کے متعلق جو پرسوں رونما ہوئے ، تمام فوٹو لیے گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ

سری نگر میں جو آتش بازی ہوئی اس کے فوٹو بھی میں نے سنا ہے موجود ہیں ۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ اپنے کسی دوست یا نامہ نگار کی معرفت تمام فوٹو حاصل کر لیں اور میرے انگلستان روانہ ہونے سے پہلے ۔ آپ کا جہاز مکتوب ہو چکا ہے یا نہیں (اقبال اور مہر دوسری گول میز کانفرنس منعقدہ دسمبر ۱۹۳۱ء میں شرکت کے لیے لندن جا رہے تھے) ۔

۷۰۷

۱۹ اگست ۱۹۳۱ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۳ـ - ۴ـ

میں غالباً یکم ستمبر کی شام کو یہاں سے روانہ ہوں گا اور ۵ ستمبر کو بمبئی پہنچوں گا ۔ خطبات کے ترجمے کی اشاعت کا التوا ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ۔ امید ہے دسمبر کے آخر تک واپس آ جاؤں گا ۔ ''جاوید نامہ'' غالباً اکتوبر کے آخر میں شائع ہو جائے گا ۔ حیات بعد الممات کے متعلق جو کچھ میں نے لکھا ہے اس کو دوبارہ غور سے پڑھیے ۔ آپ کے سوالوں کا جواب مل جائے گا ۔ میرے نزدیک حیات بعدالممات انسانی کوشش اور فضلِ الٰہی پر منحصر ہے ۔

۷۰۸

۲۷ اگست ۱۹۳۱ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۵۷

میں ۳۱ اگست کی شام کو یہاں سے روانہ ہوں گا ۔ یہ گاڑی

صبح دہلی پہنچتی ہے ۔ امید ہے کہ سٹیشن پر آپ سے ملاقات ہوگی ۔ آپ کے والدِ ماجد کا خط آیا تھا ۔ وہ قرآن کے حافظ ہیں ۔ کثرتِ تلاوت سے انشاء اللہ سکونِ قلب حاصل ہوگا ۔ یہ نسخہ مجرّب ہے ۔

۷۰۹

۲۹ اگست ۱۹۳۱ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۷۵

میں نے پرسوں لکھا تھا کہ ۳۱ اگست کو یہاں سے روانہ ہوں گا مگر اس تاریخ کو بعض وجوہ سے روانگی ممکن نہیں لہٰذا میں یکم ستمبر کو فرنٹیر میل سے شام کے بعد سوار ہوں گا ۔ ۲ ستمبر کو صبح دہلی پہنچوں گا ۔

۷۱۰

۳۰ اگست ۱۹۳۱ء ـــ مدیرِ ''انقلاب'' لاہور

گفتارِ اقبال ، ص ۱۳۳

(۲۶ اگست کے انگریزی اخبار ''ٹریبیون'' لاہور میں مسٹر راگھون نے بعض شخصیتوں کی نیتوں پر حملہ کرتے ہوئے لکھا کہ شورشِ کشمیر کے دوران ہی میں برطانوی ہند کے ایک ''ممتاز لیڈر'' نے کشمیر کی وزارت میں کوئی عہدہ حاصل کرنے کے لیے درخواست دی ہے ۔ اقبال نے مدیرِ ''انقلاب'' کو لکھا) : ''میں نہیں کہہ سکتا کہ (ممتاز لیڈر) کس سے مراد ہے ، لیکن چونکہ پہلے بھی ایک ہندو اخبار میرا نام لے چکا ہے اس لیے میں اپنے متعلق نہایت زور سے اس افواہ کی

تردید کرتا ہوں - میں نے یومِ کشمیر کے جلسے میں صاف صاف کہہ دیا تھا کہ میں ایسی وزارت پر لعنت بھیجتا ہوں - میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ممبر ہوں جو کشمیر کے نظامِ حکومت میں اصلاحات چاہتی ہے - میرے نزدیک اس کمیٹی کا ممبر ہونے کی حالت میں کوئی ایسی حرکت کرنا دیانت و امانت کے خلاف ہے -''

۷۱۱

— ۱۹۳۱ء —— پروفیسر شجاع (ڈاکٹر ناموس)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۱۷

آپ نے کتاب ''ستّر السماء'' کے سلسلے میں جو زحمت گوارا فرمائی ، اس کے لیے نہایت ممنون ہوں - آپ کتاب کا بغور مطالعہ فرمائیں - مجھے صرف اس قدر اطلاع کی ضرورت ہے کہ آیا اس کتاب کا موضوع فلکیات سے ایک سائنٹفک بحث ہے یا صرف اس میں آسمان کی کیفیات تخیّل یا مذہبی تجربے یعنی مشاہدۂ روحانی یا وحی و الہام کی بنا پر لکھی گئی ہیں -

۷۱۲

— ۱۹۳۱ء —— شیخ اعجاز احمد

روزگارِ فقیر ، ص ۱۸۶

برادرِ مکرّم کی طبیعت کی ناسازی کی خبر سن کر مجھے ایک گونہ فکر پیدا ہوا ہے - زندگی اور موت ، رنج و راحت سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے - اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے - انشاء اللہ ان سے ملاقات ہوگی اور میں ان کو تندرست پاؤں گا -

طاہر دین نے بنکوں کے متعلق فکر کا اظہار کیا تھا ۔ اس سے کہہ دینا چاہیے کہ فکر کی بات نہیں ۔ میرے تمام معاملات جان و مال اور روپیہ اللہ کے سپرد ہیں ۔ جب سے میں نے ایسا کیا ہے ، مجھے کوئی تردد نہیں ہوتا ۔ اس کی مرضی میری مرضی ہے ۔

۷۱۳

۴ ستمبر ۱۹۳۱ء ـــــ سید نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۷۶

میں یکم ستمبر کو لاہور سے چلنے والا تھا مگر روانگی سے دو گھنٹے قبل بخار ہوگیا ۔ اب ۸ ستمبر کی شام کو فرنٹیر میل سے انشاء اللہ لاہور سے روانگی ہوگی ۔

۷۱۴

۷ ستمبر ۱۹۳۱ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۶۹

ڈاکٹر کلیفورڈ مانشرڈٹ کی کتاب کے تحفے کے لیے دلی شکریہ قبول فرمائیے ۔ مجھے اس کتاب ''عالمگیر برادری'' (Brother hood) کی بہت ضرورت تھی ۔

۷۱۵

۸ ستمبر ۱۹۳۱ء ـــــ مدیرِ ''انقلاب'' لاہور

گفتارِ اقبال ، ص ۱۳۴

آس پیغام کے بعد جو مسٹر جناح نے دیا ہے (کہ نئے دستور میں مسلمانوں کے حقوق کی معقول ضمانت مہیا نہ کی گئی تو نیا دستور ہرگز کامیاب نہ ہو سکے گا) مختصراً میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا دستورِ اساسی ، جو مسلمانوں کے لیے اجتماعی حیثیت سے موت کا پیغام ہو ، ہرگز قبول نہیں کیا جا سکتا ۔ ہندوستان کی آزادی ہندوستان کی قوموں کے ہاتھ میں ہے ، اگرچہ ہندوستان کی آب و ہوا میں کوئی سمجھوتہ ہندی اقوام کے درمیان نہیں ہو سکا ، حالانکہ کم از کم مسلمانوں نے اپنے بعض ضروری اقتصادی اور اجتماعی مقاصد کو نظر انداز کر کے گزشتہ دس سال میں اس کے لیے کوشش کی ہے ، تاہم میں اپنے ہندو بھائیوں اور خصوصاً ہندو اخبار نویسوں سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ :

سخن درشت مگو ، در طریقِ یاری کوش
کہ صحبتِ من و تو در جہاں خداساز است

۷۱۶

لندن ، ستمبر ۱۹۳۱ء ـــــ شیخ اعجاز احمد

روزگارِ فقیر ، جلد ۲ ، صفحات ۱۹۷ - ۱۹۸

ہندوستان سے اخبار آتے ہیں ، عجیب و غریب خبریں ان میں چھپتی ہیں ۔ مثلاً ''پرتاپ'' میں لکھا ہے کہ مہاتما گاندھی کو شاہی محل

میں کمرہ مل گیا ہے اور جب وہ بازار سے گزرتے ہیں تو ہزاروں کا ہجوم ان کے گرد ہوتا ہے ۔ حالانکہ حال یہ ہے کہ ان کے آنے کا یہاں اُلٹا اثر ہوا ہے ۔ میں نے اسی واسطے لکھا تھا کہ غیر مسلم ذرائع سے جو اخبار آئیں ، ان پر اعتبار نہ کیا جائے ۔ مسلم ڈیپوٹیشن متحد ہے ۔ گفتگوئے مصالحت کے خاتمے کا الزام ہندوؤں یا سکھوں کے سر ہے ۔

۷۱۷

مارسالی جریدۂ سسلی (اٹلی) ، ۲۱ ستمبر ۱۹۳۱ء ——
منشی طاہرالدین

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۲۰۴ ، ۲۱۲

(یہ خط 'ملوجا' جہاز میں ساحلِ فرانس پر پہنچنے سے پہلے بحرِ روم سے گزرتے ہوئے لکھا گیا) ۔

بمبئی پہنچتے ہی سردار صلاح الدین سلجوقی قنصل افغانستان مقیم بمبئی نے دعوت دی ۔ ان کے ہاں پُرلطف صحبت رہی ۔ اسی شام عطیہ بیگم صاحبہ کے ہاں سماع کی صحبت رہی ۔ ۱۲ ستمبر کو ایک بجے کے قریب بمبئی سے روانہ ہوئے ۔ ۱۶ کی شام کو عدن پہنچے ۔ یہاں سے جہاز ساڑھے گیارہ بجے رات روانہ ہوا ۔ ۲۰ ستمبر کو تقریباً ۳ بجے شب پورٹ سعید مقام ہوا ۔ تقریباً ساڑھے چھ بجے صبح روانہ ہوا ۔ بمبئی سے لے کر اس وقت تک جہاز ملوجا بحرِ روم کی موجوں کو چیرتا ہوا چل رہا ہے ۔ سمندر بالکل خاموش ہے ۔ طوفان کا نام و نشان تک نہیں ۔ موسم بھی نہایت خوشگوار رہا ۔ البتہ بحرِ احمر میں گرمی تھی کیونکہ یہ سمندر عصائے کلیم کا ضرب خوردہ ہے ، گرم مزاج

کیوں نہ ہو - چاروں طرف ، جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے ، سمندر ہی سمندر ہے - گویا قدرتِ الٰہی نے آسمان کے نیلگوں خیمے کو اُلٹ کر زمین پر بچھا دیا ہے -

۷۱۸

۱۱۲ - اے سینٹ جیمز کورٹ لندن

۳ نومبر ۱۹۳۱ء ـــــ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۳۸ - ۳۳۹

آپ کا خط غلام رسول مہر صاحب کو دے دیا جائے گا - یہ دن بہت مصروفیت کے گزرے - مینارٹی کمیٹی کی میٹنگ تین دفعہ ہوئی - ہندو اور سکھ ، مسلمانوں کے مطالبات کی مخالفت پر اڑے ہوئے ہیں - اب مینارٹی کمیٹی کی میٹنگ ، جس کا میں ممبر ہوں ، شاید ۱۱ نومبر کو ہو - اس میں بھی کچھ نہ ہو سکے گا - شاید ۲۰ نومبر تک ہم لوگ یہاں سے روانہ ہو جائیں - روما جانے کا قصد ہے - اس کے بعد وقت ہوا تو مصر اور فلسطین بھی جاؤں گا -

۷۱۹

۷ جنوری ۱۹۳۲ء ـــــ سید نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۷۹ - ۸۰

میں کل شام دہلی آ رہا ہوں - ۸ جنوری کی صبح کو آٹھ بجے دہلی پہنچوں گا اور اسٹیشن پر ہی ٹھہروں گا - اسی شام کو ہی واپس آنا ہوگا - آپ ۱۲ بجے دوپہر کے بعد یا اس خط کے ملنے

کے بعد مجھ سے اسٹیشن پر ملیں ۔ کتاب کے متعلق بھی گفتگو ہو جائے گی ۔

۷۲۰

۱۶ جنوری ۱۹۳۲ء —— حاجی سیٹھ عبداللہ ہارون

ماہ نو ، اقبال نمبر ، ستمبر ۱۹۷۷ء ، ص ۲۳۰

آپ کے عنایت نامے کا شکریہ جو مجھے ابھی چند لمحے پیشتر ملا ۔ انگلستان میں مسلمانوں کے مطالبات کے سلسلے میں جو کچھ ہوا ، اس سے حد درجہ متاثر ہوں اور ابھی تک اس ذہنی کیفیت سے باہر نہیں نکل سکا ہوں ۔ تجربے نے مجھے سکھایا ہے کہ بہت کم لوگ قابلِ اعتماد ہوتے ہیں —— آپ کے مجوزہ وفد کے سلسلے میں میں اس وقت کچھ بھی نہیں کہہ سکتا ۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ لاہور میں جو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اس کی صدارت میں کر رہا ہوں ۔ مسلمانانِ ہند کے مطالبات پر وزیر اعظم نے عملاً کچھ توجہ نہیں دی ۔ اس لیے مسلمانوں کو اب کیا کرنا چاہیے ؟ اس کے باب میں اپنے خیالات میں اس وقت محفوظ رکھتا ہوں ۔

۷۲۱

۱۷ جنوری ۱۹۳۲ء —— خواجہ عبدالرحیم بار ایٹ لاء

انوارِ اقبال ، صفحات ۲۴۵ - ۲۴۶

آپ میرے چھ لیکچر غور سے پڑھیں ۔ اس کتاب میں آپ کے تمام سوالوں کا جواب (سوائے سود کے) آ جاتا ہے ۔ سود کے متعلق

یہ عرض ہے کہ میرے خیال میں سود ہر صورت میں حرام ہے ۔ زمین وغیرہ امانت ہے ۔ ملکیتِ مطلقہ ، جس کو قدیم و جدید قانون دان تسلیم کرتے ہیں ، میری رائے ناقص میں اسلام میں نہیں ۔ زمین کے متعلق تھوڑی سی بحث اشارۃً ''جاوید نامہ'' میں بھی ہے جو زیرِ طبع ہے ۔ سر محمد شفیع کی موت سے بڑا نقصان مسلمانوں کو ہوا ۔ جس قسم کی قوت خدا تعالٰی نے مجھے دی ہے ، میں اس قوت سے کام لے سکتا ہوں لیکن تجربے سے معلوم ہوا کہ لوگ اخلاص و دیانت کے بہت دشمن ہیں ۔

۷۲۲

۲۰ جنوری ۱۹۳۲ء —— پروفیسر شجاع (ڈاکٹر ناموس)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۱۸

آپ نے کتاب کی عبارت نقل کرنے میں بڑی زحمت اٹھائی ۔ اب معلوم ہوا کہ کتاب میرے مطلب کی نہیں ۔

۷۲۳

۳۰ جنوری ۱۹۳۲ء —— چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، ص ۹۸

میں تو دہلی کے لیے تیار تھا ۔ علی بخش بستر وغیرہ بھی باندھ چکا تھا ۔ خیال تھا کہ گوٹ کی تکلیف ، جو مجھے گزشتہ رات ہو گئی تھی ، آج شام تک رفع ہو جائے گی ۔ میں نے اس کا علاج بھی کیا مگر اب گرگابی پہنی تو تکلیف بڑھ گئی ، اس واسطے میں دہلی نہ جا

سکوں گا ۔ میری طرف سے ورکنگ کمیٹی (آل انڈیا مسلم کانفرنس) کی خدمت میں اور نیز سیٹھ (عبداللہ ہارون) صاحب کی خدمت میں معذرت کر دیجیے ۔

۷۲۴

۱۱ فروری ۱۹۳۲ء —— مولوی صالح محمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۹۶ - ۳۹۷

میرا یونیورسٹی سے اب کوئی تعلق نہیں ہے ۔ فی الحال آپ اپنے تعلیمی امتیازات (یعنی جو امتحان پاس کیے ہوں اور موجودہ مشاغل وغیرہ) مجھے لکھ بھیجیں ۔ مدینۃ النبی کی زیارت کا قصد تھا مگر میرے دل میں یہ خیال جاگزیں ہوگیا کہ دنیوی مقاصد کے لیے سفر کرنے کے ضمن میں حرمِ نبوی کی زیارت کی جرأت کرنا سوءِ ادب ہے ۔ ورنہ کچھ مشکل امر نہ تھا ۔ یروشلم سے سفر کرنا آسان ہے ۔

۷۲۵

۱۲ فروری ۱۹۳۲ء —— مولوی صالح محمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۹۸

میں نے پروفیسر شفیع صاحب سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ تمام یونیورسٹی کے امتحانوں کے ممتحن مقرر ہو چکے ہیں ۔ ورنیکولر فائینل کا تعلق محکمۂ تعلیم سے ہے ۔ بہرحال منسلکہ فارم پُر کر کے بھیج دیجیے ۔ کوئی Vacancy اس اثنا میں ہوگی تو شاید آپ کو موقع مل جائے ۔

۷۲۶

۲۴ فروری ۱۹۳۲ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۶۹ - ۲۷۱

آپ وقتاً فوقتاً اپنی نظمیں بھیجتے رہتے ہیں - میں ہمیشہ انھیں بڑی دلچسپی سے پڑھتا ہوں کیونکہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کس حد تک اپنی نظموں کو آپ معنویت یا روحانیت کا حامل بنا سکے ہیں - آپ میں ایک معنوی میلان پایا جاتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کا برمحل استعمال کریں -

۷۲۷

۲۹ فروری ۱۹۳۲ء ـــــ چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، ص ۹۹

(نواب صاحب بھوپال نے حضرتِ علامہ اور مہر صاحب کو دہلی بلایا تھا - اقبال نے اپنی روانگی ملتوی کرنے کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا) : ''میں تو آج دہلی جانے کے لیے تیار ہو گیا تھا مگر جاوید کا بخار بدستور ہے - رات بھی اس کا بخار ایک سو پانچ تک ہو گیا تھا - اس تشویش کی حالت میں میرے لیے سفر مشکل ہے - آپ میری طرف سے ہز ہائی نس کی خدمت میں معذرت کریں کہ میں ان کے حکم کی تعمیل میں سفر کے لیے تیار تھا مگر مذکورہ بالا ناگہانی افتاد کی وجہ سے رک گیا -

۷۲۸

۷ اپریل ۱۹۳۲ء —— چودھری محمد احسن

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۳۰ - ۲۳۲

(جماعتِ احمدیہ کے تبلیغی لٹریچر کے مطالعے کے بعد مکتوب الیہ نے علامہ اقبال سے بعض دینی مسائل کا حل چاہا اور اس جماعت کے متعلق ان کی رائے دریافت کی ۔ اقبال نے لکھا) :

"آپ کو کسی عالم سے یہ سوالات کرنے چاہییں جو آپ نے مجھ سے کیے ہیں ۔ میرے نزدیک مہدی ، مسیحیت اور مجددیت کے متعلق جو احادیث ہیں وہ ایرانی اور عجمی تخیّلات کا نتیجہ ہیں ۔ عربی تخیّلات اور قرآن کی صحیح سپرٹ سے ان کو کوئی تعلق نہیں ۔ تحریک میں شامل ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ آپ کو خود کرنا چاہیے ۔ اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے کئی طریق ہیں ۔ میرے عقیدۂ ناقص میں جو طریق مرزا صاحب نے اختیار کیا ہے وہ زمانۂ حال کی طبائع کے لیے موزوں نہیں ۔"

۷۲۹

۶ مئی ۱۹۳۲ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۸۱

اگر آپ کی ملازمت کا سلسلہ ہو جائے تو بہت بہتر ہے ۔ بیمہ کے متعلق مفتی محمد عبدہ (مصر) کا فتویٰ موجود ہے کہ جائز ہے ۔ شعیب (قریشی) تو اس وقت شاید بمبئی میں ہیں ۔ ایڈرس کی

آردو کاپیاں ارسال کرنے کو علی بخش سے کہہ دیا ہے ۔ میں آج کل یونیورسٹی کے امتحانوں کے کاغذات دیکھنے میں مصروف ہوں۔ آپ کی تقریظ میں نے نہیں دیکھی ۔ نکلسن اور سر ڈینی سن راس نے بہت سے اچھے خطوط ''جاوید نامہ'' کے متعلق لکھے ہیں ۔ پروفیسر ہیل اس کا جرمنی میں ترجمہ کریں گے ۔

۷۳۰

۸ مئی ۱۹۳۲ء ـــــ پروفیسر شجاع منعمی (ڈاکٹر ناموس)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۱۹

اچار کے لیے بہت بہت شکریہ ۔ واقعی مجھے اچارِ شلغم سے بہت محبت ہے ۔ خواجہ سے خود بھی ایک دفعہ منگوایا تھا ۔

۷۳۱

۹ مئی ۱۹۳۲ء ـــــ سیّد نصیرالدین ہاشمی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۶۲

''یورپ میں دکھنی مخطوطات'' کا جو نسخہ آپ نے بکمال عنایت مجھے مرحمت فرمایا ہے ، اس کے لیے شکرگزار ہوں ۔ یہ کتاب آردو زبان اور لٹریچر کی تاریخ میں نہایت مفید ثابت ہوگی ۔

۷۳۲

۲۱ مئی ۱۹۳۲ء (انگریزی) ـــــ محمد عبدالقوی فانی چشتی صابری

پروفیسر مورس کالج ، ناگپور

خطوطِ اقبال ، مرتبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۲۱۳

چند روز ہوئے مجھے آپ کے قصائد کا مجموعہ (گلزار عثمانی) ملا تھا ، جس کے لیے میں آپ کا سپاس گزار ہوں ۔ اگرچہ مجھے اعتراف ہے کہ میں اس نوع کی شاعری کا اچھا ناقد نہیں ہوں ، پھر بھی میں نے ایک نظر دیکھنے کے بعد محسوس کیا ہے کہ آپ کے قصائد بہت شان دار ہیں ۔ ایک ایسے دور میں جب کہ ہندوستان میں فارسی ادب کا مطالعہ بالکل محدود ہو کر رہ گیا ہے ، آپ کے قصیدے آپ کا بہت بڑا امتیاز ہیں ۔

۷۳۳

۲۲ مئی ۱۹۳۲ء (انگریزی) ـــــ مس فارقو ہرسن

خطوطِ اقبال ، ص ۲۱۵

میں ہندوستان کے مستقبل کے بارے میں خاصا مایوس ہوں ۔ بمبئی کے فسادات ابھی جاری ہیں ۔ مجھے خدشہ ہے کہ ہندوستان میں جمہوریت کا نتیجہ خونریزی کے علاوہ کچھ نہ ہوگا ۔ میرا یہ اعتقاد ہے کہ برطانیہ کا سب سے زیادہ باخبر شخص بھی قطعاً یہ اندازہ نہیں لگا سکتا کہ واقعات کی ظاہری سطح کے نیچے کیا کچھ ہو رہا ہے ۔ میں سوچ رہا ہوں کہ یورپ ، شمالی افریقہ ، ترکی اور

ہسپانیہ کا ایک چکر لگاؤں ۔ بوڑھے شوکت علی نے ایک انگریز لڑکی سے شادی کر لی ہے ۔ اب وہ امریکہ جا رہے ہیں ۔ یہ شادی ہندو پریس میں بڑے بحث مباحثے کا موضوع بنی رہی ہے ۔

۷۳۴

۲۲ مئی ۱۹۳۲ء (انگریزی) —— مس فارقو ہرسن

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۸۳ - ۲۸۵ ؛

گزشتہ نومبر ہی میں لندن میں ہم میں سے بعض کو کابینہ کے اندرونی اختلافات کا کچھ اندازہ سا ہو رہا تھا ، تاہم ہمیں انتظار کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ پردۂ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے ۔ ذاتی طور پر میں ہندوستان کے مستقبل سے مایوس ہو رہا ہوں ۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ہندوستان میں جمہوریت کا آغاز ایک خونریزی کی صورت اختیار کر لے گا ۔ بہترین برطانوی واقف کاروں کو بھی اس امر کا قطعاً اندازہ نہیں کہ اس بظاہر پُرسکون سمندر کی گہرائیوں میں کیسے طوفان بے تاب ہیں ۔ جہاں تک فلسطین کا تعلق ہے ، میں ایک اپیل شائع کرنے پر بہ خوشی آمادہ ہوں ۔ (بابائے خلافت) شوکت علی نے ایک نوجوان انگریز لڑکی سے شادی کر لی ہے اور اب امریکہ تشریف لے جا رہے ہیں ۔

۷۳۵

۸ جون ۱۹۳۲ء (بصیغۂ راز) ـــــ مولانا محمد عرفان خاں

(تحریکِ خلافت کے ایک رہنما)

انوارِ اقبال ، صفحات ۲۰۸-۲۰۹

کچھ روز ہوئے میں نے ان (مولانا شوکت) کی خدمت میں لکھا تھا کہ ایک ہندو بزرگ مسٹر للت کا خط میرے پاس آیا تھا۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ مونجے تمھاری اسکیم کو ، جو تم نے لیگ کے صدارتی ایڈریس میں پیش کی تھی ، تسلیم کرتے ہیں ۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ مولانا شوکت علی سے بھی گفتگو ہوئی ہے۔ وہ بھی صلح پر آمادہ ہیں ۔ میں نے مسٹر موصوف کو دو خط اس کے جواب میں لکھے مگر یہ خط قریباً ایک ماہ بعد ڈیڈ لیٹر آفس کے ذریعے میرے پاس واپس آ گئے ہیں ۔ مسٹر للت اب معلوم نہیں کہاں ہیں اور مذکورہ بالا خط لکھنے سے ان کا کیا مقصد تھا ۔ ممکن ہے مولانا شوکت علی اس پر کچھ روشنی ڈال سکیں۔

۷۳۶

۱۳ جون ۱۹۳۲ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۷۱

قرآن شریف کا تحفہ ، جو آپ نے بہ کمال عنایت ارسال فرمایا ہے ، ابھی موصول ہوا ۔ اس مقدس تحفے کے لیے میں آپ کا نہایت شکر گزار ہوں ۔ انشاء اللہ یہی نسخہ استعمال کیا کروں گا ۔

۷۳۷

یکم اگست ۱۹۳۲ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۷۱-۲۷۳

آپ کی طویل علالت کی خبر سن کر مجھے افسوس ہوا ۔ نارو کا مرض واقعی بہت تکلیف دہ ہے ۔ صفائی کا خیال رکھیے ۔ یہ اپنی مقررہ مدت پر اچھا ہوتا ہے ۔ آپریشن نہ کرائیں ۔ میں نے لاہور کے ایک حکیم صاحب سے دریافت کیا ہے ۔ آپ (ان کا تجویز کیا ہوا) علاج ضرور کیجیے ۔ انشاء اللہ جلد صحت یابی ہوگی ۔

۷۳۸

۱۷ اگست ۱۹۳۲ء ـــــ چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، ص ۱۰۰

گزشتہ رات پنڈت موتی لال نہرو کا ایک تار میرے نام آیا تھا ، جس کا مقصود یہ تھا کہ میں اُس بیان پر دستخط کروں جو دہلی سے شائع ہوا ہے اور جو آج کے ''انقلاب'' میں بھی ہے ۔ اس کے جواب میں تار دیا گیا ہے کہ میں پہلے ہی اس متحدہ بیان پر دستخط کر چکا ہوں جو لاہور سے شائع ہوا ہے ۔ افسوس کہ کسی دوسرے بیان پر دستخط نہیں کر سکتا ۔ (۱۶ اگست ۱۹۳۲ء کو حکومتِ برطانیہ نے فرقہ وارانہ فیصلے کا اعلان کیا تھا جو ہندوؤں کے لیے قابلِ قبول نہ تھا ۔ انھوں نے ہندوؤں اور مسلمانوں کو پھر سے متحد کرنے کی کوششیں شروع کی تھیں) ۔

۷۳۹

۲۱ اگست ۱۹۳۲ء —— پروفیسر شجاع منعمی (ڈاکٹر ناموس)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۱۹

میں آج دہلی سے واپس آیا تو آپ کا خط ملا ۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ ہندوستان سے باہر ہیں ۔ بہرحال جس طرح آپ نے ایران میں رہ کر فارسی سیکھی ، اسی طرح عربی سیکھنے کا موقع ہے ۔ آپ کے خط کے ساتھ ہی انگلستان کی ارسٹوٹیلین سوسائٹی کا دعوت نامہ پہنچا کہ انگلستان آ کر اس سوسائٹی کے سامنے لیکچر دوں ۔ اگر عراق کی طرف سے بھی دعوت آ گئی تو کیا عجب مزید کشش کا باعث ہو جائے ۔

۷۴۰

۲۶ اگست ۱۹۳۲ء (فارسی) —— سعید نفیسی (ایران)

انوارِ اقبال ، ص ۲۹۱

کئی سال سے ایران جانے کی تمنا اور آرزو دل میں ہے ۔ میرے لیے یہ باعثِ فخر ہے کہ میرا فارسی کلام آپ جیسے فاضل دانش مند کی نگاہ میں قابلِ قبول ٹھہرا کہ آپ ایرانی ادب کا صحیح ذوق رکھتے اور اس کی خوبیاں جانچنے کے اہل ہیں ۔ مجھے خیال ہوا کہ شاید ''زبورِ عجم'' کے علاوہ آپ نے میری کوئی اَور کتاب نہیں دیکھی ۔ چنانچہ اس ہفتے میں ''پیامِ مشرق'' بھیج رہا ہوں ۔

۷۴۱

۷ ستمبر ۱۹۳۲ء ـــــ ڈائرکٹر "ہمدم" لکھنؤ

خطوطِ اقبال ، صفحات ۲۱۸ - ۲۲۱

"ہمدم" نے مسلمانوں کو ہمیشہ بے لاگ مشورہ دیا ہے ۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں مفاہمت کرانے کے لیے دوبارہ کوشش کرنے کی تجویز آپ ہی کی تھی ۔ آپ نے مسٹر جناح کا تار پڑھ لیا ہوگا ۔ وہ بھی اس بات سے متفق ہیں کہ مفاہمت کی تجاویز ہندوؤں کی طرف سے پیش ہونی چاہییں ، خواہ ان کی اساس مخلوط انتخابات کا اصول ہی کیوں نہ ہو ۔ اگر آج مسلمانوں نے قبل از وقت جداگانہ انتخابات سے دست برداری قبول کر لی تو آیندہ مورخ ان کے ہندوستان میں سیاسی اعتبار سے مٹ جانے کے لیے حکومتِ برطانیہ کو ہرگز مطعون نہ کرے گا ، بلکہ خود مسلمانوں کو اس بات کا مجرم قرار دے گا کہ جمہوری نظام میں بحیثیتِ اقلیت انھوں نے اپنی بربادی اپنے ہاتھوں مول لی ۔ میں کل شام یورپ جا رہا ہوں ۔

۷۴۲

۲۲ ستمبر ۱۹۳۲ء ـــــ ڈاکٹر محمد رفیع الدین

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۲۴۳

مجھے معلوم ہے اس قسم کے دستاویز (قضیۂ کشمیر سے متعلق) آپ کے پاس ہیں لیکن اگر وہ پوشیدہ رہیں تو ان کا کیا فائدہ ؟ مجھے آپ ان کے اصل بھجوا دیجیے تو میں ان سے فائدہ اٹھانے کی کوئی صورت نکالوں ۔

۷۴۳

۲۹ ستمبر ۱۹۳۲ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۸۳

میرے یورپ جانے کا ابھی تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا ۔ اگر گیا تو اسی اکتوبر میں جاؤں گا ورنہ آیندہ سال ۔ ڈاکٹر جرمانوس کا خط مجھے بھی آیا تھا ۔ اگر میں یورپ گیا تو ان سے بھی ضرور ملوں گا ۔ مجھے یہ سن کر افسوس ہوا کہ آپ کی صحت اچھی نہیں ۔ آج کل کشمیر کا موسم بہت عمدہ ہے ۔ لندن کی ارسٹوٹیلین (Aristotelian) سوسائٹی نے مجھ سے کسی فلسفیانہ مضمون پر لیکچر دینے کی درخواست کی تھی جو آج ختم کیا ہے ۔ اگر خود گیا تو یہ لیکچر زبانی دیا جائے گا ورنہ ڈاک میں بھیج دیا جائے گا ۔

۷۴۴

۱۰ اکتوبر ۱۹۳۲ء (تار) —— ڈاکٹر انصاری ، دہلی

گفتارِ اقبال ، ص ۱۶۱

اس تار سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر انصاری اور مسٹر شروانی یہ چاہتے ہیں کہ ہندوؤں ، سکھوں اور مسلمانوں کی ایک کانفرنس فرقہ وارانہ سوال کو حل کرنے کے لیے منعقد کی جائے ، نہ کہ مسلمان لیڈروں کی کانفرنس ۔ جس قسم کی کانفرنس ڈاکٹر انصاری اور مسٹر شروانی چاہتے ہیں ، اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ اکثریت کی طرف سے ہمارے سامنے مفاہمت کی معیّن تجاویز پیش کی جائیں ۔ میں مولانا شوکت علی ، مسٹر عبدالمجید سندھی اور دیگر اصحاب سے ، جو کانفرنس میں آنے والے

ہیں ، دوبارہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ کانفرنس کی تجاویز اُس وقت تک ملتوی کر دیں جب تک ہندو رہنماؤں کی طرف سے ہمارے سامنے خاص تجاویز پیش نہ کی جائیں ۔

۷۴۵

۱۰ اکتوبر ۱۹۳۲ (تار) ـــــ صدر خلافت کمیٹی بمبئی

گفتارِ اقبال ، ص ۱۶۰

شملہ سے ایک مشترکہ بیان (۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو) شائع ہو چکا ہے ۔ جب تک ہندوؤں کی طرف سے (مفاہمت کی) قطعی تجاویز موصول نہ ہو جائیں ، لیڈروں کا اجتماع مقرر کرنا غیر مناسب ہوگا ۔ قوم کے فیصلے پر جمے رہیے ۔

۷۴۶

۱۱ اکتوبر ۱۹۳۲ء (تار) ـــــ سردار سلیمان قاسم مٹھا

گفتارِ اقبال ، ص ۱۶۱

مسلمانوں کی پالیسی (مسلم) کانفرنس اور لیگ کی قرارداد میں موجود ہے ۔ اس قرارداد سے کوئی انحراف یا ترمیم یا کسی ایسی کانفرنس کا انعقاد ، جس کا مقصد یہ ہو کہ وہ پالیسی قابلِ ترمیم ہے ، اسلام اور ہندوستان کے مفاد کے لیے بے حد مضر ثابت ہوگا ۔ خدا کے لیے کانفرنس کو اُس وقت تک منعقد نہ ہونے دیجیے جب تک اکثریت کی طرف سے تجاویز پیش نہ کی جائیں ۔ آپ پنجاب ، بنگال اور سندھ کی رائے کو مدِ نظر رکھیں اور اس اتحاد کو ضائع نہ کریں جو بڑی جد و جہد کے بعد حاصل کیا گیا ہے ۔

۷۴۷

۴ نومبر ۱۹۳۲ء (فارسی) ـــــ سعید نفیسی (ایران)

انوارِ اقبال ، ص ۲۹۱

یہ پڑھ کر کہ ''پیامِ مشرق'' اور ''زبورِ عجم'' آپ کو پسند آئی ہیں اور ان کی فارسی بھی معیاری ہے ، مجھے فخر محسوس ہوا ہے - جس طرح ایران کے دانشمند نیازمند کے دیدار کے خواہش مند ہیں ، اسی طرح مجھے بھی ان سے ملنے اور ایران پہنچنے کی آرزو ہے ، لیکن کمزوری اور پریشانی سدِ راہ ہے - تھوڑے عرصے بعد افغانستان کا سفر درپیش ہے - آرزو ہے کہ ایران کو بھی دیکھوں اور آپ کا دیدار بھی خدا نصیب کرے -

۷۴۸

لندن ، ۲۹ دسمبر ۱۹۳۲ء ـــــ چودھری غلام رسول مہر

میں ہسپانیہ ، جرمنی اور آسٹریا ہوتا ہوا ۱۰ فروری ۱۹۳۳ء کو وینس سے بمبئی کے لیے جہاز لوں گا - اس جہاز کا نام 'کانٹے وردی' ہے اور یہ بمبئی ۲۲ فروری کی صبح کو پہنچے گا - علی بخش ایک آدھ روز پہلے بمبئی پہنچ جائے اور میرا بستر ہمراہ لائے ـــــ اس خط کے مضمون سے چودھری (محمد حسین) اور منشی طاہر دین کو مطلع کر دینا -

۷۴۹

— جنوری ۱۹۳۳ء —— مدیرِ ''انقلاب'' لاہور

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۹۲

(تیسری گول میز کانفرنس (۷ ۱ نومبر - ۲۴ دسمبر ۱۹۳۲ء) میں شرکت کے بعد حضرتِ علامہ پیرس ہوتے ہوئے ہسپانیہ پہنچے اور مسجدِ قرطبہ میں نوافل ادا کیے ۔ ان کا تاثر یہ تھا کہ ''مسجد کی زیارت نے مجھے جذبات کی ایسی رفعت تک پہنچا دیا جو مجھے پہلے کبھی نصیب نہ ہوئی تھی ۔'' ان ہی جذبات کے تحت انھوں نے مدیرِ ''انقلاب'' کو مندرجہ ذیل خط کے ذریعے قرطبہ دیکھنے کی ترغیب دی :

''مرنے سے پہلے قرطبہ ضرور دیکھو ۔''

۷۵۰

پیرس ، ۲۶ جنوری ۱۹۳۳ء —— منشی طاہر دین

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۲۱۱ - ۲۱۲

میں آج شام ہسپانیہ سے مع الخیر واپس آ گیا ۔ خدا کے فضل و کرم سے وہاں ہر طرح خیریت رہی اور اپنی خواہش کے مطابق مسجدِ قرطبہ میں نماز پڑھی ۔ اب یہاں چند روز قیام کر کے وینس جاؤں گا ۔ وہاں سے جہاز ۱۰ فروری کو چلتا ہے ۔ انشاء اللہ العزیز ۲۲ فروری کی صبح کو بمبئی پہنچ جاؤں گا ۔ ۲۴ جنوری کی شام کو میں نے میڈرڈ (دارالسلطنت ہسپانیہ) میں ''اسلام اور ہسپانیہ'' کے موضوع پر وہاں کے وزیرِ تعلیم کی درخواست پر لیکچر دیا تھا جس سے لوگ بہت متاثر ہوئے ۔

۷۵۱

— جنوری ۱۹۳۳ء —— (ڈاکٹر جسٹس) جاوید اقبال

خطوطِ اقبال ، ص ۲۲۳

میں خدا کا شکرگزار ہوں کہ میں اس مسجد (قرطبہ) کے دیکھنے کے لیے زندہ رہا - یہ مسجد تمام دنیا کی مساجد سے بہتر ہے - خدا کرے تم جوان ہو کر اس عمارت کے انوار سے اپنی آنکھیں روشن کرو -

۷۵۲

— جنوری ۱۹۳۳ء —— چودھری غلام رسول مہر

(یہ خط ۴ فروری ۱۹۳۳ء کو لاہور میں موصول ہوا)

انوارِ اقبال ، ص ۱۰۳

کل (؟) مع الخیر میڈرڈ پہنچے - یہاں سے قرطبہ اور غرناطہ وغیرہ جائیں گے - ۶ فروری تک وینس پہنچنا ہے -

آج یہاں کے وزیرِ تعلیم سے ملاقات ہوئی اور پروفیسر آسن سے بھی ، جنھوں نے دانتے کی ''ڈیواین کامیڈی'' اور اسلام پر کتاب لکھی ہے -

۷۵۳

تاریخ ندارد ـــــ چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، ص ۱۰۶

(روزنامہ ''الامان'' دہلی کے مولوی مظہر الدین نے ایک خط اقبال کے نام بھیجا تھا جس کے ساتھ مسٹر آصف علی بیرسٹر کے ایک انگریزی خط کی نقل بھی تھی کہ مسلم لیگ کو عوامی جماعت بنانے کی کوشش کرنی چاہیے ۔ اقبال نے آصف علی کے خط کی نقل پر مہر صاحب کو لکھا کہ) ''یہ خط اُن حضرات کے نام لکھا گیا ہے جن کے دستخط آج تک مسلم لیگ والی مینی فسٹو پر تھے ۔ ''ہمدم'' کا لیڈر اور مفتیِ اعظم کے متعلق جو نوٹ ہے ، وہ بھی پڑھ لیجیے ۔ اقبال شیدائی کا خط پیرس سے آیا ہے ۔ وہ آپ سے متوقع ہیں کہ ساہوکاروں اور سود کے متعلق چند مضامین لکھیں جن میں پنجاب کے مسلمانوں کے قرضے کا بھی عام طور پر ذکر ہو ۔

۷۵۴

یکم فروری ۱۹۳۳ء ـــــ چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۰۱ - ۱۰۲

کل ''انقلاب'' کے بہت سے نمبر اقبال شیدائی صاحب سے مل گئے جن کو پڑھ کر بہت مسرت ہوئی ۔ ۲۶ جنوری کو ہسپانیہ کے سفر سے واپس آیا ۔ اب ۱۰ فروری کو وینس سے اطالوی جہاز 'کانٹے وردی' پر سوار ہو کر ۲۲ کی صبح کو انشاء اللہ العزیز بمبئی پہنچ جاؤں گا ۔ خان صاحب ذکاء الدین کی وفات کی خبر پڑھ کر بہت افسوس ہوا ۔

۷۵۵

۲ فروری ۱۹۳۳ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۷۳ - ۲۷۴

آپ کی نظمیں سب کی سب محفوظ ہیں ۔ انتخاب آپ کی مرضی پر موقوف ہے ۔ میری رائے میں آپ اپنے جملہ کلام کو ایک ہی نام سے معنون کریں اور جلد اوّل ، دوم سے موسوم کر دیں ۔ ''تقدیرِ امم'' موزوں نام ہے ۔

۷۵۶

— فروری ۱۹۳۳ء ـــــ خواجہ عبدالوحید ،

سیکرٹری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ، لاہور

انوارِ اقبال ، ص ۲۱۰

(ڈاکٹر انصاری مرحوم کی تحریک پر غازی رؤف بے جامعہ' ملّیہ دہلی میں توسیعی لیکچر دینے کے لیے مارچ ۱۹۳۳ء میں ہندوستان تشریف لائے تھے ۔ خواجہ صاحب کی خواہش تھی کہ وہ ایک تقریر لاہور میں بھی کریں ۔ اقبال نے جامعہ والوں سے سلسلہ جنبانی کی اور خواجہ صاحب کو لکھا) :

''ابھی تک جواب نہیں آیا ۔ ڈاکٹر انصاری کا تار ابھی آیا ہے کہ دہلی آ کر رؤف پاشا کے لیکچر کی صدارت کروں ۔ یہ لیکچر ۴ ، ۶ ، ۸ مارچ کو ہوں گے ۔ میں ان لیکچروں کی صدارت کے لیے جاؤں گا ۔ آپ آج شام کو پھر دریافت کریں تو شاید میں کوئی مستقل جواب دے سکوں ۔''

۷۵۷

۲۷ فروری ۱۹۳۳ء (انگریزی) —— مس فارقو ہرسن

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۸۶ - ۲۸۷

میں ۲۵ فروری کو لاہور پہنچا ۔ آپ کا عنایت نامہ ، جس میں ڈیلی ایکسپریس کے تراشے ملفوف تھے ، کل شام ملا ۔ تراشے میں نے اپنے نوٹ کے ساتھ فوراً اخبارات میں بھیج دیے ۔ افسوس ہے خالد شیلڈرک صاحب نے انگلستان میں ایسے مرکز کے قیام کی مخالفت کی اور نیشنل لیگ کے متعلق بھی نازیبا خیالات کا اظہار کیا ۔ میں جلد وائسرائے سے ملنے دہلی جاؤں گا ۔ سر اکبر حیدری نے تجویز کی تھی کہ میں حیدرآباد پہنچوں لیکن فی الحال وہ علیل ہیں ۔ دورانِ سفر میں ایک حادثے میں ان کا بازو ٹوٹ گیا ۔

۷۵۸

۲ مارچ ۱۹۳۳ء (انگریزی) —— مس فارقو ہرسن

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۲۸۸

مقامی مسلم انگریزی اخبار ''ایسٹرن ٹائمز'' کا ایک تراشہ ملفوف ہے ۔ آردو اخبارات نے بھی اس کی اشاعت میں حصہ لیا ہے ۔

۷۵۹

۸ مارچ ۱۹۳۳ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۹۵

اگر (غازی رؤف پاشا کے لیکچروں کے پروگرام میں) تبدیلی ناممکن ہے ، تو بڑی مشکل ہوگی ۔ آپ کوشش کریں کہ آخری لیکچر کا روز میری صدارت کے لیے ۱۸ کو ہو ۔ اگر ناممکن ہو تو میں ۱۹ مارچ کی شام کو یہاں سے روانہ ہو کر ۲۰ کی صبح کو دہلی پہنچ جاؤں گا ۔ آپ مجھے اسٹیشن پر ملیں ۔

۷۶۰

— مارچ ۱۹۳۳ء —— پروفیسر محمد اکبر منیر

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۱۶۹

میں ۱۱ مارچ کی شام یہاں سے دہلی جاؤں گا ۔ غالباً ۱۴ مارچ کی صبح واپس آؤں گا ۔ ۱۱ مارچ کے دن کسی وقت آپ مجھ سے مل سکتے ہیں ۔

۷۶۱

۱۶ مارچ ۱۹۳۳ء (انگریزی) —— مس فارقو ہرسن

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۸۸ - ۲۸۹

میں آج صبح دہلی سے واپس پہنچا ہوں ۔ وہاں ترکی کے پرنس حمی سے ملاقات ہوگی ۔ آپ کی سکیم سے مختلف ایک منصوبہ ان کے

ذہن میں بھی ہے - جب وہ لندن پہنچیں تو ان سے تبادلۂ خیال فرمائیں - ذاتی طور پر ان کے منصوبے سے متعلق میرے دل میں شکوک ہیں - فرصت میں تفصیل سے لکھوں گا - اس وقت محض اطلاع مقصود ہے -

۷۶۲

۱۷ مارچ ۱۹۳۳ء (انگریزی) ـــــ لارڈ لوتھین

خطوطِ اقبال ، ص ۲۲۵

آپ کے عنایت نامے کا بہت بہت شکریہ ، جو کل دہلی سے واپسی پر مجھے موصول ہوا - میں لندن سے ۳۰ دسمبر ۱۹۳۲ء کو روانہ ہوا اور پیرس میں رکنے کے بعد ہسپانیہ چلا گیا ، جہاں میں نے تقریباً تین ہفتے گزارے - فروری کے آخر میں ہندوستان پہنچا - مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ آپ نے میری کتاب ''خطبات'' پسند کی - ہسپانیہ اور فرانس میں میرا وقت بہت دلچسپی سے گزرا - پیرس کے قیام کے دوران میں برگساں سے ملاقات ہوئی - جدید فلسفے اور تمدن پر ہماری گفتگو تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہی - قرطاس ابیض آج شائع ہو رہا ہے - ہندوستان کے مسلمان یہ معلوم کرنے کے لیے بہت بے چین ہیں کہ مرکز میں ان کی کیا حیثیت ہوگی ؟

۷۶۳

۱۹ مارچ ۱۹۳۳ء ـــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۷۵ - ۲۷۶

(موسم اور چیچک کی وبا کا ذکر کرنے کے بعد) ـــ ''آپ بھی جوان اور آپ کی شاعری بھی جوان ! مجھے تو آپ کی نظموں میں ایک خاص جذبہ نظر آتا ہے اور زبان کی سلاست سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جو کچھ کہہ جاتے ہیں ، بلا قصد کہہ جاتے ہیں ۔ اسی کا نام آمد ہے ۔ یہ کیفیت مِن جانبِ اللہ ہے ۔

۷۶۴

۲۱ مارچ ۱۹۳۳ء ـــ چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، ص ۱۰۳

عطیہ بیگم نے جو تراشے آپ کو تعلیمِ نسوانِ اسلام کے متعلق دو سال ہوئے دیے ، وہ واپس ارسال کر دیے جائیں ۔

۷۶۵

۲۷ مارچ ۱۹۳۳ء (انگریزی) ـــ شیخ محمد اکرام

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۲۱ - ۳۲۲

ہسپانیہ پر نظم یوں تو تمام تر پُرسوز ہے لیکن طارق سے متعلق اشعار بالخصوص دل گداز ہیں ۔ میں اپنی سیاحتِ اندلس سے بے حد لذت گیر ہوا ۔ وہاں دوسری نظموں کے علاوہ ایک نظم مسجد

قرطبہ پر لکھی جو کسی وقت شائع ہوگی ۔ الحمراء کا تو مجھ پر کچھ زیادہ اثر نہ ہوا لیکن مسجد کی زیارت نے مجھے جذبات کی ایسی رفعت تک پہنچا دیا جو مجھے پہلے کبھی نصیب نہ ہوئی تھی ۔ میڈرڈ یونیورسٹی کے اربابِ اختیار نے مجھ سے درخواست کی کہ میں ''ہسپانیہ اور عالمِ اسلام کا ذہنی ارتقا'' کے زیرِ عنوان لیکچر دوں ۔ یہ لیکچر نہایت پسند کیا گیا ۔

۷۶۶

۲۸ مارچ ۱۹۳۳ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۱۰۸

ابھی علی بخش کو سلامت اللہ شاہ صاحب سے معلوم ہوا کہ آپ کے والد ماجد نے داعی اجل کو لبیک کہا ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ خدا تعالیٰ ان کو غریقِ رحمت کرے اور آپ سب بھائیوں کو اور آپ کی والدۂ ماجدہ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے ۔ گزشتہ موقع پر جب میں دہلی میں تھا تو ان سے رؤف بے کے لیکچر میں ملاقات ہوئی تھی ۔ اس وقت وہ بالکل تندرست معلوم ہوتے تھے ، مگر کیا معلوم تھا کہ میری ان کی یہ آخری ملاقات ہے ۔

۷۶۷

۳۱ مارچ ۱۹۳۳ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۰۸ - ۱۰۹

آپ کے والد کی ناگہانی رحلت سے خصوصاً عیدِ قربان کا چاند

دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا ۔ خداوند تعالٰی غریقِ رحمت کرے ۔ سیّد ذاکر حسین صاحب سے کہہ دیجیے کہ میں ۴ اپریل کی شب کو یہاں سے روانہ ہو کر ۵ اپریل کی صبح کو دہلی پہنچوں گا ۔ ۶ اپریل کو مسئلۂ ایجوکیشن پر وائسرئے کے ہاں کانفرنس ہے ۔ دو تین روز یا ممکن ہے ایک ہی روز یہ کانفرنس رہے ۔ ڈاکٹر صاحب ۵ اپریل کی شام کو میرا لیکچر رکھ سکتے ہیں ، جس کا عنوان یہ ہو گا "From London to Granada" ۔

۷۶۸

۳۱ مارچ ۱۹۳۳ء ـــــ ڈاکٹر غلام محی الدین صوفی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۹۹ - ۳۰۰

(ڈاکٹر صوفی کے کوئی کرنیل دوست ، علامہ اقبال کی بعض نظموں کا انگریزی میں ترجمہ کرنا چاہتے تھے ۔ اقبال نے نمونہ طلب کیا اور لکھا) : "بہتر طریق یہ ہے کہ "بانگِ درا" سے بعض نظمیں انتخاب کر لی جائیں ۔ باقی "زبور عجم" اور "پیام مشرق" سے انتخاب کی جائیں ۔ اس سے زیادہ اہم کام یہ ہے کہ "جاوید نامہ" کا تمام و کمال ترجمہ کیا جائے ۔ مترجم کا اس سے یورپ میں شہرت حاصل کر لینا یقینی امر ہے ۔ "پیامِ مشرق" کا ترجمہ جرمن زبان میں ارلانگ یونیورسٹی کے پروفیسر ہل کر رہے ہیں ۔

۷۶۹

۲۳ اپریل ۱۹۳۳ء ـــــ ڈاکٹر غلام محی‌الدین صوفی

اقبال نامہ، جلد ۱، صفحات ۳۰۰ - ۳۰۱

میں نے مسٹر ٹیوٹ کو سری نگر کے پتے پر لکھا ہے - پہلی رباعی کا ترجمہ انگریزی نمونتہً میں نے ان کو بھیجا ہے - اس میں بڑی دقّت ہوئی - نکلسن کا ترجمۂ ''اسرارِ خودی'' میرے پاس موجود نہیں - اس سے آپ کو مدد بھی کچھ نہ ملے گی -

۷۷۰

یکم مئی ۱۹۳۳ء (انگریزی) ـــــ سر فضل حسین

لیٹرز آف میاں فضل حسین، صفحات ۲۶۷ - ۲۶۸

میں آپ کے اس خط کے لیے شکر گزار ہوں، جو ابھی ایک منٹ ہوا مجھے ملا ہے - اس سے مجھے بےحد اطمینان ہوا ہے - سکھوں کے راہنما ماسٹر تارا سنگھ نے جو فارمولا پیش کیا ہے، اگر مان لیا گیا، تو یہ سکھوں کے لیے خودکشی کا موجب ہوگا - ''ٹریبیون'' نے بجا طور پر اس کی مخالفت کی ہے -

۷۷۱

۲ مئی ۱۹۳۳ء (انگریزی) ـــــ ڈاکٹر غلام محی‌الدین صوفی

اقبال نامہ، جلد ۱، صفحات ۳۰۱ - ۳۰۲

رباعیات پر نظر ثانی کر کے میں نے آج ہی ٹیوٹ صاحب کی

خدمت میں بھیج دی ہیں ۔ میری نظرثانی میں محض تشریحی نوٹ تھے ۔ آیندہ رباعیات کسی اچھے کاغذ پر ٹائپ کرا کے ارسال کیا کریں تو بہتر ہو ۔

۷۷۲

۲۴ مئی ۱۹۳۳ء ـــــ ڈاکٹر غلام محی‌الدین صوفی

اقبال نامہ ، ص ۳۰۲

اس ترجمے پر نظرثانی فرمائیے ۔ اس کے علاوہ ہر رباعی علیحدہ کاغذ پر لکھوائیے ۔ ہر کاغذ میں تھوڑی سی جگہ صاف رہے تاکہ میں اس پر مترجم کی رہنمائی کے لیے تشریحی نوٹ لکھ سکوں ۔ اسلامیہ کالج لاہور کے پروفیسر تاثیر نے بھی چند رباعیات کا ترجمہ کیا ہے ۔ اسے بھی کرنل صاحب کی خدمت میں بھیج دیا جائے گا ۔

۷۷۳

۲۹ مئی ۱۹۳۳ء (انگریزی) ـــــ ڈاکٹر ریاض الحسن

پروفیسر معاشیات ، الٰہ آباد یونیورسٹی

خطوطِ اقبال ، ص ۲۲۸

میں آپ کا مضمون (اکنامک تھیوری آف اسلام) پڑھنے کے لیے وقت نہیں نکال سکتا ۔ البتہ میں آپ کو یہ مشورہ ضرور دوں گا کہ مسولینی کے نظریات کا بغور مطالعہ کریں ۔ اسلامی معاشیات کی روح یہ ہے کہ سرمائے کی بڑی مقدار میں اضافے کو ناممکن بنا دیا جائے ۔ مسولینی اور ہٹلر کا اندازِ فکر بھی یہی تھا ۔ بالشوزم نے

سرمایہ داری کا کلیتہً خاتمہ کر کے انتہا پسندی کا مظاہرہ کیا ہے ۔ اسلام زندگی کے تمام پہلوؤں میں ہمیشہ اعتدال کا راستہ اختیار کرتا ہے ۔

۷۷۴

۵ جون ۱۹۳۳ء ـــــ ڈاکٹر غلام محی الدین صوفی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۳۰۳

ایک ہی دفعہ بہت سی رباعیات نہ بھیج دیا کیجیے ۔ تھوڑی تھوڑی بھیجا کریں ۔ ان کو رباعیات کہنا غلط نہیں ۔ بابا طاہر عریاں کی رباعیات ، جو اس بحر میں ہیں ، رباعیات ہی کہلاتی ہیں ۔ ان میں قطعات بھی داخل ہیں ۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ یہ رباعیات رباعی کے مقررہ اوزان میں نہیں ہیں ، مگر اس کا کچھ مضائقہ نہیں ۔ میں ذوالفقار علی خاں مرحوم کے جنازے کے لیے سالیر کوٹلہ گیا تھا ۔

۷۷۵

۸ جون ۱۹۳۳ء ـــــ پروفیسر علم الدین سالک

انوارِ اقبال ، ص ۲۱۱

(اقبال ، کشمیر کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے کشمیر کے معاملات کے متعلق ایک بیان جاری کرنا چاہتے تھے جس کا مسودہ تیار کرنے کے لیے پروفیسر سالک سے کہا گیا تھا) ۔

''وہ مسودہ ابھی تک نہیں آیا ۔ میں اس کا منتظر ہوں تا کہ ڈیپوٹیشن جانے سے پہلے اس کی اشاعت ہو جائے ۔''

۷۷۶

۱۶ جون ۱۹۳۳ء —— سہرین ، چودھری غلام رسول سہر ،
مولانا عبدالمجید سالک

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۰۶-۱۰۷

ایک ضروری مشورہ آپ دونوں سے مطلوب ہے - اس واسطے آج معمول سے سویرے لاہور تشریف لائیے اور دفتر جانے سے پہلے مجھ سے ملتے جائیے ، کیونکہ آپ سے مشورہ کرنے کے بعد ان تاروں کا جواب دیا جائے گا جو شملہ سے آئے ہیں - (تیسری گول میز کانفرنس کے بعد مارچ ۳۳ء میں حکومتِ برطانیہ نے ہندوستان کے جدید دستور کا خاکہ قرطاسِ ابیض کی صورت میں شائع کیا تھا جس پر مسلمانوں نے اعتراضات کیے تھے) -

۷۷۷

۳۰ جون ۱۹۳۳ء —— ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ
اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۷۶

میرا دوستانہ مشورہ ہے کہ آپ شعر و سخن میں اپنا وقتِ عزیز ضرور صرف کریں -

۷۷۸

۶ جولائی ۱۹۳۳ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۷۷

میں نے آپ کو یہ مخلصانہ مشورہ دیا تھا کہ آپ شعر و شاعری کا مشغلہ ترک نہ کریں ۔

''اسرار'' کا ترجمہ میسرز میکملن اینڈ کو نے شائع کیا تھا ۔ اس کے ترجمے کے مصنّف ڈاکٹر رینالڈ نکلسن کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں ۔ انھوں نے بعض نظمیں ''پیامِ مشرق'' کی بھی ترجمہ کی تھیں جو جرمنی کے رسالہ ''اسلامیکا'' میں شائع ہوئی تھیں ۔

۷۷۹

۱۱ جولائی ۱۹۳۳ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۱۱۶

میں نے آکسفورڈ لکھا ہے کہ خطبات کے متعلق انھوں نے کیا فیصلہ کیا ہے ۔ اس کی طباعت شروع ہوئی یا نہیں ؟ آپ فی الحال کتاب کا ترجمہ شائع کر دیں ، ترمیمات معمولی ہیں ۔ جب آپ اگست کے اوائل میں لاہور آئیں گے تو نظرثانی کے وقت بتا دوں گا ۔ کشمیر کمیٹی کا اجلاس اس اتوار کو ہوگا ۔ لاہور میں خوب گرمی ہے ، بارش نہیں ہوئی یا بہت کم ہوئی ہے ۔ اب ساون کے مہینے کا آغاز ہے ۔ شاید اس ماہ میں بارش ہو ۔

۷۸۰

۲۷ جولائی ۱۹۳۳ء ـــــ مولانا عبدالماجد دریابادی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۴۱

میں بڑی خوشی سے ایڈریس لکھوں گا لیکن اسی دسمبر میں نہیں ہو سکتا ۔ آپ نے اپنے اخبار میں میرے مضمون کا ذکر کیا ہے جو انگریزی اخباروں میں چھپا ہے ۔ یہ اصل میں ایک انٹرویو تھا جو ہنگری کے ایک اخباری نامہ نگار کو دیا گیا ۔ آپ نے اپنے پہلے خط میں وطنیت کے اصول پر اسلام کے اصولِ اجتماعی کو ترجیح دینے میں مجھے امام العصر کہا ہے جس کے لیے میں آپ کا شکرگزار ہوں ۔

۷۸۱

ـــ ۱۹۳۳ء (انگریزی) ـــــ ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۸۵

یہ خط ایم ۔ حمید احمد خاں کی خاطر لکھ رہا ہوں جو اسلامیہ کالج میں (لیکچرر کی) ایک اسامی کے لیے درخواست دے رہے ہیں ۔ میں ان سے کئی بار مل چکا ہوں اور مجھے ان کی علمی کارگزاریاں جانچنے کا موقع ملا ہے ۔ میں کالج کمیٹی کو ان کے تقرر کا مشورہ دوں گا ۔ وہ اس وقت اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہیں ۔ جہاں تک میں نے دیکھا ہے ، انھیں ادب اور فلسفے سے گہرا لگاؤ ہے ۔ بلاشبہ وہ انگریزی ادب اور فلسفہ کے بہت اچھے اور کامیاب لیکچرر ثابت ہوں گے ۔ مزید برآں آج کل کے اکثر مسلم نوجوانوں کے برعکس

وہ اسلام کی ثقافتی (کلچرل) تاریخ کے بارے میں بہت پُرجوش ہیں - مجھے یقین ہے کہ مسلم نوجوانوں کے ساتھ ان کا رابطہ ان نوجوانوں کے حق میں بہت مفید ثابت ہو گا - میں زیادہ سے زیادہ مسلم نوجوانوں کو ان جیسا دیکھنا چاہتا ہوں -

۷۸۲

— ۱۹۳۳ء —— کاسمو پولیٹن فلم کمپنی

(بعض مشیرانِ اعزازی انا کشی راما راؤ (مسز بھونانی)

عطیہ بیگم ، عائشہ بیگم شوکت علی)

انوارِ اقبال ، ص ۱۹۵

اگر ہندوستان میں اس قسم کی فلمیں تیار کی جا سکیں ، جو معصیت کاری اور فسق و فجور کی اشاعت کا کام نہ کریں بلکہ ان کا مقصد ملک کی صحیح خدمت کرنا اور نوجوانوں میں حقیقی جذبات بیدار کرنا ، اخلاق کا کوئی بلند معیار پیش کرنا ہو ، حب الوطنی کے پاکیزہ خیالات کی نشر و اشاعت پیشِ نظر ہو ، تو یقیناً ایسی فلمیں ملک و قوم کے لیے مفید ہو سکتی ہیں - اگر اس قسم کی کوئی کمپنی اس بلند مقصد کو لے کر کام کے لیے اٹھے تو بے شبہ وہ ملک کی خدمت کرے گی -

۷۸۳

۸ اگست ۱۹۳۳ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۶۴

حضرت محی‌الدین ابنِ عربی کی 'فتوحات' یا کسی اَور کتاب میں حقیقتِ زمان کی بحث کس کس جگہ ہے ؟ حضرات صوفیہ اور متکلمین کے نقطۂ خیال سے حقیقتِ زمان یا آنِ سیّال پر مدلل بحث کون سی کتاب میں ملے گی ؟ ہندوستان میں بڑے بڑے اشاعرہ کون کون سے ہیں ؟ مُلّا محمود جونپوری کو چھوڑ کر کیا اَور فلاسفہ بھی ہندوستانی مسلمانوں میں پیدا ہوئے ؟

۷۸۴

۸ اگست ۱۹۳۳ء —— پیر سیّد مہر علی گولڑوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۴۳ - ۴۴۴

میں نے گزشتہ سال انگلستان میں حضرت مجدد الف ثانی پر ایک تقریر کی تھی ، جو وہاں کے ادا شناس لوگوں میں بہت مقبول ہوئی ۔ اب پھر اُدھر جانے کا قصد ہے اور اس سفر میں حضرت محی‌الدین ابنِ عربی پر کچھ کہنے کا ارادہ ہے ۔ نظر بہ ایں حال ، چند امور دریافت طلب ہیں : (۱) حضرت شیخ اکبر نے تعلیمِ حقیقتِ زمان کے متعلق کیا کہا ہے ؟ (۲) یہ تعلیم شیخِ اکبر کی کون کون سی کتب میں پائی جاتی ہے ؟ (۳) حضرات صوفیہ میں سے اگر کسی اور بزرگ نے بھی حقیقتِ زمان پر بحث کی ہو تو ان بزرگ کے ارشادات کے نشان بھی مطلوب ہیں ۔ مولوی سیّد انور شاہ مرحوم و مغفور نے مجھے

عراق کا ایک رسالہ ''فی درایۃ الزمان'' مرحمت فرمایا تھا ۔ یہ رسالہ بہت مختصر تھا ، اس واسطے مزید روشنی کی ضرورت ہے ۔

۷۸۵

۱۱ اگست ۱۹۳۳ء (تار) ـــــ وائسرائے ہند

گفتارِ اقبال ، ص ۱۷۷

اہلِ لاہور کا ایک پبلک جلسہ کل شام سرحدی قبائل پر بمباری کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے منعقد ہونے والا تھا لیکن ملتوی کر دیا گیا ۔ مسلمان پُر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ بمباری فوراً بند کی جائے اور امورِ متنازعہ کے تصفیے کے لیے کوئی پُرامن طریقہ برتا جائے ۔

۷۸۶

۱۴ اگست ۱۹۳۳ء ـــــ چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، ص ۱۰۷

(بھوپال سے شعیب قریشی نے مہر صاحب کو لکھا کہ وہ اور نواب صاحب بھوپال کشمیر جاتے ہوئے ۱۵ اگست کو ساڑھے چار بجے صبح لاہور سے گزریں گے ۔ نواب صاحب کی خواہش ہے کہ وہ لاہور اسٹیشن پر اقبال سے ملیں مگر ان کے آنے کی اطلاع مخفی رکھی جائے ۔ مہر صاحب کے خط پر اقبال نے لکھا) :

''مضمون سے مطلع ہوا ۔ یہ خط واپس ارسال ہے کہ آپ کو اطمینان ہو جائے کہ کوئی اور اسے نہ دیکھے گا ۔ کل صبح یہیں آ جائیے گا ، اکٹھا چلیں گے ۔''

۷۸۷

یکم ستمبر ۱۹۳۳ء ـــــ (یہ خط سیّد نعیم الحق کا عطیہ ہے ،
یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کس کے نام ہے)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۳۷ - ۴۳۸

مہربانی کر کے میری طرف سے اور جملہ ممبرانِ کشمیر کمیٹی کی طرف سے مسٹر نعیم الحق صاحب کی خدمت میں بہت بہت شکریہ ادا کریں - کل مجھے کشمیر سے تار آیا تھا کہ ضروری کاغذات ان کی خدمت میں ارسال کر دے گئے ہیں - تاریخِ مقدمہ ۲۲ ستمبر ہے اور مقدمہ سری نگر میں ہوگا - شیخ عبدالحمید صدر کانفرنس ان کو مفصل ہدایات لکھ دیں گے کہ ان کو کون سے رستے سے سری نگر پہنچنا ہے -

۷۸۸

۲ ستمبر ۱۹۳۳ء ـــــ نا معلوم (عطیۂ نعیم الحق)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۴۳۹

میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے نعیم الحق صاحب کو آمادہ کر لیا - کل شیخ عبدالحمید صاحب کا تار آیا تھا کہ نعیم صاحب کو کاغذات بھیج دے گئے ہیں - باقی جو آپ نے کسی اور صاحب کے متعلق لکھا ہے ، ان کو بھی آمادہ رکھیے - ۴ ستمبر کو میں شملہ جا رہا ہوں - مولوی شفیع داؤدی صاحب سے بھی ملاقات ہوگی -

۷۸۹

تاریخ ندارد ـــــ نا معلوم (عطیہ نعیم الحق)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۴۰ - ۴۴۱

مسٹر نعیم الحق صاحب کے خط سے ، جو آنھوں نے شیخ عبدالحمید کو لکھا ہے ، معلوم ہوتا ہے کہ ان کے خیال میں کشمیر اور سری نگر دو مختلف جگہیں ہیں ۔ کشمیر ملک کا نام ہے اور سری نگر دارالسلطنت ہے ۔ مقدمات جو بھی ہوں ، سری نگر میں ہوں گے ۔ مجھے یقین ہے کہ سیّد صاحب موصوف اس حقیر رقم کو ، جو خرچ کی صورت میں ان کی خدمت میں پیش کی جائے گی ، قبول نہ کریں گے ۔ ان کی خدمت میں عرض کریں کہ اگر آپ بلا کسی قسم کے معاوضے اور سفر خرچ کے یہ خدمت کریں تو اللہ تعالٰی کے نزدیک اجرِ جزیل کے مستحق ہوں گے ۔

۷۹۰

۴ ستمبر ۱۹۳۳ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۶۵

رسالہ ''اتقان فی ماھیۃ الزمان'' آج مل گیا ۔ ہندی فلسفی ساکن پھلواری مصنف ''تسویلات فلسفہ'' کا نام کیا ہے ؟ اور کتابِ مذکور طبع نہیں ہوئی تو قلمی نسخہ اس کا کہاں سے دستیاب ہو گا ؟ ''شرح مواقف'' دیکھ رہا ہوں ۔

۷۹۱

۱۰ ستمبر ۱۹۳۳ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۶۷

ملاّ محب اللہ بہاری کی کتاب "جواہر الفرد" کہاں سے ملے گی ؟ شاہِ افغانستان آپ سے تعلیمِ مذہبی کے بارے میں مشورہ چاہتے ہیں ۔ شاید اسی ماہ ستمبر میں آپ کو کابل سے دعوت آئے ۔ ممکن ہے کہ سیّد راس مسعود اور اقبال بھی آپ کے ہمراہ ہوں ۔

۷۹۲

۱۱ ستمبر ۱۹۳۳ء ـــــ سید نذیر نیازی

مکتوبات اقبال ، ص ۱۱۷

کتاب کی طباعت آکسفورڈ یونیورسٹی نے شروع کر دی ہے اور میں نصف کے قریب پروف دیکھ چکا ہوں ۔ کتاب فروری میں چھپ کر تیار ہو جائے گی ۔ پروف دیکھتے وقت بعض جزوی تبدیلیاں ہو گئی ہیں جن میں سے کچھ ضروری ہیں ، اس واسطے آپ ترجمے کی اشاعت میں ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیے ۔

۷۹۳

۱۲ ستمبر ۱۹۳۳ء ـــــ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ

انوارِ اقبال ، ص ۲۱۲

اخباروں میں ضرور دیکھا تھا کہ آپ کا کوئی جلسہ لورینگ

ہوٹل میں ہوا ہے ۔ آپ کے خط کے ساتھ مہر صاحب کا ایک خط ملا ۔ جواب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اجلاس میں ان کا خط پیش کرنے کے بغیر عرض نہیں کر سکتا ۔ میں اپنی ذمہ داری پر کوئی جواب لکھنا نہیں چاہتا ۔ ذاتی رائے کے بیان کرنے کا موقع ابھی نہیں آیا ۔

۷۹۴

۱۴ ستمبر ۱۹۳۳ء ـــــ نواب بہادر یار جنگ

انوارِ اقبال ، ص ۲۱۳

مظلومینِ کشمیر کی امداد کے لیے آپ سے درخواست کرنے کے لیے یہ عریضہ لکھتا ہوں ۔ اس وقت حکومت کی طرف سے ان پر متعدد مقدمات چل رہے ہیں ، جن کے اخراجات کی وجہ سے فنڈ کی نہایت سخت ضرورت ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی تھوڑی سی توجہ سے یہ مشکل حل ہو جائے گی ۔

۷۹۵

۱۷ ستمبر ۱۹۳۳ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۶۸

مولوی برکات احمد صاحب کا رسالہ میں نے دیکھا ہے ۔ اسے سبقاً سبقاً پڑھوں گا ۔ مسئلۂ آن کے متعلق ابھی تک مشکلات باقی ہیں ۔ ممکن ہے حضرت ابنِ عربی اس پر روشنی ڈال سکیں ۔

۷۹۶

۲۴ ستمبر ۱۹۳۳ء —— مولانا عبدالماجد دریابادی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۴۳

گزشتہ پانچ چار سال کے تجربے نے مجھے بہت درد مند کر دیا ہے ، اس لیے جلسوں میں میرے واسطے کوئی کشش باقی نہیں رہی - میں کہیں نہیں جا رہا - نہ پٹنہ نہ کانپور (جہاں اس سال بہت سے قومی اجتماعات ہو رہے تھے) -

۷۹۷

۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء —— چودھری غلام رسول مہر

انوارِ اقبال ، ص ۱۰۸

یہ خط مفتی صاحب کا ہے - اگر ملک فیروز خاں یہاں ہوں تو ان کے مشورے سے کوئی تقریر مفتی صاحب کی ، زیرِ اہتمام انجمن حمایت اسلام لاہور ، ہو جائے تو بہتر ہے - اس بارے میں مولوی غلام محی الدین صاحب (قصوری) سے بھی مشورہ کر لیجیے - میں بھی ان کو ٹیلی فون کرتا ہوں - (اقبال کی یہ تحریر مفتیِ اعظم فلسطین امین الحسینی کے اس خط کے لفافے پر ہے جو انھوں نے اقبال کو بھیجا تھا - وہ ہندوستانی مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے اور چندہ جمع کرنے یہاں آئے ہوئے تھے اور تاج کمپنی لاہور کے دفتر میں مقیم تھے) -

۷۹۸

۳ اکتوبر ۱۹۳۳ء (انگریزی) —— مس فارقو ہرسن

خطوطِ اقبال ، ص ۲۱۷

میں یہ خط میجر سیّد نذیر علی صاحب کی معرّفی کے لیے لکھ رہا ہوں جو اعلیٰ حضرت فرمانروائے بہاول پور کے اے ۔ ڈی ۔ سی ہیں ۔ اعلیٰ حضرت یورپ تشریف لے جا رہے ہیں اور انگلستان کا چکر بھی لگائیں گے ۔ میری خواہش ہے کہ نیشنل لیگ انھیں ایک شایانِ شان استقبالیہ دے اور انھیں انگریز شرفا اور انگلستان میں دوسری ریاستوں کے وزراء سے بھی متعارف کرائے ۔ اعلیٰ حضرت ہندوستان کی ایک بڑی ریاست کے حکمران ہیں ۔ وہ بغداد کے عباسی خلفاء کی اولاد ہیں ۔ اس لیے ہندوستان کے مسلمان ان کا بے حد احترام کرتے ہیں ۔

۷۹۹

۱۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۷۲

پاسپورٹ مل جائے تو فوراً مجھے تار دیں تاکہ تاریخِ روانگی مقرر کی جائے ۔ سردی کے موسم کے لیے موزوں بستر اور پہننے کے لیے کپڑے ساتھ لے جانے چاہییں ۔ پشاور سے آپ شاہی مہمان ہوں گے ۔ وہاں آٹھ دس روز سے زیادہ ٹھہرنے کی شاید ضرورت نہ ہوگی ۔

۸۰۰

۱۲ اکتوبر ۱۹۳۳ء —— شیخ محمد عبداللہ (کشمیری)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۹۶ - ۳۹۷

مسلم کانفرنس کے اخبار پڑھ کر بہت خوشی ہوئی - مجھے یقین ہے کہ بزرگانِ کشمیر بہت جلد اپنے معاملات سلجھا سکیں گے - لیکن جو مختلف جماعتیں سنا ہے کہ بن گئی ہیں ، ان کا باہمی اختلاف آپ کے مقاصد کی تکمیل میں بہت بڑی رکاوٹ ہوگا - ہم آہنگی ہی ایک ایسی چیز ہے جو تمام سیاسی و تمدنی مشکلات کا علاج ہے —— افسوس ہے کہ میں اَور مشاغل کی وجہ سے کانفرنس میں شریک نہ ہو سکوں گا -

۸۰۱

۱۳ اکتوبر ۱۹۳۳ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۷۳

سیّد راس مسعود اصرار کرتے ہیں کہ لاہور سے ۲۰ - اکتوبر کی صبح کو چل کر شام کو پشاور پہنچیں - رات بھر وہاں ٹھہر کر ۲۱ کی صبح کو کابل روانہ ہو جائیں - آپ ایسا انتظام کریں کہ یا تو ۲۰ کی صبح یا ۱۹ کی شام کو لاہور پہنچ جائیں - یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اور ہم ۲۱ کی صبح کو پشاور میں مل جائیں -

۸۰۲

۱۴ اکتوبر ۱۹۳۳ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۷۵

اگر آپ کو پاسپورٹ ۱۷ کو مل جائے تو قونصل جنرل کو بذریعۂ تار مطلع کر دیں اور لاہور ۱۹ کی شام کو پہنچ جائیں ۔

۸۰۳

۱۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۷۰

دعوت نامہ جو قونصل صاحب کی طرف سے مجھے موصول ہوا ہے ارسالِ خدمت ہے ۔ آپ پاسپورٹ کے لیے درخواست کر دیں ۔

۸۰۴

۱۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۷۶

سیّد راس مسعود اور مَیں ۲۰ کی صبح کو لاہور سے روانہ ہوں گے ۔ ڈین ہوٹل میں رات بسر ہوگی ۔ اگر آپ ۲۱ کی صبح تک بھی پشاور پہنچ سکیں تو خوب ہے ۔

۸۰۵

۱۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء ـــ پروفیسر حافظ محمود خاں شیرانی

انوارِ اقبال ، ص ۲۸۸

میں کل کابل جا رہا ہوں ، اس واسطے فرصت نہیں ہے - آپ مہربانی کر کے اس خط کا جواب راقم کو دے دیں - ان کو یہ بھی لکھ دیں کہ میں کابل جا رہا ہوں ، اس واسطے خود جواب نہ لکھ سکا (متعلقہ اشعار خاقانی) -

۸۰۶

۱۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء ـــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۷۱

امید ہے آپ نے پاسپورٹ کے لیے اپنے ضلع میں درخواست کر دی ہوگی - مل جائے تو مجھے بذریعۂ تار مطلع فرمائیے - آپ کے مصارف افغان گورنمنٹ ادا کرے گی - پشاور سے آپ شاہی مہمان ہوں گے -

۸۰۷

۶ نومبر ۱۹۳۳ء (تار) ـــ وائسرائے ہند

گفتارِ اقبال ، ص ۱۷۹

فلسطین کی صورتِ حالات نے مسلمانانِ ہند میں زبردست ہیجان و اضطراب پیدا کر دیا ہے - نائب وزیر نوآبادیات کی تقریر نے

مسلمانوں کے شبہات کو زیادہ عمیق بنا دیا ہے کہ برطانیہ کی یہ پالیسی ہے کہ عربوں کے مفاد کے خلاف عمل پیرا ہو کر فلسطین میں یہودیوں کی قومی حکومت قائم کر دی جائے ۔ یہ پالیسی صریحاً مخالفانہ ہے ۔ فلسطین میں اب جو واقعات رونما ہوئے ہیں وہ اس امر کے مقتضی ہیں کہ فوراً تحقیقات کی جائے اور فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ جلد از جلد روک دیا جائے ۔ برطانیہ کے بہترین مفاد کا اقتضا یہ ہے کہ اعلانِ بالفور واپس لیا جائے ۔ مسلمانوں کو توقع ہے کہ وائسرائے اس نازک صورتِ حالات کی طرف ملک معظم کی توجہ دلا کر برطانیہ اور مسلمانوں کے تعلقات کو کشیدہ ہونے سے بچا لیں گے ۔

۸۰۸

۸ نومبر ۱۹۳۳ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۱۸ - ۱۱۹

روڈز لیکچرز کا موضوع "زمان و مکان فلسفۂ اسلام کی تاریخ میں" ہو گا ۔ میں نے دعوت قبول کر لی ہے مگر ابھی یقیناً نہیں کہہ سکتا کہ ۳۴ء میں جاؤں گا یا ۳۵ء میں ۔ مضمون مشکل اور دقیق سا ہے ۔ وقت لکھنے کے لیے بہت کم ہے ۔ بہرحال جو کچھ ہو گا ، کیا جائے گا ۔

۸۰۹

۱۲ نومبر ۱۹۳۳ء (بیان) ـــــ مدیر ''انقلاب'' لاہور

گفتارِ اقبال ، ص ۱۸۰

مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ ایک ہندوستانی اسلامی کمپنی نے جدّہ اور مکّہ کے درمیان ریلوے لائن بنانے کا کام اپنے ذمے لے لیا ہے ۔ اس کمپنی کی کامیابی عربوں اور ہندوستانی مسلمانوں کے لیے بے حد فائدے کا موجب ہوگی ۔ مجھے اُمید ہے اور میری دعا بھی یہی ہے کہ اللہ تعالٰی اس سکیم کو کامیاب بنائے ۔

۸۱۰

۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء ـــــ اعلٰی حضرت محمد ظاہر شاہ

گفتارِ اقبال ، صفحات ۱۸۰ - ۱۸۱

اعلٰی حضرت محمد نادر شاہ کے قتل کی خبر سے مجھے ذاتی حیثیت سے بے حد صدمہ پہنچا ہے ۔ اعلٰی حضرت شہید کی خدمت میں گزشتہ کئی سال سے مجھے نیاز حاصل تھا اور میں ان کی شفقت اور محبت کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا ۔ اللہ تعالٰی شہید کی روح کو اعلٰی علیّین میں جگہ دے اور آپ کے لیے اس جلیل القدر شہید کی یاد موجبِ رہنمائی ہو اور اللہ تعالٰی آپ کو افغانستان کی خدمت کے لیے مدتِ دراز تک زندہ رکھے ۔ ملّتِ افغانی نے اتفاق آراء سے آپ کے حضور میں اطاعت کر کے جس دانشمندی اور جذباتِ تشکّر کا ثبوت دیا ہے ، اس کی تحسین میں ساری دنیا ہم زبان و ہم آہنگ رہے گی ۔

۸۱۱

۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء —— وزیرِ اعظم افغانستان

گفتارِ اقبال ، ص ۱۸۱

میں نے اعلیٰ حضرت محمد نادر شاہ کے غدارانہ قتل کی خبر سے نہایت شدید رنج و اندوہ محسوس کیا ۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت شہید کی روح کو خلعتِ مغفرت عطا فرمائے ۔ آپ نجات دہندۂ افغانستان اور زمانۂ حاضر کے جلیل ترین حکم رانوں میں سے تھے اور آپ کے انتقال کا نقصان تمام دنیائے اسلام میں محسوس کیا جائے گا ۔ اعلیٰ حضرت شہید کی ذاتی شجاعت ، ذاتی تقویٰ اور اسلام اور افغانستان سے محبت آیندہ نسلوں کے لیے بہت بڑی ہمت افزائی اور تحریکِ عمل کا باعث ہوگی ۔ از راہِ نوازش میری طرف سے دلی ہمدردی کا اظہار اعلیٰ حضرت محمد ظاہر شاہ ، سردار شاہ محمود خاں اور دیگر افرادِ خاندانِ شاہی کی خدمت میں پہنچا دیجیے ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اس صدمے میں صبر و ثبات کی توفیق عطا فرمائے ۔

۸۱۲

۱۸ نومبر ۱۹۳۳ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۷۷

"معارف" سے معلوم ہوا کہ آپ مع الخیر وطن پہنچ گئے ۔ یہ عریضہ حضرت محی الدین ابن عربی کے مسئلۂ زمان و مکان کی تلخیص کی یاد دہانی کے لیے لکھتا ہوں ۔ شاہ نادر کی شہادت کا قلق ہوا ۔

۸۱۳

۲۲ نومبر ۱۹۳۳ء (تار) ـــــ صدر نیشنل لیگ لندن

گفتارِ اقبال ، ص ۱۸۲

مسلمانوں میں مسئلہ فلسطین پر بہت جوش پایا جاتا ہے اور ناخوشگوار نتائج رونما ہونے کا خطرہ ہے ۔ اُمید کی جاتی ہے کہ آپ مزید نقلِ وطن کو روکنے میں کامیاب ہوں گے اور مسلمانوں اور انگلستان کے درمیان کشیدگی پیدا نہ ہونے دیں گے ۔ آپ کی بر وقت کارروائی کی تعریف کی جاتی ہے ۔

۸۱۴

۲۲ نومبر ۱۹۳۳ء (انگریزی) ـــــ مس فارقو ہرسن

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۲۹۰

نیشنل لیگ کی بر وقت سعی سے مجھے اُمید ہے کہ آپ حکومت کی احمقانہ فلسطینی حکمتِ عملی کے خلاف برطانوی رائے عامہ بیدار کرنے میں کامیاب ہوں گی ۔ "نجات دہندہ گاندھی" ایک کتاب ارسالِ خدمت ہے ۔ آپ نے مجھے اے ۔ این ۔ فیلڈ کی کتاب دی تھی جس میں یہودی بین الاقوامی زرداروں کے ناپسندیدہ مشاغل کا تذکرہ تھا ۔ جو کتاب آپ کو بھیج رہا ہوں اس میں معاشیات کے ایک ہندوستانی طالب علم کا خیال ہے کہ گاندھی بین الاقوامی یہودی زرداروں کی سازش میں شامل اور ان کا ایجنٹ ہے ۔

۸۱۵

۹ دسمبر ۱۹۳۳ء ـــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۷۸

عمر خیام پر آپ نے جو کچھ لکھ دیا ہے ، اس پر اب کوئی مشرقی یا مغربی عالم اضافہ نہ کر سکے گا ۔

مولوی نور الاسلام کے رسالہ ''فی تحقیق المکان'' کی نقل رامپور کے کتب خانے سے آ گئی ہے ۔ اب آپ کے ایفائے وعدہ کا انتظار ہے ۔

۸۱۶

۱۵ دسمبر ۱۹۳۳ء ـــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۷۹

حضرت محی‌الدین ابنِ عربی کے مسئلۂ زمان و مکان کی تلخیص دیکھ کر یہ سوال پیدا ہوا کہ اگر دہر ممتد اور مستمر ہے اور حقیقت میں اللہ تعالٰی ہی ہے ، تو پھر مکان کیا چیز ہے ؟ جس طرح زمان دہر کا ایک طرح سے عکس ہے اسی طرح مکان بھی دہر ہی کا عکس ہونا چاہیے ۔ یا یوں کہیے کہ زمان و مکان دونوں کی حقیقتِ اصلیہ دہر ہی ہے ۔ کیا یہ خیال ابنِ عربی کے نقطۂ خیال سے صحیح ہے ؟

۸۱۷

۱۵ دسمبر ۱۹۳۳ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۱۲۱

یہ خط جامعہ کی طرف سے ہے ۔ چونکہ آپ لاہور آنے والے تھے ، اور جیسا کہ مجھے گزشتہ رات سلامت اللہ شاہ صاحب سے معلوم ہوا ، جامعہ سے کچھ دل برداشتہ بھی ہیں ۔ اس واسطے اس خط کا جواب آپ کے لاہور آنے پر جامعہ کو دیا جائے گا ۔ آپ اس خط کو ساتھ لیتے آئیے اور اسے حفاظت سے رکھیے ۔

۸۱۸

۱۷ دسمبر ۱۹۳۳ء (انگریزی) ـــــ شیخ محمد اکرام

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۲۳ - ۳۲۴

میں نے لارڈ لودین کی دعوت قبول کر لی ہے ۔ میرا موضوع ''فکرِ اسلامی میں تصورِ زمان و مکان'' ہوگا ۔ یہ ایک ادق موضوع ہے اور ایسے مخطوطات کی مدد سے ، جن میں کم از کم بعض ابھی عدم پتہ ہیں ، کافی تفتیش و تحقیق کا طالب ہے ۔ بنابریں مجھے شک ہے کہ میں ان خطبات کو تین چار ماہ تک ، جو مجھے ملے ہیں ، مکمل بھی کر سکوں گا یا نہیں ۔ آکسفورڈ میں اور کوئی لیکچر نہیں دینا چاہتا لیکن اسلامی موضوعات سے متعلق میں نجی اور غیر رسمی مذاکرات کے لیے ضرور آمادہ ہوں گا ۔

۸۱۹

۲۱ دسمبر ۱۹۳۳ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۱۲۲

قطعات کے لیے اجازت ہے مگر زیادہ اشعار نہ ہوں ، اور قطعات بیچے نہ جائیں ، لیکن ''بہ اجازتِ مصنّف'' لکھ دیا جائے (کسی گوشے میں) ۔ یہ اَور لوگوں کے خلاف ہے جو فوراً چھاپنا شروع کر دیتے ہیں ۔ حال میں اس کا تلخ تجربہ ریکارڈوں کے متعلق ہوا ہے ۔

۸۲۰

۲۱ دسمبر ۱۹۳۳ء —— سیّد محفوظ علی بدایونی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۴۷

کیا مسلمان ریاضی دانوں میں کوئی اس بات کا بھی قائل ہوا ہے کہ مکان کے ابعاد تین سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں یا نہیں ؟ شاید نصیرالدین طوسی نے ایسے امکان کا کہیں ذکر کیا ہے مگر حوالہ یاد نہیں ۔ آپ کے بدایوں میں ایک بزرگ نے کچھ مدت ہوئی ایک رسالہ علمِ ہیئت پر شائع کیا تھا ۔ غالباً کسی یونانی رسالے کا عربی ترجمہ تھا ۔ مہربانی کر کے ان سے دریافت فرما کر مطلع فرمائیے ۔ اس وقت ان کا نام میرے ذہن سے اُتر گیا ہے ۔

۸۲۱

۲۵ دسمبر ۱۹۳۳ء (انگریزی) —— مس فارقو ہرسن

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۹۱ - ۲۹۲

ہم سب آپ کے اور لارڈ ازلنگٹن کے ، فلسطینی عربوں کی نہایت ہی گراں قدر خدمات بجا لانے کے لیے ، دلی احسان مند ہیں ۔ لندن میں آپ سے ۱۹۳۴ء یا ۱۹۳۵ء میں دوبارہ ملاقات میرے لیے مسرت کا موجب ہوگی ۔ آکسفورڈ یونیورسٹی نے مجھے روڈز لیکچرز کے لیے دعوت دی ہے ۔ میں نے یہ دعوت قبول کر لی ہے ۔ اپنے پروگرام سے آپ کو آگاہ کروں گا ۔ گاندھی سیاسیات سے کنارہ کش ہو کر ہریجن ادھار میں مصروف ہیں ۔ پنڈت جواہر لعل اب ہندوستان کی کشتی کے ناخدا ہیں ۔

۸۲۲

۲۵ دسمبر ۱۹۳۳ء (انگریزی) —— سیّد نعیم الحق ، پٹنہ (بہار)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۲۹ - ۴۳۰

اگر میں کانفرنس میں شمولیت کے لیے پٹنہ آسکا تو یقیناً آپ سے ملاقات میرے لیے باعثِ مسرت ہوگی ، لیکن پٹنہ میں میرا آنا غیر یقینی ہے ، کیونکہ اواخرِ مارچ ۱۹۳۴ء میں آکسفورڈ میں لیکچروں کے ایک سلسلے کے لیے انگلستان جانا پڑے گا اور یہ ضروری ہے کہ یہ لیکچر میری روانگی سے پیشتر مرتّب کر لیے جائیں ۔ کشمیر کے مسلمانوں کی امداد و اعانت آپ کا بڑا ہی کرم ہے ۔

۸۲۳

۱۳ جنوری ۱۹۳۴ء (انگریزی) ـــــ سیّد نعیم الحق ، پٹنہ (بہار)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۳۱ - ۴۳۲

آپ کی اس عنایت کا کیونکر شکریہ ادا کیا جائے کہ آپ دونوں مقدمات کی پیروی کے لیے آمادہ ہیں ۔ میں اس مقدمے کا فیصلہ اور دوسرے کاغذات آپ کو بھیج رہا ہوں جس کی تاریخ پیشی جموں میں ۱۳ فروری مقرر ہوئی ہے ۔ یہ بہتر ہوگا کہ آپ ۱۲ فروری کو جموں پہنچ جائیں ۔ دوسرے مقدمے کے کاغذات موصول ہوتے ہی آپ کی خدمت میں بھیج دوں گا ۔ دوسرا مقدمہ ۵ فروری کو شروع ہوتا ہے ۔

۸۲۴

۱۴ جنوری ۱۹۳۴ء (انگریزی) ـــــ سر راس مسعود

صحیفہ ، اقبال نمبر (حصہ دوم) ، جنوری - فروری ۱۹۷۸ء ، ص ۱۳۰

معلوم ہوا ہے کہ علی گڑھ یونیورسٹی میں شیعہ دینیات کے ڈین کی اسامی خالی ہوئی ہے اور آپ اس کو پُر کرنے کی سوچ رہے ہیں ۔ چونکہ مجھے دینیات سے خاصی دلچسپی ہے ، اس لیے میں اس سلسلے میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں ، اس توقع کے ساتھ کہ آپ میری دخل اندازی معاف فرمائیں گے ۔ میں نو کاؤں کے ایم ۔ سید سبط نبی کا نام تجویز کرنا چاہتا ہوں جنھوں نے نجف اشرف میں چودہ برس تک شیعہ دینیات کا مطالعہ کیا ہے ۔ میرے علم کی حد تک ہمارے

عہد کے دینیاتی علماء میں وہ فاضل ترین لوگوں میں ہیں ۔ تبحّرِ علمی کے علاوہ عظیم مسلمان کے سے شریفانہ اطوار سے زندگی بسر کر رہے ہیں ۔ وہ ایک وسیع النظر انسان ہیں اور ایک جدید جامعۂ اسلامیہ کے لیے ہر لحاظ سے موزوں ہیں ۔ متذکرہ اسامی کے لیے بلاشبہ آپ کو ان سے بہتر آدمی نہیں ملے گا ۔ مہربانی کر کے انھیں اپنی بہترین توجہ کا مستحق سمجھیں ۔

جہاں تک دیگر معاملات کا تعلق ہے ، حالات قدرے سازگار ہیں ۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ اس سلسلے میں وائسرائے سے ملاقات کو مناسب سمجھتے ہیں یا نہیں ؟

۸۲۵

۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۸۱

دنیا اس وقت عجیب کشمکش میں ہے ۔ جمہوریت فنا ہو رہی ہے اور اس کی جگہ ڈکٹیٹر شپ قائم ہو رہی ہے ۔ جرمنی میں مادی قوت کی پرستش کی تعلیم دی جا رہی ہے ۔ سرمایہ داری کے خلاف پھر ایک جہادِ عظیم ہو رہا ہے ۔ تہذیب و تمدن (بالخصوص یورپ میں) بھی حالتِ نزع میں ہے ۔ غرض کہ نظامِ عالم ایک نئی تشکیل کا محتاج ہے ۔ ان حالات میں آپ کے خیال میں اسلام اس جدید تشکیل کا کہاں تک مدد ہو سکتا ہے ؟

۸۲۶

۱۶ جنوری ۱۹۳۴ء —— منشی محمد الدین فوق

انوارِ اقبال ، صفحات ۷۶ - ۷۷

(فوق صاحب ''تاریخِ اقوامِ کشمیر'' لکھ رہے تھے جس میں کشمیر کی ذاتوں اور گوتوں کا تذکرہ ہے ۔ اقبال چونکہ کشمیری پنڈتوں کی سپرو گوت سے تعلق رکھتے تھے ، اس لیے فوق صاحب نے آپ سے اس کی وجہِ تسمیہ دریافت کی ۔ اقبال نے جواب میں لکھا) : ''جب مسلمانوں کا کشمیر میں دور دورہ ہوا تو براہمۂ کشمیر مسلمانوں کے علوم و زبان کی طرف بوجہِ قدامت پرستی یا اَور وجوہ کے توجہ نہ کرتے تھے ۔ اس قوم میں پہلے جس گروہ نے فارسی زبان وغیرہ کی طرف توجہ کی اور اس میں امتیاز حاصل کر کے حکومتِ اسلامی کا اعتماد حاصل کیا ، وہ سپرو کہلایا ۔

۸۲۷

۲۲ جنوری ۱۹۳۴ء (انگریزی) —— سیّد نعیم الحق ، پٹنہ (بہار)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۳۲ - ۴۳۴

مجھے پٹنہ میں دوستوں کے متعلق حد درجہ تشویش تھی اور میں تار دینے ہی والا تھا کہ آپ کا نوازش نامہ موصول ہو گیا ۔ زلزلے کی ہولناکی سے طبیعت پر غم و یاس کی فراوانی اور پریشان خاطری کے باوجود مقدمے کی پیروی کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لیے آپ کی ہمت و مستعدی لائقِ صد ہزار داد و ستائش ہے ۔ جہاں تک آپ کے مددگار کا تعلق ہے ، میں لاہور ہی میں کسی کو آمادہ

کروں گا - جموں کانفرنس آپ کی میزبان ہوگی - آپ شیخ عبدالحمید صاحب کو تحریر کر دیں -

۸۲۸

۲۴ جنوری ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۸۲

آپ نے ایک خط میں لکھا تھا کہ اسلامی ریاست کے امیر کو اختیار ہے کہ جب اسے معلوم ہو کہ بعض شرعی اجازتوں میں فساد کا امکان ہے ، تو ان اجازتوں کو منسوخ کر دے ، عارضی طور پر یا مستقل طور پر - اگر یہ بات صحیح ہے تو اس کا حوالہ کہاں سے ملے گا ؟ کیا یہ صحیح ہے کہ متعہ (نکاحِ موقّت) حضرتِ عمرؓ سے پہلے مسلمانوں میں مروّج تھا اور حضرتِ عمرؓ نے اسے منسوخ کر دیا ؟

۸۲۹

۲۸ جنوری ۱۹۳۴ء (انگریزی) ـــــ سیّد نعیم الحق ، پٹنہ (بہار)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۳۴ - ۴۳۵

میں عبدالحمید صاحب کو لکھ رہا ہوں کہ مقدمے میں درخواستِ التوا دے دیں ، لیکن چونکہ اب آپ مقدمے میں وکیل ہیں ، بہتر یہ ہوگا کہ آپ براہِ راست کشمیر ہائی کورٹ میں درخواستِ التوا دے دیں اور وجوہ وہی تحریر کریں جو آپ نے اپنے نوازش نامے میں تحریر فرمائی ہیں - جس وقت آپ کشمیر پہنچیں گے ، امید ہے کشمیر میں زبردست ایجی ٹیشن دوبارہ شروع ہو چکی ہوگی -

۸۳۰

۳۱ جنوری ۱۹۳۴ء (انگریزی) —— سر فضل حسین

لیٹرز آف میاں فضل حسین ، صفحات ۳۴۴ - ۳۴۵

ابھی ابھی آپ کا نوازش نامہ ملا ، جس کے لیے سپاس گزار ہوں - مجھے افسوس ہے کہ میرے لیے حاضر ہو کر آپ سے اور ہزہائی نس آغا خاں سے ملاقات کرنا ممکن نہیں ہے - میرے موجودہ حالات اور ماضی کے تجربات نے میرے نظریے کو بری طرح متاثر کیا ہے - امید ہے کہ آپ دہلی کے مذاکرات میں میری عدم شرکت معاف فرمائیں گے - مولوی شفیع داؤدی کو بھی میں نے اسی قسم کا جواب دیا ہے - ماٹو بہت اچھا ہے مگر اردو ترجمے میں اس کی شدت قائم رکھنا ممکن نہیں - میں اسی سے ملتا جلتا فارسی کا خیال تجویز کرتا ہوں :

رشتہ' در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہِ اوست

۸۳۱

یکم فروری ۱۹۳۴ء —— سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۸۳

میں آن معاملات کی ایک فہرست چاہتا ہوں جن کے متعلق رائے قائم کرنا امام کے سپرد ہے - ایسے جرائم میں ، جن کی تعزیر غالباً قرآن شریف میں مقرر ہے ، ان کے متعلق امام کیونکر رائے دے سکتا ہے ؟

مالکیوں اور حنفیوں اور شیعوں میں جو اختلاف صورتِ نماز میں ہے ، وہ کیونکر ہوا ؟

اگر کوئی اسلامی ملک (روس کی طرح) زمین کو حکومت کی ملکیت قرار دے تو کیا یہ بات شرعِ اسلامی کے موافق ہوگی یا مخالف ؟

۸۳۲

۹ فروری ۱۹۳۴ء ـــــ سید نعیم الحق ، پٹنہ (بہار)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۳۵ - ۴۳۶

جس مقدمے کی پیروی کے لیے میں نے آپ سے درخواست کی تھی ، اس کی پیروی چودھری ظفر اللہ خاں کریں گے - وہ کیونکر اور کس کی دعوت پر وہاں جا رہے ہیں ؟ مجھے معلوم نہیں - شاید کشمیر کانفرنس کے بعض لوگ ابھی تک قادیانیوں سے خفیہ تعلقات رکھتے ہیں - میں اس تمام زحمت کے لیے ، جو آپ برداشت کر رہے ہیں اور اس تمام ایثار کے لیے ، جو آپ گوارا فرما رہے ہیں ، بے حد ممنون ہوں -

۸۳۳

۹ فروری ۱۹۳۴ء ـــــ سید غلام شبیر بخاری

خطوطِ اقبال ، صفحات ۲۳۰ - ۲۳۱

(ڈاکٹر صاحب کی طبیعت ناساز تھی - منشی طاہر دین نے ان کی ہدایت کے مطابق جواب میں لکھا) - اگر جناب کو تحقیق

منظور ہے ، اگر جناب راہِ راست کے خواہاں ہیں تو یہ معاملہ خط و کتابت سے طے نہیں ہوا کرتا ۔ تشریف لائیے اور اپنے شکوک رفع کرائیے ۔ اطمینانِ قلبی حاصل کیجیے ۔ پھر جون سا فرقہ پسند ہو اختیار فرمائیں ۔ اگر تشریف لانا ہو تو اس ماہ کے آخر میں تشریف لائیں کیونکہ آج کل ڈاکٹر صاحب کی طبیعت ناساز ہے ۔

۸۳۴

۱۲ فروری ۱۹۳۴ء ـــ سید نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۲۶ - ۱۲۷

میری طبیعت کئی دنوں سے علیل ہے ، اس لیے دہلی ڈاکٹر وھبی صاحب کے لیکچر کی صدارت کے لیے نہیں جا سکوں گا ۔ ڈاکٹر انصاری کا تار بھی آیا تھا مگر میں نے ان کو جواب لکھ دیا کہ بوجہِ علالت دہلی آنے سے معذور ہوں ۔ ڈاکٹر ذاکر صاحب کا خط بھی اسی مطلب کا آیا ہے ۔ میں علیحدہ ان کو نہیں لکھ سکا ۔ آپ ہی انھیں اطلاع دے دیجیے گا ۔

۸۳۵

۲۲ فروری ۱۹۳۴ء (تار) ـــ وائسرائے ہند

گفتارِ اقبال ، ص ۱۸۲

کشمیر سے نہایت خوفناک اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ۔ بلا امتیاز بید زنی کی جا رہی ہے اور گولی چلائی جاتی ہے ۔ صورتِ حال کا اقتضا یہ ہے کہ بز ایکسیلنسی فوری طور پر توجہ فرمائیں ورنہ انتہائی افسوس ناک نتائج کا اندیشہ ہے ۔

۸۳۶

۲۷ فروری ۱۹۳۴ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۲۷ - ۱۲۸

ڈاکٹر ہجت وھبی صاحب سے نہ مل سکنے کا بہت افسوس ہے ۔ میں کئی دنوں سے علیل ہوں ۔ انفلوئنزا ہو گیا تھا ۔ اب صرف گلے کی شکایت باقی ہے ۔ بہرحال آپ تشریف لے آئیں تا کہ کتاب کی نظرثانی ہو جائے ۔ میرا خیال ہے ایک ادارہ قائم کیا جائے جس کا مقصد مفید کتابوں کی اشاعت ہو ۔ آپ بھی اس میں شریک ہو جائیں اور کام کریں ۔ جو تجویز میرے ذہن میں ہے ، اس کا ذکر مفصل بر وقتِ ملاقات ہوگا ۔

۸۳۷

۳ مارچ ۱۹۳۴ء (تار) ـــ مجلسِ اقوام/لندن ٹائمز

گفتارِ اقبال ، صفحات ۱۸۲ - ۱۸۳

حکومتِ کشمیر سیاسی ایجی ٹیٹروں کو وحشیانہ سزائے بید زنی دے رہی ہے ۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ اس انسانیت سوز سزا کے خلاف آواز اٹھائیے ۔

۸۳۸

۶ اپریل ۱۹۳۴ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد اول ، ص ۲۷۸

مجھے قریباً دو ڈھائی ماہ سے acute laryngitis کی شکایت ہے ۔ جس کی وجہ سے بولنے یا عام طور پر کلام کرنے میں تکلیف ہوتی ہے ۔ بہت علاج کیا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا ۔ لندن انشاء اللہ اگلے سال جاؤں گا ۔

۸۳۹

۹ مارچ ۱۹۳۴ء ـــــ ڈاکٹر سیّد یامین ہاشمی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۹۱ - ۱۹۲

میں آپ کا مفہوم پورے طور پر نہیں سمجھ سکا ۔ کیا آپ ادھر پنجاب میں کوئی ملازمت چاہتے ہیں ؟ افسوس کہ فی الحال کوئی امکان اس بات کا نظر نہیں آتا ۔ میرا ارادہ ہے کہ ایک پبلشنگ فرم یہاں بنائی جائے ، خواہ شراکت کے اصول پر ، خواہ کمپنی کی صورت میں ۔ اگر یہ تجویز کوئی صورت پکڑ گئی تو آپ اس فرم میں شریک ہو سکتے ہیں یا اس کی ملازمت کر سکتے ہیں ۔

۸۴۰

۱۰ اپریل ۱۹۳۴ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۷۸ - ۲۸۰

غزل اور رباعی کے لیے قافیہ کی شرط تو لازمی ہے ۔ اگر ردیف بھی بڑھا دی جائے تو سخن میں اور بھی لطف بڑھ جاتا ہے ۔ البتہ نظم ردیف کی محتاج نہیں ۔ قافیہ تو ہونا چاہیے ـــــ اب کچھ عرصہ سے بلا ردیف و قافیہ نظمیں لکھی جاتی ہیں مگر میرے خیال میں یہ روش آیندہ مقبول نہ ہوگی ۔ میں فقط فرسودہ مضامین کی حد تک جدید و قدیم کی بحث کو مانتا ہوں ۔ شاعری کی جان تو شاعر کے جذبات ہیں ۔ جذباتِ انسانی اور کیفیاتِ قلبی اللہ کی دین ہے ۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ طبعِ موزوں اس کے ادا کرنے کے لیے پُراثر الفاظ کی تلاش کرے ۔ اگر ہم نے پابندیٔ عروض کی خلاف ورزی کی تو شاعری کا قلعہ ہی منہدم ہو جائے گا ۔

۸۴۱

۱۲ اپریل ۱۹۳۴ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۸۱

میری صحت عامہ اچھی ہے مگر حلق کی تکلیف ہنوز باقی ہے ۔ آپ کے افسانے اور کلام بعد مطالعہ واپس کر رہا ہوں ۔ ماشاء اللہ خوب ہیں :

رموزِ فطرت کا اک مبصّر ترے خیالوں میں گا رہا ہے
تو خود شناسی سے اپنی دنیا کو رازِ انساں بتا رہا ہے

۸۴۲

۲۴ مئی ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۱۳۱

گلے کی شکایت تو ابھی باقی ہے مگر اب رفتہ رفتہ صحت کی طرف ترقی ہے ۔ علاج ڈاکٹر یار محمد خاں صاحب کا ہے ۔ فی الحال آپ صرف مجموعۂ نظم اور ترجمۂ لیکچرز کے لیے ہی شرائط طے کریں ۔ آپ معلوم کریں کہ ان دو کتب کے متعلق ان کی ٹرمز کیا ہیں ۔ مجموعۂ نظم میری رائے میں پانچ ہزار چھپنا چاہیے ۔ کتاب دہلی میں چھپ سکتی ہے ۔ آپ خود نگرانی کریں گے تو اور بھی اچھا ہے ۔

۸۴۳

۲۹ مئی ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۳۲ - ۱۳۳

کتابیں ولایت سے آ گئی ہیں ۔ میں نے علی بخش سے کہہ دیا ہے کہ وہ ایک کاپی آپ کے نام ارسال کر دے ۔ آپ حکیم نابینا صاحب کی خدمت میں پھر میری طرف سے حاضر ہوں اور بیماری کے حالات عرض کریں ۔ میں خود بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوتا مگر صحت کمزور ہے اور گرمی سے ڈرتا ہوں ۔

۸۴۴

۲ جون ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۳۵۱

از راہِ کرم مجھے فوراً اپنے موجودہ پتے اور آیندہ پروگرام سے مطلع فرمائیے ۔ میں آپ سے اپنے متعلق ایک نہایت اہم مسئلے میں ملنا چاہتا ہوں یا آپ کو تحریر کرنا چاہتا ہوں ـــــ اس کا تعلق آپ کے استعفاء سے نہیں ۔ (مسلم یونیورسٹی کی وائس چانسلر شپ سے استعفاء)

۸۴۵

۲ جون ۱۹۳۴ء بروز پیر ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۶۲ - ۱۶۳

میں ہفتے کی شام کو سرہند سے واپس آ گیا تھا ۔ نہایت عمدہ اور پُرفضا جگہ ہے ۔ انشاء اللہ پھر جاؤں گا ۔ آج کا دن چھوڑ کر پانچ دن کی دوا باقی ہے ۔ بہتر ہے کہ آپ بدھ کے روز مجھے دوا روانہ کریں ۔ آواز پر ابھی تک کوئی خاص اثر کسی دوا کا نہیں ہوا ۔

۸۴۶

۲ جون ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ۱۳۳ - ۱۳۴

اُمید ہے کہ آپ حکیم صاحب قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوتے

ہوں گے ۔ ڈاکٹروں نے مزید معائنہ کیا ہے اور چھاتی وغیرہ کے ایکس ریز فوٹو لیے گئے ہیں ۔ ان کے نزدیک اس بیماری کا بہترین الیکٹرک علاج یورپ میں ہی ہو سکتا ہے ۔ لیکن میں حکیم صاحب سے مشورہ کیے بغیر یورپ نہ جاؤں گا ۔ پہلے حکیم صاحب کی عنایت سے ہی اچھا ہو گیا تھا ۔ اب پھر میرا بھروسہ انھی پر ہے ۔ اگر ضروری ہوا تو میں خود بھی ان کی خدمت میں حاضر ہو کر سب عرضِ حال کروں گا ۔

۸۴۷

۳ جون ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۱۳۵

خط حکیم صاحب قبلہ کو سنا دیں ۔ اس کے علاوہ یہ بھی بتا دیجیے کہ دو دفعہ ڈاکٹروں نے خون کا معائنہ کیا ہے ۔ پہلی دفعہ خون باسلیق سے لیا گیا تھا ۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ خون میں زہریلے جراثیم ہیں ، اور دوسری دفعہ پھر انگلی سے خون لیا گیا جس کا نتیجہ یہ تھا کہ خون کی حالت بالکل نارمل ہے ۔ ایکس ریز کا حال میں آپ کو لکھ چکا ہوں ۔ ان سب حالات کے معلوم ہونے کے بعد دوا تیار ہو تو بہت خوب ہو ۔

۸۴۸

۵ جون ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۳۶ - ۱۳۷

میرا معمولی کھانا صبح مکھن توس اور ایک انڈا نیم برشت مع چاء ۔ گیارہ بجے کھانا گوشت ، سبزی اور کبھی کبھی پلاؤ ، آم ۔ چار بجے کے قریب بادام مقشّر کی کھیر ، شام کو صرف نمکین چائے یا کھیر دلیا مع دودھ ہے ۔ آم اور لیموں کے متعلق ہدایت مل گئی ہے ۔ (حکیم صاحب سے) یہ معلوم کیجیے کہ کون کون سا پھل کھا سکتا ہوں ؟ چائے اور انڈے کے متعلق ارشاد ہدایت کیا ہے ؟ پیاس ہو تو کیا پیا جائے ؟ کوئی شربت یا کچھ اور ؟

۸۴۹

۵ جون ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۳۸ - ۱۳۹

میرے تمام احباب کو تشویش ہے اور میرے معالجوں کو بھی مگر میں خود حکیم صاحب قبلہ پر کامل اعتماد رکھتا ہوں اور موت و حیات کو اللہ کے ہاتھ میں سمجھتا ہوں ۔ میں نے لکھا تھا کہ کرنل ڈک صاحب کے نزدیک دل کے اوپر کی طرف ایک نئی growth پیدا ہو گئی ہے جس نے نرو پر دباؤ ڈال رکھا ہے اور اس دباؤ کی وجہ سے آلۂ صوت کا بایاں تار بیکار ہو گیا ہے ۔ معلوم نہیں آپ نے حکیم صاحب سے یا اپنے امریکن دوست سے اس growth کا ذکر کیا یا نہیں ۔ حکیم صاحب اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں ؟

۸۵۰

۸ جون ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۱۳۱

تشویش صرف اس بات کی تھی کہ دل کے اوپر کی طرف جو خالی area ہوتا ہے ، وہاں ڈاکٹر ایکس ریز کی تصویر دیکھ کر ایک growth بتاتے ہیں جس کا بہتر علاج ان کے نزدیک ایکس ریز ایکسپوژر یا ریڈیم ہے جو یورپ میں میسر آئے گا ۔ میں چاہتا ہوں کہ خود حاضر ہو کر حکیم صاحب کی خدمت میں جملہ حالات عرض کر دوں ۔ چلنے سے پہلے آپ کو خط لکھوں گا یا تار دے دوں گا ۔

۸۵۱

۱۰ جون ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۳۸ - ۱۳۹

دوا کا پارسل ابھی ملا ہے ۔ حکیم صاحب سے کہیے کہ آپ انصار ہیں ، میں مہاجرین سے ہوں ، کیونکہ میں نے زمانۂ حال سے خیرالقرون کی طرف ہجرت کی ہے ، روحانی نہیں تو دماغی اعتبار سے ہی سہی ۔ اس واسطے میرا ان پر حق ہے اور ان سے اُسی سلوک کا متوقع ہوں جو انصار نے مہاجرین سے کیا تھا ۔ اس کے علاوہ بھی میں ان کی کرامت کا مستحق ہوں ''کہ مستحقِ کرامت گناھگارانند'' ۔

۸۵۲

۱۲ جون ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۴۲ - ۱۴۳

میں مع الخیر لاہور پہنچ گیا ہوں - سفر میں تو آواز کی حالت کچھ ایسی ہی رہی، مگر لاہور پہنچ کر تمام دن (سوائے شام کے) آواز کی حالت بہ نسبتِ سابقہ بہتر رہی - حکیم صاحب سے دریافت کر کے مطلع فرمائیے کہ تربوز ، دہی ، لسّی ، خشک چاول ، دال اور کشمیری گلاس وغیرہ کے متعلق کیا حکم ہے ؟ شربت کس وقت پیا جائے ؟

پبلشرز کے ساتھ جو گفتگو ہو اس سے بھی مطلع کریں -

۸۵۳

۱۳ جون ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۴۳ - ۱۴۴

آج دوائی کا چوتھا روز ہے - آواز میں کچھ فرق ضرور ہے مگر گلا مقابلۃً خشک ہے اور بلغم کسی قدر دقّت سے نکلتی ہے - میرا خیال ہے کہ اگر وہ آسانی سے نکل جائے تو آواز میں نمایاں فرق ہو جائے گا -

۸۵۴

۱۶ جون ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۴۴ - ۱۴۶

آج ساتواں روز ہے - میں صبح کی نماز کے بعد آپ کو خط لکھ رہا ہوں - بلغم کچھ نکلتی ہے - گلے کے اندر خارش سی خصوصاً دائیں طرف معلوم ہوتی ہے - آواز میں فرق ضرور آیا ہے مگر ایسا نہیں جس کو سب نوٹ کر سکیں - ریح کی شکایت جو اُس وقت تھی ، اب باقی نہیں رہی - بہرحال اگر موجودہ نسخے میں کوئی ترمیم ضروری ہو تو حکیم صاحب خود سمجھیں -

۸۵۵

۱۷ جون ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۴۶ - ۱۴۷

سمرنا کی انجیر بہت تلاش سے ایک پنساری کی دوکان سے ملی ہے جو دیکھنے میں نہایت مکروہ ہے - حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کریں کہ یہ ممکن نہیں کہ کاسرالریاح (گلابی رنگ کی گولی) کی جگہ قبض کشا رکھ دی جائے کیونکہ ریاح کی تکلیف اب جاتی رہی ہے - آواز میں فرق آ گیا ہے - عجب معاملہ ہے جس سے انسانی ضمیر کے اندر جو کچھ گزر رہا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ لوگ میری بیماری میں اس واسطے دلچسپی لے رہے ہیں کہ دیکھیں ڈاکٹروں کو کب شکست ہوتی ہے - اب کی دفعہ کوئی اس سے بھی طاقتور دوا ہو تو اَور بھی اچھا ہے - حکیم صاحب اوقاتِ خاص میں مجھے بھی یاد رکھیں -

۸۵۶

۱۹ جون ۱۹۳۴ء ـــ مولانا عبدالماجد دریابادی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۴۳

جہاں تک مجھے معلوم ہے ، لفظِ برزخ کا کوئی ترجمہ انگریزی زبان میں نہیں ہے - بعض مترجمینِ قرآن نے لفظ Barrier لکھا ہے مگر یہ بھی درست معلوم نہیں ہوتا - میری رائے میں تو برزخی زندگی کا ترجمہ Burzukh Life ہی کریں لیکن حقیقتِ برزخ پر ایک مفصّل نوٹ دینا ضروری ہے - اس نوٹ میں موت ، حشر وغیرہ کی حقیقت بھی اسلامی نقطۂ خیال سے واضح کرنی چاہیے -

۸۵۷

۲۰ جون ۱۹۳۴ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۵۲ - ۱۵۳

حکیم صاحب کا ارشاد مقدم ہے - جیسا کہ انھوں نے فرمایا تھا ، دوائی کا استعمال تو دیر تک رہے گا - آواز جلد تبدیل ہو تا کہ آیندہ پروگرام وضع کر سکوں - کل جنوبی افریقہ سے دعوت آئی ہے اور وہاں کے مسلمان مصر ہیں کہ یہاں کا دورہ ضروری ہے - گزشتہ ہفتے ایک خط جرمنی سے آیا ، جس سے معلوم ہوا کہ ترکی کی طرف سے بھی دعوت دی جانے والی ہے - بہرحال میری خواہش ہے کہ اس جہان سے رخصت ہونے سے پہلے :

برآور ہرچہ اندر سینہ داری
سرودے ، نالۂ آہ و فغانے

۸۵۸

۲۲ جون ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۵۳ - ۱۵۴

آج صبح دوائی کھائی تو معلوم ہوا کہ صبح اور شام کی دوا دونوں نہیں ہیں ۔ حکیم صاحب کی خدمت میں یہ عرض پھر کیجیے کہ بالعموم طلوع و غروبِ آفتاب کے وقت آواز کی حالت اچھی نہیں معلوم ہوتی ۔ اس مواد کی تحلیل کے لیے ، جس کو ڈاکٹر fresh groth بتاتے ہیں ، کس قدر عرصہ درکار ہوگا ۔

۸۵۹

۲۳ جون ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۵۵ - ۱۵۶

آج دو ہفتے ہوگئے جب میں دہلی گیا تھا ۔ دوائی تو وہیں شروع کر دی تھی ۔ کل پورے پندرہ سولہ روز ہو جائیں گے ۔ پچھلے ہفتے میں جو کسی قدر ترقی آواز میں ہوئی تھی ، دوسرے ہفتے میں اس پر کوئی اضافہ معلوم نہیں ہوا ۔ حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کر دیں کہ بالعموم دن اور رات میں آواز کی حالت بہتر ہوتی ہے ۔ طلوع و غروبِ آفتاب کے وقت حالت کچھ بہتر نہیں ہوتی ۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ گلے کے دونوں اطراف جونک لگوانی چاہیے ۔ حکیم صاحب اس بارے میں کیا فرماتے ہیں ؟

۸۶۰

۲۴ جون ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۵۶ - ۱۵۷

میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ دوسرے ہفتے کی دوا نے ، پہلے سے ترقی جو آواز میں ہوئی تھی ، کوئی اضافہ نہیں کیا بلکہ ترقی معکوس میں ہوئی - میں نے دہی کھایا اور لسی بھی پی ، فالودہ پیا ، دوا کی مقدار دگنی کر دی گئی - شاید ڈوس کے بڑھ جانے کی وجہ سے آواز نے ترقیِ معکوس کی - اس تیسری وجہ کے متعلق حکیم صاحب سے دریافت کریں اور مجھے فوراً اطلاع دیں -

۸۶۱

۲۷ جون ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۵۷ - ۱۵۹

میں نے آپ کو پانچ سات خط لکھے ، کسی کا جواب نہیں آیا - ان میں کئی باتیں حکیم صاحب سے دریافت کرنے کی تھیں - اب تو میں بھول ہی گیا - ضروری بات یہ ہے کہ پہلے ہفتے میں آواز میں کچھ ترقی ہوئی ، مگر دوسرے اور اب تیسرے ہفتے میں اس ہفتے کی ترقی پر کوئی اضافہ نہیں ہوا جس سے میں متفکر ہوں کہ دوا کیوں موثر نہیں ہوئی - شہد کھانے کی ممانعت تو نہیں ؟ بھنڈی توری کے متعلق حکیم صاحب کا کیا حکم ہے ؟ قبض کی بھی کسی قدر شکایت رہتی ہے -

۸۶۲

۲۷ جون ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۵۹ - ۱۶۰

اس خط سے بہت اطمینان ہوا - دوا کا پیکٹ بھی مل گیا ہے - حکیم صاحب قبلہ سے ہر چیز کے متعلق فرداً فرداً دریافت کر کے مجھے مطلع کیجیے کہ کون سی چیز کھائی جائے اور کون سی نہ کھائی جائے - سبزی ، ترکاری ، پھل پھول ، گوشت اور پینے کی چیزیں وغیرہ ، علیٰ ھذا القیاس چاول خشک و پلاؤ ، شہد وغیرہ -

۸۶۳

۲۹ جون ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۶۰ - ۱۶۱

نئی دوا کل سے شروع کر دی ہے - آمید ہے کہ فائدہ ہوگا - صحتِ مجموعی بہت اچھی ہے البتہ آواز پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا - آج شام کی گاڑی میں سرہند شریف جا رہا ہوں - چند روز ہوئے صبح کی نماز کے بعد میری آنکھ لگ گئی - خواب میں کسی نے پیغام دیا ''ہم نے جو خواب تمھارے اور شکیب ارسلان (دروزی رہنما ، اتحادِ اسلامی کے بہت بڑے داعی) کے متعلق دیکھا ہے ، وہ سرہند بھیج دیا ہے - ہمیں یقین ہے خدا تعالیٰ تم پر بہت بڑا فضل کرنے والا ہے'' - اس خواب کی بنا پر وہاں کی حاضری ضروری ہے - اتوار کی صبح کو لاہور واپس پہنچیں گے -

۸۶۴

۳ جولائی ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۶۳ - ۱۶۴

نئی دوا سے بھی کوئی خاص فرق نہیں ہوا ۔ حکیم صاحب کی خاص توجہ کی ضرورت ہے ۔ انھی دواؤں میں کوئی ایسی دوا بھی شامل کر دیں جس سے قبض کی شکایت نہ رہے ۔ شہد کے استعمال کے متعلق بھی دریافت کیجیے ۔

۸۶۵

۵ جولائی ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۶۵ - ۱۶۶

آپ کا خط ابھی ملا ۔ دوائیوں کا پارسل بھی موصول ہوا ۔ رات کو سوتے وقت کھانے کی جو دوا ہے ، اس کو نگلنا ہے یا منہ میں رکھ کر آہستہ آہستہ چوسنا ہے ؟ اس کے متعلق فوراً لکھیں کیونکہ دوا کل سے شروع کی جائے گی ۔ سوموار کے روز ایکس ریز فوٹو پھر لیا جائے گا ۔ جو کچھ نتیجہ ہوگا اس سے میں آپ کو مطلع کروں گا ۔

۸۶۶

۶ جولائی ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۱۶۷

ابھی ملک برکت علی صاحب سے ملاقات ہوئی جو شملہ سے آئے ہیں ۔ شملہ میں میرے ایک مہربان خواجہ حبیب اللہ ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ کشمیر میں گلقند ، بشرطیکہ پرانی ہو ، تقویت کے لیے اکسیر ہے ۔ پچاس سال پرانی گلقند خواجہ صاحب کے پاس موجود ہے ۔ مہربانی کر کے حکیم صاحب سے ذکر کر دیں اور ان سے پوچھیے کہ گلقند کے استعمال کے متعلق کیا مشورہ دیتے ہیں ؟

۸۶۷

۱۰ جولائی ۱۹۳۴ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۱۶۸

ایکس رے بدھ کو ہوگا ۔ نئی دوا جسے پان میں رکھ کر چبانے کی ہدایت ہے اور جو آواز کے لیے مخصوص ہے ، مفید ثابت نہیں ہوئی ۔ قبض کی شکایت رفع نہیں ہوئی ۔ جو دوا موجودہ نسخے کے مطابق رات کو کھائی جاتی ہے ، اس کے متعلق کوئی ہدایت نہیں کہ نگل لی جائے یا چوسی جائے ، اس کے متعلق جلد لکھیے ۔

۸۶۸

۱۱ جولائی ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۱۶۹

ابھی دوبارہ ایکس رے سے سینہ دکھا کے آیا ہوں ۔ یہ بات اب یقینی ہو گئی ہے کہ ٹیومر یا گروتھ نہیں ، صرف شاہرگ کا پھیلاؤ ہے ۔ کہتے ہیں کہ یہ شاہرگ کا پھیلاؤ یا تو خون کے سمّی مادوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے یا بعض پہلوانوں اور گویّوں کو بھی ہو جاتا ہے ، نفس کے زیادہ استعمال کی وجہ سے ۔ بہرحال حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کر دیں اور جو کچھ وہ فرمائیں ، مجھے اس سے مطلع فرمائیں ۔

۸۶۹

۱۳ جولائی ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۷۰ - ۱۷۱

پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ ٹیومر (رسولی) کی تھیوری خود ایکس رے نے غلط ثابت کر دی ہے ۔ تاہم شاہرگ کا پھیلاؤ بھی ایک قسم کی Swelling (سوزش) ہے ۔ ان کی رائے میں یہ مرض خطرناک نہیں ہے لیکن نارمل حالت کی طرف عود کر آنا ان کے نزدیک بہت مشتبہ ہے ۔ اب کسی ایسے نسخے کی ضرورت ہے جس کا فوری اثر آواز پر ہو تاکہ مجھے اطمینان ہو اور ڈاکٹروں کو بھی پوری شکست ہو ۔

۸۷۰

۱۶ جولائی ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۷۲ - ۱۷۳

مجھ کو بعض تجربہ کار لوگوں نے ہدایت دی ہے کہ گلے کے دونوں طرف جونک لگوائی جائے۔ جراحوں کا ایک پرانا خاندان لاہور میں ہے ۔ ان کے پاس ایک لیپ ہے جو اس مرض کے مریضوں کے گلے پر لگایا جاتا ہے ۔ میں نے ان سے لیپ کے اجزا دریافت کیے تو معلوم ہوا کہ چار قسم کے گوندوں سے بنا ہے ، جن کے اثر سے بلغم کافور ہو جاتی ہے ۔ شہر کے لوگ ، جو ہمارے ہمدرد ہیں ، مجبور کر رہے ہیں ۔ میں نے سب کو یہی جواب دیا ہے کہ حکیم صاحب کے مشورے کے بغیر کچھ نہ ہو گا ۔

۸۷۱

۱۶ جولائی ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۷۱ - ۱۷۲

دوا کا باقاعدہ استعمال ہو رہا ہے اور جیسا حکیم صاحب فرمائے جائیں گے ، عمل ہوتا جائے گا ۔ ہوا خوری کی کوشش کروں گا مگر اس کی عادت پڑنا مشکل ہے ۔ حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کیجیے گا کہ مجھے نماز کا پورا پابند کرنے اور ہواخوری کی عادت ڈالنے کے لیے آپ کے روحانی اثر کی ضرورت ہے ۔

۸۷۲

۲۲ جولائی ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۱۷۴

آپ کی مرسلہ دوائیاں تمام پہنچ گئی ہیں - میں نے ایک روز مسہل لے لیا تھا - اس کے دوسرے روز دوا نہیں کھائی - آج صبح سے پھر شروع کی ہے - اب حکیم صاحب کی عنایت سے میری صحت بہت اچھی ہوگئی ہے - صرف آواز کی کسر ہے - اس کے لیے کوئی اکسیر تجویز کیجیے - ممکن ہے مجھے اس ماہ کے اندر اندر انگلستان جانا پڑے - اس واسطے میں ان کی خاص توجہ کا طالب ہوں -

۸۷۳

۲۳ جولائی ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۷۵ - ۱۷۶

اگر میری آواز اصلی حالت پر عود کر آئی تو میں اس بیماری کو خدا کی رحمت تصور کروں گا - کیونکہ اس بیماری نے حکیم صاحب سے وہ ادویہ استعمال کرنے کا موقع پیدا کیا ، جنھوں نے میری صحت پر ایسا نمایاں اثر کیا ہے کہ تمام عمر میں میری صحت ایسی اچھی نہ تھی جیسی اب ہے - میں نے سنا ہے کہ (شیخ غلام صابر ٹھیکیدار قرول باغ) کی بیوی کا انتقال ہوگیا ہے جس سے مجھ کو بہت افسوس ہوا - مرحومہ بچے چھوڑ گئی ہے اور یہ بڑے درد و سوز کی بات ہے - میری طرف سے آپ شیخ صاحب موصوف کی خدمت میں جا کر اظہارِ افسوس کریں -

۸۷۴

۲۷ جولائی ۱۹۳۴ء —— فقیر سیّد وحیدالدین

خطوطِ اقبال ، ص ۲۳۳

معلوم یہ کرنا ہے کہ وہ غزل یا غزلیں کون سی تھیں جو رفیق (غزنوی) صاحب نے گائیں (اور ہز ماسٹر وائس نے ریکارڈ کیں) ۔ ان کا ایک ایک مصرع ان سے لکھوا لیں ۔ ان کے خط میں غزل کا نشان درج نہیں ہے ۔

۸۷۵

۲۷ جولائی ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۷۶ - ۱۷۷

صحت بے شک بہت اچھی ہے مگر افسوس ہے کہ آواز میں مطلق کشائش نہیں ہوئی ۔ لیپ کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا ۔

۸۷۶

۲۸ جولائی ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۷۷ - ۱۷۸

حکیم صاحب کی خدمت میں اوّل تو یہ عرض کیجیے کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ دوائی کا کوئی خاص اثر آواز پر نہیں ہوتا ۔ پہلے روح الذہب دیا جاتا تھا ، اس سے بہت فائدہ ہوا ۔ کیا اب حکیم صاحب نے اس کا دینا بند کر دیا ہے ؟

۸۷۷

۲۸ جولائی ۱۹۳۴ء (انگریزی) —— مس فارقو ہرسن

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۹۳ - ۲۹۵

میں اب تک علیل ہوں - گلے کی تکلیف ہے جس نے گزشتہ پانچ ماہ سے ڈاکٹری علاج کو وقفِ ناکامی بنا رکھا ہے - اس وقت ایک تجربہ کار دہلوی حکیم کے زیرِ علاج ہوں - اگر ان کا علاج ناکام رہا تو لارڈ لودین کو خطبات کے التوا کے لیے لکھوں گا - گزشتہ ہفتہ لارڈ ازلنگٹن کا خط اخبارات میں بھیج دیا گیا - مجھے یقین ہے کہ نظام بخوشی اس مسئلے میں آپ کا ساتھ دیں گے - ملکِ معظم کی جوبلی کے سلسلے میں تمام والیانِ ریاست ہائے ہند انگلستان میں ہوں گے - اگر میں بھی انگلستان پہنچ گیا تو اس کارِ خیر میں آپ کی ہر ممکن اعانت سے دریغ نہ کروں گا -

۸۷۸

۳۰ جولائی ۱۹۳۴ء —— ڈاکٹر سیّد یامین ہاشمی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۹۲ - ۱۹۳

میں نے آپ (کی نظم قلزمِ ہستی) کے پہلے شعر کی اصلاح اپنے خیالِ ناقص میں کر دی ہے :

(کہتے ہیں مرگ جس کو عرفانِ زندگی ہے
یعنی کہ موت پر بھی احسانِ زندگی ہے)

مگر مضمون کے اعتبار سے باقی اشعار کا ٹون اس شعر سے مختلف ہے - باقی رہی زبانِ اردو اور فنِ شاعری ، سو ان سے مجھے کوئی سروکار

نہیں - میرے مقاصد شاعرانہ نہیں بلکہ مذہبی اور اخلاقی ہیں - اس واسطے فنِ شعر کی اصلاح کے لیے آپ کو کوئی موزوں تر آدمی تلاش کرنا چاہیے - میں اس میدان کا مرد نہیں ہوں -

۸۷۹

۳۰ جولائی ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۷۸ - ۱۸۰

آپ کا خط ابھی ملا ، جس میں ایک ذرا سی پڑیا بھی تھی - کھولا تو اس میں سے بجائے دو کے ایک گولی جواہر مہرہ کی نکلی - اس واسطے واپس ارسالِ خدمت کرتا ہوں کہ حکیم صاحب سے ایک اَور گولی لے کر اس کو پان میں چبانے کی دوا کے ساتھ ملوائیں اور پھر مجھے ارسال کریں -

۸۸۰

۳۱ جولائی ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۱۸۰

یہ پوسٹ کارڈ محض یہ بات یاد دلانے کے لیے لکھتا ہوں کہ دوا ہفتہ یا اتوار کے دن ، یعنی ۴ یا ۵ اگست کو ، ختم ہو جائے گی -

۸۸۱

۳۱ جولائی ۱۹۳۴ء ـــــ عظمت الٰہی زبیری ،

رجسٹرار علی گڑھ یونیورسٹی

صحیفہ ، اقبال نمبر ، حصہ دوم ، جنوری ، فروری ۱۹۷۸ء ،
ص ۳۲ ؛

آپ کے خط کا شکریہ ! میں ان دنوں گلے کی تکلیف میں مبتلا ہوں اور میرے لیے سفر کرنا دشوار ہے ۔ تاہم اگر آپ مجھے (علی گڑھ کی حاضری سے) مستثنیٰ قرار دے کر امیدواروں کے نام ، ان کی تعلیمی قابلیت اور ان کی ادبی سرگرمیوں کی تفصیلات سے آگاہ کر دیں ، تو میں آپ کو اپنی رائے لکھ بھیجوں گا ۔ اگر یہ ممکن نہ ہو ، تو پھر مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کو اس وقت تک انتظار کرنا پڑے گا جب تک میری طبیعت سفر کے قابل نہیں ہو جاتی ۔ امید ہے اواخرِ اگست ۱۹۳۴ء تک میری طبیعت بحال ہو جائے گی ۔

۸۸۲

جولائی ، اگست ۱۹۳۴ء ـــــ پروفیسر محمد طاہر فاروقی

خطوطِ اقبال ، ص ۲۳۴

میں کچھ عرصے سے علیل ہوں ۔ ناسازیٔ طبع کے باعث (فردوسی کی ہزار سالہ جوبلی کے سلسلے میں ایران کے) سفر کا ارادہ ملتوی کر چکا ہوں ۔ آپ کا قصد ہے تو جائیں ۔ قونصل جنرل ایران سے خط و کتابت کر کے جزئیات معلوم کر لیں ۔

۸۸۳

۲- اگست ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۸۰ - ۱۸۱

آج دوا کا انتظار تھا مگر نہیں ملی - کل پرسوں سے آواز پھر کچھ رو بصحت معلوم ہوتی ہے - مجھ کو یقین ہے کہ جواہر مہرہ ضرور مفید ثابت ہوگا - میرا انگلینڈ جانا یقینی نہیں -

۸۸۴

۴- اگست ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۸۱ - ۱۸۲

پارسل دوا کا مل گیا ہے - اس میں جو خط تھا وہ بھی میں نے پڑھ لیا ہے - حسبِ ہدایت عمل ہوگا - آواز اب ایک دو روز سے رو بصحت معلوم ہوتی ہے امید ہے - اس دوا سے مزید فائدہ ہوگا -

۸۸۵

۵- اگست ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۸۲ - ۱۸۳

اس وقت ۴ بجے شام ہے - میرا بدن ٹوٹ رہا ہے - چونکہ سردی محسوس ہوتی ہے اس واسطے معلوم ہوتا ہے ملیریا ہے - حکیم صاحب قبلہ سے پوچھیں کہ بخار کے ساتھ دوا جاری رہے یا ترک کر دی جائے ؟ نیز یہ کہ کونین کھا لوں ؟

۸۸۶

۶- اگست ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۱۸۳

کونین کھائی تھی - بخار مجھے نہیں ہوا - آواز کچھ رو بصحت معلوم ہوتی ہے - پھیپھڑوں اور دل کا دوبارہ معائنہ کرایا ہے - سب کچھ درست ہے - حکیم صاحب سے عرض کریں کہ اب روحانی اثر کی ضرورت ہے - ''مسافر'' (سیاحتِ افغانستان) کاتب، کو دے دی ہے - اس کے بعد اردو مجموعہ دے دیا جائے گا -

۸۸۷

۷ - اگست ۱۹۳۴ء (انگریزی) ـــــ عظمت اللہی زبیری

رجسٹرار مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ

صحیفہ ، اقبال نمبر ، حصہ دوم ، جنوری ، فروری ۱۹۷۸ ،

صفحات ۱۳۳ - ۱۳۴

اردو کی ریڈر شپ اور لیکچرار شپ کی اسامیوں کے لیے امیدواروں کے متعلق اپنی رائے بھیج رہا ہوں -

ریڈر شپ کے لیے میں وثوق کے ساتھ رشید احمد صدیقی کے حق میں رائے دیتا ہوں - ایک ہونہار نثرنگار اور نقاد کی حیثیت سے انھوں نے مجھے ہمیشہ متاثر کیا ہے - ان کی نثر میں ایک خاموش مزاح اور تازگی کا احساس ہوتا ہے جو ان کے ہم عصر نئے لکھنے والوں میں مفقود ہے - یہ فیصلہ رشید احمد صدیقی کے حق میں میری ذاتی معلومات اور ان کی تحریروں کی بنا پر ہے - میرے خیال میں کوئی دوسرا امیدوار ان کی برابری نہیں کر سکتا -

لیکچرار شپ کے لیے ذاتی طور پر میں سیّد علی احسن کو منتخب کرنے کے حق میں ہوں - ان کی عمر ۵۷ برس ہے اور انھوں نے اپنی عمر کا بہترین حصہ اردو کے مطالعے میں صرف کیا ہے - میرے خیال میں اردو کے لیکچرار کی حیثیت سے انھوں نے اپنی کامیابی کا ثبوت بہم پہنچا دیا ہے - افسوس کہ وہ انگریزی نہیں جانتے ، اس لیے مجھے خدشہ ہے کہ کمیٹی کے دوسرے ارکان مجھ سے متفق نہیں ہوں گے - اگر وہ کسی وجہ سے میرے ساتھ اتفاق نہ کر سکیں تو پھر تین امیدواروں جلیل احمد قدوائی ، محمد یحییٰ تنہا اور آغا محمد اشرف میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوگا - آغا محمد اشرف ہونہار معلوم ہوتے ہیں مگر اس نوع کی اسامی کے لیے ان کی عمر بہت ہی کم ہے - باقی دو امیدواروں میں سے میں جلیل احمد قدوائی کو ترجیح دیتا ہوں -

۸۸۸

۱۰ - اگست ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۸۴ - ۱۸۵

الحمد للہ کہ بخار جاتا رہا - پرسوں سے میں حکیم صاحب کی دوا کھا رہا ہوں - امید ہے اس دوا سے آواز کی کشائش ہوگی - آپ کو معلوم ہے سنگِ فساں وہ پتھر ہے جس سے چھری چاقو تیز کرتے ہیں - ہندی میں اسے سان لکھتے ہیں مگر محاورۂ اردو کیا ہے ؟ تحقیق کسی لغت سے کیجیے - یہاں اردو کی کوئی لغت اس وقت میرے سامنے نہیں -

۸۸۹

۱۱- اگست ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۸۵ - ۱۸۶

کل مسٹر محمد اسد کی زبانی آپ کا پیغام ملا - دوا کی خوراک وہی استعمال میں آتی ہے جو حکیم صاحب نے مقرر کی ہے - آواز میں خفیف سی تبدیلی ہے - دوا بدھ کو شروع کی تھی ، آج ہفتہ ہے ، گویا آج دوا کھاتے ہوئے چوتھا روز ہے -

۸۹۰

۱۶ - اگست ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۸۶ - ۱۸۷

حکیم صاحب قبلہ کا خط ملا - مجھے اس دوا کے استعمال سے کوئی گرمی محسوس نہیں ہوئی - کتاب کا نام (نشانِ منزل) کی جگہ ''بالِ جبریل'' تجویز ہوا ہے - جس صاحب نے اس کے لیے گفتگو کی ہے ان سے قطعی فیصلہ کیجیے کہ وہ کس قدر کاپیاں خریدیں گے اور کیا کمیشن چاہتے ہیں ؟ ''مسافر'' (سیاحت افغانستان) کی کتابت کل یا پرسوں ختم ہو جائے گی - اس کے بعد ''بالِ جبریل'' کی کتابت شروع ہوگی -

۸۹۱

۱۸ - اگست ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۱۸۸

دوہ ماہ سے کوئی زیادہ ترقی آواز میں محسوس نہیں ہوئی - اب ڈاکٹر بغلیں بجاتے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آواز درست نہ ہوگی - مگر میں حکیم صاحب کی توجہ اور ان کی روحانیت پر بھروسہ رکھتا ہوں -

۸۹۲

۲۲ - اگست ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۸۹ - ۱۹۰

مجھے ابتدائے علالت میں بعض دفعہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آنکھ کے سامنے اندھیرا ہو جائے اور سر چکرائے - جوں جوں صحت ترقی کرتی گئی ، یہ بات رفع ہوتی گئی - اب تین چار روز سے پھر ایسا ہوتا ہے - حکیم صاحب سے اس کا تذکرہ کیجیے کہ اس کا باعث کیا ہے ؟ ''بالِ جبریل'' کی پہلی ایڈیشن پانچ ہزار کی ہوگی - ''مسافر'' صرف ایک ہزار یا زیادہ سے زیادہ پندرہ سو - روپیہ کس قدر ادا ہوگا ؟ اس پر باقی باتوں کا دار و مدار ہے -

۸۹۳

۲۴ - اگست ۱۹۳۴ء ـــــ شوکت تھانوی

انوارِ اقبال ، ص ۲۴۶

آپ کے مجموعۂ اشعار (گُہرستان) کے چند مقام میں نے دیکھے ہیں - اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ کے اسلوبِ بیان میں جدت ہے اور بعض جگہ بہت خوب کہا ہے - زیادہ لکھنے سے قاصر ہوں کہ کئی ماہ سے علیل ہوں -

۸۹۴

۲۸ - اگست ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۹۳ - ۱۹۴

وہ آنکھوں میں جو اندھیرا سا ہو جاتا تھا ، اس میں خود بخود کمی ہو گئی ہے ، لیکن آواز کی حالت قریباً بدستور ہے - دوا کا استعمال جاری ہے - ''بالِ جبریل'' ، ''مسافر'' اور آپ کے اُردو ترجمے کے متعلق جلد فیصلہ ہونا چاہیے - تاج کمپنی استفسار کر رہی ہے مگر ذاتی طور پر میں جامعہ کو ترجیح دوں گا -

۸۹۵

۲۸ - اگست ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۹۱ - ۱۹۳

جاوید کی والدہ مدت سے علیل ہے - اس کا جگر اور تلّی

دونوں بڑھے ہوئے ہیں - اکتوبر میں وہ دہلی آئیں گی اور نبض حکیم صاحب کو دکھائیں گی - فی الحال کوئی دوا تجویز فرمائیں جس کو وہ اس وقت تک استعمال کریں جب تک وہ خود دہلی حاضر ہو کر ان کو نبض نہ دکھا لیں -

۸۹۶

۳ ستمبر ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۱۹۵

دوا اب پانچ روز کے لیے باقی ہے - مزید دوائی بھجوانے کا انتظام کرنا چاہیے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے میرا بدن نئے سرے سے تعمیر ہو رہا ہے ، مگر تعجب ہے کہ آواز میں نمایاں تبدیلی نہیں ہوئی -

۸۹۷

۴ ستمبر ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۱۹۶

میں آپ کو کم از کم تین خط لکھ چکا ہوں - ایک خط میں جاوید کی والدہ کے حالات ، حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کرنے کے لیے ، لکھے تھے - معلوم ہوتا ہے وہ خط آپ کو نہیں ملا - میری صحت اچھی ہے مگر افسوس کہ آواز میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوئی -

۸۹۸

۶ ستمبر ۱۹۳۴ء ـــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۸۶

راغب اصفہانی نے مفردات میں لفظ نبی اور نبیٔ کے دو معنی خبر دینے والا اور مقامِ بلند پر کھڑا ہونے والا لکھے ہیں ۔ ایک حدیث بھی نقل کی ہے ، یعنی حضور رسالتمآب ﷺ نے فرمایا کہ میں نبی بغیر ہمزے کے ہوں ۔ یہ حدیث صحاح ستّہ میں ہے یا نہیں ؟ قرآن شریف میں جن انبیاء کا ذکر ہے ان میں کون سے نبی بالہمزہ ہیں اور کون بغیرِ ہمزہ ؟ یا سب کے سب بغیرِ ہمزہ ہیں ؟ لفظ نار اور نجات کا روٹ کیا ہے ؟

۸۹۹

۹ ستمبر ۱۹۳۴ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۹۷ - ۱۹۸

سفرنامۂ افغانستان کی کتابت ختم ہوگئی ۔ ''بالِ جبریل'' کی کتابت آج سے شروع ہے ۔ مکان کی تعمیر چند روز میں شروع ہوگی ۔ مجھ کو روپے کی ضرورت ہے ۔ لیکچروں کی کتابت شروع ہوئی یا نہیں ؟ میں نے اپنی تمام کتابوں کا حقِ تصنیف جاوید کے نام ہبہ کر کے دستاویز رجسٹری کرا دی ہے ۔ اب یہ سب مال اُس کا ہے ۔

۹۰۰

۱۲ ستمبر ۱۹۳۴ء —— سیّد عبدالواحد معینی

انوارِ اقبال ، ص ۱۹۰

میں ابھی تک علیل ہوں ۔ یونانی دوا کے استعمال سے صحتِ عامہ بہت اچھی ہوگئی ہے مگر آواز پر ابھی کوئی نمایاں اثر نہیں ہوا ۔ دعا فرمائیے ۔

۹۰۱

۱۲ ستمبر ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۹۸ - ۱۹۹

کل شام خفیف سا بخار ہو گیا تھا ۔ آج صبح سے کونین شروع کی ہے ۔ دو چار روز تک کونین جاری رکھوں گا اور دوا حکیم صاحب قبلہ کی نہ کھاؤں گا ۔ کل کابل سے سردا بھی آ گیا ہے ۔ امید ہے اس سے آواز کو فائدہ ہوگا ۔

۹۰۲

۱۸ ستمبر ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۱۹۹ - ۲۰۰

ایک شخص ، جو خود اس بیماری کا مریض رہ چکا ہے ، عراق میں اسے ایک ترک طبیب نے تمباکو میں چرس رکھ کر پلائی تھی اور اس کے ساتھ لپٹن چائے جس میں شکّر کی جگہ گُڑ ڈالا جائے ۔

اس نسخے سے اسے فائدہ ہوا اور صرف تین چار روز کے عرصے میں اس کی آواز صاف ہو گئی ۔ حکیم صاحب سے ذکر کریں کہ آیا چرس کا استعمال آواز کے لیے مفید ہے ؟

۹۰۳

۱۹ ستمبر ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۱۱ - ۲۱۲

آپ کی علالت کا معلوم کر کے افسوس ہوا ۔ خدا تعالٰی صحت عطا کرے ۔ آواز میں بہ نسبتِ سابق اب کچھ ترقی ہے ۔ اس دوا کا عام صحت پر بھی اچھا اثر ہے ۔ قبض بھی نہیں ہے ۔ لیکچروں کے متعلق جو شرائط مکتبہ کے ساتھ طے ہوں وہ صرف پہلی ایڈیشن کے متعلق ہوں گے ۔ جو روپیہ میرے لیے انھوں نے تجویز کیا ہے ، اس میں اُجرتِ ترجمہ شامل ہے یا نہیں ؟ رقم جو تجویز ہو ، یک مشت اور فوراً ادا ہو جائے تو بہتر ہے کیونکہ اب چند روز میں جاوید کے مکان کی تعمیر شروع ہونے والی ہے ۔ ''بالِ جبریل'' دس ہزار طبع ہوگی ۔ ایک لوکل کمپنی نے سب کی سب خرید لی ہے ۔

۹۰۴

۲۱ ستمبر ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۰۰ - ۲۰۱

آج کا دن چھوڑ کر چار دن کی دوا باقی ہے ۔ آواز میں ابھی تک کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوئی ۔ علی گڑھ کے حالات اچھے نہیں معلوم ہوتے ۔

۹۰۵

۲۲ - ۲۳ ستمبر ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۰۱ - ۲۰۳

حکیم صاحب قبلہ کی خدمت میں عرض کیجیے کہ مجھے ان پر کامل اعتماد ہے ۔ اس واسطے جب کوئی شخص دوا بتاتا ہے تو میں آپ کی خدمت میں لکھ دیتا ہوں اور دوا بتانے والے سے یہی کہتا ہوں کہ اگر حکیم صاحب نے اجازت دی تو استعمال کروں گا ۔ انشاء اللہ ان ہی کی ہدایت پر عمل ہوگا ۔

۹۰۶

۲۹ ستمبر ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۰۵ - ۲۰۶

دوا کا استعمال شروع ہے ۔ میں صبح کو بٹیر اور شام کو تیتر کھاتا ہوں ۔ سبزی کا استعمال بہت کم کر دیا ہے ۔ آواز کشا حبوب آپ نے اب تک ارسال نہیں کیں ۔ اگر کوئی صاحب جامعہ میں مسز سروجنی نائیڈو کا پتہ جانتے ہوں تو ان سے معلوم کر کے مجھے لکھیے ۔

۹۰۷

۲۹ ستمبر ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۰۶ - ۲۰۷

آپ نے جاوید کی والدہ کے لیے ایک دوا حکیم صاحب قبلہ سے لے کر ارسال کی تھی - وہ دوا ختم ہو چکی ہے - اس کے ہاتھ پاؤں کے اعصاب بہت کمزور ہو گئے ہیں - وہ حکیم صاحب کو نبض دکھانے کے لیے دہلی آئے گی مگر اس وقت ان کے لیے کوئی دوا تجویز کر دیں جس میں اعصابی حالت کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے -

۹۰۸

۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۰۷ - ۲۰۸

نئی دوا کے استعمال سے کوئی خاص اثر آواز پر نہیں ہوا - دو روز سے پان کی جڑ بھی رکھ رہا ہوں - میرے خیال میں اب تمام تر توجہ (حکیم صاحب کو) آواز کی طرف دینی چاہیے - صحت خدا کے فضل و کرم سے بہت اچھی ہے - آٹھ ماہ کی اس علالت سے (کہ حقیقت میں کوئی علالت نہیں) بہت تنگ آ گیا ہوں -

۹۰۹

۵ اکتوبر ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۰۸

جو دوا اس آخری دوا سے پہلے میں کھایا کرتا تھا ، وہ صحت کے لیے بہت عمدہ تھی - گزشتہ چند روز سے چہرے پر جو سرخی حکیم صاحب کی دوا کے استعمال سے آ گئی تھی ، اب علی بخش اور بعض دیگر آدمیوں کی رائے میں کم ہو گئی ہے - اگر حکیم صاحب دوا میں تبدیلی چاہتے ہیں تو بہتر ہے کہ مذکورہ بالا امر کو ملحوظ رکھ کر کی جائے -

۹۱۰

۶ اکتوبر ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۰۸ - ۲۰۹

پلاؤ ، کھچڑی اور خشک چاول کے متعلق حکیم صاحب سے مفصل ہدایات حاصل کر کے جلد مطلع کریں - رات کو روٹی کا استعمال میری طبیعت اور عادت کے خلاف ہے - پھلوں میں سردہ کا اثر اچھا ثابت نہیں ہوا - انگور کا اثر بھی آواز پر اچھا نہیں معلوم ہوتا - کیا یہ پھلوں کی مائیت کی وجہ سے ہے ؟ لیکچروں کی کتابت شروع ہوئی یا نہیں ؟ جامعہ کی طرف سے کوئی خط ابھی تک نہیں ملا - اگر ان کا ارادہ نہ ہو تو کتاب کی طباعت کا انتظام اَور جگہ کیا جائے -

۹۱۱

۱۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۱۰ - ۲۱۱

آپ کا مرسلہ پارسل ابھی ملا ہے ۔ الحمد للہ آج شام سے دوا شروع کروں گا ۔ اب بہ نسبتِ سابقہ خفیف سی مزید تبدیلی آواز میں معلوم ہوتی ہے ۔ بادام تو روز کھاتا ہوں ، کوزہ کی مصری کے ساتھ کھانے کے بعد ۔ پستہ و چلغوزہ چند روز کھایا ، بعد ازاں خود بخود چھوٹ گیا ۔ پرندوں اور نر خرگوش کا مغز میں نے آج تک استعمال نہیں کیا ۔ مجھے مغز سے ، خواہ وہ کسی جانور کا ہو ، سخت کراہیت ہوتی ہے ۔ لیکچروں کے ترجمے کی طرف توجہ کیجیے ۔ اگر جامعہ تیار نہ ہو تو کتاب ارسال کیجیے ، میں اس کی اشاعت کا یہاں انتظام کروں ۔

۹۱۲

۲۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۱۳ - ۲۱۴

آپ لاہور تشریف لائیں تو یہیں میرے ہاں ٹھہریں اور کتاب سنائیں ۔ اس طرح کام جلدی ختم ہوگا ۔ مجھے امید ہے کہ نظرثانی میں مَیں آپ کی کچھ زیادہ مدد کر سکوں گا ۔ کتاب کا دیباچہ آپ خود لکھیں ۔ اس کے متعلق میں آپ کو ضروری مشورہ دوں گا ۔ جاوید کی والدہ بہت کمزور ہوگئی ہے ۔ اعصاب بہت کمزور ہوگئے ہیں ۔ اگر زیادہ دیر تک بیٹھی رہے تو اٹھتے ہوئے سر میں چکر سا آ جاتا ہے ۔

۹۱۳

۲۵ اکتوبر ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۱۴ - ۲۱۵

یہ نہ معلوم ہوا کہ آپ لاہور آئے یا نہیں ۔ اگر آئیں تو میرے ہاں ہی قیام کریں ۔ نیز دوا لیتے آئیں کیونکہ اب صرف دو تین روز کے لیے دوا باقی ہے ۔

۹۱۴

۲۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۱۵ - ۲۱۶

آپ کی والدہ ماجدہ کی علالت کی خبر معلوم کرکے تردد ہوا ۔ خدا تعالٰی ان کو شفائے عاجل کرامت فرمائے ۔ دوا ختم ہوگئی ہے ، اور دوا بھجوائیے ۔ آواز کے لیے کسی ایسے اکسیر کی ضرورت ہے جو بہت جلد اور نمایاں اثر کرے ۔

۹۱۵

۳۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء —— سید نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۱۷ - ۲۱۸

آج دوا کا پیکٹ مل گیا ہے جس کے لیے آپ کا شکریہ ۔ افسوس کہ جاوید کی والدہ بہت کمزور ہوگئی ہے ۔ سفر کے لائق نہیں رہی ۔ کمزوری اعصاب کی بڑھتی جاتی ہے ۔ حکیم صاحب کی خدمت میں

عرض کریں کہ اس کے لیے فی الحال اعصاب کو قوی کرنے کی دوا کی ضرورت ہے۔

۹۱۶

۵ نومبر ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۱۸ - ۲۱۹

حامد علی صاحب روپے کی ادائگی کے لیے بہت طویل مہلت مانگتے ہیں۔ بہرحال وہ میرے جواب کا انتظار کریں۔ حکیم صاحب قبلہ کے بڑے بیٹے (عبدالحئی انصاری) اتفاق سے لاہور میں ہیں۔ میں نے ان کو پرسوں بلایا تھا۔ انھوں نے جاوید کی والدہ کی نبض دیکھ کر ایک نسخہ تجویز کیا ہے جو کل سے استعمال ہو رہا ہے۔ وہ چند روز تک دہلی واپس جائیں گے اور حکیم صاحب کی خدمت میں کل حالات عرض کریں گے۔ بھائی صاحب سیالکوٹ سے آئے ہوئے ہیں۔ مکان کی تعمیر چند روز میں شروع ہوگی۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ خریدِ زمین اور تعمیر وغیرہ میں اتنی سر دردی ہے۔

۹۱۷

۱۰ نومبر ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۲۰ - ۲۲۱

جاوید کی والدہ کی نبض حکیم صاحب کے بڑے صاحب زادے دیکھ گئے تھے۔ ان کے مشورے کے مطابق جو دوا آپ نے ارسال کی تھی اس کا استعمال شروع ہے۔ باقی رہا میں ، سو میں گزشتہ خط

میں مفصل لکھ چکا ہوں - مہربانی کر کے یہ خط اور وہ خط حکیم صاحب کو سنائیں اور پوچھیں کہ آیا یہی دوا جاری رہے گی یا تبدیلی کی ضرورت ہے ؟

۹۱۸

۱۲ نومبر ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۲۱ - ۲۲۲

دوا قریب الاختتام ہے - میری حالت ابھی بدستور ہے - آواز میں کچھ ترقی ہوئی تھی مگر وہ عارضی ثابت ہوئی - میں کوئی بد پرہیزی بھی نہیں کرتا - البتہ صحت کی حالت ایسی ہے کہ کوئی شخص مجھے بیمار خیال نہیں کرتا - حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کیجیے کہ اب کیا صورت اختیار کی جائے ؟

۹۱۹

۱۲ نومبر ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۲۲ - ۲۲۳

ابھی ایک پوسٹ کارڈ ڈاک میں ڈال چکا ہوں - چند باتیں بھول گیا تھا ، جو اب لکھتا ہوں - کھانا کھانے ، چائے پینے ، مرغ کا شوربا پینے یا پانی پینے کے بعد بلغم خاص طور پر نکلتی ہے - بلغم نکلنے کے بعد آواز نسبتاً صاف ہو جاتی ہے - کبھی کبھی دن میں ہچکی بھی آتی ہے - رات کو ہچکی مطلق نہیں ہوتی اور نیند خوب آتی ہے - قبض رہتی ہے - بھوک کسی قدر کم ہو گئی ہے -

۹۲۰

۱۳ نومبر ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۲۴ - ۲۲۵

حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کیجیے کہ چونکہ ٹیکس کا حکم ہو چکا ہے ، اس واسطے اس حکم کے خلاف دہلی میں کسی وکیل کی معرفت اپیل کرنی ضروری ہے - حکیم صاحب کی کل آمدنی وقف ہے - کیا ان کا دواخانہ وقف ہے ؟ اگر وقف ہے تو اپیل اَور بھی مضبوط ہے ، اور اگر وقف نہیں مگر اس کی آمدنی وقف ہے تو پھر بھی یہ اچھی وجہ ہے - اس سے پہلے بھی اسی بنا پر حکیم صاحب پر ٹیکس نہیں لگایا گیا تھا -

۹۲۱

۱۹ نومبر ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۲۵ - ۲۲۶

میں دوا کا منتظر ہوں - گزشتہ چار پانچ روز سے میں نے کوئی دوا نہیں کھائی -

۹۲۲

۱۹ نومبر ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۲۶ - ۲۲۷

میں نے آج صبح آپ کو خط لکھا تھا ۔ الحمد للہ دوائے مرسلہ پہنچ گئی ۔ انکم ٹیکس کا معاملہ آمدنی کا ہے ۔ گورنمنٹ روپیہ چھوڑنا نہیں جانتی ، جب تک انھیں دلائل سے قائل نہ کیا جائے ۔ حکیم صاحب کی اپیل ضروری ہے اور حساب دکھا کر ان کو قائل کرنا ضروری ہے ـــــ اگر آواز نارمل نہ ہوئی تو ویانا جانے کا قصد ہے ـــــ ''بالِ جبریل'' جنوری تک شائع ہوگی ۔

۹۲۳

۲۰ نومبر ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۲۷ - ۲۲۹

جاوید کی والدہ کے متعلق تعجب ہے کہ حکیم صاحب کے بڑے صاحب زادے نے ان کی خدمت میں اب تک مفصل حالات عرض نہیں کیے ۔ ڈاکٹر صاحب نے معائنہ کیا ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ خون میں سرخ ذروں کی بہت کمی ہو گئی ہے ۔ حکیم صاحب کو یہ خط سنا دیجیے ۔ افسوس کہ وہ سفر کے لائق نہیں ورنہ میں انھیں دہلی لاتا ۔ ادویہ تجویز کروا کر ارسال کرائیے ۔

۹۲۴

۲۹ نومبر ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۲۹ - ۲۳۰

جاوید کی والدہ کی علالت کے متعلق خطوط مفصل لکھ چکا ہوں ۔ امید ہے آپ نے حکیم صاحب کو وہ خطوط سنا دیے ہوں گے اور حکیم صاحب نے اپنے صاحب زادے سے بھی حالات سن لیے ہوں گے ۔ اب مجھے دوا کا انتظار ہے ۔ عمر اُن کی چالیس سال ہے ۔ یہ بھی معلوم کیجیے کہ کسی شکل میں کستوری یا عنبر یا دونوں کا استعمال ان کے لیے مفید ہوگا یا نہیں ؟ روح الذہب بھی ممکن ہے ان کو فائدہ دے ۔

۹۲۵

یکم دسمبر ۱۹۳۴ء —— محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۸۱ - ۲۸۲

میری طبیعت بحمد اللہ اب اچھی ہے ۔ حکیم نابینا صاحب دہلی والے علاج کر رہے ہیں ۔ فرق ضرور ہے مگر عام طور پر گفتگو کرنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے ۔

میں نے آپ کا کلام دیکھا ہے اور تازہ تر نظمیں بھی ۔ مجھے شعریت سے زیادہ معنویت نظر آئی ۔ اس قدرتی عطیے کو آپ بہترین طریقے سے استعمال کریں ۔

۹۲۶

۴ دسمبر ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۳۰ - ۲۳۱

میں انشورنس کمپنی سے اس بارے میں گفتگو کروں گا ۔ چنانچہ ڈاکٹر متقی کو ، جو منیجنگ ڈائرکٹر ہیں ، میں نے ابھی خط لکھا ہے کہ وہ مجھ سے ملیں ۔ گفتگو کا جو نتیجہ ہو گا اس سے آگاہ کر دوں گا ۔ میری آواز کی حالت ابھی بدستور ہے ۔ مجھے حکیم صاحب پر بھروسہ ہے ، اس واسطے علاج جاری رہے گا ۔ شاید مجھے علی گڑھ جانا پڑے ۔ اگر ایسا ہوا تو دہلی بھی حکیم صاحب سے ملنے کے لیے ٹھہروں گا ۔

۹۲۷

۵ دسمبر ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۳۲

ڈاکٹر متقی مجھ سے آج صبح مل گئے ہیں ۔ میں نے ان سے آپ کے متعلق گفتگو کی ہے ۔ وہ آپ کو مفصل خط لکھیں گے ۔ بہتر یہ ہے کہ آپ ۱۰ یا ۱۱ دسمبر کو ایک دو روز کے لیے لاہور آ جائیں اور ان سے بالمشافہ گفتگو کر لیں ۔ آمد و رفت کا کرایہ آپ کو کمپنی ادا کرے گی ۔ کمپنی کا کاروبار جنوری ۱۹۳۵ء سے شروع ہو گا ۔ چند ہفتوں کی ٹریننگ کے بعد آپ کو انسپکٹر یا آرگنائزر مقرر کر دیا جائے گا ۔ ڈاکٹر شریف متقی کے خط کا مضمون بھی یہی ہو گا ۔

۹۲۸

۶ دسمبر ۱۹۳۴ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۳۳

اگر آپ نے ۱۰ یا ۱۱ دسمبر کو آنے کا ارادہ کر لیا ہے تو میرے لیے دوا اپنے ساتھ لیتے آئیں ۔ البتہ جاوید کی والدہ کے لیے جو دوا ہو اسے بھیج دیجیے ۔ کل سر تیج بہادر سپرو مجھ سے ملنے کے لیے آئے تھے ۔ وہ بھی حکیم صاحب کے کمالات کا ذکر کرتے تھے ۔ حکیم صاحب کی دوا سے ان کو بھی فائدہ ہوا ہے ۔

۹۲۹

۶ دسمبر ۱۹۳۴ء (انگریزی) —— محمد جمیل

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۹۷ - ۹۸

گزشتہ گیارہ ماہ سے گلے کی تکلیف میں مبتلا ہوں ۔ آکسفورڈ یونیورسٹی نے میرے خطبات شائع کیے تھے ۔ ایک خطبہ بہ عنوان ''کیا مذہب ممکن ہے ؟'' شامل کر دیا گیا تھا ۔ میری اردو نظموں کا ایک مجموعہ جنوری ۱۹۳۵ء میں شائع ہوگا ۔ ایک دو مہینے ہوئے ایک فارسی نظم ''مسافر'' شائع ہوئی تھی ، یہ میری سالِ گزشتہ کی سیاحتِ افغانستان کا تذکرہ ہے ۔

۹۳۰

۱۱ دسمبر ۱۹۳۴ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۸۳

میں شاید اب کے سال ولایت نہ جا سکوں ۔

۹۳۱

۱۸ دسمبر ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۳۴

میں فرنٹیر میل سے آؤں گا ، جو سات بج کر پچپن منٹ پر صبح دہلی پہنچے گی ۔ وہاں آدھ گھنٹہ قیام کر کے علی گڑھ روانہ ہوگی جہاں ساڑھے دس بجے پہنچ جائے گی ۔

۹۳۲

۲۷ دسمبر ۱۹۳۴ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۳۴ - ۲۳۵

میں مع الخیر لاہور پہنچ گیا ہوں ۔ دوائی شروع کر دی ہے ۔ حکیم صاحب سے میں ذکر کرنا بھول گیا تھا کہ میرے دونوں شانوں کے درمیان جو درد تھی اس سے افاقہ نہیں ہوا ۔ بعض دفعہ میں رات کو اس کی وجہ سے سو نہیں سکتا ۔ اٹھ کر بیٹھ جاتا ہوں ۔ اگر علی بخش دونوں ہاتھ سے ذرا مل دے تو پھر تھوڑی دیر کے لیے آرام ہو جاتا ہے ۔ جاوید کی والدہ نے بھی دوا شروع کر دی ہے ۔

۹۳۳

۲ جنوری ۱۹۳۵ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۳۸ - ۲۳۹

میری آواز کی حالت یہ ہے کہ کسی وقت بہت اچھی ہوتی ہے - دس بجے جو دوا پان میں کھائی جاتی ہے اس کے بعد آواز کسی قدر بیٹھ جاتی ہے -

ڈاکٹر انصاری کا خط آیا تھا - وہ خالدہ ادیب خانم کے ایک لیکچر میں صدارت کے لیے بلاتے ہیں - افسوس کہ میں اپنی آواز کی وجہ سے لاچار ہوں ورنہ حاضر ہوتا اور خالدہ ادیب خانم کے متعلق کوئی مختصر سی تقریر بھی کرتا -

۹۳۴

۳ جنوری ۱۹۳۵ء ـــ قاضی تلمّذ حسین

خطوطِ اقبال ، صفحات ۲۳۵ - ۲۳۶

میں ابھی تک علیل ہوں ، گو پہلے کی نسبت کسی قدر آواز بہتر ہے - مجھے پہلے سے اندیشہ تھا کہ کتاب (مرأة المثنوی) کی فروخت میں آپ کو زیادہ کامیابی نہیں ہوگی - ہندوستان میں فارسی کا مذاق بہت کم ہوگیا ہے - اس کے علاوہ تعلیم یافتہ مسلمانوں میں عام طور پر مذہبی ذوق بھی مفقود ہے - بہاولپور کے نوجوان نواب اگرچہ خود فارسی تصانیف کا ذوق شاید نہیں رکھتے ، تاہم وہ قدر دان ضرور ہیں - آپ ان کی خدمت میں ایک کتاب عمدہ جلد کرا کر بطور ہدیہ ارسال کریں - میں بھی کوشش کروں گا کہ ان کی توجہ

آپ کی کتاب کی طرف مبذول ہو ۔ اس کے علاوہ آپ سر سیّد راس مسعود صاحب کو بھوپال لکھیں ۔ اعلیٰ حضرت نواب صاحب بھوپال بھی اہلِ علم کے قدردان ہیں ۔

۹۳۵

۵ جنوری ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۳۰

آج سات روز کی دوا باقی ہے ۔ حالت میں کوئی خاص فرق نہیں ہوا ۔ آواز بدستور ہے ۔ شانوں کے درمیان رات کو درد ہوتا ہے جس سے نیند میں خلل واقع ہوتا ہے ۔ جاوید کی والدہ کے لیے تیل اب تک نہیں ملا ۔ میں یہاں سے اس ماہ کے اخیر میں بھوپال جاؤں گا ۔ آپ کو پہلے سے مطلع کر دوں گا تاکہ آپ دوا لے کر مجھے اسٹیشن پر مل جائیں ۔

۹۳۶

۶ جنوری ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۳۱

میری صحت خدا کے فضل سے ویسی ہی ہے جیسی پہلے تھی ۔ صرف شانے کے درد کی وجہ سے ایک دو رات نیند نہیں آئی ۔ آواز کی حالت بدستور ہے ۔ بھوپال انشاء اللہ جنوری کے اخیر تک جاؤں گا ۔ اس بارے میں آپ کو پھر خط لکھوں گا ۔

۹۳۷

۹ جنوری ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۴۲ - ۲۴۳

''بالِ جبریل'' چھپ کر شائع ہوگئی ہے - جاوید کی والدہ کے لیے تیل ابھی تک نہیں آیا - حکیم صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ چلنے پھرنے کی قوت میں کوئی اضافہ نہیں ہوا - عام صحت کسی قدر بہتر ہوگئی ہے - پاؤں پر کسی قدر ورم معلوم ہوتا ہے - کسی قدر خشک بواسیر بھی ہے - باقی رہا میں ، سو شانوں کے درمیان جو درد تھا وہ جاتا رہا - آواز کی حالت بدستور ہے - میں غالباً ۲۹ جنوری کو بھوپال جاؤں گا -

۹۳۸

۹ جنوری ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۴۳ - ۲۴۴

میں نے ابھی آپ کو خط لکھا ہے - ڈاک میں ڈال چکنے کے بعد دوا کا پیکٹ موصول ہوا - اس پیکٹ میں دو شیشیاں ہیں مگر ان کے اوپر لکھا ہوا کچھ نہیں - یہ دوا میرے لیے ہے یا جاوید کی والدہ کے لیے ؟ جاوید کی والدہ کے لیے اس پیکٹ میں کوئی تیل کی شیشی نہیں - مہربانی کر کے بواپسی ڈاک مفصل خط لکھیں -

۹۳۹

— ۱۹۳۵ء —— سیّد سرور شاہ گیلانی

انوارِ اقبال ، ص ۲۴۲

مجھے یہ سن کر مسرت محسوس ہوئی کہ آپ تنظیمِ مساجد کے سلسلے میں ہفتہ وار اخبار ''مسجد'' شروع کر رہے ہیں ۔ ملّتِ اسلامیہ کی فلاح و تنظیم کے لیے اس سے بہتر اَور کوئی دستور العمل نہیں ۔ میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں ۔

۹۴۰

۱۲ جنوری ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۴۴ - ۲۴۵

دو شیشیاں تیل کی ، جو آپ نے بھیجی تھیں ، وہ مل گئیں اور ان کا استعمال بھی والدۂ جاوید نے شروع کر دیا ہے ۔ دوائی اس کی ختم ہو گئی ہے اور میری دوائی بھی ایک دو روز میں ختم ہو جائے گی ۔ جاوید کی والدہ کے پاؤں پر کسی قدر ورم ہے جس کا اسے بڑا فکر ہو رہا ہے ۔ ''بالِ جبریل'' دو چار روز تک آپ کی خدمت میں ارسال ہوگی ۔ بھوپال جاتے ہوئے ممکن ہوا تو ایک آدھ روز ٹھہر جاؤں گا ورنہ واپسی پر انشاء اللہ ضرور ٹھہروں گا ۔

۹۴۱

۱۷ جنوری ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۴۶ - ۲۴۸

مجھ کو چند روز سے نقرس کی شکایت تھی - کل سے افاقہ ہوا ہے - خالدہ ادیب خانم کے لیکچر سننے کا میں خود مشتاق تھا مگر افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا - بہرحال میں ان سے انشاء اللہ ضرور ملوں گا ، بھوپال جاتے ہوئے یا وہاں سے واپس آتے ہوئے - آج صبح 'سول' کا نمائندہ مجھ سے ان کے پہلے لیکچر پر تبصرہ چاہتا تھا - شاید کل یا پرسوں بعض باتوں پر ، جو انھوں نے کہی ہیں ، کچھ لکھ سکوں -

۹۴۲

۱۷ جنوری ۱۹۳۵ء —— قاضی تلمّذ حسین

خطوطِ اقبال ، ص ۲۳۷

آپ اپنی کتاب نواب صاحب (بہاولپور) کی خدمت میں ارسال نہ کیجیے - وہ آٹھ دس روز تک حج بیت اللہ کو جانے والے ہیں - ان کی واپسی تک انتظار کیجیے - یورپ جانے کا قصد نہیں ہے -

۹۴۳

۲۱ جنوری ۱۹۳۵ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۴۹

خالدہ ادیب خانم کے خیالات پر میں نے تبصرہ خود نہیں کیا ۔ ''سول'' کے نمائندے نے کچھ سوالات کیے تھے ۔ غالباً کل شائع ہو گا ۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو ان کو ناگوار ہو ۔

۹۴۴

۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۵۳

میں ۲۹ جنوری کی شام کو یہاں سے روانہ ہو کر ۳۰ کی صبح کو دہلی پہنچوں گا ۔ قونصل خانے میں قیام کروں گا ۔ افسوس کہ خالدہ ادیب خانم کے کسی لیکچر کی صدارت کرنا ناممکن ہو گا ۔

۹۴۵

۲۷ جنوری ۱۹۳۵ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۵۴

۳۰ کی صبح کو آپ حکیم صاحب سے وقت مقرر کر لیں تو بہتر ہو گا کیونکہ میرا قصد ہے کہ اسٹیشن سے اتر کر پہلے انھی کی خدمت میں حاضر ہوں اور جاوید کی والدہ کے حالات بیان کروں ۔ کل میری آواز تمام روز نسبتاً بہتر رہی ۔

۹۴۶

۲۷ جنوری ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۵۴ - ۲۵۵

ابھی ایک خط ڈاک میں ڈال چکنے کے بعد معلوم ہوا کہ بوامیر کے لیے جو دوا حکیم صاحب نے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا وہ اس وقت تک نہیں پہنچی - ان میں سے ایک تو خارجی استعمال کے لیے مرہم تھی اور دوسری گولیاں - یہ دوا جلد آنی چاہیے - ایسا نہ ہو کہ میری روانگی کے بعد اس کی ضرورت پڑ جائے -

۹۴۷

۳۰ جنوری ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۵۰ - ۲۵۱

بھوپال کے متعلق مفصل اطلاع دوں گا مگر ایک دو روز میں - لیکچر کی صدارت ممکن ہوئی تو اس سے بھی انکار نہیں - دہلی ٹھہر سکا تو افغان قونصل خانے میں ہی ٹھہروں گا - مشرق کی روحانیت اور مغرب کی مادیت کے متعلق جو خیالات انھوں نے (خالدہ ادیب خانم نے) ظاہر کیے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نظر بہت محدود ہے - انھوں نے انھی خیالات کا اعادہ کیا ہے جن کو یورپ کے سطحی نظر رکھنے والے مفکرین دہرایا کرتے ہیں -

۹۴۸

بھوپال ، ریاض منزل ، ۵ فروری ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۵۶

بھوپال کا موسم نہایت عمدہ ہے ۔ امید ہے اس کا اثر صحت پر بہت اچھا پڑے گا ۔ طبّی معائنہ کل ختم ہوا ۔ یہاں کے ڈاکٹر نہایت ہوشیار ہیں ۔ ہسپتال بھی نہایت عمدہ ہے ۔ طبی معائنہ سے ، جو نہایت مکمل تھا ، حکیم صاحب کی بہت سی باتوں کی تائید ہوئی ۔ آج گیارہ بجے سے ultra violet rays کا غسل شروع ہو گا جو ابتدا میں صرف ۷ منٹ ہو گا ۔

۹۴۹

بھوپال ، ۹ فروری ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۹۷

دوائی ، جو آپ نے ارسال کی تھی ، مل گئی ہے ۔ بجلی اور ultra violet rays سے علاج شروع ہے ۔ ایک آدھ ہفتے کے بعد معلوم ہو گا کہ اس سے فائدہ ہوتا ہے یا نہیں ۔ بھوپال میں موسم نہایت عمدہ ہے ۔ اعلیٰ حضرت نواب صاحب اس وقت دہلی میں ہیں ۔ ۱۷ فروری کو واپس آئیں گے ۔

۹۵۰

بھوپال ، ریاض منزل ، ۱۱ فروری ۱۹۳۵ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۵۸ - ۲۵۹

بھائی صاحب کا ایک خط ، ۹ فروری کا لکھا ہوا ، آج بھوپال میں ملا ، جس سے معلوم ہوا کہ (جاوید کی والدہ کے لیے) دوا آج تک نہیں پہنچی ۔ ڈاک خانے سے دریافت کریں کہ کیا معاملہ ہے ۔ اگر ممکن ہو تو اَور دوا لے کر جلد ارسال کر دیں ۔ بجلی کا علاج شروع ہے ۔ میں انشاء اللہ اخیر فروری تک واپس ہوں گا ۔

۹۵۱

بھوپال ، ۱۱ فروری ۱۹۳۵ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۵۹

میں نے آپ کو ابھی ایک خط دوا کے متعلق لکھا ہے ، ڈاک خانہ لاہور نے اسے بھوپال بھیج دیا ، کیونکہ میں آتی دفعہ ڈاک خانے کو ہدایت دے آیا تھا کہ میرے خطوط اور پارسل بھوپال بھیج دیے جائیں ۔ لہٰذا آپ متردد نہ ہوں ۔ میں یہ پارسل یہاں سے لاہور بھیج رہا ہوں ۔

۹۵۲

بھوپال ، ۱۳ فروری ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۶۰ - ۲۶۱

دوا کا پارسل ، جو جاوید کی والدہ کے لیے تھا ، اب میں نے لے کر وہاں بھیج دیا ہے ۔ بجلی کا علاج ابھی صرف چار دفعہ ہوا ہے ۔ کچھ خفیف سا فرق آواز میں ہے مگر زیادہ وضاحت سے آٹھ دس دفعہ کے علاج کے بعد معلوم ہوگا ۔ ڈاکٹر صاحب صبح و شام دیکھتے ہیں ۔ دل اور پھیپھڑوں کی حالت بہت عمدہ ہے ۔ میں انشاء اللہ اس ماہ کے آخر تک واپس ہوں گا ۔

۹۵۳

۲۰ فروری ۱۹۳۵ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۸۳ - ۲۸۴

آپ کی تازہ نظم پڑھ کر میں بہت خوش ہوا ۔ اس میں اصلاح کی گنجائش نہیں ـــــ مولانا روم کو بغور پڑھیے اور اس بات کا ہمیشہ خیال رکھیے کہ جو کچھ آپ کا ضمیر اس خصوص میں آپ کو مشورہ دے ، اس سے انکار نہ ہو :

نگہدار آنچہ در آب و گلِ تست
سرور و سوز و مستی حاصلِ تست
تہی دیدم سبوئے این و آں را
مئے باقی بہ مینائے دلِ تست

۹۵۴

— ۱۹۳۵ء —— عبدالرشید (لیڈی مسعود کے والد)

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۳۶ - ۲۳۷

(لیڈی مسعود کے ہاں مردہ بچہ پیدا ہوا ۔ ان کے والد نے کتبہ کے لیے شعر کی فرمائش کی ۔ اقبال نے لکھا) :

''نفسیاتی وجوہ کی بنا پر اس الم انگیز یاد کو تازہ رکھنے کا سامان بہم پہنچانا مناسب نہ ہوگا ۔ اس یاد کے اموست کی اہلیت پر اثر انداز ہونے کا احتمال ہے ۔ جب خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے دوسرا بچہ عطا فرمائے ، اس وقت آپ کتبے پر یہ شعر کندہ کرا دیجیے :

در چمن بود ولیکن نتواں گفت کہ بود
آہ ! ازاں غنچہ کہ بادِ سحر او را نکشود

۹۵۵

بھوپال ، ۲۷ فروری ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نذیری

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۶۱

میں ۷ یا ۸ مارچ کی شام کو یہاں سے چلوں گا اور ۸ یا ۹ کو ساڑھے نو بجے دہلی پہنچوں گا ۔ وہاں ایک دو روز قیام کروں گا ۔ آپ سردار صلاح الدین سلجوقی صاحب کو بھی مطلع کر دیں ۔

۹۵۶

بھوپال ، ۴ مارچ ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۶۲

میں ۷ کی شام کو یہاں سے چلوں گا - ۸ کی صبح کو دہلی پہنچ جاؤں گا - ۸ کا دن دہلی ٹھہروں گا اور ۹ کی شام کو لاہور روانہ ہو جاؤں گا - آپ سردار صلاح الدین سلجوقی صاحب کو مطلع کر دیں - حکیم صاحب سے بھی ۹ کی صبح کا وقت مقرر کر دیں - ان سے ملے بغیر لاہور جانا ٹھیک نہیں - ہاں راغب احسن صاحب کو بھی مطلع کر دیں -

۹۵۷

لاہور ، ۱۱ مارچ ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۶۳

میں بخیریت لاہور پہنچ گیا ہوں - جاوید کی والدہ نے دوا آج سے شروع کر دی ہے - وہ اب چل پھر سکتی ہے اور بواسیر کی شکایت بھی نہیں ہے مگر اور شکایتیں بہت ہیں - جگر بہت بڑھ گیا ہے - اس پہلو پر لیٹنا بھی مشکل ہے - رات کو کھانسی بہت آتی ہے -

۹۵۸

۱۱ مارچ ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۶۴

میں آج صبح آپ کو خط لکھ چکا ہوں ۔ اس میں ایک دو باتیں رہ گئی ہیں جو بعد میں معلوم ہوئیں ۔ یہ بھی حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کریں ۔ پاؤں پر ورم ہے ۔ جگر کے لیے کوئی لیپ تجویز ہونا چاہیے ۔ جسم دبلا ہو گیا ہے ۔ کوئی ایسی دوا تجویز ہو جس سے جسم میں فربہی پیدا ہو ۔

۹۵۹

۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء —— مولانا انور شاہ

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۲۵۷

ابھی معلوم ہوا ہے کہ آپ انجمن خدّام الدین کے جلسے میں تشریف لائے ہیں ۔ میں اسے اپنی بڑی سعادت تصوّر کروں گا اگر آپ کل شام اپنے دیرینہ مخلص کے ہاں کھانا کھائیں ۔ جناب کی وساطت سے حضرت مولوی حبیب الرحمٰن صاحب ، قبلہ عثمانی حضرت مولوی شبیر احمد صاحب اور جناب مفتی عزیز الرحمٰن صاحب کی خدمت میں بھی یہی التماس ہے ۔

۹۶۰

۱۹ مارچ ۱۹۳۵ء ـــ حکیم محمد حسین عرشی امرتسری

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۷

آپ اسلام اور اس کے حقائق کے لذت آشنا ہیں ۔ مثنوی رومی کے پڑھنے سے اگر قلب میں گرمئی شوق پیدا ہو جائے تو اور کیا چاہیے ۔ بہرحال قرآن اور مثنوی کا مطالعہ جاری رکھیے ۔

۹۶۱

۲۰ مارچ ۱۹۳۵ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوبات اقبال ، ص ۲۶۵

آپ نے لکھا تھا کہ دوائی کھانسی کی جاوید کی والدہ کے لیے ارسال کی جائے گی ۔ میں منتظر ہوں ۔ بہرحال اب کھانسی کو قدرے آرام ہے ۔ خاص شکایت جگر اور تلّی کی ہے ، جس سے وہ دن بدن کمزور ہو رہی ہے ۔ ذرا اس میں طاقت آ جائے تو اسے ایک روز کے لیے دہلی بھیج دوں تا کہ حکیم صاحب نبض دیکھ لیں ۔ میری حالت بہتر ہے ۔

۹۶۲

۲۰ مارچ ۱۹۳۵ء (انگریزی) ـــ سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۵۲ - ۳۵۳

میرا خیال ہے اعلیٰ حضرت کی لاہور تشریف آوری کے لیے ۲۱ اپریل موزوں ہوگی - ۲۰ اپریل کو تو گورنر پنجاب (انجمن حمایت اسلام کے) اجلاس میں رسمی شمولیت فرمائیں گے - میں چاہتا ہوں کہ ۲۱ اپریل تمام تر اعلیٰ حضرت اور مسلمانانِ پنجاب کے لیے ہی مخصوص رہے -

۹۶۳

۲۳ مارچ ۱۹۳۵ء ـــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۸۵ - ۲۸۶

دوا سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا - مجھ کو تقلیلِ غذا مفید ہوتی ہے ، اسی پر عمل پیرا ہوں - کسی دوا کا سردست استعمال نہیں ہے - گوشت تو میں نے ترک کر دیا ہے ، البتہ مرغ اور مچھلی استعمال میں ہے - اور میں صرف ایک دفعہ دوپہر میں جو کچھ کھا لیتا ہوں ، کھا لیتا ہوں اور شب میں فاقہ - مگر تولیدِ ریاح اور قبض بدستور ہے - خیر خدا کو جو منظور ہے ، ہو رہے گا - فکر نہ کیجیے -

۹۶۴

۲۷ مارچ ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۶۶ - ۲۶۷

میری حالت تو بہتر ہے مگر جاوید کی والدہ دن بدن کمزور اور لاغر ہوتی جاتی ہے - سفر کے قابل نہیں - یہاں کے اطباء پر مجھے اعتبار نہیں - انگریزی علاج سے مزمن امراض میں فائدہ نہیں ہوتا - کیا یہ ممکن نہیں کہ ایک روز کے لیے حکیم صاحب قبلہ لاہور تشریف لے آئیں - ایک سال سے زیادہ مدت ہوئی ہے کہ میں اپنی علالت کی وجہ سے کچھ کام نہیں کر سکا - آمدنی کے ذرائع مسدود ہو گئے ہیں - تاہم جہاں تک ممکن ہو گا ، میں حکیم صاحب کے سفر کا بار اٹھانے کو حاضر ہوں -

۹۶۵

۲۹ مارچ ۱۹۳۵ء —— سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، صفحات ۳۵۳ - ۳۵۵

(ضروری) آپ کا خیال تھا کہ مارچ کے آخر میں آپ کسی قطعی فیصلے کی اطلاع دے سکیں گے - میرے حالات اس امر کے مقتضی ہیں کہ کوئی نہ کوئی فیصلہ ہو - اس امر کی اطلاع آپ نے نہیں دی کہ آیا ہز ہائی‌نس جلسہ' انجمن میں جلوہ افروز ہوں گے یا نہیں - مہربانی کر کے جلد اطلاع دیجیے —— جب سے میں بھوپال سے واپس آیا ہوں ، لوگ زمینوں کے متعلق دریافت کرتے ہیں - شرائط

کی کاپی ارسال کروا دیجیے تاکہ میں زمین کے خواست گاروں کو دکھا سکوں ۔

۹۶۶

۱۴ اپریل ۱۹۳۵ء (انگریزی) ـــــ سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، صفحات ۳۵۵ - ۳۵۶

امید ہے آپ کو میرا وہ خط ، جس میں مس فرقو ہرسن کا خط ملفوف تھا ، مل گیا ہوگا ۔ خط کشیدہ پارہ کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے ؟ میں اور چند دوسرے احباب اعلیٰ حضرت کے استعفاء کے متعلق ایک بیان اورینٹل پریس میں بھیج رہے ہیں ۔ میرے متعلق آپ کی جو تجویز ہے اس کا سراغ مجھے انجامِ کار مل ہی گیا ۔

۹۶۷

۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء ـــــ مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی

انوارِ اقبال ، صفحات ۳۱۷ - ۳۱۸

آپ کی خیریت معلوم ہوئی اور کتاب بھی ملی ۔ میں ایک سال سے صاحبِ فراش ہوں ۔ تمام مشاغل ترک ہیں ۔ تاہم میں نے آپ کی کتاب کی ورق گردانی کی اور اسے مفید پایا ۔ آپ کی تصانیف اردو لٹریچر میں قابلِ قدر اضافہ ہیں ۔

۹۶۸

۲۶ اپریل ۱۹۳۵ء (انگریزی) ـــــ سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، صفحات ۳۵۶ - ۳۵۸

میں انشاء اللہ مئی کے آخری ہفتے تک بھوپال آ سکوں گا - میری بیوی گزشتہ دس سال سے بیمار ہے - وہ تلی اور جگر کے عوارض میں مبتلا ہے اور اب بوجہِ بخار زیادہ کمزور ہو گئی ہے - ہم لوگ انشاء اللہ وسطِ مئی تک اپنے نئے مکان میں چلے جائیں گے - آپ نے میرے متعلق جس دلچسپی کا اظہار فرمایا ہے اس کے لیے آپ کا ممنون ہوں - اس طرح میرے لیے ممکن ہو سکتا ہے کہ میں قرآن کریم پر عہدِ حاضر کی روشنی میں اپنے وہ نوٹ تیار کر لوں جو عرصے سے میرے زیرِ غور ہیں -

۹۶۹

۲ مئی ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۶۸ - ۲۷۰

جاوید کی والدہ کی حالت تشویش انگیز ہو گئی تھی - قریباً دس روز ہوئے اس کی ران پر ایک خوفناک پھوڑا نکلا - کل اس کا آپریشن کرایا گیا - دوسرے ہی روز اس کا بخار بھی کم ہو گیا ، اب کسی قدر تشویش کم ہوئی ہے -

شرائط کیا لکھوں - اب تک یہی دستور رہا ہے کہ کتاب میں خود چھپواتا ہوں - ہر شخص سول ایجنٹ بن سکتا ہے بشرطیکہ کتاب کی قیمت ادا کر دے - کمیشن دیا جاتا ہے - تاج کمپنی کو

۳ آنے فی روپیہ دیا گیا تھا ۔ مجلد کی قیمت میں جو منافع ہوگا ، اس سے مجھے سروکار نہ ہوگا ۔ "زبورِ عجم" اور "اسرار و رموز" کی طباعت کا انتظام فوراً ہو سکتا ہے ۔

۹۷۰

۲ مئی ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، صفحات ۳۵۸ - ۳۵۹

میری بیوی کو آپریشن کرانا پڑا ۔ اگرچہ یہ بڑا ہی ہولناک اور ناقابلِ برداشت منظر تھا لیکن بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی زندگی بچ گئی ۔ میں انشاء اللہ مئی کے آخر میں آپ (اور لیڈی مسعود) دونوں کے پاس پہنچ جاؤں گا ۔ یونیورسٹی کا چانسلر اب کون ہوگا ۔ کاش اعلیٰ حضرت نواب صاحب بھوپال اپنے استعفا پر دوبارہ غور فرما سکتے ۔ اگر اعلیٰ حضرت رضامند نہ ہوں تو پھر کیا آپ کی رائے میں نواب صاحب بہاولپور اس منصب کے لیے موزوں ہوں گے ؟

۹۷۱

۱۱ مئی ۱۹۳۵ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۸۶ - ۲۸۷

آپ کے افسانے نہایت دلکش اور مؤثر ہیں ۔ مثنوی کا آغاز اچھا ہے ۔ خدا کرے اس کا اختتام بھی اچھا ہو ۔
لندن کا سفر ملتوی کرنے کا ارادہ ہے ۔ آپ کے ایماء پر ٹیگور

میری مزاج پُرسی کے لیے لاہور آئے تھے مگر میں لاہور میں موجود نہ تھا ، اس لیے ملاقات نہ ہو سکی ۔

۹۷۲

۱۷ مئی ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۷۱ - ۲۷۲

جاوید کی والدہ کی اصل شکایت ، جو کئی سالوں سے چلی آ رہی تھی ، جگر اور تلی کا بڑھ جانا تھا ۔ پیٹ غیرمعمولی طور پر بڑھا ہوا ہے اور ڈاکٹروں نے اب تشخیص کیا ہے کہ اس کے ابڈومن میں پانی بھر گیا ہے ۔ پھوڑا جو اس کی ران پر نکل آیا تھا اس کا آپریشن ہوئے آج پندرہ روز ہو گئے ہیں ۔ زخم رو بصحت ہے ۔ بخار ایک سو اور ایک سو ایک کے درمیان ہمیشہ رہتا ہے ۔ عمر ۳۷ سال ہوگی ۔ آپ حکیم صاحب کی خدمت میں فوراً حاضر ہو کر یہ حالات عرض کریں کہ ان کا کیا مشورہ ہے ۔

۹۷۳

۱۷ مئی ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۷۲ - ۲۷۳

میں صبح آپ کو خط لکھ کر ڈاک میں ڈال چکا تو دوسرے پہر آپ کا خط ملا ۔ وہ مضمون (احراری قادیانی نزاع کے بارے میں حضرتِ علامہ کا بیان) جو آپ نے ''دکن ٹائمز'' میں دیکھا ہے ، قریباً تمام انگریزی اخباروں میں شائع ہوا ہے ۔ علاوہ اس کے اردو

اخباروں میں اس کا ترجمہ بھی شائع ہوا ہے ۔

جاوید کی والدہ کے متعلق پہلے خط میں لکھ چکا ہوں ۔ گرمی بہت ہے ۔ میں حکیم صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرتے شرماتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں ۔ اس سے پہلے بھی ان کے احسانات مجھ پر بہت زیادہ ہیں مگر والدۂ جاوید کا اطمینان ان کو نبض دکھانے سے ہی ہوگا ۔

۹۷۴

۲۱ مئی ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۷۴

حکیم صاحب کی خدمت میں بہت بہت شکریہ ادا کیجیے ۔ جاوید کی والدہ کی حالت بدستور تشویش انگیز ہے ۔ اللہ پر بھروسہ ہے ۔

۹۷۵

۲۳ مئی ۱۹۳۵ء (انگریزی) —— سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۶۰ - ۳۶۱

میری خواہش تو حقیقت میں اُس انسان کی خواہش ہے جو قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے اور سفرِ آخرت سے پہلے کچھ نہ کچھ خدمت انجام دینے کا تمنّائی ہے ۔

ساڑھے پانچ بجے میری بیوی کا انتقال ہو گیا ۔

۹۷۶

۲۴ مئی ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۷۴ - ۲۷۵

کل شام چھ بجے والدۂ جاوید اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئیں ۔ ان کے آلام و مصائب کا خاتمہ ہوا اور میرے اطمینانِ قلب کا ۔ اللہ فضل کرے ''ھرچہ از دوست می رسد نیکو است ۔''

میری حالت وہی ہے جو بھوپال سے آتے وقت تھی ۔ شربت سے بلغم پک کر آسانی سے نکل جاتی ہے ۔ حکیم صاحب قبلہ سے دریافت کیجیے کہ آیا اس کا استعمال جاری رہے ؟ اس کے ساتھ کوئی اور دوا بھی ان سے لے کر ارسال فرمائیے ۔ بھوپال نہ جا سکوں گا جب تک بچوں کے لیے کوئی معقول انتظام نہ ہو جائے ۔

۹۷۷

۳۰ مئی ۱۹۳۵ء (انگریزی) —— سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۶۱ - ۳۶۲

چراغِ سحر ہوں ، بجھا چاہتا ہوں ۔ تمنّا ہے کہ مرنے سے پہلے قرآنِ کریم سے متعلق اپنے افکار قلم بند کر جاؤں ۔ جو تھوڑی سی ہمت و طاقت ابھی مجھ میں باقی ہے ، اسے اسی خدمت کے لیے وقف کر دینا چاہتا ہوں ۔

۹۷۸

۳۰ مئی ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۶۲ - ۳۶۴

میں کس زبان سے اعلیٰ حضرت کا شکریہ ادا کروں ۔ اب میری درخواست صرف اس قدر ہے کہ احکام اس پنشن کے تو جاری ہوں گے ہی ، سرکار اپنے ہاتھ سے بھی اس مضمون کا ایک خط مجھے لکھ دیں جو آپ نے مجھے لکھا ہے ۔ میں انشاء اللہ یا تو چالیسویں کے بعد حاضر ہوں گا یا جب آپ اور لیڈی مسعود ابتدائے اگست میں مع الخیر اندور سے بھوپال واپس آ جائیں گے ۔

۹۷۹

یکم جون ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۷۶ - ۲۷۷

مجھے کبھی کبھی ملیریا بخار ہو جاتا ہے ۔ چند روز کونین کھاؤں تو رکا رہتا ہے ۔ چھوڑ دوں تو پھر ہو جاتا ہے ۔ گزشتہ ماہ میں دو تین دفعہ ایسا ہوا ہے ۔

اعلیٰ حضرت نواب صاحب (بھوپال) نے میری لائف پنشن پانچ سو روپیہ ماہوار کی مقرر کر دی ہے ۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ۔ انھوں نے میرے ساتھ عین وقت پر سلوک کیا ہے ۔ اب اگر صحت اچھی رہی تو بقیہ ایام قرآن شریف پر نوٹ لکھنے میں صرف کروں گا ۔

۹۸۰

۱۵ جون ۱۹۳۵ء —— سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۶۴ - ۳۶۵

مجھے اُس خط کا انتظار ہے جس کا ذکر میں نے اپنے گزشتہ خط میں کیا تھا۔ کل اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ کا تار اور تعزیتی خط آیا تھا اور آج سردار صلاح الدین سلجوقی اعلیٰ حضرت کا زبانی پیغام لائے ہیں ۔ بہت حوصلہ افزا اور دل خوش کن پیغام ہے۔ لارڈ لودین کا خط بھی لندن سے آیا ہے ۔ وہ پوچھتے ہیں کہ ''رہوڈز لیکچرز'' کے لیے کب آؤ گے ؟ اب بچوں کو چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہوں ۔

۹۸۱

۲۱ جون ۱۹۳۵ء —— ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۸۷ - ۲۸۸

آپ کی نظم و نثر کی بیاض محفوظ ہے ۔ کہیں کہیں درست کرنے کی ضرورت پڑی ۔ آپ کی طبیعت شاعری کے لیے مناسب ہے ۔ چھوٹی چھوٹی کہانیاں نثر میں لکھیے ۔ آپ کی نثر بھی دلچسپ ہوتی ہے ۔

۹۸۲

۲۴ جون ۱۹۳۵ء —— سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۶۵ - ۳۶۶

آپ کا خط مل گیا ہے اور اعلیٰ حضرت کا والا نامہ بھی موصول ہوگیا ہے جسے میں نے سادہ اور خوب صورت فریم میں لگوا دیا ہے ۔ میں انشاء اللہ وسط جولائی تک بھوپال پہنچوں گا ۔ جاوید کو ہمراہ لانا ہوگا ۔ علی بخش بھی ہمراہ ہوگا ۔

۹۸۳

۲۵ جون ۱۹۳۵ء —— ضرار احمد کاظمی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۰۴ - ۳۰۵

میں جب تک آپ کی مصوّری کا نمونہ نہ دیکھ لوں ، کوئی رائے قائم نہیں کر سکتا ۔ 'شکوہ' اور 'جوابِ شکوہ' کو علیحدہ چھاپنے کا حق دس سال کے لیے میں ایک لوکل کمپنی کو دے چکا ہوں ۔ بہتر ہے فی الحال آپ مولانا حالی مرحوم کے شکوۂ ہند پر طبع آزمائی کیجیے ۔ میری کتابوں میں سے صرف ''جاوید نامہ'' ایک ایسی کتاب ہے جس پر مصوّر طبع آزمائی کرے تو دنیا میں نام پیدا کر سکتا ہے ۔

۹۸۴

۲ جولائی ۱۹۳۵ء —— سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۳۶۷

آپ کا خط ملنے سے اس وقت تک میری طبیعت نہایت پریشان تھی - گزشتہ رات بھی میں دیر تک ان (لیڈی مسعود) کے لیے دعا کرتا رہا - دورانِ قیامِ بھوپال انھوں نے جو توجہ مجھ پر مبذول کی ، میں اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتا - امید کہ اب وہ جلد صحتِ کامل حاصل کر لیں گی -

۹۸۵

۵ جولائی ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۷۸

آپ سوموار کو لاہور پہنچ رہے ہیں - دوا ختم ہو گئی ہے - میں سمجھتا ہوں یہ دوا ، جو میں نے اب استعمال کی ہے ، حکیم صاحب کی تمام پہلی دواؤں سے بہتر ہے - میری صحت بہت اچھی ہے - گلے پر کوئی خاص اثر نہیں -

۹۸۶

۷ جولائی ۱۹۳۵ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۸۹ - ۲۹۰

آپ کی انگریزی نظموں کا مجموعہ میں نے بغور دیکھا ہے اور ٹیگور کے خطوط بھی - ٹیگور آپ سے بے حد خوش ہیں -

نواب عزیز یار جنگ بہادر کے کلام کا مجموعہ ''ارمغان عزیز'' جسے آپ نے تحفۃً مجھے بھجوایا ہے ، ملا - شکریہ ! ان کی ہستی حیدرآباد کے لیے مایۂ ناز ہے -

۹۸۷

۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۷۹

کئی دن سے آپ کا انتظار ہے - میں دو چار روز تک بھوپال جاؤں گا اور قریباً ڈیڑھ ماہ وہاں ٹھہروں گا - شاید اب تک چلا جاتا مگر بارش نہیں ہوئی - برسات شروع ہو جائے تو جاؤں گا - آپ مجھے دہلی کے ریلوے اسٹیشن پر ملیں - میں غالباً ۱۵ جولائی تک یہاں سے چلوں گا -

۹۸۸

۱۳ جولائی ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۷۹ - ۲۸۰

میں یہاں سے پندرہ جولائی کی شام (فرنٹیر میل) بروز سوموار روانہ ہو کر ۱۶ کی صبح دہلی پہنچوں گا۔ وہاں تمام دن قیام رہے گا تاکہ جاوید دہلی دیکھ سکے ۔ مجھ سے ریلوے اسٹیشن پر ملیں اور بھوپال کی گاڑی میں ، جو وہاں سے شام کو چلے گی ، میرے لیے دو سیٹ سیکنڈ کلاس ریزرو کرا دیں ۔

۹۸۹

بھوپال ، شیش محل ، ۱۹ جولائی ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۸۸

میں گلے کے برقی علاج کے لیے کچھ مدت سے بھوپال میں مقیم ہوں ۔

(۱) کیا فقہِ اسلامی کی رو سے توہینِ رسول ﷺ قابلِ تعزیر جرم ہے ؟ اگر ہے تو اس کی تعزیر کیا ہے ؟

(۲) اگر کوئی شخص ، جو اسلام کا مدعی ہے ، یہ کہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حضور رسالت مآب ﷺ پر جزوی فضیلت حاصل ہے ، اس واسطے کہ مرزا قادیانی ایک زیادہ متمدن زمانے میں پیدا ہوئے ہیں ، تو ایسا شخص توہینِ رسول ﷺ کے جرم کا مرتکب ہے ؟

۹۹۰

بھوپال ، شیش محل ، یکم اگست ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۹۱

''تکملۂ مجمع البحار'' صفحہ ۸۵ میں حضرت عائشہ کا ایک قول نقل کیا گیا ؛ یعنی یہ کہ حضور رسالت مآب ﷺ کو خاتم النبیین کہو لیکن یہ نہ کہو کہ ان کے بعد کوئی اَور نبی نہیں ہوگا ۔ کتاب میں اس قول کے اسناد بھی درج ہیں ، تو آپ کے نزدیک ان کی حقیقت کیا ہے ؟

''حجج الکرامہ'' میں حضرتِ مسیح کے دوبارہ آنے کے متعلق ارشاد ہے ۔ اس کی حقیقت کیا ہے ؟ ختمِ نبوّت کے متعلق اَور بھی کوئی بات آپ کے ذہن میں ہو تو آگاہ فرمائیے ۔

۹۹۱

شیش محل ، بھوپال ، یکم اگست ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۸۰

میری صحت ترقی کر رہی ہے ۔ الحمد للہ ! اگر آپ لاہور سے واپس آ گئے ہوں تو اطلاع دیں ۔

۹۹۲

بھوپال ، ۵ اگست ۱۹۳۵ء ـــ پروفیسر شجاع (ڈاکٹر ناموس)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۲۱

میں بغرضِ علاجِ برقی بھوپال میں مقیم ہوں اور اگست کے آخر تک یہیں رہوں گا ۔ اب شہتوت کی نسبت کچھ عرض نہیں کر سکتا لیکن بعض لوگوں نے مجھ سے کہا ہے کہ مفید ہے ۔ میں آپ کا نہایت شکرگزار ہوں کہ آپ نے محض میرے لیے اس درخت کی حفاظت کی ۔

۹۹۳

بھوپال ، ۶ اگست ۱۹۳۵ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۸۱

میں بھی خدا کے فضل سے اچھا ہوں ، جاوید بھی راضی خوشی ہے ۔ لاہور کے حالات افسوس ناک ہیں ۔ خدا تعالیٰ رحم کرے ۔ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ ''طلوعِ اسلام'' کے لیے فضا سازگار ہے ۔ میں ۱۸ اگست تک اپنے علاج کا کورس ختم کر لوں گا ۔

۹۹۴

بھوپال ، ۱۰ اگست ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۸۳

صحت خوب ترقی کر رہی ہے۔ آواز میں بھی فرق ہے ۔ شاید ایک دفعہ اور بھوپال آنا پڑے گا ۔ میں غالباً ۲۶ یا ۲۸ اگست کو یہاں سے روانہ ہوں گا ۔ (رسالہ) ''طلوعِ اسلام'' کے متعلق جو کچھ آپ نے مجھے لکھا اس سے بڑی خوشی ہوئی ۔ صورِ اسرافیل (ضربِ کلیم) کا ایک ٹکڑا بھیج دوں گا ۔ ''طلوعِ اسلام'' کے لیے ضروری ہے کہ سکھوں کے دور سے پہلے کی تاریخِ پنجاب پر مفصّل مضمون لکھے جائیں ۔ پنجاب کے مسلمانوں کی بیداری کے لیے اس حصہ تاریخ پر لکھنا ضروری ہے ۔

۹۹۵

بھوپال ، ۲۰ ۔ اگست ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۹۵

میں یہاں حمیدیہ لائبریری اور بعض احباب سے کتابیں منگوا کر دیکھتا رہا ۔ اس مطالعے سے مجھے بےانتہا فائدہ ہوا ۔

فنِ شاعری سے مجھے کبھی دلچسپی نہیں رہی ۔ ہاں بعض خاص مقاصد کے بیان کے لیے اس ملک کے حالات و روایات کی رو سے میں نے نظم کا طریقہ اختیار کر لیا ہے ، ورنہ :

نہ بینی خیر ازاں مردِ فرو دست
کہ بر من تہمتِ شعر و سخن بست (زبورِ عجم)

۹۹۶

بھوپال ، ۲۱ - اگست ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۸۵ - ۲۸۶

"طلوع اسلام" کا پہلا نمبر سیّد راس مسعود کے نام بھی ارسال فرمائیے - مولانا حالی کی سینٹنری (صد سالہ سالگرہ) اکتوبر کے آخر میں ہوگی - ان پر ایک مضمون آپ کے پہلے نمبر میں ہو جائے تو بہت اچھا ہے ، یا دوسرے نمبر میں ، بشرطیکہ یہ دوسرا نمبر اکتوبر کے وسط سے پہلے نکل جائے ، تا کہ آپ کا رسالہ سینٹنری کے موقع پر تقسیم ہو سکے - سینٹنری پانی پت میں ہوگی - اعلیٰ حضرت نواب صاحب بھوپال صدر ہوں گے - میں بھی پانی پت اس موقع پر پہنچ جاؤں گا - میں انشاء اللہ ۲۸ اگست کی شام کو یہاں سے روانہ ہو کر ۲۹ کی صبح کو دہلی پہنچوں گا -

۹۹۷

بھوپال ، ۲۳ - اگست ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۹۶

کیا علمائے اسلام میں کوئی ایسے بزرگ بھی گزرے ہیں جو حیات و نزولِ مسیح[۴] ابنِ مریم کے منکر ہوں ؟ اگر حیات کے قائل ہوں تو نزول کے منکر ہوں ؟ معتزلہ کا عام طور پر اس مسئلے میں کیا مذہب ہے ؟

۹۹۸

بھوپال ، ۲۴ - اگست ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۸۶ - ۲۸۷

میں ۲۸ اگست کی شام کو سات بجے یہاں سے روانہ ہو کر ۲۹ کی صبح کو آٹھ بجے دہلی پہنچوں گا ۔ دن بھر ریلوے اسٹیشن پر قیام رہے گا ۔ رات کی گاڑی میں وہاں سے روانہ ہو کر ۳۰ کی صبح انشاء اللہ لاہور پہنچوں گا ۔

۹۹۹

لاہور ، ۵ ستمبر ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۸۹ - ۲۹۰

حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کریں کہ لاہور پہنچتے ہی مجھے زکام ہو گیا تھا جو تین دن رہا ۔ بیدانہ اور شربت پینے سے بلغم پک گئی ہے مگر ذرا دقّت سے نکلتی ہے ۔ بعض دفعہ بلغم نکالنے کی کوشش میں وہ حالت یا اس کا خفیف سا پرتو پیدا ہو جاتا ہے جس کو حکیم صاحب نے ہلکا سا دمہ بتایا تھا ۔ کسی شخص نے کہا ہے کہ چاندی کا کشتہ ، جو لیموں میں تیار کیا جائے ، چالیس روز تک کھایا جائے تو آواز عود کر آئے گی ۔ یہ دونوں باتیں ان کے اچھی طرح ذہن نشین کر دیں ۔

۱۰۰۰

۸ ستمبر ۱۹۳۵ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۹۱

امید ہے حکیم صاحب قبلہ تشریف لے آئے ہوں گے ۔ مجھے لاہور آتے ہی زکام ہو گیا تھا ۔ تین روز پانی ناک سے بہتا رہا ، اب نہیں بہتا ۔ صحت میری اچھی ہے ۔ آواز بھی پہلے سے بہتر ہے ۔ چودھری صاحب (محمد حسین) سے میں نے آپ کے مضمون کے متعلق کہہ دیا ہے ۔ وہ لکھنے کی فکر میں ہیں ۔

۱۰۰۱

۱۰ ستمبر ۱۹۳۵ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۹۲

میں نے کل سے انگریزی دوا کا استعمال شروع کر دیا ہے ، جس سے کھانسی کم ہو گئی ہے مگر بلغم ابھی تک نکلتی ہے ۔ بھوپال میں دو دفعہ پھیپھڑوں کا امتحان کرایا تھا ۔ کل پھر معائنہ کرایا ۔ پھیپھڑے بالکل صاف ہیں ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلغم کا سرچشمہ کوئی اور ہے ۔ حکیم صاحب سے عرض کریں کہ بلغم کی طرف خاص توجہ دیں کہ اس کا پیدا ہونا بند ہو ۔

۱۰۰۲

۱۲ ستمبر ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۹۳ - ۲۹۴

کھانسی بہت کم ہو گئی ہے بلکہ جاتی رہی ہے - انگریزی دوا سے بہت فائدہ ہوا - مختصراً یہ کہ جیسا میں بھوپال سے آتے وقت تھا ، اب وہی حالت عود کر آئی ہے - حکیم صاحب سے اب یہ عرض کرنا ہے کہ جو دوا وہ تجویز کریں اس میں تین باتوں کا لحاظ رکھیں : (۱) قوتِ جسمانی ، (۲) آواز ، (۳) بلغم کا سدِ باب کہ اس کا پیدا ہونا بند ہو -

مولانا حالی کی سالگرہ کی تاریخ ۲۶ - ۲۷ اکتوبر مقرر ہوئی ہے - میں غالباً ۲۵ تا ۲۶ اکتوبر کو وہاں پہنچ جاؤں گا - اگر ممکن ہو تو خود وہاں پہنچ جائیں - میں آپ کو سیّد راس مسعود سے بھی انٹروڈیوس کراؤں گا -

۱۰۰۳

۱۲ ستمبر ۱۹۳۵ء ـــــ خواجہ سجاد حسین (پانی پت)

خطوطِ اقبال ، صفحات ۲۳۹ - ۲۴۰

اگر میری صحت اچھی رہی تو میں انشاء اللہ ۲۴ یا ۲۵ اکتوبر کو (مولانا حالی کے صد سالہ یومِ ولادت کے جشن میں) ضرور حاضر ہوں گا - میرے ساتھ لاہور کے ایک دو احباب بھی غالباً اس مبارک تقریب میں حاضر ہونے کا قصد رکھتے ہیں - چند اشعار فارسی

میں نہیں نے لکھے ہیں جو اعلیٰ حضرت (نواب صاحب بھوپال) کی تشریف آوری کے موقعے پر جلسے کے آغاز سے پہلے پڑھ دیے جائیں تو خوب رہے گا۔ کاش میں خود پڑھ سکتا مگر گلے کی خرابی سے یہ بات ممکن نہیں۔ آپ انھیں کسی ایسے نوجوان کو یاد کرا دیں جو فارسی درست پڑھ سکتا ہو اور خوش الحان ہو۔

۱۰۰۴

۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء —— سیّد عبدالواحد معینی

انوارِ اقبال، صفحات ۱۹۰ - ۱۹۱

میں اکتوبر میں لاہور ہی میں حاضر رہوں گا، سوائے ۲۵، ۲۶، ۲۷ اکتوبر کے کہ ان ایّام میں مولانا حالی مرحوم کی سینٹنری پانی پت میں ہوگی۔ وہاں جانے کا وعدہ ہے۔ صحت نسبتاً اچھی ہے۔

۱۰۰۵

۱۸ ستمبر ۱۹۳۵ء —— سیّد راس مسعود

اقبال نامہ، جلد ۱، صفحات ۳۶۷ - ۳۶۸

انشاء اللہ ۲۴ یا ۲۵ اکتوبر کو پانی پت پہنچوں گا۔ جو چند اشعار فارسی کے لکھے تھے وہ میں نے خواجہ سجاد حسین صاحب کی خدمت میں ان کی درخواست پر بھیج دیے ہیں۔ جاوید کے ماموں کو بھی آج قالین کے لیے پھر لکھ دیا ہے۔

۱۰۰۶

۲۷ ستمبر ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۹۵ - ۲۹۶

حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کیجیے کہ اس دوا سے اس وقت تک کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا ۔ میرے خیال میں جو دوا اس سے پہلے میں نے کھائی تھی ، وہ نسبتاً اس سے زیادہ مفید تھی ۔ مگر جو دوا پھر وہ تجویز کریں اس کا ایک نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ ہر صبح فراغت کھل کر ہو جایا کرے ۔

چھوٹی بچی منیرہ کے لیے استانی کی ضرورت ہے ۔ اگر کوئی شریف زادی ، جو قرآن اور دینی کتابیں پڑھا سکتی ہو ، مل جائے تو غنیمت ہے ۔ اس کے علاوہ ایک باورچی کی ضرورت ہے جو ہندی کھانا پکانا جانتا ہو اور دیانت دار ہو ۔ آپ بھی خیال رکھیں ۔ میں نے بعض اَور دوستوں سے بھی کہہ رکھا ہے ۔ باقی جب آپ مستقل طور پر لاہور آ جائیں گے تو بُک پبلشنگ فرم کے متعلق مشورہ کیا جائے گا ۔

۱۰۰۷

۲- اکتوبر ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۷۰ - ۳۷۱

میرے ایک دوست ، جو یہاں کے سادات سے ہیں اور مرضِ ذیابیطس کے پرانے بیمار تھے ، حال میں تندرست ہو کر وائنا (آسٹریا) سے واپس آئے ہیں ۔ انھوں نے اپنے ڈاکٹر سے میرے مرض کا بھی

ذکر کیا تھا ، جس پر ڈاکٹر نے کہا کہ اگر وہ بیمار یہاں آ جائے تو میں گارنٹی کرتا ہوں کہ بالکل تندرست ہو جائے گا ۔ آپ اس بارے میں کیا مشورہ دیتے ہیں ؟

۱۰۰۸

۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء ـــــ ڈاکٹر عبدالباسط (بھوپال)

خطوطِ اقبال ، صفحات ۲۴۳ - ۲۴۴

وہ فوٹو جو آپ نے میرے سینے کا لیا تھا ، اسے ایکسپرٹ اوپینین کے لیے وائنا بھیج دیا جائے تو بہت مناسب ہے ۔ ایکسپرٹ کی فیس جو ہوگی وہ میں ادا کروں گا ۔ میرے ایک دوست ، جو یہاں کے سادات میں سے ہیں اور مرضِ ذیابیطس کے پرانے بیمار تھے ، کل ہی تندرست ہو کر وائنا سے واپس آئے ہیں ۔ انھوں نے اپنے ڈاکٹر صاحب سے میرے مرض کا بھی ذکر کیا تھا ، جس پر ڈاکٹر نے کہا کہ اگر وہ بیمار یہاں آ جائے تو میں گارنٹی کرتا ہوں کہ وہ تندرست ہو جائے گا ۔ اگر وائنا سے ایکسپرٹ اوپینین آ جائے تو میں آخری اور قطعی فیصلہ ان کے ساتھ جانے کا کروں ۔

۱۰۰۹

۸- اکتوبر ۱۹۳۵ء ـــــ خواجہ غلام السیّدین ،

ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشنز ، جموں و کشمیر

سابق پرنسپل ٹریننگ کالج مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۱۴ - ۳۱۵

دو بچوں کے لیے استانی کی ضرورت ہے ، جس پر میں ان کی اخلاق اور دینی تربیت کے لیے اعتبار کر سکوں - چونکہ بچوں کی والدہ کا گزشتہ مئی میں دفعتہً انتقال ہو گیا ، اس واسطے گھر کا تمام انتظام بھی استانی صاحبہ کے سپرد ہوگا - (ان کے فرائض کی تفصیل) غرض کہ آپ خود ماہرِ تعلیم ہیں اور میرے موجودہ حالات سے باخبر ـــــ آپ سے پانی پت میں ملاقات ہوگی -

۱۰۱۰

۹- اکتوبر ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۹۷ - ۲۹۸

آپ کا خط ابھی ملا ہے جس کے اندر دوائی بھی ہے - صبح نو بجے حلوے کے ساتھ دوا کھانا غیرممکن ہے - اگر حلوہ کھا لوں تو پھر دن بھر بھوک نہیں لگتی اور میرے لیے حلوہ سخت قابض ہوتا ہے - اگر حکیم صاحب صرف ایک دوا کی اجازت دیں تو نہایت مناسب ہے - عام صحت اچھی ہے - آواز کا وہی حال ہے جو بھوپال سے واپس آتے ہوئے تھا - باورچی کی تلاش جاری رکھیے - استانی کے لیے

میں نے ''تہذیبِ نسواں'' میں اشتہار دیا ہے ۔ بیگم محمد علی صاحبہ کی سرپرستی میں جو عورتوں کا رسالہ نکلتا ہے اس میں اگر ہو جائے تو خوب ہے ۔

۱۰۱۱

۱۴- اکتوبر ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد محفوظ علی بدایونی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۴۸

میں گزشتہ ۱۸ ماہ سے علیل ہوں ۔ سفر بہت کم کرتا ہوں ۔ ہر تیسرے مہینے بھوپال جاتا ہوں ۔ وہاں برقی علاج ہے جس سے کچھ فائدہ ہے ۔ اب وائنا (آسٹریا) جانے کی فکر میں ہوں ۔ یہ ظاہری علاج ہے ، باطنی علاج صرف اس قدر ہے کہ آپ کے جد ﷺ پر درود پڑھتا ہوں ۔

۱۰۱۲

۱۵- اکتوبر ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۲۹۸ - ۲۹۹

نہ آپ آئے ، نہ میرے خط کا جواب آیا ، نہ آپ کا رسالہ (طلوعِ اسلام) نکلا ۔ بہرحال حکیم صاحب سے پوچھ کر جواب لکھیے ۔ میں نے ابھی تک دوا کا استعمال شروع نہیں کیا ۔ وائنا (آسٹریا) جانے کا خیال ہے ۔ ڈاکٹر انصاری صاحب سے خط و کتابت کر رہا ہوں ۔ اگر گیا تو فروری یا اپریل ۱۹۳۶ء میں جاؤں گا ۔

۱۰۱۳

۱۷- اکتوبر ۱۹۳۵ء ـــ حکیم محمد حسین عرشی امرتسری

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۸

اگر مسئلہ' عول پر ایک علیحدہ رسالہ لکھا جائے تو نہایت مناسب ہوگا ۔ جو کچھ مولوی صاحب (خواجہ احمد دین) نے تفسیر ''بیان القرآن'' (بیان للناس) میں لکھا ہے اس کو مزید تشریح و توضیح کے ساتھ علیحدہ چھاپ دیا جائے تا کہ اس مسئلے کی طرف علماء کی خاص توجہ ہو جائے اور وکیل اور بیرسٹر صاحبان بھی اس میں خاص دلچسپی لے سکیں ۔

۱۰۱۴

۱۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء ـــ ڈاکٹر عبدالباسط (بھوپال)

خطوطِ اقبال ، صفحات ۲۴۴ - ۲۴۶

ڈاکٹر انصاری اور سیّد راس مسعود سے خط و کتابت کی ہے اور دونوں حضرات نے وائنا جانے کے خیال کی تائید کی ہے ۔ اب آپ مہربانی کر کے وہ فوٹو ڈاکٹر مظفر علی صاحب کی خدمت میں (وائنا ، آسٹریا) بھجوا دیں ۔ اس فوٹو کے ساتھ بیماری کی ہسٹری پر ایک نوٹ بھی ڈاکٹر رحمٰن صاحب سے یا ڈاکٹر خان بہادر (احمد بخش) سے لکھوا کر ان کی خدمت میں ارسال کر دیں ۔ علاوہ اس کے جو تھوڑا سا اختلاف آپ میں اور ڈاکٹر رحمٰن صاحب میں فوٹو کے متعلق تھا ، اس پر بھی ایک نوٹ خود لکھ کر ڈاکٹر مظفر علی صاحب

کو بھجوا دیں - فوٹو بھوپال سے جانے کے بعد میں خود ڈاکٹر مظفر علی صاحب کی خدمت میں خط لکھوں گا -

۱۰۱۵

— ۱۹۳۵ء —— ابوالمعانی محمد عبدالرحمٰن شاطر مدراسی

مصنّفِ قصیدۂ ''اعجازِ عشق''،

مطبوعہ مطبع نافع الاسلام، مدراس

انوارِ اقبال، ص ۱۷

(تقریظ) ''. . . اس قصیدے کے اکثر اشعار نہایت بلند پایہ اور معنی خیز ہیں - بندشیں صاف اور ستھری ہیں اور اشعار کا اندرونی درد مصنّف کے چوٹ کھائے دل کو نہایت نمایاں کر کے دکھا رہا ہے - آپ کا اسلوبِ بیان واقعی نرالا ہے اور آپ کی صفائیِ زبان آپ کے ہم وطنوں کے لیے سرمایۂ افتخار ہے -''

۱۰۱۶

۱ نومبر ۱۹۳۵ء —— ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ، جلد ۱، ص ۲۹۰

آپ کے جواہر پارے ''گنجِ سخن'' میں محفوظ ہیں اور میں دیکھ دیکھ محظوظ ہو رہا ہوں -

۱۰۱۷

۸ نومبر ۱۹۳۵ء —— اظہر عباس

مرتّبہ ''مسدس حالی صدی ایڈیشن'' حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی

انوارِ اقبال ، ص ۱۶

''مسدسِ حالی نہایت عمدہ چھپی ہے اور اس کے متعدد دیباچے نہایت مفید ہیں ۔ میں نے کئی سالوں کے بعد اسے کل اور پرسوں دوبارہ پڑھا اور نیا لطف اٹھایا —— امید ہے آپ مرحوم کا باقی کلام بھی اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی اور نفیس جلدوں میں شائع کر سکیں گے ۔''

۱۰۱۸

۱۲ نومبر ۱۹۳۵ء —— مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی

انوارِ اقبال ، ص ۳۱۸

میں دو سال سے بیمار ہوں ۔ بہت کم لکھتا پڑھتا ہوں مگر آپ کا مضمون ، جو اخبار ''احسان'' میں شائع ہوا ، اسے دیکھ کر بےاختیار دل چاہا کہ آپ کو اس مضمون پر مبارک باد لکھوں ۔ اب آپ کے لیے ایک مضمون لکھنا باقی ہے ، یعنی مسئلۂ جہاد کی تاریخ ہندوستان میں ۔

۱۰۱۹

۱۸ نومبر ۱۹۳۵ء (انگریزی) ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۹۱ - ۲۹۲

آپ کی دعائیں میرے لیے موجبِ ممنونیت ہیں ، لیکن یہ جانتے اور مانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرتا ہے جو ہمارے لیے بہتر ہے ، کیا آپ اسے تسلیم نہ کریں گے کہ ہمیں خاص مقاصد کے لیے دعا نہ مانگنی چاہیے - ذاتی طور پر میں اللہ تعالیٰ سے ہدایت کا طالب ہوں -

۱۰۲۰

۱۸ نومبر ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۳۰۲

تحقیق میں دیر ہو گئی تو کچھ مضائقہ نہیں - میں آپ کی خوشی میں شریک ہوں مگر یقین جانیے کہ مجھے پانی پت کے سفر میں تکلیف ہوئی - اب جو کچھ قوتِ سفر باقی ہے اسے بھوپال کے سفر کے لیے محفوظ رکھتا ہوں - سیالکوٹ کی محفلِ عروسی میں میری روح انشاء اللہ شریک ہوگی - اگر یہ حالات نہ ہوتے تو میرا بدن بھی شریک ہوتا -

۱۰۲۱

۲۰ نومبر ۱۹۳۵ء —— نیاز احمد

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۶۰ - ۲۶۱

(مکتوب الیہ اُس زمانے میں لکھنؤ کے عیسائی سکول میں معلّم تھے - اُنھوں نے علامہ سے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کی خواہش ظاہر کی تھی - حضرتِ علامہ نے فرمایا) :

''میرے خیال میں آپ کا اوّلین فرض یہ ہے کہ آپ کو اسلام کی مذہبی اور سیاسی تاریخ ، اس کے کلچر اور اس بحران کا مطالعہ کرنا چاہیے جو ٹرکی اور دوسرے اسلامی ممالک میں مغرب کے افکار جدید کے اسلامی زندگی اور افکار پر اثر نے پیدا کر دیا ہے - آپ عیسائیوں کی تبلیغی طرز پر زیادہ سے زیادہ اسلام پر کتابیں لکھ کر اسلام کی خدمت کر سکتے ہیں -''

۱۰۲۲

۲۰ نومبر ۱۹۳۵ء —— سیّد ہاشمی فرید آبادی

خطوطِ اقبال ، ص ۲۴۹

چند اشعار حاضرِ خدمت ہیں -

مصر کے ''الرسالہ'' سے ایک کٹنگ مرسل ہے - شاید آپ کے لیے مفیدِ مطلب ہو :

شاعر

مشرق کے نیستاں میں ہے محتاجِ نفس نے
شاعر! ترے سینے میں نفس ہے کہ نہیں ہے؟

(ضربِ کلیم، ص ۱۲۷)

۱۰۲۳

۲۱ نومبر ۱۹۳۵ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال، صفحات ۳۰۳ - ۳۰۴

آزردگی اور پریشاں خاطری مسلمان کا شیوہ نہیں - اسلام کی حقیقت فقرِ غیور ہے اور بس - صدق و اخلاص ہاتھ سے نہ دیجیے - مالی مشکلات کا فکر نہ کیجیے کہ یہ کبھی آتی ہیں، کبھی خود بخود دور ہو جاتی ہیں - بسا اوقات انسان کو بظاہر اس کے حق سے زیادہ دیتے ہیں - یہ سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے - انسان کی سعی کو اس میں بہت کم دخل ہے -

خان صاحب عبداللطیف (مہتممِ مطبعِ جامعہ) کے شرائط افسوس مجھے منظور نہیں -

۱۰۲۴

۲۲ نومبر ۱۹۳۵ء (انگریزی) —— محمد عمرالدین

اقبال نامہ، جلد ۱، ص ۶۶

امام غزالیؒ کے فلسفۂ اخلاق پر دلچسپ، پُرتاثیر اور فیض انگیز کتابچے کی ترسیل کا شکریہ -

۱۰۲۵

۲۸ نومبر ۱۹۳۵ء ـــ مسعود عالم ندوی

خطوطِ اقبال ، صفحات ۲۵۱ - ۲۵۲

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۴۰۱

کتبِ مرسلہ آج موصول ہو گئیں - بہت بہت شکریہ قبول فرمائیے - مولانا کاشغری[1] کی خدمت میں علیحدہ عریضہ لکھ دیا ہے - مولانا سیّد سلیمان ندوی کی علالت کی خبریں بہت متردد کر رہی ہیں - خدا تعالیٰ ان کو صحتِ عاجل مرحمت فرمائے -

حال ہی میں پنڈت جواہر لعل نہرو نے ''ماڈرن ریویو'' میں دو مضمون شائع کیے ہیں جن میں سے ایک کا مقصود غالباً قادیانیوں کی حمایت ہے - ان کے جواب میں انشاء اللہ میں بھی کچھ نہ کچھ ضرور لکھوں گا -

۱۰۲۶

ـ ۱۹۳۵ء ـــ مسعود عالم ندوی ، مدیرِ ''الضیاء'' (عربی) لکھنؤ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۴۰۰

مجلہ ''ضیا'' میں سیّد فضل الرحمٰن صاحب انصاری کی کتاب ''اے نیو مسلم ورلڈ ان میکنگ'' پر آپ کا ریویو نظر سے گزرا ، مگر اس سے یہ نہ معلوم ہوا کہ کتاب کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہے - اگر زحمت نہ ہو تو جو نسخہ آپ کے پاس ہے ، قیمتاً ارسال

۱- مولانا عبد الرحمٰن کاشغری ندوی : پروفیسر مدرسۂ عالیہ کلکتہ -

فرما دیجیے - یا جہاں سے کتاب دستیاب ہو سکتی ہے وہاں لکھ دیجیے کہ مجھے ایک نسخہ بذریعہ ویلیو ارسال کردیں -

۱۰۲۷

۷ دسمبر ۱۹۳۵ء ـــــ ڈاکٹر عبدالباسط (بھوپال)

خطوطِ اقبال ، ص ۲۴۶

سیّد مسعود کے خط سے معلوم ہوا کہ فوٹو آسٹریا (وائنا) بھیج دیے گئے ہیں - امید ہے آج کل میں مجھے وہاں سے جواب آئے گا -

۱۰۲۸

۱۰ دسمبر ۱۹۳۵ء ـــــ سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۷۲ - ۳۷۴

میں اعلیٰ حضرت کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں - ان کو میری آسائش کا بہت خیال ہے - ہز ہائی نس آغا خاں کو ایک خط لکھ دوں گا - میں نے حکیم نابینا صاحب کی خدمت میں ان (لیڈی مسعود) کی علالت کا تذکرہ کر دیا تھا ، وہ نومبر میں دہلی آئیں تو ضرور ان کو نبض دکھائیں - سرحد پر جنگ باقاعدہ شروع ہو گئی ہے - مسجدِ شہید گنج کا اثر وہاں بھی جا پہنچا ہے -

۱۰۲۹

۱۱ دسمبر ۱۹۳۵ء —— سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۷۵ - ۳۷۶

اعلیٰ حضرت نواب صاحب بھوپال نے جو رقم میرے لیے مقرر فرمائی ہے ، وہ میرے لیے کافی ہے ۔ ضرورت سے زیادہ کی ہوس کرنا روپے کا لالچ ہے جو کسی طرح بھی کسی مسلمان کے شایانِ شان نہیں ہے ۔ مجھے اس رقم مزید کو قبول کرتے ہوئے حجاب آتا ہے ۔ بہرحال میں نے ہز ہائی نس آغا خاں کو شکریے کا خط لکھ دیا ہے ۔ اب اس تجویز کا ڈراپ کرنا قرینِ مصلحت نہیں ہے ، تو میں ایک اَور تجویز پیش کرتا ہوں کہ ہز ہائی نس آغا خاں یہ پنشن جاوید کو عطا کر دیں ، اُس وقت تک کہ اس کی تعلیم کا زمانہ ختم ہو جائے ۔

۱۰۳۰

۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء —— ڈاکٹر سید ظفرالحسن

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۶۸

اپنے شاگردِ رشید محمد عمر الدین صاحب سے کہیے کہ وہ مارگیرڈ سمتھ کی کتاب "An Early Mystic of Baghdad" حارث ابن اسد المحاسبی کا مطالعہ کریں ۔ اس سے انھیں نہ صرف غزالی کی تعلیمات سمجھنے میں مدد ملے گی بلکہ غزالی کی مدد سے مشرق و مغرب کے یہودی اور عیسائی تصوّف پر محاسبی کے اثرات کا بھی معقول اندازہ ہو سکے گا ۔

۱۰۳۱

۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء —— ڈاکٹر عبد الباسط (بھوپال)

خطوطِ اقبال ، صفحات ۲۴۶ - ۲۴۷

آج ڈاکٹر مظفر علی صاحب کا خط وائنا (آسٹریا) سے آیا ہے ، جس میں وہ لکھتے ہیں کہ بھوپال سے کوئی کاغذات ان کو موصول نہیں ہوئے - یہ خط ۶ دسمبر کا لکھا ہوا ہے اور ہوائی ڈاک سے آیا ہے - ممکن ہے وہ اب تک ڈاکٹر مظفر صاحب تک نہ پہنچے ہوں ، اور یہ بھی ممکن ہے کہ بالکل نہ پہنچیں - اس واسطے میری طرف سے ڈاکٹر رحمٰن اور ڈاکٹر خان بہادر صاحب سے عرض کریں کہ وہ میری بیماری کا ایک مفصل ہسٹری شیٹ پھر تیار فرمائیں - اگر میرے بھوپال آنے تک یہ شیٹ تیار ہو جائے تو میں ان کا نہایت شکرگزار ہوں گا - میں غالباً جنوری کے پہلے ہفتے میں حاضرِ خدمت ہوں گا -

۱۰۳۲

۳ جنوری ۱۹۳۶ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۳۱۵

میں خدا کے فضل سے بالکل اچھا ہوں - ایک ایرانی الاصل سیّد زادے کی دوا نے بہت فائدہ کیا - اسی واسطے میں نے چند روز کے لیے بھوپال جانا ملتوی کر دیا ہے - غالباً جنوری کے آخر میں جاؤں گا - مضمون ختم ہو گیا ہے - پمفلٹ کی صورت میں شائع ہو گا -

(یہ مضمون حضرتِ علامہ نے پنڈت جواہر لعل نہرو کے اعتراضات کے جواب میں لکھا تھا) ۔

۱۰۳۳

۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۳۱۵ - ۳۱۶

مضمون کا آخری پروف میں نے آج بھیجا ہے ۔ امید کہ آج شام یا کل شام تک چھپ جائے گا ۔ میں جنوری کے آخر یا مارچ کے پہلے ہفتے میں بھوپال جانے کا قصد رکھتا ہوں ۔

۱۰۳۴

۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۳۱۶ - ۳۱۷

انشاءاللہ وسطِ فروری میں بھوپال جانے کا قصد ہے ۔ راجہ حسن اختر صاحب سے میرا سلام کہہ دیجیے اور اگر ان کو کاپی پمفلٹ کی نہیں ملی تو مطلع کیجیے کہ بھیج دوں ۔ یورپ کے لیے ایک علیحدہ ایڈیشن پانچ سو کی تعداد میں شائع کیا گیا ہے ۔

۱۰۳۵

۳ فروری ۱۹۳۶ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۳۱۷-۳۱۸

آپ نے لکھا تھا کہ ترجمہ ''اسلام اور احمدزم'' تیار ہو گیا ہے - مہربانی کر کے جلد مطلع کریں کہ کب شائع ہوگا - اگر آپ سے نہیں ہو سکا تو بعض احباب یہ کہتے ہیں کہ مولوی ظفر علی خاں صاحب سے کرایا جائے - جواب جلدی لکھیں -

''طلوعِ اسلام'' کے نکلنے میں اس قدر تعویق رسالے کی اشاعت کے لیے اچھی نہیں -

۱۰۳۶

۵ فروری ۱۹۳۶ء —— مسعود عالم ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۰۲-۴۰۳

پنڈت جواہر لال نہرو کے جواب میں میں نے جو کچھ لکھا تھا اس کی ایک کاپی آپ کی خدمت میں بھجوائی گئی تھی - اخباروں میں مولانا سیّد سلیمان ندوی کی صحت کی خبر پڑھ کر بہت خوشی ہوئی - کسی گزشتہ خط میں انھوں نے مجھے لکھا تھا کہ ایک اسلامی ملک کے امیر کو اختیار ہے کہ اگر کسی امر میں ، جس کی شرع نے اجازت دی ہو ، فساد پیدا ہو تو اس اجازت کو revoke کر لے - اس قول کے لیے حوالے کی ضرورت ہے - مہربانی کر کے آپ خود یا مولانا موصوف سے دریافت کر کے تحریر فرمائیں -

۱۰۳۷

۸ فروری ۱۹۳۶ء ـــ ڈاکٹر عبدالباسط (بھوپال)

خطوطِ اقبال ، صفحات ۲۴۷ - ۲۴۸

سیّد مسعود کو میں نے چند روز ہوئے خط لکھا تھا ۔ انشاءاللہ فروری کے آخری ہفتے میں بھوپال حاضر ہوں گا ۔ اتنے میں سیّد موصوف بھی کلکتے سے واپس آ جائیں گے ۔

۱۰۳۸

۹ فروری ۱۹۳۶ء ـــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۳۱۸ - ۳۲۰

''اسلام اور احمدزم'' صفحہ ۲۰ ملاحظہ فرمائیے ۔

مجھے تو یہی یاد تھا کہ نوارینو (Naverano) کی لڑائی ۱۷۹۹ء میں ہوئی ہے مگر آج ایک شخص نے شبہے میں ڈال دیا ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ یہ لڑائی ۱۸۲۴ء میں ہوئی ۔ اس شبہے کی بنا پر ضروری ہے کہ آپ خود اس امر کی تحقیق کر لیں ۔ کسی انسائیکلوپیڈیا سے معلوم ہو جائے گا یا کسی یورپین تاریخ سے ۔ اگر تحقیق سے ۱۸۲۴ء ہی درست ہو تو آپ لکھ سکتے ہیں :

''کچھ مدت بعد نوارینو کی لڑائی ہوئی جس میں تُرکوں کا بیڑا فنا ہو گیا ۔''

۱۰۳۹

۱۰ فروری ۱۹۳۶ء ـــــ صادق الخیری

خطوطِ اقبال ، ص ۲۵۳

مولانا راشد الخیری مرحوم کی وفات اُردو ادب کے لیے ایک صدمۂ عظیم ہے - ایسے ادیب روز روز پیدا نہیں ہوتے - خدا تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور آپ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے - مجھے یقین ہے کہ مرحوم کی تصانیف کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہے گا -

۱۰۴۰

۱۲ فروری ۱۹۳۶ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۳۲۰ - ۳۲۱

معلوم ہوتا ہے کہ انجمنِ خدام الدین سے آپ نے "اسلام اور احمدزم" کا ترجمہ کرنے کی اجازت نہیں لی - وہ شاکی ہیں - خصوصاً اس وجہ سے کہ مولانا ظفر علی خاں سے اس کا ترجمہ کروا کے اسے مفت شائع کرنے کا قصد رکھتے ہیں - ان سے ضرور دریافت کر لینا چاہیے ، کیونکہ اگر انھوں نے ترجمہ مفت شائع کر دیا تو آپ کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے -

۱۰۴۱

۱۲ فروری ۱۹۳۶ء ـــــ مسعود عالم ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۰۳ - ۴۰۴

آپ کا خط عین اس وقت پہنچا جب کہ میں ابن قیّم رح کی ''اعلام الموقّعین'' پڑھ رہا تھا ۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے ۔ میرے مطلب کے لیے کافی مسالہ آپ نے جمع کر دیا ہے ۔ فقہی مسائل کے اختلافات اور علمائے اسلام کی جرح و قدح ، جس میں حضور رسالت مآب ﷺ کا عشق پوشیدہ ہے ، ان تمام چیزوں کا مطالعہ بے حد روحانی لذت رکھتا ہے ۔

۱۰۴۲

۱۵ فروری ۱۹۳۶ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۳۲۲

نوارینو کی لڑائی واقعی ۱۸۲۷ء میں ہوئی تھی ، مجھ سے غلطی ہوئی ۔ اپنے ترجمے میں اس کی اصلاح کر دیں ۔

ڈاکٹر افشار کا خط اس میں ملفوف کرتا ہوں ۔ یہ صاحب ایرانِ جدید کے مشہور ادبا میں سے ہیں ۔ آج کل بمبئی میں ہیں ۔ یہ خط انھوں نے وہیں سے لکھا ہے ۔ اس میں چند اشعار انھوں نے ''پیامِ مشرق'' کے لیے لکھے ہیں جس کا ایک نسخہ میں نے ان کی درخواست پر ان کی خدمت میں بھیجا تھا ۔ ''طلوع اسلام'' کے آیندہ نمبر میں شائع ہو جائیں تو محفوظ ہو جائیں گے ۔

۱۰۴۳

۱۵ فروری ۱۹۳۶ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۳۲۴

سلطان الہند (ٹیپو سلطان) کے مزار پر جو تاریخ لکھی ہے ، عربی میں ہے ۔ افسوس کہ اس کے الفاظ مجھے پورے طور پر یاد نہیں ۔ نصیر احمد (برادرِ سیّد نذیر نیازی) کی درخواست میں نے انجمن کے دفتر میں اپنے ریمارک کے ساتھ بھیج دی ہے ۔ اس کا فیصلہ پبلسٹی کمیٹی کرے گی ۔

انجمنِ خدام الدین کو آپ خود لکھیں ۔ اس کے علاوہ آج کے اخبار ''احسان'' میں شعبۂ تبلیغ و اشاعت مسجد مبارک اسلامیہ کالج لاہور کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ ''اسلام اور احمدزم'' کے اردو ترجموں کی کاپیاں لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم کی جائیں ۔ آپ اس شعبۂ اشاعت و تبلیغ سے خط و کتابت کریں ۔ ممکن ہے وہ آپ سے کل تعداد خرید لیں ۔

۱۰۴۴

۱۵ فروری ۱۹۳۶ء ـــــ خواجہ حسن نظامی

منادی ، دہلی ۲۱ - ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء ،
خطوطِ اقبال ، ص ۱۲۰

دو سال سے علیل ہوں :

سخن اے ہم‌نشیں از من چہ خواہی
کہ من با خویش دارم گفتگوے

(یومِ غالب کی تقریب پر) پیغام کے لیے مراقبہ کیا تو مرزا ہرگوپال تفتہ کی روح سامنے آئی اور دلی والوں کے لیے یہ دو شعر نازل کر کے غائب ہوگئی :

دریں محفل کہ افسونِ فرنگ از خود برد او را
نگاہے پردہ سوز آور ، ولے دانائے راز آور
مئے ایں ساقیانِ لالہ رُو ذوقے نمی بخشد
ز فیضِ حضرتِ غالب ہماں پیمانہ باز آور

زیادہ کیا عرض کروں ، سوائے اس کے کہ دعاؤں کا محتاج ہوں ۔ دلی کے پنڈتوں سے سلام کہہ دیجیے ۔

۱۰۴۵

۱۹ فروری ۱۹۳۶ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۳۲۵

۲۸ فروری یا یکم مارچ کو بھوپال کا قصد رکھتا ہوں ، جاتی دفعہ دہلی نہ ٹھہروں گا ۔ انشاء اللہ بھوپال سے واپسی پر قونصل خانے میں ایک آدھ روز قیام رہے گا کہ سردار صلاح الدین اصرار کرتے ہیں

۱۰۴۶

۱۹ فروری ۱۹۳۶ء ـــــ مسعود عالم ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۰۵ - ۴۰۶

محمد لطفی جمعہ ، مصر کے ایک بیرسٹر ہیں ۔ آنھوں نے حال میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ''حیات الشرق'' ۔ اس کتاب کے

صفحہ ۶۵ پر 'ترکوں کے متعلق لکھتے ہوئے حاشیے میں ایک حدیث کا حوالہ دیا ہے ۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ حدیث کون سی کتاب میں ہے ؟ اس کے راوی کون ہیں ؟ اور حضور رسالت مآب ﷺ نے کس موقع پر یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے ؟

۱۰۴۷

۲۵ فروری ۱۹۳۶ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۳۲۵ - ۳۲۶

میں یہاں سے ۲۹ فروری کی شب کو فرنٹیر میل سے چلوں گا ، یا دوسری ٹرین میں ، جو اس کے قریب ہی لاہور سے چلتی ہے ۔ بہرحال یکم مارچ کی صبح کو دہلی پہنچ کر دن بھر وہیں قیام کروں گا ۔ ۴ - ۵ بجے بعد دوپہر جو ٹرین دہلی سے بھوپال کی طرف جاتی ہے اس میں سوار ہو کر ۲ مارچ کو بھوپال پہنچوں گا ۔

۱۰۴۸

۲۵ فروری ۱۹۳۶ء ـــــ لیڈی مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۹۰ - ۳۹۱

نان خطائی انشاء اللہ ۲۷ تک امرتسر سے تیار ہو کر آ جائے گی ۔ قصور کی میتھی بھی آمید ہے کل تک یا پرسوں تک مل جائے گی ، ہمراہ لاؤں گا ۔ میں انشاء اللہ العزیز ۲۹ فروری کی شام کو یہاں سے روانہ ہو کر ۲ مارچ کی دوپہر کو آپ کی خدمت میں پہنچوں گا ۔ آج ڈاکٹر عبدالباسط صاحب کو بھی خط لکھ دیا ہے ۔ اب ایک

ماہ سے زیادہ نہ ٹھہر سکوں گا کیونکہ ایسٹر کی تعطیلوں میں انجمن حمایت اسلام کا سالانہ جلسہ ہے اور آن دنوں میرا یہاں موجود ہونا ضروری ہے -

۱۰۴۹

۲۵ فروری ۱۹۳۶ء —— مسعود عالم ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۰۶ - ۴۰۷

'ترکوں کے متعلق مایوس نہ ہونا چاہیے - ان کے ایک خداپرست جرنیل کے الفاظ ہیں :

یہ الحاد کی ہوا آئی ہے ، کچھ دنوں کے بعد نکل جائے گی -''

جو کچھ ہوا ، جذبۂ وطن پرستی بلکہ توران پرستی کا نتیجہ تھا - ان میں افرنگ زدہ لوگ بکثرت ہیں لیکن کیا عجب کہ آیندہ دس سال میں افرنگ زدگی کے سرچشمے ہی کا خاتمہ ہو جائے - آپ کی کتاب (عربی تاریخِ ہند ''حاضر مسلمی الہند و غابرھم'') کے متعلق پھر لکھوں گا - بہت سے خطوط لکھنے کے بعد تھک گیا ہوں گا - ۲۹ کو بھوپال جانے کا قصد ہے -

۱۰۵۰

بھوپال ، شیش محل ، ۳ مارچ ۱۹۳۶ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۳۲۶

میں کل مع الخیر بھوپال پہنچ گیا - سیّد راس مسعود کے پاس کوئی نمبر ''طلوعِ اسلام'' کا آج تک نہیں پہنچا - ان کے نام تمام نمبر

فوراً بھجوا دیجیے - سیّد صاحب کا نام بھی اپنے خریداروں میں لکھ لیجیے - میں نے ان سے آپ کی مدد کا وعدہ لے لیا ہے اور اعلیٰ حضرت سے خود بھی کہوں گا - باقی ہر معاملے میں خدا پر بھروسہ رکھنا مسلمان کا کام ہے -

۱۰۵۱

بھوپال ، شیش محل ، ۶ مارچ ۱۹۳۶ء (انگریزی) ـــــ محمد جمیل

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۹۸ - ۹۹

میں بدستور بیمار ہوں - بھوپال میں برقی علاج ہو رہا ہے - بوجہ علالت روبڑز لیکچرز فی الحال منسوخ کر دیے گئے - ''بالِ جبریل'' گزشتہ سال شائع ہوئی تھی اور ''ضربِ کلیم'' امید ہے آیندہ اپریل میں شائع ہو جائے گی -

۱۰۵۲

بھوپال ، ۸ مارچ ۱۹۳۶ء ـــــ قاضی تلمّذ حسین

خطوطِ اقبال ، ص ۲۳۷

میں ابھی تک علیل ہوں اور یہاں بھوپال میں برقی علاج کے لیے مقیم ہوں - اس وقت بہاولپور کی ریاست ہندو مسلم مناقشات میں الجھی ہوئی ہے ، موقع موزوں نہیں - اگر آپ ''مرأت المثنوی'' وہاں بھیجنا چاہیں تو عرض داشت کرنل مقبول حسین صاحب قریشی ہوم ممبر ریاست کے نام بھیجیے - میں نے ان کے نام ایک خط لکھ دیا ہے جو اسی لفافے میں بند ہے - خط بھی عرض داشت کے ہمراہ بھیج دیجیے -

۱۰۵۳

بھوپال ، ۸ مارچ ۱۹۳۶ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۳۲۷

آپ ایک عرض داشت اعلیٰ حضرت کے نام رسالہ ''طلوع اسلام'' کی مدد کے لیے لکھیے اور تینوں رسالے بھی ان کے نام ارسال کر دیجیے ۔ عرض داشت میں رسالے کے اغراض و مقاصد اور اس کا نصب العین عمدہ الفاظ میں بیان کیجیے ۔ نیز یہ بھی لکھیے کہ اس وقت سارے ہندوستان میں علمی اداروں اور رسالوں کی حوصلہ افزائی کرنے والی اعلیٰ حضرت کی ذاتِ والا صفات کے سوا اَور کون ہے ۔ یہ عرض داشت میرے نام ارسال کیجیے تاکہ میں اس پر اپنی سفارش لکھ کر سیّد راس مسعود کے پاس بھیج دوں ۔

۱۰۵۴

بھوپال ، ۲۱ مارچ ۱۹۳۶ء ـــــ سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۳۲۹

آپ کی عرض داشت پہنچ گئی ہے ۔ میں انشاء اللہ ۹ اپریل کی شام کو ساڑھے سات بجے لاہور پہنچ جاؤں گا ۔

۱۰۵۵

بھوپال ، ۲۸ مارچ ۱۹۳۶ء ـــــ سیّد سلامت اللہ شاہ

مکتوباتِ اقبال ، صفحات ۳۲۸ - ۳۲۹

معلوم نہیں نیازی صاحب لاہور پہنچے یا نہ پہنچے - میں نے ان کو لکھا تھا کہ ''طلوع اسلام'' کی مدد کے لیے ایک عرض داشت اعلیٰ حضرت نواب صاحب بھوپال کے نام لکھ کر میرے نام فوراً ارسال کردیں - اگر انھوں نے تساہل کیا تو معاملہ دوسرے سال پر پڑ جائے گا - جہاں کہیں بھی ہوں ، ان کو تاکید کردیں کہ عرض داشتِ مذکور عمدہ کاغذ پر خوش خط لکھ کر فوراً ارسال کردیں تاکہ میں اس پر اپنی سفارش لکھ سکوں -

۱۰۵۶

۱۷ اپریل ۱۹۳۵ء (انگریزی) ـــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۹۲

محبت نامے کے لیے سراپا سپاس ہوں - معاف فرمائیے ، میں جواب میں آپ کا سا ہنرمندانہ سلیقہ اختیار کرنے سے قاصر ہوں -

۱۰۵۷

۱۸ اپریل ۱۹۳۶ء —— خواجہ غلام السیّدین

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۱۶ - ۳۱۷

اخباروں نے میری صحت کے متعلق غلط فہمی پھیلا دی تھی ، جس کی وجہ سے احباب کو تشویش لاحق ہوئی - بہرحال خدا کا شکر ہے -

''ضربِ کلیم'' کے پروف دیکھ رہا ہوں - امید ہے کہ مئی کے آخر تک کتاب چھپ جائے گی - تصویر ابھی تک نہیں بن سکی - سیّد راس مسعود سے معلوم ہوا تھا کہ آپ کے بہنوئی (میر مستحسن بی - اے ، ایل ایل - بی ، وکیل میرٹھ) دفعۃً انتقال فرما گئے - خدا تعالٰی انھیں غریقِ رحمت کرے -

۱۰۵۸

۲۸ اپریل ۱۹۳۶ء —— مولانا عبدالماجد دریابادی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۴۴

میں خدا کے فضل و کرم سے اچھا ہوں ، صحتِ عامہ تو قریباً بحال ہو گئی ہے البتہ آواز میں ابھی کسر باقی ہے - یہاں کے کالجوں کے مسلمان طلبہ کی ایک جمعیّت ہے - انھوں نے اپیل شائع کی تھی کہ اقبال کے لیے جمعہ کے روز مسجدوں میں دعا کی جائے - اس اپیل سے اخباروں اور ان کے ناظرین کو غلط فہمی ہوئی -

۱۰۵۹

تاریخ ندارد ـــــ میجر سعید محمد خاں

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۴۶

(اقبال کے نام سے ایک فوجی سکول قائم کرنے کی تجویز کے جواب میں) ۔

ایک معمولی شاعر کے نام سے فوجی سکول کو موسوم کرنا کچھ زیادہ موزوں نہیں ۔ آپ اس فوجی سکول کا نام ''ٹیپو فوجی سکول'' رکھیں ۔ جنوبی ہندوستان میں ، جیسا کہ میں نے خود مشاہدہ کیا ہے ، اس عالی مرتبت مسلمان سپاہی کی قبر زندگی رکھتی ہے بہ نسبت ہم لوگوں کے جو بظاہر زندہ ہیں ۔

۱۰۶۰

۲ مئی ۱۹۳۶ء ـــــ سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۷۷ - ۳۷۸

(خیر خیریت دریافت کرنے کے بعد) ـــــ نیازی اور انجمنِ حمایتِ اسلام کی عرض داشت کا کیا ہوا ؟ کیا تم نے سر آغا خاں والے معاملے کا اعلیٰ حضرت سے ذکر کیا تھا ؟ یہ بات میرے دل میں کھٹک رہی ہے ۔ معلوم نہیں اعلیٰ حضرت کیا خیال کریں ۔ جواہر لال نہرو کا خط آیا تھا ۔ آج کل مسٹر محمد علی جناح لاہور آئے ہوئے ہیں اور یہاں کی مختلف پولیٹیکل پارٹیوں میں اتحاد کی کوشش کر رہے ہیں ۔

۱۰۶۱

۲۳ مئی ۱۹۳۶ء (انگریزی) ـــــ (قائدِ اعظم) محمد علی جناح

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳ - ۴

آپ کے کام کی ترقی و کامرانی کی اطلاع موجبِ صد ہزار مسرّت ہے۔ مجھے امید ہے پنجاب کی پارٹیاں بالخصوص احرار و اتحادِ ملّت تھوڑی بہت نزاع و کشکمش کے بعد انجامِ کار آپ کے ساتھ شامل ہو جائیں گی۔

۱۰۶۲

۲۸ مئی ۱۹۳۶ء ـــــ مسعود عالم ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۰۷ - ۴۰۸

میں بہ نسبتِ سابق بہتر ہوں مگر اطبا نے لکھنا پڑھنا بند کرا دیا ہے ، اس واسطے تمام دن لیٹے لیٹے گزر جاتا ہے۔ افسوس کہ آپ کی کتاب کا مسودہ دیکھنے سے قاصر ہوں۔ نہ فی‌الحال کچھ لکھنے کے قابل ہوں۔ آپ کے دوست (سیّد محمد فاروق پانسپاری بلیاوی) کا مجموعۂ نظم میں نے دیکھا ہے۔ ان کے اشعار اچھے ہیں۔ فی‌الحال ان کے کلام میں ناپختگی ہے۔

۱۰۶۳

تاریخ ندارد ـــــ سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۳۷۴

ملفوفہ خط سیّد احمد عباس کا ہے جو مدینہ منورہ میں روضہ حضور رسالت مآب ﷺ کے محافظ ہیں ۔ یہ خط ہزہائینس کی خدمت میں بھجوا دیجیے ۔ پٹیالہ نے ان کی بڑی قدر افزائی کی اور بڑی خاطر و مدارات کی ۔ اگر وہ آئیں تو تم بھی ان کو دعوت دینا ۔

۱۰۶۴

۶ جون ۱۹۳۶ء ـــــ پروفیسر محمد الیاس برنی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۱۰ - ۳۱۱

کتاب ''قادیانی مذہب'' بے شمار لوگوں کے لیے چراغِ ہدایت کا کام دے گی ، اور جو لوگ قادیانی مذہب پر مزید لکھنا چاہتے ہیں ، ان کے لیے تو یہ کتاب ایک نعمتِ غیرمترقبہ ہے ۔

۱۰۶۵

۸ جون ۱۹۳۶ء ـــــ میاں عبدالرشید

انوارِ اقبال ، ص ۱۸۹

(میاں صاحب دیال سنگھ کالج لاہور میں ایم ۔ اے ریاضی کے طالب علم تھے ۔ انھوں نے اپنے ۸ جون ۱۹۳۶ء کے خط میں کچھ فلسفیانہ شکوک کا اظہار کیا تھا ۔ اقبال نے اسی خط کی پشت پر

لکھ دیا کہ) :

"آپ کے خط کے جواب کے لیے ایک دفتر چاہیے جو میں لکھنے سے قاصر ہوں - دوسرا زمانہ' حال کے فلسفے اور سوشل حالات کا بغور مطالعہ ضروری ہے جس کے لیے چند برسوں کی ضرورت ہے - آپ کے سوالات ویسے ہی ٹیکنیکل ہیں جیسے ریاضی کے مسائل جس کو بغیر خاص تربیت و تعلیم کے سمجھنا مشکل ہے -"

١٠٦٦

٩ جون ١٩٣٦ء (انگریزی) ـــ (قائدِ اعظم) محمد علی جناح

اقبال نامہ ، جلد ٢ ، صفحات ٤ - ٦

میرا تیار کیا ہوا مسودہ ارسالِ خدمت ہے - کل کے "ایسٹرن ٹائمز" کا ایک تراشا بھی ملفوف ہے - یہ گورداسپور کے ایک قابل وکیل کا خط ہے - مجھے امید ہے کہ بورڈ کی طرف سے شائع ہونے والے بیان میں تمام سکیم کی پوری تفصیل موجود ہوگی اور ساتھ ہی اب تک اس سکیم کے خلاف جتنے اعتراضات کیے گئے ہیں ، ان کا جواب بھی موجود ہوگا (اس بیان میں کیا کچھ ہونا چاہیے ، اس کے متعلق چند مشورے) -

۱۰۶۷

۱۱ جون ۱۹۳۶ء —— عبدالوحید خاں

خطوطِ اقبال ، ص ۲۵۴

افسوس ہے کہ ''ضربِ کلیم'' کی اشاعت میں غیر معمولی تعویق ہوئی ۔ کل آخری پروف دیکھ کر پریس میں بھیجے گئے ۔ امید کہ جون کے آخر تک شائع ہو جائے گی ۔ ضیاء الاسلام مرحوم (میرٹھی) کا لیکچر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجیے گا ۔ میں اسے پڑھ کر احتیاط سے واپس بھیج دوں گا ۔ ''ضربِ کلیم'' کے بعد ایک فارسی مثنوی ''پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق'' شائع ہوگی ۔

۱۰۶۸

۱۳ جون ۱۹۳۶ء —— پروفیسر محمد الیاس برنی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۱۲ - ۴۱۴

(اپنی بیماری کی مختصر کیفیت بیان کرنے کے بعد اقبال نے لکھا) اگر آپ کوئی دوا تجویز کریں گے تو ضرور مفید ہوگی ۔ آپ عاشقانِ رسول ﷺ میں سے ہیں ، اس واسطے ایک اور بات آپ کے گوش گزار کرنے کے لائق ہے ۔ ۳ اپریل کی رات ۳ بجے کے قریب (بھوپال میں) میں نے سرسیّد علیہ الرحمہ کو خواب میں دیکھا ۔ پوچھتے ہیں ''تم کب سے بیمار ہو ؟'' میں نے عرض کیا ''دو سال سے اوپر مدت گزر گئی'' ۔ فرمایا ''حضور رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں عرض کرو'' ۔ میری آنکھ اسی وقت کھل گئی اور اس عرض داشت کے چند شعر میری زبان پر جاری ہو گئے ۔ انشاء اللہ ایک مثنوی

''پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق'' نام کے ساتھ یہ عرض داشت شائع ہوگی -

١٠٦٩

١٤ جون ١٩٣٦ء ـــــ حکیم محمد حسین عرشی امرتسری

اقبال نامہ ، جلد ١ ، صفحات ٣٠ - ٣١

(مولانا خواجہ احمد الدین صاحب مصنّفِ تفسیر بیان للناس) کے انتقال کی خبر میں نے اخبارات میں دیکھی ، بہت رنج ہوا - خدا تعالٰی انھیں مغفرت کرے - اس زمانے میں ان کا دم غنیمت تھا - عالمِ با عمل روز روز نہیں پیدا ہوتے -

١٠٧٠

٢١ جون ١٩٣٦ء (انگریزی) ـــــ خواجہ غلام السیّدین

اقبال نامہ ، جلد ١ ، صفحات ٣١٥ - ٣١٦

آپ نے جو خلاصہ تیار کیا ہے ، نہایت عمدہ ہے اور مجھے اس پر کسی اضافے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی - ''ضربِ کلیم'' میں ایک حصہ تعلیم و تربیت کے لیے وقف ہے - میں سمجھتا ہوں کہ آپ Leibnitz's Monadism کے تعلیمی نتائج سے واقف ہیں - اس کے قیاس کے مطابق انسانی مونیڈ خارج سے کوئی اثر قبول کرنے سے عاری ہے - میرا خیال یہ ہے کہ انسانی مونیڈ زیادہ تر تاثیر پذیر نوعیت کا حامل ہے -

۱۰۷۱

۲۱ جون ۱۹۳۶ء (انگریزی) ـــ پنڈت جواہر لال نہرو

خطوطِ اقبال ، ص ۲۵۷

جب میں نے آپ کے مضامین کا جواب لکھا تو میرا خیال تھا کہ آپ کو احمدیوں کے سیاسی رویے کا علم نہیں - در اصل میرے جواب کی بنیادی غایت یہ تھی کہ اس امر پر روشنی ڈالی جائے کہ (ہندوستان میں انگریزوں کے ساتھ) مسلمانوں کی وفاداریاں اول اول کس طرح پیدا ہوئیں اور ان وفاداریوں نے بالآخر کس طرح احمدیت کی شکل میں اپنے لیے ایک الہامی اساس فراہم کر لی - میں نے اپنا مضمون محض اسلام اور ہندوستان کی بہتری کے لیے لکھا - میرا ذہن اس بارے میں ہر شبہے سے پاک ہے کہ احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں - مجھے بے حد افسوس ہے کہ لاہور میں آپ کی ملاقات سے محروم رہا - آن دنوں میں اتنا شدید بیمار تھا کہ اپنے کمرے سے باہر آنا بھی میرے لیے ممکن نہ تھا - آیندہ آپ کب تک پنجاب آ رہے ہیں ؟

۱۰۷۲

۲۲ جون ۱۹۳۶ء ـــ عبدالوحید خاں

خطوطِ اقبال ، صفحات ۲۵۴ - ۲۵۵

ضیاء الاسلام مرحوم (میرٹھی) کا لیکچر مجھے مل گیا ہے - اس عنایت کے لیے شکریہ قبول کیجیے - اس مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نہایت نکتہ رس آدمی تھے اور دینِ اسلام کے مخفی حقائق

سے بھی آگاہ تھے ۔ اگر زندہ رہتے تو یقیناً ہندوستان میں اپنی قسم کے پہلے ناقد ہوتے مگر تقدیرِ الٰہی سے کس کو چارہ ہے ۔ انشاءاللہ کل آپ کا مضمون واپس ارسال کر دوں گا ۔ لاہور میں برسات شروع ہو گئی ہے ۔ موسم خوش گوار ہو گیا ہے ۔

۱۰۷۳

۲۳ جون ۱۹۳۶ء —— پروفیسر محمد الیاس برنی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۱۵ - ۴۱۶

مجھے امید ہے آپ کی روحانیت اور اخلاص میری شفا کا باعث ہوں گے ۔ فی الحال میری شکایات یہی ہیں : عام کمزوری ، قلب کی کمزوری ، دم پھولنا ، قبض اور جگر کے فعل کی بے قاعدگی ، بلغم وغیرہ ۔ اس سے پہلے کھانسی اور دمہ بھی تھا اور جب کھانسی ہوتی تھی تو میں بے ہوش ہو جاتا تھا ۔ اس دوا کے استعمال کے بعد جواہر مہرہ اور سفوف کا استعمال ہو گا ۔

۱۰۷۴

۲۴ جون ۱۹۳۶ء —— شیخ عنایت اللہ

منیجنگ ڈائرکٹر تاج کمپنی لمیٹڈ ، لاہور

خطوطِ اقبال ، صفحات ۲۵۹ - ۲۶۰

میں تمام دن گھر میں ہوتا ہوں ۔ آپ جس وقت چاہیں تشریف لائیں ۔ صبح کا وقت آٹھ بجے یا نو بجے بہتر ہو گا ۔ اگر یہ وقت آپ کے لیے موزوں نہ ہو تو شام چھ سات بجے ۔ ''ضرب کلیم'' کی طباعت

اس ماہ کے آخر تک ختم ہو جائے گی (جولائی کے آخر میں چھپ کر تیار ہوئی) ۔

۱۰۷۵

۲۵ جون ۱۹۳۶ء (انگریزی) ـــــ (قائدِ اعظم) محمد علی جناح

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۷ - ۸

سر سکندر حیات دو ایک روز گزرے روانہ ہو چکے ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ وہ بمبئی میں آپ سے مل کر بعض اہم امور پر گفتگو کریں گے ۔ کل شام دولتانہ مجھ سے ملے تھے ۔ وہ کہتے تھے کہ یونینسٹ پارٹی کے مسلمان ممبران یہ اعلان کرنے کو تیار ہیں کہ ان تمام امور میں ، جو مسلمانوں سے بحیثیت ایک کل اقلیت کے متعلق ہیں ، وہ لیگ کے فیصلے کے پابند ہوں گے ، بشرطیکہ وہ مسلم ارکانِ اسمبلی جو لیگ کے ٹکٹ پر صوبائی اسمبلی میں پہنچے ہیں ، اس پارٹی سے سوالات کریں جس میں مسلمانوں کی تعداد سب سے زیادہ ہو ۔ اس تجویز کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے ؟

۱۰۷۶

۲۷ جون ۱۹۳۶ء ـــــ پروفیسر محمد الیاس برنی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۱۶ - ۴۱۸

آپ کی گولیاں کھاتے ہوئے آج چوتھا روز ہے ۔ ان کے استعمال سے بلغم کا آنا کم ہوگیا ہے ۔ البتہ آواز میں ابھی تک کوئی اثر نہیں ہوا ۔ اگر جواہر مُہرہ اور سفوف ارسال کر دیں تو عین عنایت

ہوگی ۔ مجھے کئی سال تک دردِ گردہ کی شکایت رہی ہے ۔ اب آٹھ سال سے اس کا دورہ نہیں ہوا ۔ نقرس کی شکایت البتہ ہے ۔ آپ نے مرزا محمود کا تازہ اعلان پڑھا ہوگا کہ پیغمبر قوموں کو آزدی دلانے کے لیے آتے ہیں ، اس بنا پر اپنے پیروؤں کو سیاسیات میں حصہ لینے کی تاکید کی ہے ۔

۱۰۷۷

۲۹ جون ۱۹۳۶ء —— سر راس مسعود

خطوطِ اقبال ، صفحات ۲۶۲ - ۲۶۳

''ضرب کلیم'' یا اعلانِ جنگ زمانۂ حاضر کے خلاف افسوس کہ ابھی تیار نہیں ہوئی ۔ ۴ جولائی کو کتاب کی طباعت ختم ہوگئی تو ایڈوانس کاپی ارسال کروں گا ۔ ۳ ۔ اپریل کی شب کو جب میں بھوپال میں تھا ، میں نے تمھارے دادا رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا ۔ مجھ سے فرمایا کہ اپنی علالت کے متعلق حضور رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں عرض کر ۔ میں اسی وقت بیدار ہوگیا اور کچھ شعر عرض داشت کے طور پر فارسی زبان میں لکھے ، کل ساٹھ شعر ہوئے ۔ لاہور آ کر خیال ہوا کہ یہ چھوٹی سی نظم ہے ۔ اگر کسی زیادہ بڑی مثنوی کا آخری حصہ ہو جائے تو خوب ہے ۔ الحمد للہ کہ یہ مثنوی بھی اب ختم ہوگئی ۔ اس کا نام ہوگا ''پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق'' ۔

١٠٧٨

۲ جولائی ۱۹۳۶ء —— خلیفہ فضل حسین

نائب صدر انجمن حمایتِ اسلام

خطوطِ اقبال ، صفحات ۲۶۴ - ۲۶۵

شیخ مراغی جامعہ ازہر قاہرہ کا خط میرے نام آیا ہے ، جو آج کے اخبار ''احسان'' میں بھی شائع ہو گیا ہے - جامعہ ازہر کا ارادہ ہے کہ شودروں میں تبلیغِ اسلام کے لیے ایک وفد ہندوستان روانہ کرے - ان کے وفد کو ایسے لوگوں کی ضرورت ہوگی ، جو ان کی تقریروں کا اردو ترجمہ کر سکیں اور ہندوستانی ٹور میں ان کے ساتھ رہیں - میرے خیال میں انجمن حمایت اسلام کو چاہیے کہ وہ مصری وفد کے لیے ایسے مترجمین بہم پہنچائے اور ان کے اخراجات ادا کرے - یہ معاملہ آپ کونسل کے آیندہ اجلاس میں پیش کر کے جہاں تک ممکن ہو ، جلد کونسل سے اخراجات کی منظوری حاصل کریں تاکہ میں شیخ الجامعہ کے خط کا جواب دے سکوں -

١٠٧٩

۲۷ جولائی ۱۹۳۶ء —— قاضی تلمّذ حسین

خطوطِ اقبال ، ص ۲۳۸

میری صحتِ عامہ تو اچھی ہے مگر آواز میں کوئی خاص ترقی نہیں ہوئی - میں نے کوئی مقالہ حضرتِ رومی پر نہیں لکھا - آپ کو کسی نے غلط اطلاع دی ہے -

۱۰۸۰

۲۹ جولائی ۱۹۳۶ء —— پروفیسر محمد الیاس برنی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۳۱۸

آج دوا کا پارسل ملا - سب سے پہلے جواہر مُہرہ کا استعمال کرنے کا قصد ہے - میں نے آپ کی خدمت میں ایک نسخہ "ضربِ کلیم" کا ارسال کیا ہے -

۱۰۸۱

یکم اگست ۱۹۳۶ء —— سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۷۸ - ۳۷۹

آج میرے منشی طاہر دین آپ کی خدمت میں "ضربِ کلیم" کی چھ مجلّد کاپیاں ارسال کر رہے ہیں - ان میں سے ایک کاپی آپ کے لیے ہے اور باقی خاندانِ شاہی کے لیے - اعلیٰ حضرت کے لیے جو کاپی ہے اس پر میرا نام کتاب کے صفحہ ۱ پر ڈیڈی کیشن کے اشعار کے نیچے لکھا ہے - ڈاکٹر عبدالباسط صاحب اور شعیب صاحب کے لیے علیحدہ پارسل میں کاپیاں ان کے نام ارسال کی گئی ہیں -

۱۰۸۲

۲ - اگست ۱۹۳٦ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۹۷

میں نے سنا ہے کہ شاہ ولی اللہؒ کی کتاب ''بدورالبازغہ'' چھپ گئی ہے - اس کا ایک نسخہ وی - پی کے ذریعے مجھے ارسال فرمائیے - (مشہور روسی عالم و مفکّر) موسٰی جاراللہ نے ایک کتاب عقائدِ شیعہ پر شائع کی ہے - اس میں بعض لطائف ہیں جو بہت جاذب ہیں -

۱۰۸۳

۲ - اگست ۱۹۳٦ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۹۳ - ۲۹۵

آپ کی نظم آج ہی ملی ، دیکھ کر آج ہی واپس کر رہا ہوں - بار بار پڑھا ، بڑا لطف آیا -

۱۰۸۴

۵ - اگست ۱۹۳٦ء ـــــ نصراللہ خاں مدیرِ ''زمیندار''

(حال کالم نویس ''حرّیت'' کراچی)

انوارِ اقبال ، ص ۲۱۴

افسوس کہ میں ابھی تک علیل ہوں ، اگرچہ پہلے کی نسبت کسی قدر افاقہ ہے - عام صحت کسی قدر بہتر ہو گئی ہے مگر آواز

میں کوئی خاص ترقی نہیں ہوئی - اسمبلی کے آیندہ انتخابات میں حصہ لینے کی نہ تمنّا ہے نہ ارادہ -

۱۰۸۵

۵ - اگست ۱۹۳۶ء (عربی) ـــــ مصطفٰی المراغی

خطوطِ اقبال ، ص ۲۸۵

بلا شبہ ازہر شریف کو عالمِ اسلام میں بھرپور اہمیت حاصل ہے - ہر تشنہ کام اس کی طرف لپکتا ہے اور جب بھی کوئی علمی یا دینی ضرورت پیش آتی ہے ، انگلیاں اسی کی طرف اٹھتی ہیں - ہمیں بھی ایک ضرورت درپیش ہے - ہم نے ارادہ کیا ہے کہ پنجاب کی ایک بستی میں ایک اہم ادارے کی بنیاد رکھیں اور کچھ ایسے لوگوں کو ، جو جدید علم سے بہرہ ور ہوں ، چند ایسے لوگوں کے ساتھ یک جا کردیں جنھیں دینی علوم میں مہارت حاصل ہو ، تاکہ یہ لوگ اپنے علم اور اپنے قلم سے اسلامی تمدن کے احیاء کے لیے کوشاں ہو سکیں - میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ازراہِ کرم ایک روشن دماغ مصری عالم کو جامعہ کے خرچ پر بھجوانے کا بندوبست فرمائیں تاکہ وہ اس کام میں ہمیں مدد دے سکیں -

١٠٨٦

۷ - اگست ۱۹۳۶ء ـــــ سیّد سلیمان ندوی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۱۹۸

آپ کی صحت کی خبر پڑھ کر بہت خوشی ہوئی - میری صحت کی حالت بہ نسبتِ سابق بہتر ہے - انشاء اللہ موسمِ سرما میں وہ انگریزی کتاب لکھنا شروع کروں گا جس کا وعدہ میں نے اعلیٰ حضرت نواب صاحب بھوپال سے کر رکھا ہے - اس کتاب میں زیادہ تر قوانینِ اسلام پر بحث ہوگی -

١٠٨٧

۲۱ - اگست ۱۹۳۶ء ـــــ میاں عبد الرشید

طالب علم دیال سنگھ کالج ، لاہور

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۸۹ - ۱۹۰

میں خوش ہوں کہ آپ کے شکوک رفع ہوئے - زیادہ تدبّر سے اَور باتیں بھی معلوم ہوں گی - آپ کے دوست جب چاہیں تشریف لائیں ، میں ہمیشہ گھر پر ہوتا ہوں -

۱۰۸۸

۲۳ - اگست ۱۹۳۶ء (انگریزی) ـــــ (قائدِ اعظم) محمد علی جناح

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۸ - ۹

پنجاب پارلیمنٹری بورڈ اور یونینسٹ پارٹی میں مفاہمت کے متعلق جو گفتگو ہو رہی ہے ، اس کی شرائط اور اس سے متعلق اپنی رائے سے مطلع فرمائیے - اخبارات سے معلوم ہوا تھا کہ آپ نے بنگال پرجا پارٹی اور پارلیمنٹری بورڈ میں مصالحت کرا دی ہے - اس مصالحت کی شرائط سے اطلاع دیجیے - یہ یہاں بھی آپ کے لیے مفید ثابت ہو سکتی ہے -

۱۰۸۹

۲۷ - اگست ۱۹۳۶ء ـــــ سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۷۹ - ۳۸۱

میں نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے جو تم نے کیا ہے اور یہ واقعی اٹل ہے - میں نے تو پارلیمنٹری بورڈ کی صدارت سے بھی استعفا دے دیا ہے - صرف آٹھ کتابیں جلد ہو کر آئی تھیں - آٹھ کی آٹھ بھوپال ارسال کر دی گئیں - لیڈی مسعود کے نام ارسال نہ کی جا سکی - اُمید ہے کل تک اَور عمدہ جلدیں بن کر آئیں گی تو انھیں بھی ارسال کروں گا - اعلیٰ حضرت کا خط بھی نہایت تلطّف آمیز تھا جو انھوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا -

١٠٩٠

۳۰ - اگست ۱۹۳۶ء ـــــ ڈاکٹر مظفر الدین قریشی

جامعۂ عثمانیہ ، حیدرآباد دکن

انوارِ اقبال ، ص ۱۱۹

میری صحت پہلے سے کسی قدر اچھی ہے مگر حیدرآباد کے طویل سفر کی متحمل نہیں ہو سکتی ۔

١٠٩١

۲ ستمبر ۱۹۳۶ء ـــــ ڈاکٹر مظفرالدین قریشی

جامعۂ عثمانیہ ، حیدرآباد دکن

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۱۹ - ۱۲۰

مجلۂ عثمانیہ مجھے مل گیا ہے ۔ میں یہ مضمون غالباً پہلے بھی پڑھ چکا ہوں ۔ گرمی کا زور کم ہو رہا ہے ۔ اب کے لاہور میں بارش بہت کم ہوئی ۔ مثنوی ''پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق'' عنقریب شائع ہوگی (یہ کتاب ستمبر ۱۹۳۶ء ہی میں شائع ہوئی) ۔

۱۰۹۲

۱۳ ستمبر ۱۹۳٦ء ـــ مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی

انوارِ اقبال ، صفحات ۳۱۸ - ۳۱۹

آپ کا رسالہ ''اچھوت اقوام اور اسلام'' نہایت دلچسپ ہے - مجھے یقین ہے کہ عام طور پر نہایت مفید ثابت ہوگا - اسی قسم کا ایک رسالہ اسلامی دستورِ حیات پر بھی لکھنا چاہیے تاکہ غیر مسلم اقوام کو معلوم ہو کہ روزمرہ کی زندگی میں اسلام یُسر ہے ، عُسر نہیں ہے -

۱۰۹۳

۱۳ ستمبر ۱۹۳٦ء ـــ پروفیسر فضل شاہ گیلانی ، میرٹھ کالج

خطوطِ اقبال ، صفحات ۲٦۸ - ۲٦۹

آپ کے پمفلٹ مجھے یقین ہے بہت مفید ثابت ہوں گے - افسوس ہے ہندوستان کے مسلمان عقائد کی جنگ میں مبتلا ہو کر اسلامی دستورِ حیات کو فراموش کر گئے ، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رسم پرستی اس قوم میں عام ہو گئی اور اسلامی ممالک میں بھی کم و بیش یہی حال ہوا - مگر چونکہ وہ ممالک نسبتاً آزاد ہیں ، وہاں قانون کے ذریعے رسم پرستی دور کی جا سکتی ہے اور کی جا رہی ہے - ہندوستان میں سوائے مخلصانہ تبلیغ کے اَور کوئی ذریعہ نہیں - خدا کرے آپ کی کوشش بارآور ہو -

۱۰۹۴

۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء —— حکیم محمد حسین عرشی امرتسری

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۳۱

قرشی سے مراد حضور رسالت مآب ﷺ ہیں ، بخاری سے مراد بو علی سینا ۔

خاقانی کی مثنوی ''تحفۃ العراقین'' کے اشعار کا مطلب ۔ مجذوبِ فرنگی سے مراد حکیم نطشہ ہے ۔ مہدی وہی ہے جو عالمِ افکار میں زلزلہ پیدا کر سکے ۔

'محراب گل' فرضی نام ہے ۔

۱۰۹۵

۲۱ ستمبر ۱۹۳۶ء —— محمد احمد اللہ خاں منصور حیدرآبادی

انوارِ اقبال ، ص ۲۲۵

آپ کا والا نامہ معہ پارسل کتب ابھی موصول ہوا ۔ افسوس کہ گزشتہ دو سال سے علیل ہوں ۔ مشاغلِ علمی قریباً ترک ہو چکے ہیں ۔ فی الحال آپ کی کتابیں پڑھنے کی ہمت اپنے آپ میں نہیں پاتا ۔ میں آپ کی نظم و نثر کو اچھی نظروں سے دیکھتا ہوں ۔

۱۰۹۶

۲۳ ستمبر ۱۹۳۶ء —— مولوی احمد رضا بجنوری

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۴۱ - ۲۴۲

آپ نے خط میں فرمایا تھا کہ لاہور کی ایجنسی سے 'خیر کثیر' اور 'تفہیمات' کے نسخے پہنچ جائیں گے - یہ کتابیں ابھی تک موصول نہیں ہوئیں - آپ نے ملکیتِ زمین کے متعلق امام محمد کی کسی کتاب کا ذکر کیا ہے - یہ کہاں سے دستیاب ہوگی؟ کیا آپ کسی ایسے بزرگ کا نام تجویز فرما سکتے ہیں جس کی نظر فقہِ اسلام و اصولِ فقہ و تفسیر پر وسیع ہو اور جو شاہ ولی اللہ کے فلسفے اور ان کی کتابوں پر پوری بصیرت رکھتا ہو -

۱۰۹۷

۲۷ ستمبر ۱۹۳۶ء —— (بابائے اردو) مولوی عبدالحق

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۷۸ - ۸۱

میں علالت کے باعث ابھی سفر کے لائق نہیں ، لیکن یقین جانیے کہ اس اہم مسئلے میں 'میں کلیۃً آپ کے ساتھ ہوں - میری لسانی عصبیت دینی عصبیت سے کسی طرح کم نہیں - آپ کی تجویز میں اختلاف کی زیادہ گنجائش نہیں - میرے خیال میں صرف دو باتیں زیرِ بحث آئیں گی - اول یہ کہ فنڈ کہاں سے آئے گا؟ دوم یہ کہ صدر انجمن کا مستقر کہاں ہو؟ میرے خیال میں اس کا مستقر لاہور ہونا چاہیے اور اس کے لیے ایک سے زیادہ وجوہ ہیں -

۱۰۹۸

۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء —— ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۳۹ - ۳۴۰

مولوی ابو صلح کا پتہ مجھے معلوم نہیں - ان کی خدمت میں عرض کیجیے کہ مجھے اس کتاب کی ضرورت ہے جس میں انھوں نے بچوں کو قرآن پڑھانے کا نیا طریق ایجاد کیا ہے - اس قاعدے کی جاوید کے لیے ضرورت ہے -

۱۰۹۹

۱۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء —— خواجہ غلام السیّدین

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۱۸ - ۳۱۹

سوشلزم کے معترف ہر جگہ روحانیت کے مذہب کے مخالف ہیں اور اس کو افیون تصوّر کرتے ہیں - لفظِ افیون اس ضمن میں سب سے پہلے کارل مارکس نے استعمال کیا تھا - میں مسلمان ہوں اور انشاء اللہ مسلمان مروں گا - میرے نزدیک تاریخِ انسانی کی مادی تعبیر سراسر غلط ہے - روحانیت کا میں قائل ہوں مگر روحانیت کے قرآنی مفہوم کا - باقی رہا سوشلزم ، سو اسلام خود ایک قسم کا سوشلزم ہے ، جس سے مسلمان سوسائٹی نے آج تک بہت کم فائدہ اٹھایا ہے -

۱۱۰۰

۲۱- اکتوبر ۱۹۳۶ء —— (بابائے اردو) مولوی عبدالحق

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۸۱ - ۸۲

میں تو علی گڑھ حاضر ہونے کا مصمّم ارادہ رکھتا تھا مگر افسوس کہ کمر کے درد سے ابھی تک افاقہ نہیں ہوا - اس بنا پر بقیہ علاج کے لیے بھوپال بھی نہیں جا سکا - فلسطین کانفرنس کی صدارت سے بھی اسی بنا پر انکار کرنے پر مجبور ہوا ، حالانکہ مسئلۂ فلسطین سے مجھے بے حد دلچسپی ہے - آپ کی تحریک سے مسلمانوں کا مستقبل وابستہ ہے - بہت سے اعتبار سے یہ تحریک اُس تحریک سے کسی طرح کم نہیں جس کی ابتدا سرسیّدؒ نے کی تھی -

۱۱۰۱

۴ دسمبر ۱۹۳۶ء (انگریزی) —— ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۹۵ - ۲۹۶

مجھے اس خط سے دوگونہ مسرت ہوئی - ایک تو اس لیے کہ آپ نے اتنی جلدی یہ خط لکھا - دوسرے اس اطلاع سے کہ آپ کا انتخاب دورِ عثمانی کے لیے عمل میں آیا ہے - آپ نے اخبارات میں ملاحظہ کیا ہوگا کہ اہلِ برار کی رائے معاہدے سے متعلق کیا ہے - میں براری نہیں ہوں - بہر نوع اعلیٰ حضرت اور برٹش گورنمنٹ دونوں ہی معاہدے سے مطمئن نظر آتے ہیں -

۱۱۰۲

۵ دسمبر ۱۹۳۶ء ـــــ محمد احمد خاں

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۴۵ - ۲۵۰

(مکتوب الیہ نے ڈاکٹر صاحب کے کسی شعر میں 'روشن بصر' کا لفظ پڑھا تھا ۔ دریافت کیا کہ 'بصر' کو 'روشن' کیوں کہا ؟ ایک اَور شعر میں 'درونِ خانہ' کے محلِ استعمال پر کچھ شبہ تھا ۔ تیسرا سوال ''فرش سے شعر ہوا عرش پہ نازل میرا'' کے متعلق تھا ۔ ڈاکٹر صاحب نے سلسلہ وار جواب دیا) :

(۱) خرد را تو روشن بصر کردہ ای
چراغِ ھدایت تو بر کردہ ای

(۲) درونِ خانہ سے مراد یہ ہے کہ عقلِ انسانی نظامِ عالم کے ظاہر کو روشن کرتی ہے ، اس کے باطن کو نہیں دیکھ سکتی ۔

(۳) تیسرے سوال کا جواب ذوقِ سلیم سے پوچھیے ۔

۱۱۰۳

۱۲ دسمبر ۱۹۳۶ء ـــــ ظفر احمد صدیقی

انوارِ اقبال ، صفحات ۲۱۷ - ۲۲۲

معترض . . . قرآن کریم کی تعلیم سے بے بہرہ ، اسلامی تصوف میں مسئلۂ خودی کی تاریخ اور میری تحریروں سے ناواقفِ محض ہے ۔ میں اسے معذور جانتا ہوں ۔ دین اسلام ، جو ہر مسلمان کے عقیدے کی رو سے ہر شے پر مقدّم ہے ، نفسِ انسانی اور اس کی مرکزی قوت کو

فنا نہیں کرتا بلکہ ان کے عمل کے لیے حدود متعیّن کرتا ہے ۔ میں جنگ کا حامی نہیں ہوں ، نہ کوئی مسلمان شریعت کی حدودِ معیّنہ کے ہوتے ہوئے اس کا حامی ہو سکتا ہے ۔ شاہین کی تشبیہ محض شاعرانہ تشبیہ نہیں ہے ۔ اس جانور میں اسلامی فقر کے تمام خصوصیات پائے جاتے ہیں ۔

۱۱۰۴

۱۸ دسمبر ۱۹۳۶ء —— سیّد نصیرالدین ہاشمی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۶۲

کتاب ''دکن میں اردو'' جو آپ نے بکمالِ عنایت ارسال فرمائی ہے ، آج ہی موصول ہوئی ۔ شکریہ قبول فرمائیے ۔ میں ایک مدت سے علیل ہوں ، فی‌الحال اسے پڑھنے اور اس سے مستفید ہونے سے قاصر ہوں ۔

۱۱۰۵

۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء —— سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۸۱ - ۳۸۲

میں گزشتہ رات علی بخش سے کہہ رہا تھا کہ مسعود کا خط کئی دن سے نہیں آیا ۔ فکر و تردد ہے ۔ آج دوپہر کو تمہارا خط مل گیا ۔ الحمد للہ ! میری صحت دن بدن ترقی کر رہی ہے ۔ آواز میں بھی فرق آ رہا ہے ۔ انشاء اللہ دربارِ رسالت ﷺ میں جو کچھ میں نے عرض کیا ہے ، قبول ہوگا ۔ امسال دربارِ حضور ﷺ میں حاضری

کا قصد تھا مگر بعض موانع پیش آ گئے - لاہور میں الیکشن کی گرم بازاری ہے - پنجاب میں الیکشن کے سلسلے میں اب تک قتل کی دو وارداتیں ہو چکی ہیں - سرحد پر پھر جنگ ہے اور قصہ وہی مسجدِ شہید گنج کا -

۱۱۰۶

۲۳ جنوری ۱۹۳۷ء —— یادگار ولی کمیٹی ، حیدر آباد دکن

خطوطِ اقبال ، ص ۲۷۲

افسوس کہ میں ایک طویل علالت کی وجہ سے آپ کے (دو صد سالہ) جشن (یادگارِ ولی) میں شرکت سے معذور ہوں - آپ نے یومِ ولی منا کر شاعرِ اعظم ولی کی یاد کو جو تازہ کرنے کا ارادہ کیا ہے ، وہ قومیت اور اسلام پرستی کا صحیح جذبہ ہے - خدا کرے یہ جلسہ کامیاب ہو -

۱۱۰۷

۲۳ جنوری ۱۹۳۷ء —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۳۳۱

مصر کے علماء آج آ گئے ہیں - میں نے ان کو ۲۷ جنوری بروز بدھ ڈیڑھ بجے بعد دوپہر لنچ دیا ہے - آپ مع راجہ حسن اختر صاحب ضرور تشریف لائیں - لنچ اسپنسر ہوٹل (۶ - منٹگمری روڈ) میں ہو گا جو آپ کی جگہ سے قریب ہے -

۱۱۰۸

۲۴ جنوری ۱۹۳۷ء —— میجر شمس الدین قریشی

وزیرِ تعلیم ، ریاست بہاولپور

خطوطِ اقبال ، صفحات ۲۶۶ - ۲۶۷

علمائے مصر (جامعۂ ازہر) کا جو وفد مصر سے آیا تھا ، کل صبح پشاور سے لاہور پہنچا ۔ ان کا مقصد ہندوستان کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت کا مشاہدہ اور معائنہ ہے ۔ میرے خیال میں ریاست بہاولپور بلکہ اعلیٰ حضرت کو چاہیے کہ ان کو بہاولپور میں مدعو کریں تاکہ وہ ریاست کے کالج کا معائنہ کر سکیں ۔ مصر کے شیوخ نہایت فاضل ہیں اور دانش مند ۔ مجھے یقین ہے کہ اعلیٰ حضرت اور مسلمانانِ بہاولپور ان سے مل کر بہت خوش ہوں گے ۔

۱۱۰۹

یکم فروری ۱۹۳۷ء —— مرتضیٰ خاں میکش

مدیرِ ''احسان'' لاہور

انوارِ اقبال ، ص ۲۹۲

چند منٹ کے لیے تشریف لائیے ۔ ایک ضروری کام ہے ۔

۱۱۱۰

۱۵ فروری ۱۹۳۷ء —— میاں بشیر احمد

سیکریٹری انجمنِ آردو پنجاب

گفتارِ اقبال ، ص ۲۰۷

اپنا پیغام تو میں کیا دوں گا البتہ غالب کا پیغام اُن لوگوں تک پہنچا دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں جو آج یومِ غالب (زیرِ صدارت پنڈت برجموہن کیفی) منا رہے ہیں ۔ ان کا پیغام یہ ہے :

بگذر از مجموعۂ آردو کہ بے رنگِ من است

مرزا آپ کو اپنے فارسی کلام کی طرف دعوت دیتے ہیں ۔ اس کا قبول کرنا یا نہ کرنا آپ کے اختیار میں ہے ۔ ان کے فارسی کلام کی حقیقت اور ان کی تعلیم کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کے لیے دو باتوں کا جاننا ضروری ہے ؛ اول یہ کہ عالمِ شعر میں مرزا عبدالقادر بیدل اور غالب کا آپس میں کیا تعلق ہے ؟ دوم یہ کہ مرزا بیدل کا فلسفۂ حیات غالب کے دل و دماغ پر موثر کہاں تک ہوا اور مرزا غالب اس فلسفۂ حیات کو سمجھنے میں کس حد تک کامیاب ہوا ؟ اگر آج کل کے نوجوان اس نقطۂ نگاہ سے مرزا غالب کے کلام کا مطالعہ کریں تو بہت فائدہ اُٹھائیں گے ۔

۱۱۱۱

۱۹ فروری ۱۹۳۷ء —— محمد رمضان

سینئر انگلش ٹیچر ، گورنمنٹ ہائی سکول ، ڈیرہ غازی خاں

انوارِ اقبال ، صفحات ۲۲۲ - ۲۲۳

(ایک دفعہ مولوی ابراہیم ، سب جج گوجرانوالہ ، نے اقبال کی یہ رباعی محمد رمضان صاحب کے سامنے پڑھی) :

تو غنی از ہر دو عالم ، من فقیر
روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
ور حسابم را تو بینی ناگزیر
از نگاہِ مصطفٰی پنہاں بگیر

ان کے دل پر اس کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ وہ بے ہوش ہوگئے - ہوش میں آنے کے بعد انھوں نے اقبال سے التجا کی کہ یہ رباعی انھیں بخش دی جائے - وہ وصیّت کر جائیں گے کہ مرنے کے بعد یہ ان کے ماتھے پر لکھ دی جائے - اقبال نے جواب دیا :

"شعر کسی کی ملکیت نہیں - آپ بلاتکلف وہ رباعی ، جو آپ کو پسند آ گئی ہے ، اپنے نام سے مشہور کریں - مجھے کوئی اعتراض نہیں" -

(اس کے بعد اقبال نے ایک اور رباعی کہی جو ارمغان صفحہ ۲۳ پر موجود ہے) :

بہ پایاں چوں رسد ایں عالم پیر
شود بے پردہ ہر پوشیدہ تقدیر
مکن رسوا حضورِ خواجہ ما
حسابِ من ز چشمِ او نہاں گیر

١١١٢

۱۲ مارچ ۱۹۳۷ء —— آلِ احمد سرور

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۱۳ - ۳۱۵

میری آنکھوں میں پانی اترنے کے آثار ہیں ۔ ڈاکٹر لکھنے پڑھنے سے منع کرتے ہیں ۔ بحالتِ موجودہ طویل خط لکھنے سے قاصر ہوں ۔ میرے نزدیک فاشزم ، کمیونزم یا زمانۂ حال کے اَور ازم کوئی حقیقت نہیں رکھتے ۔ میرے عقیدے کی رو سے صرف اسلام ہی ایک حقیقت ہے جو بنی نوع انسان کے لیے ہر نقطۂ نگاہ سے موجبِ نجات ہو سکتی ہے ۔ میرے کلام پر ناقدانہ نظر ڈالنے سے پہلے حقائقِ اسلامیہ کا مطالعہ ضروری ہے ۔ آپ نے میرے کلام کا بھی بالاستیعاب مطالعہ نہیں کیا ۔ اس طرف بھی متوجہ کریں ۔

١١١٣

۱۷ مارچ ۱۹۳۷ء —— نور حسین

کمیشن ایجنٹ ہرنائی (بلوچستان)

انوارِ اقبال ، صفحات ۲۱۵ - ۲۱۶

افسوس ہے کہ شہر لاہور میں آپ کے لیے گذارہ ہو جانے کے متعلق میں کوئی اُمید آپ کو نہیں دلا سکتا ۔ یہاں سینکڑوں تعلیم یافتہ نوجوان بے کار پھر رہے ہیں ۔ سرکاری ملازمت کا دروازہ بند ہے اور پرائیویٹ ملازمت تجارت کی کساد بازاری کی وجہ سے قریباً ناممکن ہو گئی ہے ۔ ایسی حالت میں میں آپ کو لاہور کی طرف رخ کرنے کا

مشورہ نہیں دے سکتا ۔ باقی رہے آپ کے خواب ، تو میرے خیال میں یہ علامت احیائے اسلام کی ہے ۔

۱۱۱۴

۲۰ مارچ ۱۹۳۷ء (انگریزی) بصیغۂ راز ـــــ (قائدِ اعظم) محمد علی جناح

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۹ - ۱۲

امید ہے پنڈت جواہر لعل نہرو کے اس خطبے میں ، جو انھوں نے آل انڈیا نیشنل کانوینشن کے اجلاس میں ارشاد فرمایا ہے ، ہندوستانی مسلمانوں سے متعلق جو مسلک کارفرما ہے ، آپ نے پوری طرح غور کیا ہوگا ۔ میری تجویز ہے کہ اس کا پر زور جواب دینے کے لیے آپ دہلی میں جلد از جلد ایک آل انڈیا مسلم کانوینشن منعقد کریں اور اس اسلامی مؤتمر کی طرف سے پوری قوت اور قطعی وضاحت کے ساتھ ہندوستان میں مسلمانوں کی جداگانہ سیاسی وحدت کا بطور نصب العین اعلان کر دیں ۔ میں چند روز تک دہلی آ رہا ہوں اور اس اہم مسئلے پر آپ سے گفتگو کروں گا ۔

۱۱۱۵

۱۹ اپریل ۱۹۳۷ء ـــــ سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۳۸۳

امید ہے کہ لیڈی مسعود اور بچی خدا کے فضل و کرم سے مع الخیر ہوں گی ۔ میں ایک روز کے لیے دہلی گیا تھا ۔ حکیم نابینا کی دوائی سے صحت بہت ترقی کر رہی ہے ۔ رات میں نے ایک کشمیری

بزرگ سے سنا کہ تم کشمیر کے ہوم منسٹر بننے والے ہو ۔ کیا اس افواہ میں کوئی صداقت ہے ؟

میں نے یہ خط ایک دوست سے لکھوایا ہے ، معاف رکھنا ۔ آنکھ کا معائنہ کرایا ہے اور ڈاکٹر نے کہا ہے کہ دوسرے معائنے تک لکھنا پڑھنا بند کردو ۔

١١١٦

۲۲ اپریل ۱۹۳۷ء (انگریزی) ـــــ (قائدِ اعظم) محمد علی جناح

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۱۲ - ۱۳

دو ہفتے گزرے میں نے دہلی کے پتے پر ایک خط لکھا تھا ۔ معلوم نہیں آپ کو ملا یا نہیں ۔ بعد میں جب میں خود دہلی پہنچا تو آپ تشریف لے جا چکے تھے ۔ اس خط میں میں نے مسلم کانوینشن کی تجویز پیش کی تھی ۔ چونکہ صورتِ حال نازک تر ہوتی جا رہی ہے ، میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس مسئلے پر جلد از جلد غور کر کے اوّلین فرصت میں فیصلہ کریں ۔ مسلم لیگ کا اجلاس تو اگست تک کے لیے ملتوی ہو چکا ہے لیکن حالات کا تقاضا ہے کہ اسلامی پالیسی کا مکرّر اعلان کیا جائے ۔

۱۱۱۷

۲۸ اپریل ۱۹۳۷ء —— (بابائے اردو) مولوی عبدالحق

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۸۲ - ۸۳

آپ کا والا نامہ بمع روئداد اور اغراض و مقاصد انجمن مجھ کو ملا ۔ مجھے ان اغراض و مقاصد سے پورا اتفاق ہے ۔ اردو کی اشاعت اور ترقی کے لیے آپ کا دلی میں نقلِ مکان کرنا بہت ضروری ہے ۔ کاش میں اپنی زندگی کے باقی دن آپ کے ساتھ رہ کر اردو کی خدمت کر سکتا ۔

۱۱۱۸

۳ مئی ۱۹۳۷ء (انگریزی) —— شیخ محمد اکرام

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۲۵

پچھلی دفعہ جب آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے اپنی کتاب ''غالب نامہ'' اور سورت کے آم بھیجنے کا وعدہ کیا تھا ۔ آموں کا انتظار تو کر سکتا ہوں لیکن ''غالب نامہ'' کے ریویوز اخبارات میں دیکھنے کے بعد اس کے لیے بے تاب ہوں ۔

۱۱۱۹

۱۲ مئی ۱۹۳۷ء —— قاضی نذیر احمد

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۳۸ - ۲۴۰

میری تحریروں میں خودی کا لفظ دو معنوں میں مستعمل ہوا ہے: اخلاقی اور مابعد الطبیعی - ہر دو معنوں میں لفظِ مذکور کی تشریح واضح طور پر کر دی گئی ہے - ''اسرارِ خودی'' اور ''رموزِ بے خودی'' ۱۹۱۴ء اور ۱۹۱۸ء میں شائع ہوئیں - میں نے مسئلۂ خودی کے صرف اُس پہلو کو نمایاں کیا ہے جس کا جاننا اس زمانے کے ہندی مسلمانوں کے لیے میرے خیال میں ضروری ہے - خودی کے متعلق تصوّف کے جو دقیق مسائل ہیں ، ان سے میں نے اعراض کیا ہے -

عصبیت اَور چیز ہے اور تعصّب اَور - تعصّب ایک بیماری ہے اور عصبیت زندگی کا ایک خاصہ ، جس کی پرورش اور تربیت بہت ضروری ہے -

۱۱۲۰

۱۲ مئی ۱۹۳۷ء —— شیخ محمد اکرام

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۲۶ - ۳۲۷

عنایت نامے اور کتاب (غالب نامہ) کے لیے شکریہ قبول فرمائیے - آپ نے مقدمے کی تیاری اور غالب کی نظموں کی تاریخ وار ترتیب میں محنت و کاوش سے کام لیا ہے ، اگرچہ مجھے آپ کے چند نتائج سے اتفاق نہیں - میرا ہمیشہ سے یہ خیال رہا ہے کہ حضرتِ غالب کو اُردو

نظم میں بیدل کی تقلید میں ناکامی ہوئی ۔ غالب نے بیدل کے الفاظ کی نقالی ضرور کی لیکن بیدل کے معانی سے اس کا دامن تہی رہا ۔

۱۱۲۱

۲۰ مئی ۱۹۳۷ء ـــــ ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۹۶ - ۲۹۸

خدا کا شکر ہے کہ اب جناب کی والدہ صاحبہ کی صحت اچھی ہے ۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد ہمارے عزلت کدے میں وہ کیفیت تھی جس کو غالب نے شاید ہماری محبت کے بارے میں موزوں کیا ہوگا :

اے تازہ واردانِ بساطِ ہوائے دل . . . الخ
اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

انسان صرف جویائے محبت اور اپنے یارِ حقیقی کی دھن میں لگا رہے ۔ باقی تمام عبث اور خیالی دنیا کا بیہودہ فلسفہ ہے ۔

۱۱۲۲

۲۲ مئی ۱۹۳۷ء ـــــ میاں بشیر احمد مدیرِ "ہمایوں"

خطوطِ اقبال ، ص ۲۷۳

آپ کا خط ابھی ملا ہے ۔ آپ کے دوست چند رباعیات کا ترجمہ کر کے دکھائیں تو کوئی رائے دے سکوں ۔ ان کا انگریزی ترجمہ ، جو ایک انگریز نے ہی کیا تھا ، ناکام ثابت ہوا ۔

۱۱۲۳

۲۷ مئی ۱۹۳۷ء —— پروفیسر محمد الیاس برنی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۱۹ - ۳۲۰

آپ کی کتاب ''قادیانی مذہب'' کی نئی ایڈیشن مجھے مل گئی ہے - یہ کتاب بہت مقبول ہو رہی ہے - اب ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے جو آپ کے ذاتی افکار کا نتیجہ ہو - قادیانی تحریک یا یوں کہیے کہ بانیِ تحریک کا دعویٰ مسئلۂ بروز پر مبنی ہے - مسئلۂ مذکور کی تحقیق تاریخی لحاظ سے ازبس ضروری ہے - جہاں تک مجھے معلوم ہے ، یہ مسئلہ عجمی مسلمانوں کی ایجاد ہے اور اصل اس کی آرین ہے - نبوّت کا سامی تخیّل اس سے بہت اعلیٰ و ارفع ہے - اس مسئلے کی تاریخی تحقیق قادیانیت کا خاتمہ کرنے کے لیے کافی ہے -

۱۱۲۴

۲۷ مئی ۱۹۳۷ء (انگریزی) —— شولال شوری

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۲۶۰

آپ کے مرسلہ کاغذات کا مطالعہ میرے لیے ناممکن ہے کیونکہ میرے معالجین نے مجھے لکھنے پڑھنے کی قطعاً ممانعت کر دی ہے - بنی نوع انسان کی وحدت کا خیال اس شدید قومیت کے دور میں ، جس کا ماحصل نسلِ انسان میں باہمی خانہ جنگی کے سوا اور کچھ نہیں ، محتاجِ اشاعت ہے - اگر آپ کے پمفلٹ کا یہی مفہوم ہے تو بلاشبہ آپ کی تشخیص درست ہے -

١١٢٥

۲۸ مئی ۱۹۳۷ء ، (انگریزی) ـــــ (قائد اعظم) محمد علی جناح

بصیغۂ راز

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۱۳ - ۱۸

یہ اطلاع کہ لیگ کے دستور و پروگرام میں جن تغیّرات کی طرف میں نے آپ کی توجہ مبذول کرائی تھی ، وہ آپ کے پیشِ نظر رہیں گے ، موجبِ مسرت و اطمینان ہوئی - کوئی سیاسی جماعت ، جو عام مسلمانوں کی بہبودی کی ضامن نہ ہو ، عوام کے لیے باعثِ کشش نہیں ہو سکتی - جواہر لعل نہرو کی منکرِ خدا اشتراکیت مسلمانوں میں کوئی تاثر پیدا نہ کر سکے گی - لیگ کا مستقبل اس امر پر موقوف ہے کہ وہ مسلمانوں کو افلاس سے نجات دلانے کے لیے کیا کوشش کرتی ہے - خوش قسمتی سے اسلامی قانون کے نفاذ میں اس مسئلے کا حل موجود ہے - اس کے لیے ملک کی تقسیم کے ذریعے ایک یا زائد اسلامی ریاستوں کا قیام اشد لازمی ہے - کیا آپ کی رائے میں اس مطالبے کا وقت نہیں آن پہنچا ؟

١١٢٦

۸ جون ۱۹۳۷ء ـــــ سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۸۴ - ۳۸۵

جاوید اور منیرہ کی نگہداشت اور گھر کے عام انتظام کے لیے ، جو ایک مدت سے بگڑا ہوا ہے ، میں نے فی‌الحال آزمائشی طور پر

علی گڑھ سے ایک جرمن خاتون کو ، جو اسلامی معاشرت سے واقف ہے اور اردو بول سکتی ہے ، بلوایا ہے - پروفیسر رشید صدیقی اور دیگر احباب نے اس کی شرافت کی بہت تعریف کی ہے - اگر وہ اپنے فرائض ادا کرنے میں کامیاب ہوگئی تو مجھے بے فکری ہو جائے گی - سر اکبر حیدری کا خط مجھ کو لندن سے آیا ہے اور بہت دل خوش کن ہے -

۱۱۲۷

۹ جون ۱۹۳۷ء —— سکندر علی وجد (ویجاپور ، دکن)

خطوطِ اقبال ، ص ۲۷۴

آپ کا خط مع اشعار مل گیا ہے - جو مضامین آپ میری کتابوں پر لکھنا چاہتے ہیں ، ان کے لیے مجھ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں - تنقیدی مضامین کے لیے ہر شخص آزاد ہے - البتہ میں آپ کو اتنا مشورہ دوں گا کہ مضمون لکھنے سے پہلے آپ ان کتابوں کو بغورِ تمام پڑھیں ، تاکہ آپ کو مصنّف کے حقیقی مقاصد سے آگاہی ہو - یہ بھی مفید ہوگا کہ آپ انگریزی میں چند مشہور اور مستند کتابیں پڑھیں - اگر آپ ان کے اصولوں اور ان کے اسلوبِ بیان کو اختیار کر سکیں تو یہ بجائے خود اردو زبان کی بہت بڑی خدمت ہوگی -

۱۱۲۸

۱۰ جون ۱۹۳۷ء ـــــ سیّد راس مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۸۶ - ۳۸۷

میں نے جاوید اور منیرہ کے چار guardian مقرر کیے تھے - یہ از روئے وصیّت مقرر کیے گئے تھے جو سب رجسٹرار لاہور کے دفتر میں محفوظ ہے - ان کے نام حسبِ ذیل ہیں :

(۱) شیخ طاہرالدین -
(۲) چودھری محمد حسین -
(۳) شیخ اعجاز احمد -
(۴) عبدالغنی مرحوم -

عبدالغنی بے چارے کی بابت تم کو اطلاع دے چکا ہوں - میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ تم کو گارڈین مقرر کر دوں - مجھے اُمید ہے تمھیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا -

۱۱۲۹

۱۳ جون ۱۹۳۷ء ـــــ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۴۰ - ۳۴۵

علمی مشاغل میں مصروف رہنا آپ کو مبارک ہو - میں بہ حیثیتِ مجموعی ایک دائم‌المریض کی زندگی بسر کر رہا ہوں - انشاءاللہ جب موت آئے گی تو مجھے متبسّم پائے گی - قصد تو یہ تھا کہ زندگی کے باقی دن جرمنی اور اٹلی میں گزار دوں مگر بچوں کی تربیت کس پر چھوڑوں - اب مجھ ایسے گنہ گاروں کے لیے آستانِ رسالت کے سوا اور

کہاں جائے پناہ ہے۔ اٹیلین زبان میں جن مضامین کا آپ نے ذکر کیا ہے، مجھے ان کا علم نہیں۔ اگر ممکن ہو تو ان کا انگریزی میں ترجمہ کروا کر بھیج دیجیے۔ ڈیک آرٹ پر مضمون لکھنے کی اب مجھ میں ہمت باقی نہیں رہی۔ ماسٹر عبدالرحمٰن چغتائی تو شاید انگلستان میں ہیں۔ کیا انھوں نے وہاں اپنی تصویروں کی نمائش کی ہے؟

۱۱۳۰

۱۳ جون ۱۹۳۷ء (انگریزی) —— سر اکبر حیدری

خطوطِ اقبال، ص ۲۷۷

لندن سے آپ کا خط اپنے جلو میں ایک خوش گوار حیرت لے کر آیا، کیونکہ اپریل میں جو عریضہ میں نے آپ کی خدمت میں روانہ کیا تھا، آپ کی طرف سے اس کے جواب کی توقع نہ تھی۔ میں تو یورپ سے سیر ہو چکا ہوں۔ وہاں کی شدید سردی نے ایک معذور شخص کی سی زندگی میرا مقدر کر دی ہے، جسے میں گزشتہ تین سال سے بسر کر رہا ہوں۔ تنہا خواہش، جو ہنوز میرے جی میں خلش پیدا کرتی ہے، یہ رہ گئی ہے کہ اگر ممکن ہو سکے تو حج کے لیے مکہ جاؤں اور وہاں سے اس ہستی کے مزار پر حاضری دوں جس کا ذاتِ الٰہی سے بے پایاں شغف میرے لیے وجہِ تسکین اور سرچشمۂ الہام رہا ہے۔

۱۱۳۱

۲۰ جون ۱۹۳۷ء (انگریزی) ـــ شیخ محمد اکرام

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۳۲۷

آموں کا پارسل پہنچا ، نہایت ممنون ہوں - آم اعلیٰ درجے کے ہیں ، اگرچہ بد قسمتی سے شاید تفاوتِ آب و ہوا یا لاہور کی شدید گرمی کی وجہ سے ان کے ذائقے میں فرق آ گیا ہے -

۱۱۳۲

۲۱ جون ۱۹۳۷ء (انگریزی) ـــ (قائدِ اعظم) محمد علی جناح

بصیغۂ راز

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۱۸ - ۲۳

اس وقت مسلمانوں کو اس طوفانِ بلا میں ، جو شمال مغربی ہندوستان اور شاید ملک کے گوشے گوشے سے اٹھنے والا ہے ، صرف آپ ہی کی ذاتِ گرامی سے رہنمائی کی توقع ہے - ہم فی الحقیقت خانہ جنگی میں مبتلا ہو چکے ہیں - گزشتہ چند ماہ سے ہندو مسلم فسادات کا ایک سلسلہ قائم ہو چکا ہے - ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے توہینِ رسول ﷺ کی کم از کم چار وارداتیں پیش آ چکی ہیں - ان حالات کے اسباب نہ مذہبی ہیں نہ معاشی بلکہ خالص سیاسی ہیں - آئین کی کیفیت ایسی ہے کہ اپنی اکثریت کے صوبوں میں بھی مسلمانوں کا دار و مدار تمام تر غیر مسلموں پر ہے - کانگرس کے صدر نے تو غیر مبہم الفاظ میں مسلمانوں کی جداگانہ سیاسی حیثیت ہی سے

انکار کر دیا ہے ۔ اندریں حالات یہ بالکل عیاں ہے کہ ہندوستان کا امن نسلی ، مذہبی اور لسانی میلانات کی بنا پر ملک کی تقسیم مکرّر پر موقوف ہے ۔

۱۱۳۳

۲۳ جون ۱۹۳۷ء —— مخدوم الملک سیّد غلام میراں شاہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۲۲

میں آپ کے وجود کو غنیمت تصوّر کرتا ہوں ۔ مجھ کو یقین ہے کہ آپ کا اخلاص اور وہ محبت ، جو آپ کو حضور رسالت مآب ﷺ سے ہے ، آپ کے خاندان پر بڑی برکات کے نزول کا باعث ہوگی ۔

۱۱۳۴

۳۱ جون ۱۹۳۷ء (انگریزی) —— سیّد نذیر نیازی

مکتوباتِ اقبال ، ص ۲۳۹

مہربانی کر کے جعفری صاحب کا وہ مضمون ارسال فرمائیے جو انھوں نے فلسفۂ اسلام پر لکھا ہے اور جس کے متعلق آپ نے بتایا تھا کہ کسی نے ویلور سے آپ کو بھیجا ہے ۔

۱۱۳۵

یکم جولائی ۱۹۳۷ء ـــــ ڈاکٹر حبیب النساء بیگم

جامعۂ عثمانیہ ، حیدرآباد دکن

خطوطِ اقبال ، ص ۲۷۹

مجھے یہ کہتے ہوئی انتہائی افسوس ہو رہا ہے کہ آپ نے جس کتاب کا ذکر خط میں کیا ہے وہ میرے پاس نہیں ہے - یہ تیس سال پہلے لکھی گئی تھی (پی ایچ - ڈی کا مقالہ جو ۱۹۰۷ء میں قیامِ جرمنی کے دوران میں لکھا گیا اور ۱۹۰۸ء میں پہلی بار لندن میں چھپا) - اس کا اردو ترجمہ کچھ مہینے پہلے حیدر آباد دکن میں شائع ہو چکا ہے -

۱۱۳۶

یکم جولائی ۱۹۳۷ء ـــــ سیکرٹری انجمن حمایت اسلام ، لاہور

خطوطِ اقبال ، مرتبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۲۰۱

میرا استعفا ابھی تک اجلاسِ کونسل میں پیش نہیں ہوا - از راہِ عنایت ۴ جولائی کی کونسل میں اسے ضرور پیش فرما کر منظور کرا دیں - میری طویل علالت مجھے مجبور کرتی ہے کہ ہر قسم کے فرائض سے ، خواہ وہ کتنے ہی ہلکے کیوں نہ ہوں ، سبک دوش ہو جاؤں -

۱۱۳۷

یکم جولائی ۱۹۳۷ء —— مخدوم الملک سیّد غلام میراں شاہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۲۳

آپ کا خط آپ کی صفائیِ باطن کی دلیل ہے ، کیونکہ میں بھی ۱۶ جولائی ۱۹۳۷ء کے بعد ہی کشمیر جانے کا عزم کر رہا ہوں ۔ اگر میں کشمیر جا سکا تو آپ کی معیت باعثِ برکت ہوگی ۔

۱۱۳۸

— جولائی ۱۹۳۷ء —— شیخ عظیم اللہ

خطوطِ اقبال ، مرتّبہ رفیع الدین ہاشمی ، صفحات ۲۰۱ - ۲۰۲

میں نے آپ سے اور شیخ گلاب دین سے زبانی گفتگو میں عرض کیا تھا کہ جو تحریر انجمن کی طرف سے میرے استعفا کے متعلق اخباروں میں شائع ہوئی ہے اس کا شائع ہونا ٹھیک نہ تھا ۔ اگر میں اس کی تردید کرتا تو اس کے نتائج انجمن کے حق میں اچھے نہ ہوتے ، اس واسطے میں خاموش رہا ۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے علالت کی بنا پر استعفا دیا تھا ، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اَور بھی وجوہ تھے جن کی اشاعت سے انجمن کو نقصان پہنچنے کا احتمال تھا ۔ انجمن کے موجودہ حالات میں ، مَیں صدارت کا بارِ گراں نہیں اُٹھا سکتا ۔ میرا استعفا قبول کر کے مجھے ممنون کریں ۔

۱۱۳۹

— ۱۹۳۷ء (انگریزی) —— فضل کریم

سیکرٹری فلاسوفیکل ایسوسی ایشن علی گڑھ

خطوطِ اقبال ، ص ۲۹۳

تین برس سے میں ایک معذور شخص کی سی زندگی گزار رہا ہوں ، اور حال ہی میں ڈاکٹروں نے مجھے لکھنے پڑھنے سے بالکل منع کر دیا ہے ۔ لہٰذا آپ نے اپنے خط میں جس کام کا تذکرہ کیا ہے ، میرے لیے اس کا بیڑا اٹھانا ممکن نہیں ۔ جدید مابعد الطبیعیات کے تیس سالہ مطالعے کے بعد میرا وہ جوش اور ولولہ ختم ہو گیا ہے ، جو جوانی کے زمانے میں فلسفے نے میرے اندر پیدا کر دیا تھا ۔ تاہم خرابیٔ صحت کی اس حالت میں بھی میں کسی حد تک ایک نوجوان محقّق کے کام آ سکتا ہوں اور اُن مسائل کی تفہیم میں اس کی مدد بھی کر سکتا ہوں جنھوں نے ہمارے آباء کے دلوں کے اندر ولولہ پیدا کیا تھا ۔

۱۱۴۰

— ۱۹۳۷ء —— ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۴۷ - ۳۴۹

اطالوی رسالوں کے مضامین کے ترجمے کا شدید انتظار ہے ۔
مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ دنیائے اسلام کے اچھے اچھے آدمیوں سے آپ کی ملاقاتیں ہو رہی ہیں ۔ یورپ کی قوموں نے

ایک اعلیٰ کلچر کی بنیاد رکھی ہے مگر ان کا عمل اس کلچر کے مقتضیات کے خلاف ہے ۔ اس واسطے اغلب ہے کہ یہ کلچر بے کار ہو کر یورپ میں فنا ہو جائے گا ۔

۱۱۴۱

۱٦ جولائی ۱۹۳۷ء —— ممنون حسن خاں

اقبال نامہ ، صفحات ۳۲۵ - ۳۲٦

میں بہت متردد ہوں ۔ بارہ دن کا ملیریا اور اس پر مسلسل سر درد ۔ مجھے اندیشہ ہے کہ مسعود بہت کمزور ہوگئے ہوں گے ۔ خدا تعالیٰ ان کو جلد صحتِ کامل عطا فرمائے ۔ اُمید ہے کہ لیڈی مسعود اور بچی دونوں تندرست ہوں گی ۔

۱۱۴۲

۱٦ جولائی ۱۹۳۷ء —— حافظ محمد فضل الرحمٰن انصاری

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۹۸ - ۳۹۹

جہاں تک اسلامی ریسرچ کا تعلق ہے ، فرانس ، جرمنی ، انگلستان اور اٹلی کی یونیورسٹیوں کے اساتذہ کے مقاصد خاص ہیں ، جن کو عالمانہ تحقیق اور احقاقِ حق کے ظاہری طلسم میں چھپایا جاتا ہے ۔ سادہ لوح مسلمان اس طلسم میں گرفتار ہو کر گمراہ ہو جاتا ہے ۔ آپ کے لیے یورپ جانا بے سود ہے ۔ مصر جائیے اور عربی زبان میں مہارت پیدا کیجیے ۔ اسلامی علوم ، اسلام کی دینی اور سیاسی

تاریخ ، تصوف ، فقہ اور تفسیر کا بغور مطالعہ کر کے محمد عربی ﷺ کی اصل روح تک پہنچنے کی کوشش کیجیے -

۱۱۴۳

۲۰ جولائی ۱۹۳۷ء —— چودھری نیاز علی خاں

(بانیٔ دارالاسلام ، پٹھانکوٹ)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۴۹ - ۲۵۰

آپ کا خط ابھی ملا ہے ، آم اس سے پہلے مل گئے تھے جو نہایت شیریں ہیں - اگر ممکن ہو تو اَور آم اسی قسم کے ارسال کیجیے -

آپ ضرور تشریف لائیں - میں آپ سے ادارے کے متعلق گفتگو کروں گا - اسلام کے لیے اس ملک میں نازک زمانہ آ رہا ہے - جن لوگوں کو کچھ احساس ہے ان کا فرض ہے کہ اس کی حفاظت کے لیے ہر ممکن کوشش اس ملک میں کریں -

۱۱۴۴

۲۰ جولائی ۱۹۳۷ء (انگریزی) —— مس فارقو ہرسن ،

نیشنل لیگ آف انگلینڈ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۴۵ - ۳۴۸

میں بدستور بیمار ہوں ، اس لیے فلسطین رپورٹ پر اپنی رائے اور وہ عجیب و غریب خیالات اور احساسات ، جو آس نے ہندوستانی مسلمانوں کے دلوں میں بالخصوص ، اور ایشیائی مسلمانوں کے دلوں میں بالعموم پیدا کیے ہیں یا کر سکتی ہے ،

تفصیل سے تحریر نہیں کر سکتا ۔ پرنس محمد علی مصری نے ایک معقول تعمیری تجویز پیش کی ہے جو ہر طرح اہلِ برطانیہ کی توجہ کے لائق ہے ۔ مجھے امید ہے کہ برطانوی مدبّرین عربوں کے خلاف صریح عناد کی پالیسی سے دست‌کش ہو کر ان کا ملک ان کے حوالے کردیں گے ، ورنہ اندیشہ ہے کہ موجودہ حکمتِ عملی کے نتائج خطرناک ثابت ہوں گے ۔

۱۱۴۵

۲۵ جولائی ۱۹۳۷ء ـــــ مخدوم الملک سیّد غلام میران شاہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۲۴

معلوم نہیں ہوا کہ آپ کشمیر جا سکے یا نہیں ۔ افسوس کہ میں اب تک نہیں جا سکا ۔ سر عبد الصمد خاں ہوم منسٹر کشمیر کے خط کا انتظار ہے ۔ لاہور میں خوب گرمی ہے ۔ بارش کم ہوئی ہے۔

۱۱۴۶

ـ ۱۹۳۷ء (عربی) ـــــ علامہ مصطفٰی المراغی ، شیخ الجامعہ ازہر

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۲۵۱ - ۲۵۳

ہم نے ارادہ کیا ہے کہ پنجاب کے ایک گاؤں میں ایک ایسا ادارہ قائم کریں جس میں علومِ جدیدہ کے چند فارغ التحصیل حضرات اور چند علومِ دینیہ کے ماہرین جمع ہوں ۔ یہ ایسے حضرات ہوں جن میں اعلٰی درجے کی ذہنی صلاحیتیں موجود ہوں اور وہ اپنی زندگیاں دینِ اسلام کی خدمت کے لیے وقف کرنے کے لیے تیار ہوں ۔ میری

تمنّا ہے کہ آپ از راہِ عنایت ایک روشن خیال مصری عالم کو جامعۂ ازہر کے خرچ پر ہمارے پاس بھیج کر ممنون فرمائیں تاکہ یہ شخص ہم کو اس کام میں مدد دے ۔

۱۱۴۷

۲۹ جولائی ۱۹۳۷ء —— حکیم راغب مراد آبادی

انوارِ اقبال ، ص ۲۲۳

میری رائے یہ ہے کہ کانگریس میں مسلمانوں کی غیر مشروط شمولیت اسلام اور مسلمانوں دونوں کے لیے مضر ہے ۔

۱۱۴۸

۳۱ جولائی ۱۹۳۷ء —— ممنون حسن خاں

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۲۶ - ۳۲۷

سیّد مسعود مرحوم کے انتقال کی ناگہانی خبر صبح اٹھتے ہی اخبار ''زمیندار'' سے معلوم ہوئی ۔ سخت پریشان ہوں ۔ میرے لیے یہ صدمہ ناقابلِ برداشت ہے ۔ مرحوم کے ساتھ جو قلبی تعلقات میرے تھے وہ آپ کو معلوم ہیں ۔ ابھی ان کی والدہ اور لیڈی مسعود کے نام تار دیے ہیں ۔

۱۱۴۹

۳۱ جولائی ۱۹۳۷ء ـــــ ممنون حسن خاں

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۲۷ - ۳۲۸

صبح میں آپ کو خط لکھ چکا ہوں ۔ آج صبح سے دوپہر تک مرحوم کے جاننے والے اور ان کے غائبانہ معترف تعزیت کے لیے آتے رہے ۔ راس مسعود کا رنج عالمگیر ہے ۔ یہ تار جو اس خط کے ساتھ بھیج رہا ہوں ، سردار صلاح الدین سلجوقی قونصل جنرل افغانستان مقیم شملہ کا ہے ۔ آپ یہ تار لیڈی مسعود اور مرحوم کی والدہ کو دکھا دیں ۔

۱۱۵۰

۳۱ جولائی ۱۹۳۷ء ـــــ جنرل کونسل انجمنِ حمایتِ اسلام

خطوطِ اقبال ، صفحات ۲۸۱ - ۲۸۲

نواب مسعود جنگ بہادر ڈاکٹر سرسیّد راس مسعود صاحب وزیرِ تعلیم بھوپال انتقال فرما گئے ۔ مرحوم سرسیّد مرحوم کے پوتے اور آنریبل سیّد محمود کے صاحبزادے تھے ۔ انھوں نے اپنے مرحوم دادا کی طرح ملک و ملّت کی بہت زیادہ خدمت کی ۔ مرحوم کی بےوقت موت سے مسلمانانِ ہند کو بہت نقصان پہنچا ہے ، لہٰذا تعزیت کا ریزولیوشن پاس کیا جائے اور ان کے لیے دعائے مغفرت کی جائے ۔

١١٥١

٣١ جولائی ١٩٣٧ء ـــ خواجہ غلام السیّدین

اقبال نامہ ، جلد ١ ، صفحات ٣١٩ - ٣٢٠

مہربانی کر کے فوراً اطلاع دیجیے کہ آیا آپ اس وقت علی گڑھ میں ہیں یا علی گڑھ سے باہر - سیّد راس مسعود کے ناگہانی انتقال نے سخت پریشان کر رکھا ہے -

١١٥٢

یکم اگست ١٩٣٧ء ـــ لیڈی مسعود

اقبال نامہ ، جلد ١ ، صفحات ٣٩١ - ٣٩٢

میں آپ کو صبر و شکر کی تلقین کیونکر کروں ، جب کہ میرا دل تقدیر کی شکایتوں سے خود لبریز ہے - مرحوم سیّد راس مسعود سے جو میرے قلبی تعلقات تھے ان کا حال آپ کو اچھی طرح معلوم ہے - اس بنا پر میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ جب تک زندہ ہوں آپ کے دکھ درد میں شریک ہوں - غالباً مرحوم کے دوستوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جس کے دل پر مرحوم نے اپنی دلنوازی ، بلند نظری اور سیر چشمی کا گہرا نقش نہ چھوڑا ہو -

۱۱۵۳

۲ اگست ۱۹۳۷ء —— ممنون حسن خاں

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۲۸ - ۳۲۹

میں آپ کے خط کا کئی دن سے منتظر ہوں - مہربانی کر کے مفصل خط لکھیے - علی گڑھ کے خطوط سے معلوم ہوا کہ راس مسعود کے صاحبزادے انور ہندوستان میں ہیں - آج میں نے انھیں بھی خط لکھا ہے - اطلاع دیجیے کہ آیا انور اپنے مرحوم باپ سے مل سکا یا نہیں - نیز یہ کہ لیڈی مسعود صاحبہ کیسی ہیں ؟ میں ذرا سفر کے قابل ہو لوں تو سیّد مسعود کے مزار پر فاتحہ خوانی کے لیے علی گڑھ جانے کا قصد رکھتا ہوں -

۱۱۵۴

۷ - اگست ۱۹۳۷ء —— ممنون حسن خاں

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۲۹ - ۳۳۰

مسعود مرحوم کے کتبۂ مزار کے لیے میں نے مندرجہ ذیل رباعی انتخاب کی ہے :

نہ پیوستم دریں بستاں سرا دل
ز بندِ ایں و آں آزادہ رفتم
چو بادِ صبح گردیدم دمِ چند
گلاں را رنگ و آبے دادہ رفتم

یہ رباعی میں نے اپنے کتبۂ مزار کے لیے لکھی تھی لیکن تقدیرِ الٰہی یہ تھی کہ مسعود مجھ سے پہلے اس دنیا سے رخصت

ہو جائے ۔ اس کے علاوہ رباعی کا مضمون مجھ سے زیادہ آن کی زندگی اور موت پر صادق آتا ہے ۔ لیکن اگر صرف ایک ہی مطلع ان کے سنگِ مزار پر لکھنا ہو تو مندرجہ ذیل شعر میرے خیال میں بہتر ہو گا :

اے برادر من ترا از زندگی دادم نشاں
خواب را مرگِ سبک داں مرگ را خوابِ گراں

۱۱۵۵

۱۱- اگست ۱۹۳۷ء (انگریزی) ـــــ (قائدِ اعظم) محمد علی جناح

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۲۴

وقت نے بالکل واضح کر دیا ہے کہ لیگ کو اپنی تمام تر توجہ شمالی ہندوستان کے مسلمانوں پر مرکوز کرنی چاہیے ۔ مسلم لیگ کے اجلاس کی تاریخ ابھی مقرر نہیں ہوئی ۔ ان حالات میں مجھے اندیشہ ہے کہ اگست اور ستمبر میں اجلاس منعقد ہی نہیں ہو سکے گا ۔ لہٰذا میں مکرر درخواست کرتا ہوں کہ لیگ کا اجلاس اکتوبر کے وسط یا آخر میں لاہور میں منعقد کیا جائے ۔ اجلاسِ لاہور لیگ کی تاریخ میں ایک انقلاب آفریں باب ثابت ہو گا اور عوام کو لیگ کے حلقۂ اثر میں لانے کے لیے ایک اہم ذریعہ ۔

١١٥٦

۱۱- اگست ۱۹۳۷ء ـــــ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۴۵ - ۳۴۷

(عبدالرحمٰن) چغتائی صاحب سنا ہے کہ لاہور پہنچ گئے ہیں - اٹالین رسالوں کے مضامین کا انگریزی ترجمہ بہت جلد ارسال کیجیے ، بلکہ اصل رسالے بھی ترجمے کے ساتھ بھیج دیجیے - لاہور میں سخت گرمی ہے - ساون کا مہینہ غیر معمولی طور پر خشک گزرا ہے - قادیان کے احمدیوں میں خانہ جنگی ہو رہی ہے اور خلیفہ' قادیان پر ان کے باغی مریدوں کی ایک جماعت نے نہایت فحش الزام لگائے ہیں - سیّد راس مسعود وزیر معارف بھوپال دفعتہً اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے -

١١٥٧

۱۱- اگست ۱۹۳۷ء ـــــ مخدوم الملک سیّد غلام میران شاہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۲۵

حجِ بیت اللہ کی آرزو تو گزشتہ دو تین سال سے میرے دل میں بھی ہے - خدا تعالیٰ ہر پہلو سے استطاعت عطا فرمائے تو یہ آرزو پوری ہو ، اور اگر آپ رفیقِ راہ ہوں تو مزید برکت کا باعث ہو -

۱۱۵۸

۱۲- اگست ۱۹۳۷ء ـــ مخدوم الملک سیّد غلام میراں شاہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۲۷

آپ کا نوازش نامہ بڑے انتظار کے بعد ملا ۔ یہ تو میں اندازہ کر سکتا تھا کہ آپ کشمیر نہیں جا سکے ۔ میں انشاء اللہ ایک دفعہ ضرور آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا مگر فی الحال سفر کرنے سے ڈرتا ہوں ۔ موجودہ حالات میں سفر کروں تو بچوں کو کس کے پاس چھوڑ جاؤں ۔

۱۱۵۹

۲۳- اگست ۱۹۳۷ء ـــ (بابائے اردو) مولوی عبدالحق

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۸۳ - ۸۴

مسعود مرحوم (سیّد راس مسعود) ، اس کی دردمندی اور اس کا اخلاق ، جس میں اس کے باپ اور دادا دونوں کی جھلک نظر آتی تھی ، اب ہندوستان میں یہ باتیں کہاں نظر آئیں گی ۔ جس روز مرحوم کی ناگہانی موت کی خبر لاہور پہنچی ہے میں نے اسی روز چند اشعار لکھے تھے جو ارسالِ خدمت کرتا ہوں مگر یہ اشعار مرثیہ کہلانے کے مستحق نہیں ۔ مرثیہ لکھنا مجھے آتا بھی نہیں ۔

۱۱۶۰

۲۳- اگست ۱۹۳۷ء —— ممنون حسن خاں

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۳۰ - ۳۳۱

مسعود مرحوم کی وفات پر جو اشعار میں نے لکھے تھے ، وہ آج میں نے ''اردو'' میں چھپنے کے لیے حیدر آباد دکن بھیج دیے ہیں ۔ امید کہ یہ رسالہ آپ کو بھوپال میں مل جائے گا ۔ خود بھی پڑھیے اور لیڈی مسعود کو بھی سنائیے ۔

۱۱۶۱

۳۱- اگست ۱۹۳۷ء —— ڈاکٹر محمد عباس علی خاں لمعہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۹۸

(یہ خط حضرتِ علامہ نے خود نہیں لکھا ، محمد شفیع صاحب سے لکھوایا) ۔ ضعفِ بصارت کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب کو ڈاکٹروں نے لکھنے پڑھنے سے منع کر دیا ہے ۔ اس واسطے وہ اپنے دستخط سے آپ کو خط نہیں لکھ سکے ۔ ''دیوانِ غالب'' کی ترسیل کے لیے وہ آپ کے شکر گزار ہیں اور آپ سے ملاقات کی آرزو رکھتے ہیں ۔

۱۱۶۲

۲ ستمبر ۱۹۳۷ء —— مخدوم الملک سیّد غلام میران شاہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۲۸

الحمد للہ کہ آپ خیریت سے ہیں اور حج کی تیاریوں میں مصروف ۔ کاش کہ میں بھی آپ کے ساتھ چل سکتا لیکن افسوس کہ جدائی کے ایّام ابھی کچھ باقی معلوم ہوتے ہیں ۔ میں تو اس قابل نہیں ہوں کہ حضور ﷺ کے روضۂ مبارک پر یاد بھی کیا جا سکوں ۔ اُمید ہے کہ آپ اس دربار میں پہنچ کر مجھے فراموش نہ فرمائیں گے ۔

۱۱۶۳

۴ ستمبر ۱۹۳۷ء —— ممنون حسن خاں

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۳۱ - ۳۳۲

میں لیڈی مسعود صاحبہ کی طرف سے بہت متفکّر رہتا ہوں ۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ان کی صحت پر مرحوم کی موت کا بہت خراب اثر پڑے گا ۔ بچی کی صحت اور پرورش کے لیے ان کا تندرست رہنا نہایت ضروری ہے ۔ اس کے علاوہ اس خیال نے کہ راس مسعود کوئی وصیت نہ کر سکے ، میرے افکار میں اَور اضافہ کر دیا ہے ۔ آپ مجھ کو باقاعدہ خط لکھتے رہیے ۔

۱۱۶۴

۶ ستمبر ۱۹۳۷ء (انگریزی) ـــــ مس فارقو ہرسن

(نیشنل لیگ آف انگلینڈ)

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۴۴۸ - ۴۵۰

مجھے اس اطلاع سے نہایت مسرت ہوئی کہ نیشنل لیگ مسئلۂ فلسطین میں گہری دلچسپی لے رہی ہے اور انجام کار اہلِ برطانیہ کو حقیقتِ حال محسوس کرانے اور عربوں کی دوستی سے محرومی کے سیاسی عواقب سے کماحقہ، آگاہ کرنے میں کامیاب ہوگی ـــــ اس قدر تو اب بالکل واضح اور قطعی ہے کہ تمام دنیائے اسلام مسئلۂ فلسطین پر متحد الخیال ہے ـــــ میں نے آپ کا خط اردو اور انگریزی اخبارات کو لاہور ، دہلی اور کلکتہ میں بھیج دیا ہے -

۱۱۶۵

۹ ستمبر ۱۹۳۷ء ـــــ (بابائے اردو) مولوی عبدالحق

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۸۵

اردو زبان کے تحفّظ کے لیے جو کوششیں آپ کر رہے ہیں ان کے لیے مسلمانوں کی آیندہ نسلیں آپ کی شکرگزار ہوں گی - سرکاری امداد پر کوئی اعتماد نہیں کیا جا سکتا - زبانیں اپنی اندرونی قوتوں سے نشو و نما پاتی ہیں اور نئے نئے خیالات و جذبات کے ادا کر سکنے پر ان کی بقا کا انحصار ہے - آپ کی کوششوں کا مرکز وہی پروگرام ہونا چاہیے جو آپ علی گڑھ میں وضع کر چکے ہیں - کبھی کبھی پنجاب کا دورہ بھی لازم ہے -

۱۱٦٦

۱۱ ستمبر ۱۹۳۷ء —— خواجہ غلام السیّدین

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۲۱ - ۳۲۲

میری صحت پہلے سے اچھی ہے ، مگر افسوس ہے کہ ضعف بصارت کی وجہ سے ڈاکٹروں نے لکھنے پڑھنے سے منع کر دیا ہے ۔ اسلامی اصولِ فقہ کے متعلق ایک کتاب لکھنے کا ارادہ تھا مگر اب یہ اُمید موہوم معلوم ہوتی ہے ۔ مجھے اندیشہ ہے کہ میں آپ کا مضمون نہ پڑھ سکوں گا ۔ مسٹر نکلسن کا ترجمہ غلط ہے ۔ مصرع میں لفظ 'نے' ہے (صورتِ طفلاں ز نے مرکب کنی) جس کا انگریزی ترجمہ "reed" ہے ۔ میں نے ان کی توجہ اس غلطی کی طرف دلائی تھی مگر معلوم نہیں کہ ان سے کس طرح نظرانداز ہوگئی ۔ ایک دو جگہ اَور بھی ترجمے میں اغلاط ہیں ۔

۱۱٦۷

۲۵ ستمبر ۱۹۳۷ء —— ممنون حسن خاں

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۳۳۳

میں نے آپ کو جو رباعی مسعود مرحوم کے کتبۂ مزار کے لیے لکھ کر بھیجی تھی ، اس کی ایک نقل مجھے بھیج دیں ۔ شاید آپ نے وہ رباعی اب تک علی گڑھ نہیں بھیجی ۔ میاں انور سلیں تو ان سے کہیے کہ میں نے جو کچھ ان کو لکھا تھا ، اس کے جواب کا منتظر ہوں ۔

۱۱۶۸

۲۵ ستمبر ۱۹۳۷ء ـــــ خواجہ غلام السیّدین

میں نے مسعود مرحوم کے کتبۂ مزار کے لیے ایک رباعی مرحوم کے سیکرٹری ممنون حسن خاں کو بھوپال بھیجی تھی - یہ رباعی حقیقت میں میں نے اپنے کتبۂ مزار کے لکھی تھی - چند اشعار مرحوم کی وفات پر بھی لکھے تھے جو رسالہ ''اردو'' کے مسعود نمبر میں شائع ہوں گے - اگر وہ رباعی جو میں نے بھوپال لکھ کر بھیجی تھی ، پسند آگئی تو بہتر ورنہ اَور فکر کروں گا -

۱۱۶۹

۲۵ ستمبر ۱۹۳۷ء ـــــ خواجہ غلام السیّدین

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۳۲۴

آپ کے خط کا جواب لکھ کر ابھی ڈاک میں ڈال چکا ہوں - میں سمجھتا ہوں کہ مسٹر ڈارلنگ (وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی) یا مسٹر عبدالحئی (وزیرِ تعلیم) کو آپ کا یا میرا لکھنا مناسب نہیں - (تجویز یہ تھی کہ اقبال کے فلسفۂ تعلیم کے بارے میں پنجاب یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام توسیعی خطبات دیے جائیں) کیا آپ اس کو پسند کریں گے کہ یہ لیکچر اسلامیہ کالج یا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن یا مسلم انٹر کالجئیٹ برادر ہُڈ کی دعوت پر دیے جائیں ؟

۱۱۷۰

۲۶ ستمبر ۱۹۳۷ء ـــ پنڈت امر ناتھ مدن ساحر دہلوی

انوارِ اقبال ، ص ۲۹۴

آپ کا دیوان ''کفرِ عشق'' مجھے آج چودھری محمد حسین صاحب کی وساطت سے ملا ۔ اس عنایت کا بہت شکر گزار ہوں ۔ آپ کا کلام تصوف اور ویدانت کے نکات سے لبریز ہے اور ہر پہلو سے آپ کے شایانِ شان ہے ۔ خدا کا شکر ہے کہ دہلی ابھی تک اہلِ کمال سے خالی نہیں ہوئی ۔

ضعفِ بصارت کی وجہ سے ڈاکٹروں نے لکھنے پڑھنے سے منع کر دیا ہے ۔ یہ خط اپنے لڑکے جاوید سے لکھوایا ہے ۔ دیوان کے بہت سے اشعار ایک دوست نے پڑھ کر سنائے ہیں ۔

۱۱۷۱

۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء ـــ ممنون حسن خاں

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۳۳ - ۳۳۴

میری حالت خدا کے فضل سے بہتر ہے لیکن ابھی طویل سفر کے لائق نہیں ۔ انور کا خط بھی آج آیا تھا ۔ ابھی اس کا بھی جواب لکھا ہے ۔ رباعی اور شعر ، جو آپ نے خط میں لکھے ہیں ، والدۂ ماجدہ مسعود مرحوم کی خدمت میں بتوسطِ خواجہ غلام السیّدین بھیج دیے گئے ہیں ـــ ریاست بھوپال میں اسلامی فیملی لاء کے متعلق علماء کے مشورے کے بعد ایک Enactment وضع کیا گیا تھا ۔ اگر آپ کو

معلوم نہیں تو شعیب صاحب سے معلوم کیجیے اور اس کی ایک کاپی لے کر مجھے بھیج دیجیے ۔

۱۱۷۲

۵- اکتوبر ۱۹۳۷ء ـــ ڈاکٹر مظفر الدین قریشی ، جامعہ عثمانیہ

انوارِ اقبال ، ص ۱۲۰

ملفوف خط میری طرف سے حکیم عبدالوہاب انصاری ، معروف بہ حکیمِ نابینا ، برادرِ اکبر ڈاکٹر انصاری ، جو حضورِ نظام کی دعوت پر حیدرآباد گئے ہیں ، کی خدمت میں پیش کر کے استدعا کیجیے کہ مطلوبہ دوا تیار کر کے ارسال فرمائیں ۔ بلکہ آپ خود ان سے دوا لے کر پارسل کر دیں ۔

۱۱۷۳

۷- اکتوبر ۱۹۳۷ء ـــ (بابائے اردو) مولوی عبدالحق

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۸۶

میں نے سنا ہے لیگ کی طرف سے آپ کو بھی لکھنؤ آنے کی دعوت دی گئی ہے ۔ براہِ عنایت اس سفر کی زحمت ضرور گوارہ فرمائیے ۔ اردو کے متعلق اگر لیگ کے کھلے سیشن میں کوئی قرارداد منظور ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ اس کا اثر بہت اچھا ہوگا ۔

۱۱۷۴

۷- اکتوبر ۱۹۳۷ء (انگریزی) ـــــ (قائدِ اعظم) محمد علی جناح

بصیغۂ راز

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۵ - ۲۷

امید ہے پنجاب سے خاصی تعداد لکھنؤ اجلاس میں شمولیت کے لیے پہنچے گی - یونینسٹ مسلمان بھی سر سکندر حیات کی قیادت میں شمولیت کی تیاری کر رہے ہیں - میری تجویز ہے کہ لیگ ، کمیونل ایوارڈ کے بارے میں اپنی پالیسی ایک مناسب قرارداد کی صورت میں واضح کر دے - خود پنجاب اور سندھ میں بھی بعض گمراہ مسلمان اس فیصلے کو اس طرح بدل دینے کو تیار ہیں کہ یہ ہندوؤں کے حق میں زیادہ مفید ہو جائے - مسئلۂ فلسطین نے مسلمانوں کو مضطرب کر رکھا ہے - ذاتی طور پر میں کسی ایسے امر کے لیے ، جس کا اثر ہندوستان اور اسلام دونوں پر پڑتا ہو ، جیل جانے کے لیے تیار ہوں - ایشیا کے دروازے پر ایک مغربی چھاؤنی کا مسلط کیا جانا اسلام اور ہندوستان دونوں کے لیے پُرخطر ہے -

۱۱۷۵

۹- اکتوبر ۱۹۳۷ء (انگریزی) ـــــ محمد نعمان

آرگنائزنگ سیکریٹری آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن

گفتارِ اقبال ، صفحات ۲۱۰ - ۲۱۱

میں بہت خوشی سے کلکتہ کی آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس کانفرنس کی صدارت کی دعوت قبول کر لیتا لیکن بدقسمتی سے طویل علالت نے

مجھے اس امر کے ناقابل کر دیا ہے کہ میں ملک کی تازہ تحریکات میں کوئی سرگرم حصہ لے سکوں - بہرکیف میں آپ کے اس نیک اقدام کی کامیابی کے لیے دست بدعا ہوں ـــــ مخالف قوتوں سے ہرگز نہ ڈرو - ان سے جد و جہد جاری رکھو کیونکہ جد و جہد ہی میں زندگی کا راز مضمر ہے -

١١٧٦

١٦- اکتوبر ١٩٣٧ء ـــــ ڈاکٹر مظفرالدین قریشی ، جامعہ عثمانیہ

انوارِ اقبال ، صفحات ١٢١ - ١٢٢

حکیم (نابینا) صاحب کی خدمت میں فوراً عرض کر دیجیے کہ دس بارہ سال کے بعد گزشتہ رات پھر دردِ گردہ کا دورہ ہوا - جو دوا بھی حکیم صاحب میرے لیے تیار فرمائیں اس میں اس امر کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے - عام کمزوری ، عام قبض ، خون میں سوداوی جراثیم یہ سب باتیں حکیم صاحب قبلہ کو معلوم ہیں - حکیم صاحب سے یہ بھی دریافت کیجیے کہ آیا سونے اور یاقوت کا کشتہ میرے لیے مفید ہے یا مضر ؟

۱۱۷۷

۲۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء —— ڈاکٹر مظفرالدین قریشی ، جامعۂ عثمانیہ

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۲۲ - ۱۲۳

آپ کا مرسلہ پیکٹ دواؤں کا ملا - پیکٹ میں سے ترکیبِ استعمال کا کاغذ نہیں نکلا - حکیم صاحب سے دریافت کر کے لکھیے - دواؤں کے نام :

(۱) روح الذھب
(۲) روح الذھب جدید
(۳) حبِ تقویتِ صلب

۱۱۷۸

۲۸ - اکتوبر ۱۹۳۷ء —— لیڈی مسعود

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۹۴ - ۳۹۵

میں نے انور کے خط کا جواب لکھ دیا تھا - اس کے بعد ڈاکٹر ظفر الحسن پروفیسر علی گڑھ سے مشورہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ وارڈن نیو کالج کو خود خط لکھ سکتے ہیں - وہ مذکورہ بالا کالج کے وارڈن کو یہ لکھیں کہ وہ انور کے لیے سر ہیری ہیگ گورنر یو - پی کو لکھیں کہ وائسرائے ہند انور کے خاندان کی خدمات کا لحاظ کرتے ہوئے اس نوجوان کو ، جو اپنے قد و قامت اور تعلیم کے لحاظ سے ہر طرح موزوں ہے ، امپیریل پولیس سروس میں لیے جانے کی سفارش کریں -

۱۱۷۹

۳۰- اکتوبر ۱۹۳۷ء (انگریزی) ـــــ (قائدِ اعظم) محمد علی جناح

بصیغۂ راز

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۸ - ۲۹

آمید ہے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی قرارداد آپ کے ملاحظے سے گزری ہوگی - آپ کی بروقت تدبیر کارگر ثابت ہوئی - ہم سب کانگرس کی قرارداد پر آپ کے خیالات کے منتظر ہیں - مجھے آمید ہے ہندو اس کی بالعموم مخالفت ہی کریں گے - لیکن جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے ، اس کا اثر خواب آور نہ ہونا چاہیے - ہمیں مسلمانوں کی تنظیم میں اس وقت تک دم نہ لینا چاہیے جب تک پانچ صوبوں میں مسلمانوں کی حکومت قائم نہیں ہو جاتی - آپ اجلاسِ لاہور سے قبل کم از کم دو ہفتے پنجاب کے دورے کے لیے ضرور وقف کریں -

۱۱۸۰

یکم نومبر ۱۹۳۷ ، ضروری (انگریزی) ـــــ (قائدِ اعظم) محمد علی جناح

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۹ - ۳۱

سر سکندر حیات خاں اپنی پارٹی کے چند ممبروں کے ساتھ کل میرے پاس تشریف لائے اور یونینسٹ پارٹی کے اختلافات پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی - جس معاہدے پر سر سکندر کے دستخط ہیں ، معلوم ہوا ہے کہ وہ آپ کے پاس ہے - از راہِ کرم اس کی ایک نقل مرحمت

فرمائیں اور یہ بھی بتلائیں کہ کیا آپ نے یہ منظور کر لیا تھا کہ صوبائی پارلیمنٹری بورڈ ، یونینسٹ پارٹی کے اختیار میں رہے ؟ جہاں تک میرا خیال ہے ، ایسی شرط جناح سکندر معاہدے میں موجود نہیں -

۱۱۸۱

۱۰ نومبر ۱۹۳۷ء (انگریزی) ـــــ (قائدِ اعظم) محمد علی جناح

بصیغۂ راز

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۳۱ - ۳۳

سر سکندر اور ان کے دوستوں سے متعدد گفتگوؤں کے بعد اب میری قطعی رائے ہے کہ سر سکندر لیگ اور پارلیمنٹری بورڈ پر اپنا پورا پورا قبضہ چاہتے ہیں - عہدے داروں میں رد و بدل ، بالخصوص موجودہ معتمد کی علیحدگی کا مطالبہ ، معقولیت سے دور ہے - وہ چاہتے ہیں کہ لیگ کی مالیات پر بھی ان ہی کا آدمی مسلّط ہو - مجھے تو اس تمام کھیل کا مقصد لیگ پر پہلے قبضہ جمانا اور پھر اس کا جنازہ نکال دینے کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا - میں لیگ کو سر سکندر اور ان کے دوستوں کے حوالے کر دینے کی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں - از راہِ کرم مجھے مطلع فرمائیے کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے ؟

۱۱۸۲

۱۸ نومبر ۱۹۳۷ء ـــــ ڈاکٹر مظفرالدین قریشی ، جامعہ عثمانیہ

انوارِ اقبال ، ص ۱۲۳

حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کر دیجیے کہ دواؤں کا استعمال باقاعدہ ہو رہا ہے ، لیکن پیٹھ کا درد جو پہلے روح الذہب کے کھانے سے دور ہو گیا تھا ، اب پھر ہوتا ہے ۔ یہ درد عموماً رات کو ہوتا ہے ، دن میں نہیں ۔ یہ شکایت سن کر جو کچھ حکیم صاحب ارشاد فرمائیں اس سے مجھ کو مطلع فرمائیں ۔

۱۱۸۳

۲۷ نومبر ۱۹۳۷ء ـــــ ڈاکٹر مظفرالدین قریشی ، جامعہ عثمانیہ

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۲۳ - ۱۲۵

اس خط میں ایک پڑیا ملفوف ہے ، جس میں وہ پتھر کا ریزہ ہے ، جو کل میرے پیشاب کے ساتھ خارج ہوا ۔ حکیم صاحب نے جو دوا تقویتِ صلب کی ارسال فرمائی تھی اس پتھر کا اتنی جلدی خارج ہونا اسی دوا کا اعجاز معلوم ہوتا ہے ۔ پشت کا درد اب پہلے کی نسبت کم ہو گیا ہے ۔ گرمی میں بلغم بہت کم تھی ۔ اب جوں جوں سردی زیادہ ہوتی جاتی ہے ، بلغم میں بھی زیادتی ہوتی جاتی ہے ۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ قلب کے قریب سے جو نالی گزرتی ہے اسی میں بلغم پیدا ہوتی ہے ۔ شاید حکماء اس کا سرچشمہ دماغ بتاتے ہیں ۔ بہرحال یہ خط حکیم صاحب قبلہ کو سنا دیجیے اور اگر کوئی دوا دافعِ بلغم وہ تجویز فرمائیں تو مہربانی کر کے اسے جلد بھجوا دیجیے ۔

۱۱۸۴

۴ دسمبر ۱۹۳۷ء ـــ مخدوم الملک سیّد غلام میران شاہ

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۲۲۹

عراق کی طرف سے جو راستہ جاتا ہے اچھا نہیں اور وہاں کی سرکاری اطلاع بھی یہی ہے کہ بیمار آدمی اس راستے سے سفر نہ کرے۔

اطمینانِ قلب ذکرِ الٰہی سے پیدا ہوتا ہے اور ذکرِ الٰہی آپ کے آباء و اجداد کی میراث ہے۔ میں آپ کے چہرے میں آثارِ سعادت دیکھتا ہوں۔

۱۱۸۵

تاریخ ندارد (انگریزی) ـــ خالد خلیل

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، صفحات ۲۷۲ - ۲۸۲

(قسطنطنیہ یونیورسٹی کے ادارۂ دینیات نے مللِ اسلام پر کام کرنے کا بیڑا اٹھایا اور ڈاکٹر اقبال سے ایسی تجاویز طلب کیں جو ان کی معلمانہ مساعی و مشاغل میں معین ہو سکیں۔ اقبال نے نہایت تفصیل کے ساتھ مفید مشورے دیتے ہوئے لکھا) : اگر اسلامی علم الانساب کا کام باقاعدہ طور پر کیا گیا تو اغلباً ایسے اکتشافات بروئے کار آئیں گے جن سے دنیائے اسلام کی بابت ترکوں کا دائرۂ نظر وسیع تر ہو جائے گا۔ اس طرح ممکن ہے کہ نوخیز نسل کا ذہنی اور روحانی نصب العین محکم تر ہو جائے اور نسلی خصوصیتوں کی تہ میں وحدتِ روح کے ایسے سامان دریافت ہو سکیں جن کا اندازہ سطحی مشاہدے سے بمشکل لگایا جا سکتا ہے۔ (اصل خط انگریزی میں لکھا گیا۔ ترجمہ 'سہیل' علی گڑھ میں چھپا) ۔

١١٨٦

۸ دسمبر ۱۹۳۷ء ـــــ ڈاکٹر مظفرالدین قریشی ، جامعہ عثمانیہ

انوارِ اقبال ، ص ۱۲۵

حکیم صاحب کی خدمت میں میری طرف سے بہت بہت آداب عرض کریں ۔ اس وقت ہندوستان کیا بلکہ تمام ایشیا میں اسلامی طب انھی کے نام سے زندہ ہے ۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ میری آنکھوں میں موتیا اُتر آیا ہے اور آپریشن ماہ مارچ میں ہوگا ۔ وہ سرمہ جو حکیم صاحب نے عنایت فرمایا تھا ، مفید ثابت نہ ہوا ۔ کیا اسلامی طب میں موتیا کا کوئی علاج نہیں ؟

١١٨٧

۱۳ دسمبر ۱۹۳۷ء ـــــ ڈاکٹر مظفرالدین قریشی ، جامعۂ عثمانیہ

انوارِ اقبال ، ص ۱۲۶

آپ کے گزشتہ خط سے معلوم ہوا تھا کہ حکیم صاحب نے میری بلغم اور کھانسی کے لیے ایک نئی دوا تجویز کی ہے ۔ مجھے اس دوا کا ہر روز انتظار رہتا ہے ۔ مہربانی کر کے یہ دوا جلد بھجوا دیجیے ۔

۱۱۸۸

۱۸ دسمبر ۱۹۳۷ء —— ڈاکٹر مظفرالدین قریشی ، جامعۂ عثمانیہ

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۲۶ - ۱۲۷

حکیم صاحب قبلہ کی فوری توجہ مندرجہ ذیل تین باتوں کی طرف دلائیں :

(۱) وہ دوا جو مونگ کے دانے کے برابر روزانہ استعمال کے لیے تھی ، اس سے بلغم کی تولید پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا ۔

(۲) تھوڑی سی حرکت کرنے ، مثلاً کپڑے بدلنے یا دس بیس قدم چلنے سے میرا دم پھول جاتا ہے ۔ معلوم نہیں کہ یہ نتیجہ اعصاب کی کمزوری کا ہے یا پھیپھڑوں یا قلب کی کمزوری کا ۔

(۳) میرے جسم میں یورک ایسڈ کا مواد ہے جو کبھی نقرس کی شکل میں نمودار ہوتا ہے ، کبھی پٹھے یا زانو کی تکلیف کی صورت میں ۔ اس کے لیے بھی خاص اہتمام کی ضرورت ہے ۔

۱۱۸۹

۲۳ دسمبر ۱۹۳۷ء —— (بابائے اردو) مولوی عبدالحق

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۸۷

الٰہ آباد یونیورسٹی سے ڈی لٹ کی اعزازی ڈگری آپ کو مبارک

ہو - حقیقت یہ ہے کہ الٰہ آباد یونیورسٹی نے آپ کی قدر شناسی کرکے اہلِ ہنر کی نگاہوں میں خود کو مستحقِ مبارک باد کر لیا ہے -

۱۱۹۰

۲۸ دسمبر ۱۹۳۷ء —— . . . کے نام

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۲۷۱

(مکتوب الیہ نے تعلیماتِ اسلامی کی اشاعت کا ایک پروگرام پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کو اطلاع دی کہ خود اپنے اقربا میں اس کی اشاعت کا نتیجہ نہایت خاطرخواہ برآمد ہوا - ڈاکٹر صاحب نے لکھا) : آپ کی تجویز کی خوبی اس کے نتائج سے ظاہر ہے ، جس کی نسبت آپ خود فرماتے ہیں کہ بہت اچھے ہیں - قرآن میں بھی یہی آیا ہے - وانذر ''عشیرتک الاقربین -''

۱۱۹۱

۳۰ دسمبر ۱۹۳۷ء —— ڈاکٹر مظفر الدین قریشی ، جامعۂ عثمانیہ

انوارِ اقبال ، ص ۱۲۷

سرمہ مرسلہ حکیم صاحب موصول ہوگیا ہے - میری طرف سے ان کی خدمت میں شکریہ ادا کیجیے -

۱۱۹۲

۲۲ جنوری ۱۹۳۸ء ـــ ڈاکٹر مظفرالدین قریشی ، جامعۂ عثمانیہ

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۲۹-۱۲۸

گولیاں ارسال کردۂ حکیم صاحب موصول ہو گئی ہیں۔ معجون جس کی نسبت آپ لکھتے ہیں کہ ترک کر دی جائے ، وہ میں نے پہلے ہی ترک کردی تھی ۔ (ڈاکٹر صاحب اور حکیم قرشی کے معائنے کے مطابق قلب ، پھیپھڑوں اور نبض کی کیفیت) حکیم قرشی صاحب فرماتے ہیں کہ دواء المسک اور خمیرۂ گاؤزبان عنبری کا استعمال میرے لیے بہت مفید ہوگا۔ آپ اس بارے میں حکیم صاحب سے مشورہ فرمائیں اور جو کچھ ان کی رائے ہو اس سے مجھے مطلع فرمائیں ۔

۱۱۹۳

۲۲ جنوری ۱۹۳۸ء ـــ ڈاکٹر مظفرالدین قریشی ، جامعۂ عثمانیہ

انوارِ اقبال ، ص ۱۳۰

آج معلوم ہوا کہ تینوں قسم کی گولیاں یعنی روح الذہب قدیم ، روح الذہب جدید اور حبِ تقویتِ صلب قریب الاختتام ہیں ۔ باقی وہ دوا جو مونگ کے دانے کے برابر کھائی جاتی ہے ، ابھی کافی ہے ۔ اس کی نسبت پہلے لکھ چکا ہوں کہ بلغم پر اس کا کوئی خاص اثر نہیں ہوا ۔

۱۱۹۴

۳۱ جنوری ۱۹۳۸ء ـــ ڈاکٹر مظفر الدین قریشی ، جامعۂ عثمانیہ

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۳۰ - ۱۳۱

دوائی جو آپ نے ارسال کی ہے ، آج موصول ہو گئی ہے - مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بلغم بند ہو جائے تو کسی قدر تکلیف دیتی ہے اور اگر ہر صبح آسانی کے ساتھ نکل جائے تو مقابلۃً حالت بہتر رہتی ہے - روح الذہب کے ساتھ اگر کوئی معجون حکیم صاحب ایسی تیار فرمائیں جس میں درد ، بلغم اور دم پھول جانے کا خاص لحاظ رکھا جائے تو شاید یہ معجون بہت موثر ہو -

۱۱۹۵

۳ فروری ۱۹۳۸ء ـــ ڈاکٹر مظفرالدین قریشی ، جامعۂ عثمانیہ

انوارِ اقبال ، ص ۱۳۲

معجون جو آپ نے حکیم صاحب سے لے کر ارسال کی ہے ، وہ میں نے دو روز استعمال کی ہے - پہلے یہ تھا کہ بلغم کے ہر صبح اخراج ہو جانے سے آواز صاف رہتی تھی لیکن اس دوائی کے استعمال سے اخراج تو کم ہوتا ہے مگر آواز بیٹھ جاتی ہے - تولید پر میرے خیال میں اس کا کچھ اثر نہیں ہوا - سرمے سے بینائی میں کوئی فرق نہیں ہوا - حکیم صاحب کی خدمت میں یہ بھی عرض کریں کہ میری بھوک کم ہوگئی ہے اور نیند بھی پہلے کی طرح مسلسل نہیں آتی -

۱۱۹۶

۱۶ فروری ۱۹۳۸ء ـــــ ڈاکٹر مظفرالدین قریشی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۳۳ - ۱۳۴

گولیاں ، جو آپ نے حکیم صاحب سے لے کر ارسال فرمائی ہیں ، موصول ہو گئی ہیں ۔ باقی دوا کا انتظار ہے ۔ ذرا سی حرکت سے دم پھول جاتا ہے ۔ کبھی کبھی رات کو تنفس کی تکلیف بھی ہوتی ہے ۔ کم خوابی کی بھی شکایت ہے ۔ سرمے سے کوئی فائدہ نہیں ہوا ۔ دل تو حکیم صاحب سے ملنے کو بہت چاہتا ہے ، اس کے علاوہ حیدری صاحب بھی دعوت دیتے ہیں مگر افسوس کہ صحت اتنے سفر کی متحمل نہیں ہو سکتی ۔ عثمانیہ یونیورسٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مجھ کو ڈی لٹ کی اعزازی ڈگری عطا کی جائے ۔ حیدری صاحب نے اقبال ڈے کے موقع پر حضورِ نظام کے توشہ خانے سے بھی ایک ہزار روپیہ عطا فرمایا مگر میں اس عطیے کو قبول نہ کر سکا ۔

۱۱۹۷

۱۶ فروری ۱۹۳۸ء ـــــ طالوت

انوارِ اقبال ، ص ۱۶۶

مولانا حسین احمد (مدنی) کے معتقدین اور احباب کے بہت سے خطوط میرے پاس آئے ۔ آپ کے خط میں مولوی صاحب کے خط کے اقتباسات درج ہیں ، اس واسطے میں نے آپ ہی کے خط کو جواب کے لیے انتخاب کیا ہے ۔ جواب انشاءاللہ اخبار ''احسان'' میں شائع ہو گا ۔

۱۱۹۸

۱۸ فروری ۱۹۳۸ء ـــــ طالوت

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۶۷ - ۱۶۸

میں آپ کے خط کا جواب ''احسان'' میں لکھوانے کو تھا کہ میرے ذہن میں ایک بات آئی - جو اقتباسات آپ نے ان کے خط سے درج کیے ہیں ، ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب نے فرمایا کہ آج کل قومیں اوطان سے بنتی ہیں - اگر ان کا مقصود ان الفاظ سے یہ تھا کہ ہندی مسلمان بھی اس نظریے کو قبول کر لیں تو بحث کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے - میں ان کے مشورے کو اپنے ایمان اور دیانت کی رو سے اسلام کی روح اور اس کے اساسی اصولوں کے خلاف جانتا ہوں -

۱۱۹۹

۱۸ فروری ۱۹۳۸ء ـــــ ڈاکٹر مظفرالدین قریشی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۳۴ - ۱۳۵

رات کو مجھے تنفّس کی بہت تکلیف رہی - قریباً ۱۲ بجے شب سے ۳ بجے صبح تک - صبح اُٹھ کر میں نے ڈاکٹر کو بلوایا اور معائنہ کرایا - انھوں نے اس امر کی تصدیق کی کہ یہ دمہ ہے جو قلب کے اعصاب کی کمزوری سے پیدا ہوتا ہے - حکیم صاحب میرے لیے کوئی اور معجون تیار کریں تو اس نتیجے کو ملحوظِ خاطر رکھیں -

۱۲۰۰

— فروری ۱۹۳۸ء —— ایڈیٹر ''احسان'' لاہور

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۶۸ - ۱۷۰

میں نے جو تبصرہ مولانا حسین احمد صاحب کے بیان پر کیا ہے اور جو آپ کے اخبار میں شائع ہو چکا ہے ، اس کے بعد مولوی صاحب کا ایک خط طالوت صاحب کے نام آیا ہے جس میں مولانا ارشاد فرماتے ہیں کہ ''موجودہ زمانے میں قومیں اوطان سے بنتی ہیں - یہ اس زمانے کی جاری ہونے والی نظریت اور ذہینت کی خبر ہے - یہاں یہ نہیں کہا جاتا ہے کہ ہم کو ایسا کرنا چاہیے - خبر ہے ، انشا نہیں -'' خط کے مندرجہ بالا اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ مولانا اس بات سے صاف انکار کرتے ہیں کہ انھوں نے مسلمانانِ ہند کو جدید نظریۂ قومیت اختیار کرنے کا مشورہ دیا - لہٰذا مجھ کو مولانا کے اس اعتراف کے بعد کسی قسم کا کوئی حق ان پر اعتراض کرنے کا نہیں رہتا -

۱۲۰۱

۱۵ مارچ ۱۹۳۸ء —— (بابائے اردو) مولوی عبدالحق

انوارِ اقبال ، ص ۲۲۴

سارٹن کی انگریزی کتاب ''مقدمۂ تاریخ سائنس'' کا ترجمہ نیازی صاحب آپ کے لیے اردو میں کر رہے ہیں - میں نے ترجمے کا ایک حصہ خود بھی دیکھا ہے - گزشتہ چار پانچ برس سے نیازی صاحب کے حالات اچھے نہیں رہے - نیازی صاحب آپ کی مدد کے مستحق ہیں -

میں چاہتا ہوں آپ انھیں تھوڑا سا وقت اور دیجیے تا کہ وہ اطمینان کے ساتھ ترجمے کی اقساط آپ کو بھیج سکیں ۔

۱۲۰۲

تاریخ ندارد ـــــ ڈاکٹر مظفرالدین قریشی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۳۷ - ۱۳۸

جو دوا آپ نے بھیجی تھی وہ بیس روز کے لیے تھی ۔ آج بارہ روز گزر گئے ہیں ۔ جب یہ خط آپ کو ملے گا میرے پاس صرف چار روز کی دوا ہوگی ۔ ان شکایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو میں پہلے خطوں میں لکھ چکا ہوں ، یا تو اسی دوا میں ترمیم کی جائے یا کوئی اور دوا تجویز فرمائی جائے ۔ حیدری صاحب کے مطلوبہ اشعار علیحدہ کاغذ پر لکھتا ہوں ۔ یہ ان کی خدمت میں پیش کردیجیے ۔

۱۲۰۳

۲۹ مارچ ۱۹۳۸ء ـــــ ڈاکٹر مظفر الدین قریشی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۳۵ - ۱۳۷

دمے کے متواتر دوروں سے بہت تکلیف رہتی ہے ۔ یہاں تک کہ ایک وقت زندگی سے بھی مایوسی ہوگئی ۔ اس وقت حکیم صاحب کی آمد کی کوشش کرنے کے لیے آپ کو تار دیا گیا ۔ بہرحال آپ حیدری صاحب کی خدمت میں اس غلطی کی معذرت کر دیجیے اور اس کے لیے مزید کوشش ترک کر دیجیے ۔ دوائیاں ، جو آپ نے بھیجی

تھیں، ان کا استعمال آج آٹھ روز سے جاری ہے۔ پیٹھ کی درد، اجابت کا کھل کر نہ ہونا، نیند کی کمی یہ تینوں شکایات حکیم صاحب کی خصوصی توجہ کے لائق ہیں۔

۱۲۰۴

جاوید منزل، لاہور

۔ مارچ ۱۹۳۸ء ـــ مخدوم الملک سیّد غلام میراں شاہ

اقبال نامہ، جلد ۱، ص ۲۳۲

میں آپ کی بخیریت واپسی پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالٰی آپ کا حج قبول فرمائے اور آپ کو اپنے دین کی محبت اور اپنے حبیب کے عشق سے مالامال فرمائے۔

۱۲۰۵

۲۹ مارچ ۱۹۳۸ء ـــ مخدوم الملک سیّد غلام میراں شاہ

اقبال نامہ، جلد ۱، ص ۲۳۰

خدا کا شکر ہے کہ سفر میں صاحبزادہ بھی آپ کے شریکِ حال تھا۔ اس عمر میں سعادتِ حج نصیب ہونا اس کی خوش نصیبی کی دلیل ہے۔ خدا تعالٰی آپ کو اس امر کی توفیق دے کہ آپ اپنی قوت، ہمّت، اثر و رسوخ اور دولت و عظمت کو حقائقِ اسلام کی نشر و اشاعت میں صرف کریں۔

۱۲۰۶

۳۰ مارچ ۱۹۳۸ء ـــــ ڈاکٹر مظفرالدین قریشی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۳۸ - ۱۳۹

کل میں آپ کو ایک خط لکھ چکا ہوں جس میں تین شکایات لکھی تھیں : یعنی اجابت کا کھل کر نہ ہونا ، نیند کا نہ آنا اور پیٹھ کی درد ۔ دو باتیں لکھنا بھول گیا یعنی پیشاب کا کم آنا ، ایک پاؤں میں خفیف سا ورم ہونا جو غالباً خرابیِ جگر کی علامت ہے ۔

۱۲۰۷

۱۸ - اپریل ۱۹۳۸ء ـــــ ضرار احمد کاظمی

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، صفحات ۳۰۵ - ۳۰۷

آپ بدایوں جیسے مردم خیز خطے میں اقبال ڈے منا رہے ہیں ۔ خدا آپ کو مبارک کرے ۔ میں نے اور علامہ یوسف علی صاحب نے آپ کا آرٹ بابت 'شکوہ' اور 'جواب شکوہ' مولانا حالی کی برسی پر دیکھا تھا ۔ آپ محض فنِ مصوری میں اضافہ نہیں کر رہے بلکہ دنیائے اسلام کی بحیثیتِ ''مصورِ اقبال'' ایک زبردست خدمت انجام دے رہے ہیں ۔ بوجہ کمزوری کے دوسرے صاحب سے خط لکھوا رہا ہوں ۔

۱۲۰۸

۱۹ - اپریل ۱۹۳۸ء ـــــ ممنون حسن خاں

اقبال نامہ ، جلد ۱ ، ص ۳۳۵

آپ کا خط کئی روز ہوئے ملا تھا ۔ افسوس کہ شدید علالت کی وجہ سے میں جواب نہ لکھوا سکا ۔ دمے کے متواتر دوروں نے مجھے زندگی سے تقریباً مایوس کر دیا تھا ۔ آنکھوں کا آپریشن مارچ میں ہونے والا تھا مگر دمے کی وجہ سے اسے ملتوی کرنا پڑا ۔ اب بشرطِ زندگی انشاء اللہ ستمبر میں ہوگا

۱۲۰۹

ـ ۱۹۳۸ء ـــــ مرتضٰی احمد خاں میکش

خطوطِ اقبال ، ص ۲۹۶

مجھے امید ہے کہ آپ مسلمانوں میں اعتمادِ نفس پیدا کرنے کے مسلک پر قائم رہیں گے اور آپ کی مساعی اسلامیانِ ہند میں خود داری اور خود اعتمادی کی با عزت زندگی بسر کرنے کے احساس کو ترقی دینے پر منتج ہوں گی ۔

۱۲۱۰

تاریخ ندارد (انگریزی) ـــــ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں

اقبال نامہ ، جلد ۲ ، ص ۲۱۲

میں نے علومِ اسلامیہ کے متعلق آپ کے نہایت عمدہ نوٹ کا بہت دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کیا ہے ۔ آپ نے اس پر بہت کچھ غور کیا ہے ۔ اس مضمون پر مختلف نقطۂ نظر بالخصوص جدید دنیائے اسلام میں عالمگیر روحِ انسانیت Humanism کی تخلیق بلکہ بیداری کے لحاظ سے نگاہ ڈالنی چاہیے ۔ بہرحال قبل اس کے کہ میں اپنی تجاویز عرض کروں ، میں چند منتشر خیالات ، جو میرے ذہن میں آئے ، علومِ اسلامیہ کے مقاصد کے سلسلے میں بیان کروں گا ۔

۱۲۱۱

سٹکاف ہاؤس دہلی ، تاریخ ندارد (انگریزی) ـــــ شیخ اعجاز احمد

برادر زادۂ اقبال

خطوطِ اقبال ، مرتبہ رفیع الدین ہاشمی ، ص ۱۳۱

ابھی ابھی میں تمہیں ایک خط لکھ چکا ہوں جس میں اپنے لاہور پہنچنے کی امکانی تاریخ سے آگاہ کیا تھا ۔ اس کے معاً بعد مسٹر جلال الدین بیرسٹر ایٹ لاء لاہور کا خط ملا کہ میں Probate Case کے سلسلے میں دہلی ہی میں ٹھہروں ، لہٰذا چچی کو بتا دو کہ مجھے یہاں روک لیا گیا ہے ۔ مرزا جلال الدین ۵ مارچ کو دہلی پہنچ رہے ہیں اور ہمیں سات تاریخ تک رکنا پڑے گا ۔

۱۲۱۲

—— شیخ اعجاز احمد

روزگارِ فقیر ، جلد ۲ ، ص ۱۹۶

آج بھائی صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ تمھارے ہاں ایک اور لڑکی ہوئی ہے ۔ لڑکیوں کی افزائش رزق کی افزائش ہے ۔ کیا عجب خدا تعالیٰ تمھارے رزق میں بھی توسیع کردے ۔

۱۲۱۳

—— شیخ نور محمد (والدِ اقبال)

روزگارِ فقیر ، جلد ۲ ، صفحات ۱۸۷ - ۱۸۸

آپ کا خط ، جو اعجاز کی چچی کے نام آیا ہے ، میں نے دیکھا ہے اور نیز اس نے اس خط کا مضمون بھی سنایا ہے جو اس نے آپ کی خدمت میں تحریر کیا تھا ۔ یہ اس کے دل کی وسعت اور فراخ حوصلگی کی دلیل ہے ، مگر یہ بات انصاف سے بعید ہے کہ میں اس کا زیور لے کر ایسے کام پر صرف کروں ، جس سے نہ اسے کچھ فائدے کی توقع ہو سکتی ہے ، نہ مجھے ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ اپنا زیور اس خیال سے نہیں دیتی کہ کل کو اسے اس کا معاوضہ ملے گا ، بلکہ وہ محض اس غرض سے دیتی ہے کہ مجھ پر کوئی شخص حرف گیری نہ کرے ۔ لیکن اگر کوئی شخص مجھ پر حرف گیری کرے تو اس کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ وہ شخص مجھ سے ناخوش ہے ۔ برخلاف اس کے ، ناانصافی کا مطلب خدا اور رسول ﷺ کو ناخوش کرنا ہے ،

جس کا برداشت کرنا میری طاقت سے باہر ہے - میں اَور لوگوں کی حرف گیری آسانی سے برداشت کر سکتا ہوں - خدا اور رسول ﷺ کی ناراضگی سے میرا دل کانپتا ہے -

۱۲۱۴

— اقبال کی چھوٹی ہمشیرہ

روزگارِ فقیر ، جلد ۲ ، صفحات ۱۸۸ - ۱۸۹

میں اپنی گزشتہ زندگی پر نظر ڈالتا ہوں تو مجھے بہت افسوس ہوتا ہے کہ میں نے اپنی عمر یورپ کا فلسفہ وغیرہ پڑھنے میں گنوائی - خدا تعالٰی نے مجھ کو قوائے دماغی بہت اچھے عطا فرمائے تھے - اگر یہ قویٰ دینی علوم کے پڑھنے میں صرف ہوتے تو آج خدا کے رسول ﷺ کی میں کوئی خدمت کر سکتا - اور جب مجھے یاد آتا ہے کہ والدِ مکرم مجھے علومِ دین ہی پڑھانا چاہتے تھے تو مجھے اور بھی قلق ہوتا ہے کہ باوجود اس کے کہ صحیح راہ معلوم بھی تھی ، تو بھی وقت کے حالات نے اس راہ پر چلنے نہ دیا - بہرحال جو کچھ خدا کے علم میں تھا ، ہوا اور مجھ سے بھی جو کچھ ہو سکا ، میں نے کیا ، لیکن دل چاہتا ہے کہ جو کچھ ہوا اس سے بڑھ کر ہونا چاہیے تھا اور زندگی تمام و کمال نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بسر ہونی چاہیے تھی -

۱۲۱۵

—— محمد عبدالسلام سلیم

انوارِ اقبال ، ص ۱۵

(ابوالمکارم محمد عبدالسلام سلیم نے اپنے چند فارسی قصائد مرتّب کرکے ''نسیمِ سلیم'' کے نام سے چھپوائے ۔ ان قصائد میں بائیس اشعار کا ایک قصیدہ ''نامہ بسوئے اقبال'' کے عنوان سے اور اقبال کا ایک خط ''جوابِ اقبال'' کے عنوان سے درج ہے) :

''آپ نے مجھ ہیچ مداں کے متعلق جن اچھے خیالات کا اظہار فرمایا ہے ، میں ان کے لیے آپ کا بے حد ممنون ہوں ۔ اللہ تعالٰی آپ کو جزائے خیر دے ۔ آپ کے عربی قصائد بہت دلکش ہیں ۔ اللہ کرے حسنِ رقم اور زیادہ ۔''

۱۲۱۶

—— ناظر الحسن ہوش بلگرامی

انوارِ اقبال ، ص ۱۳

(ناظر الحسن ہوش بلگرامی نے بدیہہ گوئی پر ایک کتاب لکھی تھی جس پر اقبال نے تقریظ لکھی تھی) :

''بدیہہ گوئی کا رسالہ نہایت دلچسپ ہے اور مولوی طباطبائی صاحب کا دیباچہ نہایت مفید ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ لٹریری مذاق کے لوگوں میں مقبول ہوگا ۔ کاش اس قدر مختصر نہ ہوتا ۔''

۱۲۱۷

—— صغرا ہمایوں مرزا

''سرگزشتِ ہاجرہ'' شائع کردہ ''عصمت'' دہلی

(ماہِ نو ، اقبال نمبر ، ستمبر ۱۹۷۷ء ، ص ۲۲۲)

''سرگزشتِ ہاجرہ'' (دلچسپ اور سبق آموز قصّوں کا مجموعہ) مستورات کے لیے نہایت مفید ہے ۔ طرزِ بیان بھی سادہ اور موثر و دلکش ہے ۔

۱۲۱۸

—— محمد عبدالقوی فانی

انوارِ اقبال ، صفحات ۱۵ - ۱۶

(محمد عبدالقوی فانی ، پروفیسر شعبۂ فارسی لکھنؤ یونیورسٹی ، نے نظام حیدرآباد کی شان میں فارسی قصائد کا ایک مجموعہ ''گلزارِ عثمانی'' کے نام سے شائع کیا تھا ۔ اس کے بارے میں اقبال کی رائے تھی) :

''میں نے اس کا سرسری مطالعہ کیا ہے اور میں نے قصیدوں کو بے حد پسند کیا ہے ، حالانکہ مجھے اعتراف ہے کہ مجھے اس قسم کی شاعری پر پورا عبور حاصل نہیں ہے ۔ ان دنوں میں ، جب کہ ہندوستان میں فارسی ادب پر زیادہ توجہ نہیں دی جاتی ، آپ کے قصیدے ایک زبردست کارنامہ اور قابلِ قدر کوشش ہے ۔''

۱۲۱۹

— خواجہ عبدالمجید

انوارِ اقبال ، ص ۲۴۲

''جامع اللغات'' کی پہلی جلد میں نے دیکھی ہے - میری رائے میں (آپ) مصنّف نے زبانِ اردو کی ایک بہت بڑی خدمت کی ہے - ''جامع اللغات'' معنوی اور ظاہری خوبیوں کی جامع ہے اور مجھے یقین ہے کہ اردو کی ترقی میں حصہ لینے والے اس کی پوری قدر کریں گے -

۱۲۲۰

— سیّد مبارک شاہ جیلانی مہ آباد (ضلع رحیم یار خاں)

خطوطِ اقبال ، ص ۲۹۷

افسوس کہ میں آپ کے تعمیلِ ارشاد سے قاصر ہوں - مجھے فرصت نہیں ہے - اس کے علاوہ فرمائشی اشعار کیوں کر لکھے جا سکتے ہیں -

۱۲۲۱

— حکیم ظفریاب علی

انوارِ اقبال ، ص ۲۹۲

حکیم ظفریاب علی صاحب ، جو دہلی کے طبیہ کالج کے ممتاز طلباء

میں سے ہیں ، کئی سال سے لاہور میں پریکٹس کر رہے ہیں ۔ حال میں انھوں نے ایک یونانی دواخانہ لاہور میں کھولا ہے ، جس کی نسبت مجھے یقین ہے کہ کامیاب ہوگا ۔ میں نے اپنے احباب سے سنا ہے کہ اس دواخانے میں نسخے نہایت احتیاط سے تیار کیے جاتے ہیں ۔ یونانی طب کی ہردلعزیزی اچھے دواخانوں پر منحصر ہے ۔ مجھے امید ہے کہ حکیم ظفریاب علی صاحب کی مساعی بارآور ہوں گی ۔

۱۲۲۲

— تاج ہیئر آئل کمپنی ، دہلی

انوارِ اقبال ، ص ۱۳

(دہلی کی ایک فرم ، جو تاج ہیئرآئل بیچا کرتی تھی ، اس کے اشتہار میں اقبال کی یہ سند شامل تھی) :

''یہ کہہ سکتا ہوں کہ تاج کے استعمال سے دماغ کو آرام اور قلب کو راحت ملتی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ خوش رنگ اور مصفّا تیل ہندوستان کے دل و دماغ پر حکومت کرے گا ۔''

۱۲۲۳

ـــ محمد عاشق جرّاح ، فلیمنگ روڈ ، لاہور

انوارِ اقبال ، ص ۱۳

(اقبال نے محمد عاشق کو فنِ جرّاحی کے سلسلے میں ایک سند دی تھی جسے وہ بطورِ اشتہار استعمال کرتا تھا) :

''فنِ جرّاحی کا حیرت انگیز کرشمہ''

مسٹر محمد عاشق فنِ جرّاحی میں فوق العادت دسترس کے مالک ہیں ۔ جس حد تک مجھے آزمائش کا موقع ملا ہے ، میں نے محسوس کیا ہے کہ وہ فنِ جرّاحی میں یدِ طولٰی رکھنے کے علاوہ نہایت فرض شناس اور دقیقہ رس انسان ہیں ۔ مزید برآں مجھے یہ بھی احساس ہے کہ وہ لاہور کی پبلک میں ایک ہر دلعزیز جرّاح واقع ہوئے ہیں ۔

۱۲۲۴

ـــ حافظ سیّد عزیز حسن بقائی نقشبندی مدیر ''پیشوا'' دہلی

سرگزشت اقبالِ باقی المعروف بہ سیرتِ باقی

''سیرتِ باقی'' (حضرت خواجہ باقی باللہ) کا میں نے مطالعہ کیا ہے ۔ اس وقت ایسی کتابوں کی اشاعت مسلمانوں کے لیے ازبس مفید ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ نے یہ کتاب لکھ کر دین کی ایک خدمت انجام دی ہے ۔

☆ ☆ ☆

متفرّق خطوط

۱۲۲۵

۲۹ اگست ۱۹۱۳ء —— شیخ نذر محمد کے مجموعۂ کلام پر تبصرہ

"کلامِ نذر" مصنفہ شیخ نذر محمد صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس، نظموں کا ایک مختصر سا مجموعہ ہے - مصنف نے اپنے خیالات کو بہت آسان طریقے سے بیان کیا ہے - اس مختصر مجموعے کا سبق آموز پیرایہ نہایت ہی قابلِ تعریف ہے - اردو نظم کے نوجوان شائقین کے لیے یہ کتاب ہدایت آموز اور دلچسپ ثابت ہوگی - مجھے اس کتاب کو ٹیکسٹ بک کمیٹی کے پاس سفارش کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں -

۱۲۲۶

سیالکوٹ — ۱۹۱۶ء —— خواجہ حسن نظامی

اتالیقِ خطوط نویسی/مجلۂ اقبال لاہور،

اکتوبر ۱۹۷۶ء، ص ۵۲

قلب مجسم! آستانۂ محبوب کی خاک بوسی کے لیے ایک دن نکال کر دہلی ٹھہروں گا اور ضرور ٹھہروں گا - ٹھیک تاریخ پھر عرض کروں گا - باقی خیریت ہے -

۱۲۲۷

— ۱۹۲۲ء —— مولوی حفیظ اللہ پھلواروی (بہار)

مجلۂ اقبال لاہور ، اکتوبر ۱۹۷۶ء ، ص ۵۰

آپ کا رسالہ ''اسلامی مساوات'' بہت معنی خیز ہے۔ اس قسم کا لٹریچر کثرت سے ملک میں شائع ہونا چاہیے اور بالخصوص ہندوستان کی غیر مسلم اقوام میں ۔ کیونکہ ان اقوام کو اسلام کے اس پہلو سے مطلق آگاہی نہیں ۔ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ ہو جائے تو بہتر ہو (اس کتاب کا انگریزی ترجمہ ''اسلامک برادر ہڈ'' کے نام سے شائع ہوا) ۔

۱۲۲۸

۲۵ رمضان المبارک ۱۳۴۳ھ (۱۹۲۵ء)

کیپٹن منظور حسن ، گوجرانوالہ

میٹرک کے طلبا کو شعرا کے حالات جاننے کی ضرورت نہیں ۔ تاہم اگر امتحان میں ایسے سوالات پوچھے جاتے ہوں گے تو ان مشکلات کو فرہنگ کی کتاب میں حل کر دیا جائے گا ، جس کے لیے پبلشر تیاری کر رہا ہے ۔ ویسے شعرا کے حالات ''مجمع الفصحا'' میں مل جائیں گے اور بعض مشہور تذکروں میں بھی ۔ حسین دانش ابھی زندہ ہیں ۔ اس وقت قسطنطنیہ میں شاید کسی اخبار کے ایڈیٹر ہیں ۔

۱۲۲۹

لاہور ، ۲۹ مئی ۱۹۳۳ء (انگریزی) ـــــ عطیہ بیگم فیضی

لیٹرز اینڈ رائٹنگز آف اقبال ، مرتبہ بشیر احمد ڈار ، صفحات ۱۰-۱۱

ماہنامہ ''سب رس'' کراچی (اقبال نمبر)

دسمبر ۱۹۷۷ء و جنوری ۱۹۷۸ء

مجھے ابھی تک آپ کے میموریل کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے - جہاں تک فلسطین کا تعلق ہے ، مجھے ڈر ہے کہ اس کی آپ کو صحیح اطلاعات نہیں ہیں - میں نے مفتی صاحب (امین الحسینی) کو مشورہ دیا تھا کہ وہ وسطِ اکتوبر سے پہلے ہندوستان نہ آئیں - میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ میرے مشورے پر عمل پیرا بھی ہوں گے - جو کچھ شوکت علی نے میرے بارے میں کہا ہے وہ یقیناً میری تعریف ہے جس کا میں اہل نہیں ہوں - میں تو صرف ایک مشتِ خاک ہوں ، ان ہی کی طرح ، اور اس سے زیادہ کچھ نہیں - اسپین میں میری پرائیویٹ سیکریٹری نے (جو ایک انگریز خاتون تھی) کچھ عرصہ میرے ساتھ رہنے کے بعد اپنا رویہ تبدیل کر دیا اور روزمرہ کے معمول میں بالکل ایک مرید کی طرح میری خدمت کرنا شروع کر دی - میں نے اس کے اس یک لخت رویے کو محسوس کر کے اس سے اس کی وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ اس راز کا اس پر انکشاف ہو گیا ہے کہ میں ایک غیرمرئی ہستی اور ولی ہوں - ایسی صورت میں میرے لیے یہ ممکن نہیں کہ میں اپنے متعلق یقین کے ساتھ کچھ کہہ سکوں ، سوائے اس کے کہ اپنی اس حیثیت سے انکار کر دوں کہ میں بے وقوف نہیں ہوں -

اگر آپ کُل ہند مسلم خواتین کانفرنس کرنا چاہتی ہیں تو آپ اس کو کسی اور ادارے یا لیگ وغیرہ کی سر پرستی میں منعقد کریں بلکہ اس کا ایک علیحدہ ہی ادارہ ہونا چاہیے - یہ اور بات ہے کہ آپ اس کے قواعد ، پالیسی اور نظریات کے متعلق کانفرنس کے ممبروں سے مشورہ کریں -

میں شاید جولائی کے آخر تک یورپ جاؤں - اگر کوئی نتیجہ خیز بات پیدا ہوئی تو میں آپ کو لکھوں گا -

۱۲۳۰

۱۰ ستمبر ۱۹۳۵ء ـــــ ڈاکٹر ظفر الحسن

ذخیرۂ خطوط محمد عمرالدین ، علی گڑھ

نقوش ، لاہور ، اقبال نمبر ۲ ، شمارہ ۱۲۳ ،

دسمبر ۱۹۷۷ء ، ص ۱۲

میں اپنے علاج کا دوسرا کورس ختم کر کے چند روز ہوئے بھوپال سے لاہور واپس آیا - افسوس کہ علالت کے بعد سے لکھنے پڑھنے کا کام ایک مدت سے بند ہے - میں نے آپ کے خط کا جواب ہادی حسن صاحب کے خط میں دے دیا تھا - معلوم ہوتا ہے انھوں نے وہ خط آپ کو نہیں دکھایا ، حالانکہ میں نے ان سے ایسا کرنے کی درخواست کر دی تھی - بہرحال اب پھر عرض ہے کہ فی الحال اس مضمون کا مطالعہ کرنے سے قاصر ہوں - امید نہیں کہ حافظ جماعت علی سول نافرمانی کا اعلان کریں لیکن ہمیں معلوم نہیں ان کے ذہن میں کیا ہے -

۱۲۳۱

۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء ـــــ ڈاکٹر محمود افشار یزدی

مصنّف ''سیاستِ اروپا در ایران''،

گفتار ادبی، دفتر اشعار اور افغان نامہ،

فیض الاسلام راولپنڈی، جنوری ۱۹۷۸ء، ص ۸۷

ابھی ابھی کلکتے کے اسحاق صاحب (استادِ فارسی کلکتہ یونیورسٹی) کا ایک مکتوب ملا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ آپ سیاحتِ ہند کے سلسلے میں بمبئی میں ہیں۔ بجائے اس کے کہ موصوف کی معرفت آپ کو خط لکھوں، میں وقت بچانے کی خاطر براہِ راست آپ کو یہ مکتوب لکھ رہا ہوں۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ جب آپ لاہور سے گزریں گے تو مجھے آپ سے مل کر خوشی ہوگی۔ براہِ کرم مجھے اطلاع دیجیے کہ آپ کب آ رہے ہیں؟ میں جلد ہی بھوپال جانے والا ہوں۔ آپ کے لاہور آنے کی قریبی تاریخ جاننے کا متمنی ہوں۔

۱۲۳۲

۱۳ فروری ۱۹۳۶ء ـــــ مولوی محمد علی

امیرِ جماعتِ احمدیہ لاہور (م۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۱ء)۔

آئینۂ صدق و صفا، مرتّبہ مرزا مسعود بیگ

ابھی اخبار 'انقلاب' میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم (م: ۱۰ فروری ۱۹۳۶ء) کے انتقال کی خبر پڑھ کر بہت رنج ہوا۔

وہ شرافت کا پیکرِ مجسّم تھے اور فطرۃً بنی نوع انسان کے ہمدرد ۔ خدا تعالٰی ان کو غریقِ رحمت کرے ۔ مجھے معلوم نہیں ان کے صاحب زادے کہاں ہیں ۔ آپ از راہِ عنایت میرا پیغامِ ہمدردی ان تک پہنچا دیں ۔ میں کئی روز سے نزلے کی وجہ سے صاحبِ فراش ہوں ورنہ اس مقصد کے لیے خود ان کی خدمت میں حاضر ہوتا ۔ والسلام ۔

۱۲۳۳

۱۹ مئی ۱۹۳۷ء —— سیّد سلیمان ندوی

فاران ، کراچی ، اپریل ۱۹۵۳ء

اقبال ، لاہور ، اکتوبر ۱۹۷۶ء ، صفحات ۵۱ - ۵۲

اُمید کہ آپ کی صحت بالکل اچھی ہوگی ۔ 'معارف' کے اس مہینے کے پرچے میں آپ نے شذرات میں چند عربی کتابوں کا ذکر کیا ہے جو حال میں چھپی ہیں ۔ ان میں سے ایک خراج پر ہے ، ایک اموال پر اور تیسری کسی اور مضمون پر ، جو اس وقت ذہن سے اُتر گیا ہے ۔ مجھ کو ان تینوں کتابوں کی ضرورت ہے ۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ مجھے یہ کتابیں مصر سے ، یا جس جگہ شائع ہوئی ہیں ، ندوہ کی معرفت منگوا دیں ۔ قیمت ادا کردی جائے گی ۔ قاضی ابو یوسف (شاگردِ امام ابوحنیفہؒ ، م : ۱۸۲ھ/۷۹۸ء) کی کتاب 'خراج' مجھ کو لاہور سے لائبریری میں مل جائے گی ۔ باقی تین کتابیں یہاں نہیں ملتیں ۔ مہربانی فرما کر اس خط کا جواب جلد مرحمت فرمائیں ۔

شاہ ولی اللہ (م: ١١٧٦ھ/١٧٦٢ء) کی کتاب ''تفہیمات الٰہیہ'' میں نے ڈابھیل سے منگوائی ہے۔ اس کتاب سے مجھے بہت مایوسی ہوئی۔ آپ کی رائے اس کی نسبت کیا ہے؟

☆ ☆ ☆

اشاریہ

مرتبہ

احمد رضا

اشخاص - - - - - - - - ۷۰۳

مقامات ، ادارے - - - - - - - ۷۲۶

کتب ، رسائل اور اخبارات - - - - ۷۳۷

اشخاص

آ

آدم علی بھائی ، منشی : ۳۵۰ -
آذر : ۱۸۱ -
آرنلڈ ، پروفیسر : ۸۱ -
آزاد ، مولانا ابوالکلام : ۱۹۷ ، ۲۳۷ -
آزاد ، مولانا محمد حسین : ۱۴۴ -
آسن ، پروفیسر : ۴۵۲ -
آصف علی ، بیرسٹر : ۴۵۳ -
آغا خاں ، ہز ہائی نس ، سر : ۴۱۳ ، ۴۹۱ ، ۵۸۷ ، ۵۸۸ ، ۶۰۳ -
آفتاب احمد خاں ، صاحب زادہ : ۶۸۳ -
آلِ احمد سرور : ۶۳۱ -
آنحضرت صلعم (دیکھیے رسول اللہ صلعم) -
آئن سٹائن : ۳۳۲ -

الف

اَبا ، سیٹھ (سیٹھ ابا) : ۳۸۳ -
ابراھام لنکن (صدرِ امریکہ) : ۲۶۳ -
ابراہیم حنیف ، پیر زادہ : ۲۶۹ ، ۲۹۹ -
ابراہیم رحمت اللہ : ۴۰۹ -
ابراہیم علی خاں ، نواب : ۲۴۵ -
ابراہیم ، مولوی (سب جج گوجرانوالہ) : ۶۳۰ -
ابراہیم ، مولوی ، سیّد : ۱۸۹ -
ابنِ تیمیہ ، امام : ۳۲۷ ، ۳۳۰ ، ۳۳۱ ، ۳۷۵ -
ابنِ جوزی ، علامہ : ۱۳۹ ، ۱۴۱ -
ابنِ خلدون ، علامہ : ۱۵۴ -
ابنِ رشد ، حکیم : ۳۲۷ ، ۳۳۲ -
ابنِ عرب شاہ : ۲۶۲ -
ابنِ قیّم ، حافظ : ۳۴۵ ، ۳۷۵ ، ۵۹۴ -
ابوالخیر ، سلطان : ۲۷۴ -
ابوالمعالی : ۲۳۲ -
ابوبکر صدیقؓ ، حضرت : ۲۵۳ ، ۲۷۹ ، ۳۰۰ -

ابوحنیفہ ، امام : ۶۹۸ -
ابو محمد مصلح ، مولوی : ۳۸۲ ، ۶۲۳ -
ابو یوسف ، قاضی : ۶۹۸ -
اجمل خاں ، حکیم : ۲۲۰ ، ۲۲۲ ، ۲۶۸ ، ۲۸۵ ، ۲۸۷ ، ۳۲۱ -
احسان الحق ، شیخ : ۱۰۴ -
احسن مارہروی : ۶۹ -
احمد بخش ، ڈاکٹر ، خان بہادر : ۵۸۰ ، ۵۸۹ -
احمد دین امرتسری ، خواجہ ، مولوی (مدیر) : ۳۴۸ ، ۳۴۹ ، ۳۹۲ ، ۵۸۰ ، ۶۰۸ -
احمد دین وکیل ، مولوی : ۱۵۵ ، ۱۶۶ -
احمد رضا بجنوری ، مولوی : ۶۲۲ -
احمد سعید ، مولوی : ۴۰۵ -
احمد عباس ، سیّد : ۶۰۵ -
احمد علی شباب ، مولوی : ۳۶۱ -
احمد یار خاں ، نواب : ۳۷۸ ، ۳۸۸ -
اختر : ۷۱ -
اختر شیرانی : ۳۵۵ -
ارشاد علی خاں ، نواب : ۲۶۱ -
ازلنگٹن ، لارڈ : ۴۸۶ ، ۵۱۴ -
اسحاق خاں ، نواب : ۱۹۶ -
اسحاق صاحب (استادِ فارسی) : ۶۹۷ -
اسد الرحمٰن عباسی ، شاہ : ۲۵۱ -
اشرف علی (تھانوی) ، مولوی : ۱۶۲ -
اصغر حسین نظیر لدھیانوی : ۳۷۳ -
اصغر علی ، شیخ : ۳۲۵ -
اظہر عباس : ۵۸۲ -
اعجاز احمد شیخ (برادر زادۂ اقبال) : ۲۲۹ ، ۲۴۲ ، ۲۵۲ ، ۲۵۸ ، ۲۸۶ ، ۳۳۸ ، ۴۳۱ ، ۴۳۳ ، ۶۴۰ ، ۶۸۳ ، ۶۸۴ -
اعظم ، خواجہ : ۳۵۱ -
افتخار الدین ، فقیر ، سیّد : ۴۰۸ -
افشار ، ڈاکٹر : ۵۹۴ -
افضل احمد ، مرزا : ۸۷ -
افلاطون : ۱۳۸ -
اقبال بیگم (زوجۂ گرامی) : ۱۷۳ ، ۱۹۰ -
اقبال شیدائی : ۴۵۳ -
اکبر الہ آبادی ، لسان العصر : ۹۴ ، ۹۵ ، ۱۰۲ ، ۱۰۸ ، ۱۱۳ ، ۱۱۴ ، ۱۳۱ ، ۱۳۲ ، ۱۳۹ ، ۱۴۰ ، ۱۴۷ ، ۱۷۴ ، ۱۷۵ ، ۱۹۶ ، ۲۰۰ ، ۲۰۳ تا ۲۰۶ ، ۲۰۸ ، ۲۱۲ ، ۲۲۵ ، ۲۲۷ ، ۲۳۶ ، ۲۳۸ ، ۲۴۲ ، ۲۶۲ ، ۲۶۷ -
اکبر حیدری ، سر : ۱۱۱ ، ۱۱۵ ، ۱۴۵ ، ۱۷۹ تا ۱۸۲ ، ۱۸۵ ، ۱۸۶ ، ۱۹۴ ، ۳۳۶ ،

۴۵۵ ، ۶۳۹ ، ۶۴۱ ، ۶۷۶ ، ۶۷۹ -
اکبر شاہ خاں نجیب آبادی ، مولانا : ۱۹۳ ، ۲۴۳ ، ۲۸۸ ، ۲۹۳ ، ۳۰۰ ، ۳۶۴ ، ۵۵۶ ، ۵۸۲ ، ۶۲۰ -
اکبر ، شہنشاہ : ۴۲۵ -
اکرام الحق سلیم ، شیخ : ۳۶۰ -
اکرام ، شیخ : (دیکھیے محمد اکرام ، شیخ) -
البستانی : ۲۴۳ -
الزبیر ابن بکار : ۲۴۳ -
الف دین ، مولوی : ۱۶۰ -
اللہ اکبر : ۱۴۹ -
اللہ بخش خاں ، خان بہادر : ۳۲۱ -
الٰہی بخش ، مولوی : ۲۴۸ -
امان اللہ بنارسی ، حافظ : ۲۹۸ -
امراؤ سنگھ ، سردار : ۲۶۰ ، ۲۷۱ ، ۲۸۳ -
امر ناتھ مدن ، ساحر دہلوی ، پنڈت : ۶۶۲ -
امیر احمد خاں ، سردار : ۱۰۵ ، ۳۰۰ -
امیر احمد شاہ رضوانی ، قاضی : ۲۱۴ -
امیر الدین ، حافظ ، مولانا : ۳۷۸ -
امیر الدین خاں : ۲۷۱ -
امیر حمزہ شامی : ۳۹۷ -
امیر خاں : ۳۰۰ -
امیر خسرو ، حضرت : ۱۱۰ -
امیر مینائی : ۶۹ ، ۷۱ ، ۷۵ ، ۱۱۴ -
امین الحسینی ، مفتیٔ اعظم فلسطین : ۴۵۳ ، ۴۷۴ ، ۶۹۵ -
امین جنگ ، نواب (سر احمد حسین خاں) : ۳۱۱ -
اناکشی راما راؤ (مسز بھونانی) : ۴۶۷ -
انشاء اللہ خاں ، مولوی : ۷۶ ، ۷۷ ، ۲۶۲ -
انصاری ، ڈاکٹر : ۲۲۲ ، ۴۴۸ ، ۴۵۴ ، ۴۹۳ ، ۵۴۰ ، ۵۷۸ تا ۵۸۰ ، ۶۶۳ -
انعام اللہ شاہ ، سیّد : ۱۳۳ ، ۱۳۴ -
انند رام ، بیرسٹر : ۲۲۱ -
انور ، سیّد (پسر سر راس مسعود) : ۶۵۳ ، ۶۶۰ ، ۶۶۲ ، ۶۶۶ -
انور شاہ ، مولوی ، سیّد : ۴۶۸ ، ۵۵۲ -
اویس قرنی ، خواجہ : ۳۲۹ -
اے - این - فیلڈ : ۴۸۲ -

ب

بابر ، شہنشاہ : ۲۹۶ -
باسول : ۲۴۲ -
باقی باللہ ، حضرت خواجہ : ۶۹۹ -
بچہ سقہ : ۳۹۴ -

بدر الدین احمد ، حاجی : ۱۰۸ -
برکات احمد بہاری ثم ٹونکی ، مولانا حکیم : ۲۹۸ ، ۳۷۰ -
برکت علی ، ملک : ۳۵۲ ، ۵۰۹ -
براؤن ، پروفیسر : ۱۵۳ ، ۲۵۰ ، ۲۵۴ ، ۳۶۷ -
برگساں : ۴۵۷ -
بشیر احمد ، خواجہ : ۳۹۲ -
بشیر احمد ڈار : ۶۶ ، ۶۹۵ -
بشیر احمد ، میاں (مدیر 'ہمایوں') ۲۷۲ ، ۳۵۷ ، ۶۲۹ ، ۶۳۶ -
بشیر حیدر ، سیّد : ۷۰ -
بشیر کمال (شامی) : ۳۰۷ -
بصیری (امام شرف الدین) : ۲۱۱ ، ۳۱۵ ، ۳۱۷ -
بوعلی سینا : ۶۲۱ -
بوعلی قلندر ، حضرت ۹۴ -
بہادر شاہ ظفر : ۳۷۸ -
بہادر یار جنگ ، نواب : ۴۷۳ -
بہار قزوینی مشہدی ، ملک الشعرا : ۳۶۷ -
بہجت وہبی ، ڈاکٹر : ۴۹۳ ، ۴۹۴ -
بیدل ، مرزا عبدالقادر : ۱۴۴ ، ۱۶۹ ، ۶۲۹ ، ۶۳۶ -
بیضاوی : ۳۲۷ -
بیگم اقبال (علامہ) : ۳۲۱ ، ۳۴۰ -
بیگم حیدری : ۹۰ -
بیگم سائل : ۳۵۶ -
بیگم صاحبہ آف جنجیرہ : ۹۱ ، ۹۵ -
بیگم محمد علی : ۵۷۹ -

پ

پرشاد ، راجہ : ۳۱۲ ، ۳۲۳ -
پریم چند ، منشی : ۱۲۸ -
پلوڈن ، جج : ۴۲۶ -
پیر سنجر (دیکھیے خواجہ اجمیری) -

ت

تاثیر ، ڈاکٹر محمد دین : ۳۳۴ ، ۴۰۲ ، ۴۶۲ -
تاج الدین ناگپوری ، مولانا شاہ : ۲۶۸ ، ۲۷۰ ، ۲۸۱ ، ۳۰۱ ، ۳۰۲ -
تارا سنگھ ، ماسٹر : ۴۶۱ -
تقی شاہ ، سیّد : ۷۳ -
تلمّذ حسین ، قاضی : ۵۴۰ ، ۵۴۴ ، ۵۹۹ ، ۶۱۳ -
تلوک چند محروم ، منشی : ۸۴
تمکین کاظمی : ۳۷۸ ، ۳۸۰ ، ۳۸۱ -
تھیوڈور ماریسن ، سر : ۱۰۴ -
تیغ بہادر سپرو ، سر : ۵۳۸ -

ٹ

ٹیپو سلطان (سلطان الہند) : ۳۸۳ ، ۳۸۹ ، ۵۹۵ -
ٹیک چند بہار : ۳۷۲ -
ٹیگور (دیکھیے رابندر ناتھ ٹیگور) -
ٹیوٹ ، مسٹر : ۴۶۱ -

ث

ثاقب کانپوری : ۴۰۰ -

ج

جامی ، مولانا : ۱۲۳ ، ۱۸۲ ، ۲۸۳ -
جان سٹوارٹ مل : ۱۷۱ -
جانسن : ۲۴۲ -
جاوید اقبال ، ڈاکٹر ، جسٹس : ۳۴۳ ، ۳۵۱ ، ۴۰۲ ، ۴۳۹ ، ۴۵۲ ، ۵۲۲ تا ۵۲۴ ، ۵۲۶ ، ۵۲۸ ، ۵۳۰ تا ۵۳۲ ، ۵۳۵ ، ۵۳۶ ، ۵۳۸ ، ۵۳۹ ، ۵۴۱ تا ۵۴۳ ، ۶۴۵ ، ۵۴۸ ، ۵۴۹ ، ۵۵۱ ، ۵۵۳ ، ۵۵۵ ، ۵۵۷ ، ۵۵۹ ، ۵۶۰ ، ۵۶۴ ، ۵۶۷ ، ۵۶۹ ، ۵۷۵ ، ۵۸۸ ، ۶۲۳ ، ۶۳۸ ، ۶۴۰ ، ۶۶۲ -
جرمانوس ، ڈاکٹر : ۴۴۸ -
جعفری صاحب : ۶۴۳ -
جلال امیر : ۱۳۱ -
جلال الدین مرزا ، بیرسٹر ایٹ لاء : ۳۰۱ ، ۶۸۳ -
جلیل : ۷۱ -
جلیل احمد قدوائی : ۳۵۴ ، ۵۱۹ -
جماعت علی ، حافظ : ۶۹۶ -
جناب امیر (دیکھیے علی مرتضیٰ رض، حضرت) -
جواہر لعل نہرو ، پنڈت : ۴۸۶ ، ۵۸۶ ، ۵۹۰ ، ۵۹۱ ، ۶۰۳ ، ۶۰۹ ، ۶۳۲ ، ۶۳۸ -
جوش ملیح آبادی (شبیر حسن) : ۳۲۸ -
جوگندر سنگھ ، سردار : ۱۲۳ -
جہاں آرا بیگم : ۲۸۸ -

چ

چراغ دین ، خان بہادر ، میاں : ۳۶۹ -
چمن لال ، لالہ : ۱۱۰ -

ح

حاذق الملک ، حکیم : ۱۰۲ -
حارث ابن اسد المحاسبی : ۵۸۸ -
حافظ شیرازی ، خواجہ : ۱۴۶ ، ۱۴۸ ، ۱۵۱ تا ۱۵۳ ، ۱۹۵ ، ۲۰۰ ، ۲۰۱ ، ۲۲۸ ، ۲۳۴ ، ۳۹۴ -
حالی ، مولانا الطاف حسین : ۷۴ ،

۸۲ ، ۵۶۴ ، ۵۷۱ ، ۵۷۴ ،
۵۷۵ ، ۶۸۱ -
حامد ، خواجہ : ۴۲۲ -
حامد علی : ۵۳۲ -
حامد علی خاں : ۳۸۸ ، ۴۱۴ -
حبیب الرحمٰن خان شروانی : ۷۲ ،
۷۳ ، ۳۰۵ -
حبیب الرحمٰن ، مولوی : ۵۵۲ -
حبیب النساء ، بیگم ، ڈاکٹر :
۶۴۴ -
حبیب اللہ ، امیر : ۲۲۲ -
حبیب اللہ ، خواجہ : ۵۰۹ -
حبیب دار خاں : ۳۷۳ -
حبیب ، سیّد : ۳۷۸ ، ۳۹۰ -
حسن اختر ، راجہ : ۵۹۰ ، ۶۲۷-
حسن الدین ، میر : ۳۶۳ -
حسنؓ ، حضرت امام : ۱۸۰ -
حسن نظامی ، خواجہ : ۷۴ ،
۷۶ ، ۷۷ ، ۷۹ ، ۸۱ تا ۸۳ ،
۸۵ ، ۸۹ ، ۹۶ ، ۹۸ ، ۱۰۱ ،
۱۰۴ ، ۱۱۴ ، ۱۱۷ ، ۱۳۲ ،
۱۳۷ ، ۱۳۹ تا ۱۴۱ ، ۱۴۶ ،
۱۴۷ ، ۱۶۱ ، ۱۹۲ ، ۱۹۳ ،
۲۰۴ ، ۲۲۲ ، ۲۲۵ ، ۲۷۰ ،
۳۰۰ ، ۳۰۷ ، ۳۵۷ ، ۵۹۵ ،
۶۹۳ -
حسین احمد مدنی ، مولانا : ۶۷۶
تا ۶۷۸ -
حسینؓ ، حضرت امام : ۱۶۴ ،
۱۸۰ -
حسین دانش : ۶۹۴ -
حفیظ اللہ پھلواروی ، مولوی :
۶۹۴ -
حکیم نابینا (دیکھیے : نابینا حکیم) -
حلیمہؓ ، حضرت : ۲۱۱ -
حمی ، پرنس : ۴۵۶ -
حمید احمد خاں : ۳۶۲ ، ۴۶۶ -
حمید اللہ خاں ، پرنس : ۱۷۰ -
حیدری صاحب : (دیکھیے اکبر
حیدری ، سر) -

خ

خاقانی : ۴۷۸ ، ۶۲۱ -
خالد ابن المہاجر : ۲۴۳ -
خالد بن ولید : ۲۴۳ -
خالد خلیل : ۶۷۰ -
خالد شیلڈرک : ۴۵۵ -
خالدہ ادیب خانم : ۵۴۰ ، ۵۴۴ تا
۵۴۶ -
خانخاناں : ۲۸۲ -
خواجہ اجمیری : ۱۴۰ ، ۲۲۲ ،
۲۲۵ -
خواجہ فرید : ۴۰۳ -
خورشید احمد ، میر : ۲۹۸ ،
۳۰۵ ، ۳۱۳ تا ۳۱۵ ، ۳۱۷ -
خوشحال خاں خٹک : ۳۸۰ -
خوشی محمد ناظر ، چودھری :
۲۹۲ -

د

داغ دہلوی ، مرزا : ۶۹ ، ۷۵ -
دلیپ سنگھ ، شہزادی : ۱۲۳ ، ۲۶۰ ، ۲۸۰ -
دولتانہ (میاں ممتاز) : ۶۱۱ -
دیا نرائن نگم ، منشی : ۷۸ ، ۷۹ -
دینا ناتھ : ۲۲۰ -
دین محمد ، جسٹس شیخ : ۳۱۸ ، ۳۷۷ ، ۳۸۵ -
دین محمد ، منشی : ۱۶۸ -
دیوان صاحب : ۳۹۸ -

ڈ

ڈارلنگ ، مسٹر (وائس چانسلر) : ۶۶۱ -
ڈانٹے : ۳۷۴ ، ۴۵۲ -
ڈک ، کرنل : ۵۰۰ -
ڈکنسن : ۲۶۸ -
ڈینی سن راس ، سر : ۴۴۱ -

ذ

ذاکر حسین ، ڈاکٹر : ۴۹۳ -
ذاکر حسین ، سیّد : ۴۶۰ -
ذکاء الدین ، خان صاحب : ۴۵۳ -
ذوالفقار علی خاں ، نواب : ۱۶۰ ، ۱۶۹ ، ۲۷۷ ، ۲۸۱ ، ۲۸۳ ، ۲۹۱ ، ۳۰۶ ، ۳۲۵ ، ۳۲۸ ، ۳۴۲ ، ۳۸۶ ، ۴۶۳ -
ذوالفقار علی دیوبندی ، مولوی : ۲۱۱ -

ر

رابندر ناتھ ٹیگور : ۱۰۴ ، ۵۵۸ ، ۵۶۶ -
رازی ، امام فخر الدین : ۳۲۷ ، ۳۳۰ ، ۳۷۶ -
راسخ : ۱۴۶ -
راس مسعود ، سیّد : ۳۹۵ ، ۴۰۲ ، ۴۷۲ ، ۴۷۶ ، ۴۷۷ ، ۴۸۷ ، ۴۹۸ ، ۵۴۱ ، ۵۵۴ تا ۵۵۸ ، ۵۶۰ تا ۵۶۵ ، ۵۷۱ ، ۵۷۴ تا ۵۷۶ ، ۵۸۰ ، ۵۸۷ ، ۵۸۸ ، ۵۹۸ تا ۶۰۰ ، ۶۰۲ ، ۶۰۳ ، ۶۰۵ ، ۶۱۲ ، ۶۱۴ ، ۶۱۸ ، ۶۲۶ ، ۶۳۲ ، ۶۳۸ ، ۶۴۰ ، ۶۴۷ ، ۶۵۰ تا ۶۵۳ ، ۶۵۵ تا ۶۵۸ ، ۶۶۰ تا ۶۶۲ -
راشد الخیری ، مولانا : ۵۹۳ -
راغب احسن : ۴۲۳ ، ۵۵۱ -
راغب اصفہانی : ۳۹۱ ، ۵۲۴ -
راغب مراد آبادی ، حکیم : ۶۵۰ -
راگھون ، مسٹر : ۴۳۰ -
رام پرشاد ، منشی : ۳۶۰ -
رب نواز خاں درانی ، سردار : ۴۰۲ -
رحمان ، ڈاکٹر : ۵۸۰ ، ۵۸۹ -
رحمان راہ : ۲۸۹ -
رحمت اللہ ، ڈرائنگ ماسٹر : ۲۴۴ -

رحمت اللہ شاہ ، حکیم سیّد : ۲۵۶ ،
۳۵۱ ، ۳۵۳ -
رحیم بخش ، شیخ (ڈی ۔ آئی سکولز) :
۳۱۹ -
رحیم بخش ، شیخ (وکیل) : ۳۰۴ -
رسول اللہ صلعم ، حضرت : ۱۳۴ ،
۱۳۷ ، ۱۴۳ ، ۱۴۹ ، ۱۸۴ ،
۲۴۶ ، ۲۴۸ ، ۲۵۳ ، ۲۷۸ ،
۲۷۹ ، ۳۰۵ ، ۳۳۸ ، ۳۵۰ ،
۳۷۲ ، ۴۲۴ ، ۴۲۸ ، ۵۲۴ ،
۵۶۷ ، ۵۶۸ ، ۵۷۹ ، ۵۹۴ ،
۵۹۷ ، ۶۰۷ ، ۶۱۲ ، ۶۲۱ ،
۶۲۶ ، ۶۴۲ ، ۶۴۳ ، ۶۴۸ ،
۶۵۸ ، ۶۸۰ ، ۶۸۴ ، ۶۸۵ -
رشید احمد صدیقی ، پروفیسر :
۳۹۴ ، ۵۱۸ ، ۶۳۹ -
رضا علی وحشت کلکتوی ، سیّد :
۸۹ -
رفیع الدین ہاشمی ، پروفیسر : ۶۶ ،
۷۶ ، ۷۷ ، ۸۹ ، ۱۰۱ ،
۱۰۵ ، ۱۲۳ ، ۱۳۳ ، ۱۳۷ ،
۱۵۲ ، ۱۵۳ ، ۱۶۵ ، ۲۰۲ ،
۲۱۶ ، ۲۲۸ ، ۲۲۹ ، ۲۵۱ ،
۲۵۶ ، ۲۵۸ ، ۳۰۰ ، ۳۰۷ ،
۳۱۵ ، ۳۱۸ ، ۳۱۹ ، ۳۲۷ ،
۳۳۴ ، ۳۳۵ ، ۳۳۸ ، ۳۳۹ ،
۳۴۹ ، ۳۵۱ ، ۳۵۳ ، ۳۵۴ ،
۳۵۷ ، ۳۶۰ ، ۳۶۲ ، ۳۶۹ ،
۳۷۱ ، ۳۷۴ ، ۳۷۸ ، ۳۸۳ ،
۳۸۵ ، ۳۹۶ ، ۴۰۳ ، ۴۰۸ ،
۴۱۰ ، ۴۲۸ ، ۴۳۴ ، ۴۳۲ ،
۴۵۱ ، ۴۶۶ ، ۶۴۴ ، ۶۴۵ ،
۶۸۳ -
رفیق غزنوی : ۵۱۳ -
رنجیت سنگھ ، مہاراجہ : ۲۸۳ -
روزبہان بقلی ، شیخ : ۱۵۱ -
رومی (دیکھیے مولانائے روم) -
رؤف بے (پاشا) ، غازی : ۴۵۴ ،
۴۵۶ ، ۴۵۹ -
ریاض : ۷۱ -
ریاض الحسن : ڈاکٹر : ۴۶۲ -
ریٹیگن : ۱۸۷ -

ز

زمخشری ، 'ملا' : ۳۲۷ -

س

سارٹن : ۶۷۸ -
سالک یزدی : ۳۷۳ -
سائل دہلوی (نواب سراج الدین) :
۳۱۳ ، ۳۲۶ ، ۳۵۶ -
سبطِ نبی ، ایم ، سید : ۴۸۷ -
سجاد حسین ، خواجہ : ۵۷۴ ،
۵۷۵ -
سجاد حیدر یلدرم ، سیّد : ۳۰۷ ،
۳۵۴ -
سجاد مرزا : ۱۹۰ -
سراج الدین پال : ۱۵۱ تا ۱۵۳ -

سراج الدین ، فقیر ، سید : ۲۵۰ ، ۴۰۸ -
سراج الدین ، منشی : ۷۰ ، ۱۳۰ ، ۲۶۳ ، ۲۶۵ ، ۲۸۹ -
سراج الدین نظامی : ۳۷۱ -
سردار محمد ، پروفیسر : ۳۴۵ -
سر سید احمد خاں : ۳۴۶ ، ۶۰۷ ، ۶۱۲ ، ۶۲۴ ، ۶۵۱ -
سروجنی نائیڈو ، مسز : ۹۵ ، ۵۲۷ -
سرور شاہ گیلانی ، سید : ۵۴۳ -
سرور کائنات صلعم (دیکھیے رسول اللہ صلعم) -
سعدی شیرازی ، شیخ : ۱۱۱ -
سعید محمد خاں ، میجر : ۶۰۳ -
سعید نفیسی : ۴۴۶ ، ۴۵۰ -
سکندر حیات ، سر : ۶۱۱ ، ۶۶۴ ، ۶۶۷ ، ۶۶۸ -
سکندر علی وجد : ۶۳۹ -
سلامت اللہ شاہ : ۴۵۹ ، ۴۸۴ ، ۶۰۱ -
سلیمان تونسوی ، خواجہ : ۴۰۳ -
سلیمان قاسم مٹھا ، سردار : ۴۴۹ -
سلیمان ندوی ، علامہ سید : ۱۵۷ ، ۱۵۸ ، ۱۸۹ ، ۱۹۷ ، ۱۹۸ ، ۲۰۶ ، ۲۰۸ تا ۲۱۰ ، ۲۱۳ ، ۲۲۴ ، ۲۲۶ ، ۲۲۹ ، ۲۳۱ تا ۲۳۳ ، ۲۳۷ ، ۲۵۲ ، ۲۵۷ ، ۲۶۸ ، ۲۷۰ ، ۲۸۹ ، ۲۹۴ تا ۲۹۶ ، ۲۹۸ ، ۳۲۹ ، ۳۳۱ ، ۳۳۲ ، ۳۳۴ تا ۳۳۸ ، ۳۵۸ تا ۳۶۰ ، ۳۷۵ ، ۳۷۶ ، ۳۸۶ ، ۳۹۰ تا ۳۹۲ ، ۴۶۸ ، ۴۷۱ تا ۴۷۳ ، ۴۷۵ تا ۴۷۸ ، ۴۸۱ ، ۴۸۳ ، ۴۸۸ ، ۴۹۰ ، ۴۹۱ ، ۵۲۴ ، ۵۶۷ ، ۵۶۸ ، ۵۷۰ ، ۵۷۱ ، ۵۸۶ ، ۵۹۱ ، ۶۱۵ ، ۶۱۷ ، ۶۹۸ -
سلیم پور ، راجہ : ۴۰۸ -
سلیم ، سلطان : ۱۴۹ -
سمتھ ، مسٹر : ۳۳۹ -
سنائی ، حکیم : ۱۹۹ ، ۲۸۶ -
سورتی صاحب : ۴۰۶ -
سہروردی[۳] ، شیخ : ۳۳۰ -
سیتا رام : ۲۲۰ -

ش

شاد عظیم آبادی : ۸۲ ، ۳۱۰ ، ۳۳۵ -
شادی لال ، جسٹس ، سر : ۳۲۶ -
شاکر صدیقی : ۱۰۰ ، ۱۲۴ ، ۱۲۶ ، ۱۳۱ ، ۱۴۳ ، ۳۳۳ ، ۳۹۳ ، ۴۲۴ -
شاہ اسمٰعیل شہید ، مولانا : ۲۹۸ -
شاہ بدخشی ، "ملا" : ۱۳۶ -
شاہجہان ، شہنشاہ : ۳۷۸ -
شاہ دین ہمایوں ، جسٹس : ۲۰۲ -
شاہ سلیمان ، قاری : ۷۷ ، ۱۴۲ ، ۱۴۵ -

شاہ محمد غوث گوالیاری ، حضرت : ۴۰۱ -
شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی : ۲۵۴ -
شاہ ولی اللہ دہلوی : ۱۵۶ ، ۳۲۷ ، ۶۱۵ ، ۶۲۲ ، ۶۹۹ -
شاہ محمود خاں ، سردار : ۴۸۱ -
شبلی نعمانی ، علامہ : ۸۲ ، ۹۸ ، ۱۵۸ ، ۱۹۸ ، ۲۸۴ ، ۲۹۲ ، ۳۵۸ ، ۳۹۰ -
شبیر احمد عثمانی ، مولوی : ۵۵۲ -
شبیر برادر نذیر نیازی : ۴۲۱ ، ۴۲۶ -
شجاع الدین ، خلیفہ : ۴۰۴ ، ۴۱۲ ، ۴۱۴ ، ۴۱۶ ، ۴۶۶ -
شجاع منعمی ، پروفیسر (ڈاکٹر ناموس) : ۴۱۷ ، ۴۳۱ ، ۴۳۷ ، ۴۴۱ ، ۴۴۶ ، ۵۶۹ -
شرف الدین ، امام (دیکھیے بصیری) -
شروانی ، مسٹر : ۴۴۸ -
شریف متقی ، ڈاکٹر : ۵۳۷ -
شعیب قریشی ، سیکرٹری نواب آف بھوپال : ۴۲۷ ، ۴۴۰ ، ۴۶۹ ، ۶۱۴ ، ۶۶۳ -
شفاعت اللہ خاں : ۲۹۰ -
شفق عباد پوری : ۱۰۱ -
شفیع داؤدی ، مولوی : ۴۷۰ ، ۴۹۱ -
شکب ارسلان (دروزی راہنما) : ۵۰ -
شمس الحسن (اسسٹنٹ سیکرٹری مسلم لیگ) : ۴۰۳ ، ۴۰۷ ، ۴۰۹ ، ۴۱۱ -
شمس الدین ، حاجی : ۲۵۶ ، ۲۹۳ -
شمس الدین حسن : ۳۱۵ -
شمس الدین (صاحبِ کتب خانہ) : ۴۲۰ -
شمس الدین قریشی ، میجر : ۶۲۸ -
شو چرن داس ، لالہ : ۱۸۸ -
شوکانی ، قاضی : ۳۳۵ -
شوکت حسین ، سید : ۲۱۶ ، ۳۵۵ ، ۳۵۷ -
شوکت علی : ۶۹۵ -
شوکت علی ، مولانا : ۱۰۷ ، ۴۴۳ ، ۴۴۴ ، ۴۴۸ -
شوکت تھانوی : ۵۲۲ -
شو لال شوری : ۶۳۷ -
شیر شاہ سوری : ۳۵۷ -

ص

صادق الخیری : ۵۹۳ -
صالح محمد ، مولوی : ۳۹۸ تا ۴۰۲ ، ۴۰۵ ، ۴۱۹ تا ۴۲۵ ، ۴۳۸ -
صائب : ۱۳۱ ، ۲۰۸ -
صدر الدین شیرازی ، "ملا" : ۲۸۰ -
صغرا بیگم ہمایوں مرزا : ۳۰۳ ، ۳۱۰ ، ۳۲۴ ، ۳۷۹ ، ۶۸۷ -

صفدر علی شاہ ، سیّد : ۲۸۱ ، ۲۹۱ ، ۲۹۲ -
صلاح الدین ایوبی ، سلطان : ۱۴۹ -
صلاح الدین سلجوقی ، سردار ، قنصل افغانستان : ۴۳۴ ، ۵۵۰ ، ۵۵۱ ، ۵۶۳ ، ۵۹۶ ، ۶۵۱ -

ض

ضامن نقوی ، سیّد : ۳۱۴ ، ۳۱۵ -
ضرار احمد کاظمی : ۵۶۴ ، ۶۸۱ -
ضیاء الاسلام میرٹھی : ۶۰۷ ، ۶۰۹ -
ضیاء الدین برنی : ۱۱۹ ، ۱۲۰ ، ۱۲۲ ، ۱۳۲ ، ۱۵۴ ، ۲۵۷ ، ۲۸۸ -

ط

طارق بن زیاد : ۴۵۸ -
طالب آملی : ۱۳۱ ، ۲۵۴ -
طالع محمد ، ماسٹر : ۲۶۲ ، ۲۹۷ -
طالوت : ۶۷۶ تا ۶۷۸ -
طاہر الدین ، شیخ : ۶۴۰ -
طاہر الدین ، منشی : ۴۳۴ ، ۴۵۰ ، ۴۵۱ ، ۴۹۲ ، ۶۱۴ -
طاہر دین : ۴۳۲ -
طاہر عریاں ، بابا : ۴۶۳ -
طباطبائی ، مولانا : ۶۸۶ -
طُرفہ : ۲۲۴ -

ظ

ظفر احمد صدیقی : ۶۲۵ -
ظفر الحسن ، ڈاکٹر ، سید : ۵۸۸ ، ۶۶۶ ، ۶۹۶ -
ظفراللہ خاں ، چودھری : ۴۹۲ -
ظفر علی خاں ، مولانا : ۹۴ ، ۱۹۱ ، ۱۹۴ ، ۱۹۷ ، ۳۹۰ ، ۵۹۱ ، ۵۹۳ -
ظفریاب علی ، حکیم : ۶۸۸ -
ظہوری : ۲۶۱ -
ظہیر ، راقم الدواہ : ۱۰۲ -

ع

عابد : ۷۱ -
عابد حسین ، سید ، ڈاکٹر : ۳۹۷ -
عالم جان ، مفتی : ۲۹۴ ، ۳۳۱ -
عالمگیر پرشاد ، مہاراجہ : ۱۰۶ -
عائشہ بیگم شوکت : ۴۶۷ -
عائشہ رض ، حضرت : ۲۵۳ ، ۵۶۸ -
عبدالباسط ، ڈاکٹر : ۵۷۷ ، ۵۸۰ ، ۵۸۷ ، ۵۸۹ ، ۵۹۲ ، ۵۹۷ ، ۶۱۴ -
عبدالحق ، مولوی (بابائے اُردو) : ۱۹۴ ، ۶۲۲ ، ۶۲۴ ، ۶۳۴ ، ۶۵۶ ، ۶۵۹ ، ۶۶۳ ، ۶۷۲ ، ۶۷۸ -
عبدالحمید ، بابو : ۷۵ -
عبدالحمید ، خواجہ : ۶۸۸ -

عبدالحمید ، شیخ (صدر کانفرنس) : ۴۷۰ ، ۴۷۱ ، ۴۹۰ -
عبدالحئی انصاری : ۵۳۲ ، ۵۳۵ -
عبدالحئی ، مولوی : ۳۵۲ -
عبدالحئی (وزیر تعلیم) : ۶۶۱ -
عبدالرب نشتر ، سردار : ۳۲۰ -
عبدالرحمٰن ، المہاجر : ۲۴۳ -
عبدالرحمٰن بجنوری ، ڈاکٹر : ۲۰۶ ، ۲۰۷ -
عبدالرحمٰن چغتائی : ۳۳۴ ، ۳۴۷ ، ۳۵۵ ، ۳۶۶ ، ۳۹۳ ، ۶۴۱ ، ۶۵۵ -
عبدالرحمٰن شاطر مدراسی : ۷۵ ، ۸۲ ، ۳۹۲ ، ۵۸۱ -
عبدالرحمٰن ، غازی : ۱۴۹ -
عبدالرحمٰن کاشغری ندوی ، مولانا : ۵۸۶ -
عبدالرحیم بار ایٹ لاء ، خواجہ : ۴۳۶ -
عبدالرزاق ، منشی : ۳۳۶ -
عبدالرشید (لیڈی مسعود کے والد) : ۵۵۰ -
عبدالرشید ، میاں : ۶۰۵ ، ۶۱۷ -
عبدالرؤف شوق حیدرآبادی ، مولوی : ۱۴۳ -
عبدالسلام نیازی ، مولوی : ۳۰۵ -
عبدالعزیز ، شیخ : ۳۴۲ -
عبدالعزیز ، میاں ، بار ایٹ لاء : ۲۴۸ ، ۳۱۸ -
عبدالعلی شوق سندیلوی : ۲۳۵ ، ۲۴۶ ، ۲۵۹ ، ۲۹۰ -
عبدالعلی ہروی طہرانی ، علامہ : ۱۵۶ ، ۱۵۸ -
عبدالغنی ، پروفیسر : ۳۹۶ -
عبدالغنی شاہ ، سید : ۹۹ -
عبدالغنی (گارڈین جاوید اقبال) : ۶۴۰ -
عبدالصمد خاں ، سر : ۶۴۹ -
عبدالقادر ، سیّد ، پروفیسر : ۳۹۰ -
عبدالقادر ، شیخ ، سر : ۷۰ ، ۹۱ ، ۹۳ ، ۱۱۷ ، ۱۶۰ ، ۲۰۲ ، ۲۶۱ ، ۳۳۳ ، ۳۸۶ -
عبدالقادر قصوری ، مولوی : ۲۵۶ ، ۳۴۵ -
عبدالکریم ، مولوی : ۲۹۹ -
عبداللطیف ، خان صاحب : ۵۸۵ -
عبدالماجد دریابادی ، مولانا : ۲۷۵ ، ۲۸۸ ، ۳۲۳ ، ۳۲۶ ، ۳۴۱ ، ۳۴۶ ، ۳۹۵ ، ۴۶۶ ، ۴۷۴ ، ۵۰۴ ، ۶۰۲ -
عبدالمجید سالک ، مولانا : ۸۵ ، ۳۷۲ ، ۴۱۴ ، ۴۶۴ -
عبدالمجید سندھی : ۴۴۸ -
عبدالواحد معینی ، سید : ۵۲۵ ، ۵۷۵ -
عبدالوحید خاں : ۶۰۷ ، ۶۰۹ -
عبدالوحید ، خواجہ : ۴۵۴ -
عبدالوہاب انصاری ، حکیم (دیکھیے نابینا حکیم) -

عبدالوہاب ، مرزا : ۳۵۶ -
عبداللہ العمادی ، مولانا : ۱۳۰ ، ۱۵۵ -
عبداللہ چغتائی ، ڈاکٹر : ۳۴۷ ، ۳۴۸ ، ۳۵۶ ، ۳۶۱ ، ۳۶۶ تا ۳۶۸ ، ۳۷۰ ، ۳۷۳ ، ۳۷۴ ، ۳۸۲ ، ۳۹۳ ، ۴۰۰ ، ۴۳۵ ، ۶۲۳ ، ۶۴۰ ، ۶۴۶ ، ۶۵۵ -
عبداللہ ، صوفی : ۱۵۲ -
عبداللہ غزنوی ، مولوی : ۳۰۶ -
عبداللہ ، میر : ۳۰۶ -
عبداللہ ہارون ، سیٹھ ، حاجی : ۴۳۶ ، ۴۳۸ -
عثمان پرشاد ، راجہ : ۱۰۳ -
عثمان مختاری : ۳۴۵ -
عراق : ۳۶۷ ، ۴۶۹ -
عرشی امرتسری : ۲۴۶ -
عرفی : ۱۳۱ ، ۲۶۱ -
عزیز الدین احمد عظامی ، مولوی : ۲۰۵ -
عزیز الدین عزیز ، خواجہ : ۴۲۵ -
عزیز الرحمٰن ، مفتی : ۵۵۲ -
عزیز الرحمٰن ، میر : ۳۷۴ -
عزیز حسن بقائی نقشبندی ، حافظ ، سید ، (مدیر ''پیشوا'' ، دہلی) : ۴۲۸ ، ۶۹۹ -
عزیز لکھنوی ، خواجہ : ۱۲۱ -
عزیز لکھنوی ، مرزا : ۲۶۳ ، ۳۳۹ -
عزیزیارجنگ ، نواب ، شمس العلما خان بہادر : ۲۳۴ ، ۵۶۶ -
عشرت رحمانی : ۲۳۷ -
عشق پیچہ : ۳۱۰ -
عطا محمد ، شیخ (برادرِ اقبال) : ۷۳ ، ۸۴ ، ۸۷ ، ۱۵۵ ، ۲۲۹ ، ۳۴۰ ، ۳۵۱ ، ۴۳۱ ، ۵۴۸ ، ۶۸۴ -
عطاء اللہ ، شیخ ، پروفیسر : ۶۵ ، ۶۶ ، ۸۶ ، ۲۷۶ -
عطیہ بیگم فیضی : ۶۶ ، ۸۰ ، ۸۴ ، ۸۶ تا ۸۸ ، ۹۰ ، ۹۱ ، ۹۴ تا ۹۶ ، ۴۳۴ ، ۴۵۸ ، ۴۶۷ ، ۶۹۵ -
عظمت الٰہی زبیری : ۵۱۶ ، ۵۱۸ -
عظیم اللہ ، شیخ : ۶۴۵ -
علم الدین سالک ، پروفیسر ، مولانا : ۴۶۳ -
علی احسن ، سید : ۵۱۹ -
علی امام ، سر ، سید : ۲۳۳ -
علی بخش (اقبال کا خادم) : ۸۰ ، ۱۸۱ ، ۲۲۲ ، ۲۷۶ تا ۲۷۸ ، ۲۸۳ ، ۴۳۷ ، ۴۴۱ ، ۴۵۰ ، ۴۵۹ ، ۴۹۷ ، ۵۲۹ ، ۵۳۹ ، ۵۶۴ ، ۶۲۶ -
علی بلگرامی ، سید : ۱۲۷ -
علی مرتضیٰ[۴] ، حضرت : ۷۷ ، ۲۰۴ ، ۲۹۹ -

علی ہجویری ، سید : ۱۴۰ -
علی ہمدانی ، سید (امیر کبیر) : ۳۵۹ -
عادی ، مولوی (دیکھیے عبداللہ العادی) -
عمرؓ ، حضرت ، ۴۹۰ -
عمر خیام : ۴۸۳ -
عنایت اللہ خاں مشرقی ، علامہ : ۳۳۵ ، ۳۳۷ -
عنایت اللہ ، شیخ : ۶۱۰ -
عیسیٰ علیہ السلام ، حضرت : ۱۵۴ ، ۲۱۳ ، ۲۹۹ ، ۵۶۸ ، ۵۷۱ -

غ

غالب ، مرزا : ۲۸۹ ، ۵۹۶ ، ۶۲۹ ، ۶۳۵ ، ۶۳۶ -
غزالی مشہدی ، امام : ۱۳۱ ، ۳۲۷ ، ۳۳۰ ، ۵۸۵ ، ۵۸۸ -
غلام احمد قادیانی ، مرزا : ۲۹۹ ، ۴۴۰ ، ۵۶۷ -
غلام احمد مہجور ، پیر زادہ : ۲۸۴ -
غلام الحسنین ، خواجہ : ۷۲ -
غلام السیّدین ، خواجہ : ۵۷۸ ، ۶۰۲ ، ۶۰۸ ، ۶۲۳ ، ۶۵۲ ، ۶۶۰ تا ۶۶۲ -
غلام بھیک نیرنگ ، میر : ۷۶ ، ۱۹۲ ، ۲۶۹ ، ۲۷۴ ، ۳۰۹ ، ۳۱۷ ، ۳۶۴ ، ۳۶۵ ، ۳۸۰ -
غلام رسول مہر ، چودھری مولانا : ۳۴۲ ، ۳۴۵ ، ۳۷۵ ، ۳۸۸ تا ۳۹۰ ، ۴۰۸ ، ۴۱۴ ، ۴۱۶ ، ۴۲۶ تا ۴۲۹ ، ۴۳۵ ، ۴۳۷ ، ۴۳۹ ، ۴۴۵ ، ۴۵۰ ، ۴۵۲ ، ۴۵۳ ، ۴۵۸ ، ۴۶۴ ، ۴۶۹ ، ۴۷۳ ، ۴۷۴ -
غلام سرور مغل : ۳۵۱ تا ۳۵۳ -
غلام شبیر بخاری ، سیّد : ۴۹۲ -
غلام صابر ، شیخ ، ٹھیکیدار : ۴۱۸ ، ۵۱۲ -
غلام قادر فرخ امرتسری ، منشی : ۸۵ -
غلام محمد طور ، شیخ : ۲۶۹ -
غلام محی الدین صوفی ، ڈاکٹر : ۴۶۰ تا ۴۶۳ -
غلام محی الدین قصوری ، مولوی : ۴۷۴ -
غلام مرشد ، مولانا : ۳۹۰ -
غلام مصطفیٰ تبسّم ، صوفی : ۳۴۸ ، ۳۴۹ -
غلام میراں شاہ ، مخدوم الملک ، سید : ۶۴۳ ، ۶۴۵ ، ۶۴۹ ، ۶۵۵ ، ۶۵۶ ، ۶۵۸ ، ۶۷۰ ، ۶۸۰ -
غنی کشمیری : ۱۷۶ -

ف

فارقو ہرسن ، مس : ۴۴۲ ، ۴۴۳ ،

۴۵۵ ، ۴۵۶ ، ۴۷۵ ، ۴۸۲ ،
۴۸۶ ، ۵۱۴ ، ۵۵۶ ، ۶۴۸ ،
۶۵۹ -
فاطمہ زہراؑ ، حضرت سیّدہ :
۱۷۶ ، ۱۷۸ ، ۱۸۰ -
فان کریمر : ۸۶ -
فتح محمد جالندھری ، مولوی : ۱۰۰ ،
۱۴۲ -
فترخی : ۳۱۴ -
فردوسی : ۵۱۶ -
فریاد : ۳۱۰ -
فرید احمد ، شیخ : ۱۷۹ -
فسکی ، علامۂ عصر : ۹۲ -
فصیح اللہ کاظمی الہ آبادی ، سید :
۱۵۲ ، ۱۵۳ ، ۱۶۵ -
فضل الدین احمد ، مولوی : ۲۳۷ ،
۲۵۵ -
فضل الرحمٰن انصاری ، حافظ ،
سیّد : ۵۸۶ ، ۶۴۷ -
فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی ،
شاہ : ۴۰۳ -
فضل حسین ، خلیفہ : ۶۱۳ -
فضل حسین ، میاں ، بیرسٹرایٹ لا :
۹۱ ، ۹۲ ، ۲۵۵ ، ۲۵۶ ،
۳۷۰ ، ۴۰۳ ، ۴۶۱ ، ۴۹۱ -
فضل شاہ گیلانی ، پروفیسر : ۶۲۰ -
فضل کریم (سیکرٹری فلاسوفیکل
ایسوسی ایشن علی گڑھ) :
۶۴۶ -
فضل محمد ، منشی : ۳۸۵ -
فوق ، منشی محمد الدین : ۶۹ ، ۷۱ ،
۷۴ ، ۷۸ ، ۸۱ ، ۸۷ ، ۹۸ ،
۱۲۵ ، ۱۳۵ ، ۱۳۶ ، ۱۵۴ ،
۱۶۶ ، ۱۷۴ ، ۲۰۱ ، ۲۱۵ ،
۲۲۱ ، ۲۵۳ ، ۲۵۹ ، ۳۰۶ ،
۳۱۰ ، ۳۳۳ ، ۳۵۹ ، ۳۸۵ ،
۳۸۹ -
فیروز خان نون ، ملک : ۴۷۴ -
فیضی : ۲۶۸ -

ق

قانی : ۳۱۳ ، ۴۲۵ -
قائدِ اعظم محمد علی جناح : ۶۶ ،
۴۰۹ ، ۴۱۰ ، ۴۳۳ ، ۴۴۷ ،
۶۰۳ ، ۶۰۴ ، ۶۰۶ ، ۶۱۱ ،
۶۱۸ ، ۶۳۲ ، ۶۳۳ ، ۶۳۸ ،
۶۴۲ ، ۶۵۴ ، ۶۶۴ ، ۶۶۷ ،
۶۶۸ -
قرشی ، حکیم : ۶۷۴ -
قطب شاہ ، سلطان : ۱۴۴ -
قمرالدین ، منشی : ۱۶۶ -

ک

کارل مارکس : ۶۲۳ -
کاشی رام ، لالہ : ۲۲۱ -
کاشی ، محتشم : ۲۰۸ -
کرزن ، لارڈ : ۷۴ -
کرم علی صوفی ، مولوی : ۹۳ -
کریم بخش ، سیٹھ : ۲۶۳ تا ۲۶۵ -
کشن : ۱۵۰ -

کشن پرشاد شاد، مہاراجہ: ۶۶، ۹۷، ۱۰۲ تا ۱۰۶، ۱۰۹ تا ۱۱۵، ۱۱۷ تا ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۷ تا ۱۲۹، ۱۳۳ تا ۱۳۶، ۱۳۸ تا ۱۴۲، ۱۴۴، ۱۴۶ تا ۱۵۰، ۱۵۵ تا ۱۶۰، ۱۶۴، ۱۶۷ تا ۱۷۰، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۵، ۱۷۷، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۴ تا ۱۸۶، ۱۸۹، ۱۹۱، ۲۹۴، ۱۹۵، ۱۹۷، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۵، ۲۲۷، ۲۳۲، ۲۳۸، ۲۶۸، ۲۷۰، ۲۸۰، ۲۸۴، ۳۰۱ تا ۳۰۳، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۲، ۳۲۲، ۳۲۶، ۳۲۸، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۶۳ -

کلیو فورڈ مانشرڈٹ، ڈاکٹر: ۳۳۲ -

کمال الدین، خواجہ: ۱۳۵ -

کمرون، میجر: ۱۶۱ -

کوثر: ۷۱ -

کیفی اعظمی، پنڈت برجموہن: ۶۲۹ -

کیول کرشن، پنڈت، بیرسٹر: ۱۸۸، ۱۹۰ -

گ

گاندھی جی: ۲۲۷، ۳۳۳، ۳۸۲، ۳۸۶ -

گرامی، مولانا غلام قادر: ۶۵، ۷۰، ۸۹، ۹۷، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۷، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۲۱، ۱۶۰، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۶، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۱ تا ۱۷۴، ۱۷۶ تا ۱۸۴، ۱۸۶ تا ۱۸۸، ۱۹۰ تا ۱۹۲، ۱۹۶، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۷، ۲۱۰ تا ۲۱۲، ۲۱۷، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۵، ۲۲۸، ۲۳۰، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۴، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۴، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۴، ۲۶۷، ۲۷۱ تا ۲۷۳، ۲۷۵ تا ۲۸۳، ۲۸۵، ۲۸۷، ۲۹۱ تا ۲۹۵، ۳۰۱، ۳۰۴، ۳۰۹، ۳۱۱، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۵۲، ۳۵۶، ۳۶۴، ۳۶۶ -

گلاب دین، شیخ: ۶۴۵ -

گل حسن شاہ: ۲۵۱ -

گوبند پرشاد، راجہ: ۱۵۶ -

گورنام سنگھ، سردار: ۱۱۰ -

گولڈزی: ۳۹۶ -

گوہر جان، مس: ۱۴۷ -

گوہر علی خاں (سیکرٹری انجمن اسلامیہ، پکھلی): ۹۲ -

گوئٹے: ۲۵۰، ۲۸۶، ۳۱۲، ۳۷۱ -

ل

لاجپت رائے ، لالہ : ۳۸۴ ، ۴۱۶ -
للت ، مسٹر : ۴۴۴ -
لوتھین ، لارڈ : ۴۵۷ -
لودین ، لارڈ : ۴۸۴ ، ۵۱۴ ، ۵۶۳ -
لولی حج ، حضرت بابا : ۳۵۱ -
لیڈی مسعود (سر راس مسعود) : ۵۵۰ ، ۵۵۸ ، ۵۶۲ ، ۵۶۵ ، ۵۸۷ ، ۵۹۷ ، ۶۱۸ ، ۶۳۲ ، ۶۴۷ ، ۶۵۰ تا ۶۵۳ ، ۶۵۷ ، ۶۵۸ ، ۶۶۶ -
لین (Lane) : ۳۰۰ -

م

مارگیرڈ سمتھ : ۵۸۸ -
مارو ویٹرز ، پروفیسر : ۳۱۹ -
ماسٹر عبداللہ (دیکھیے عبداللہ چغتائی ، ڈاکٹر) -
مالک ، امام : ۳۲۹ -
مبارک شاہ جیلانی ، سیّد ۶۸۸ -
مبارک علی ، شیخ : ۳۱۳ ، ۳۱۸ ، ۳۲۲ ، ۳۳۶ -
محب اللہ بہاری ، قاضی : ۲۹۸ ، ۴۷۲ -
محبوب الٰہی ، خواجہ (دیکھیے نظام الدین اولیا) -
محفوظ علی بدایونی ، سید : ۴۸۵ ، ۵۷۹ -
محمد احسن الہ آبادی ، مولوی : ۱۴۲ -
محمد احسن ، چودھری : ۴۴۰ -
محمد احمد خاں : ۶۲۵ -
محمد احمد خاں سیتاپوری ، حاجی : ۲۲۵ ، ۲۵۲ -
محمد احمداللہ خاں منصور حیدرآبادی : ۶۲۱ -
محمد ادریس : ۲۴۰ -
محمد اسد ، مسٹر : ۵۲۰ -
محمد اسلم جیراجپوری ، حافظ : ۲۲۸ ، ۳۲۳ ، ۳۲۵ ، ۴۱۵ -
محمد اسمٰعیل خاں ، حاجی ، نواب : ۱۰۱ -
محمد اسمٰعیل میرٹھی ، مولوی : ۹۹ ، ۱۱۶ -
محمد اشرف ، آغا : ۵۱۹ -
محمد اقبال ، شیخ (وکیل) : ۲۶۴ -
محمد اکبر منیر ، پروفیسر : ۱۹۳ ، ۲۴۵ ، ۲۵۰ ، ۲۸۰ ، ۲۸۶ ، ۳۳۰ ، ۳۴۵ ، ۳۸۱ ، ۴۵۶ -
محمد اکرام ، شیخ : ۷۶ ، ۴۵۸ ، ۴۸۴ ، ۶۳۴ ، ۶۳۵ ، ۶۴۲ -
محمد الیاس برنی ، پروفیسر : ۱۶۷ ، ۱۸۵ ، ۶۰۵ ، ۶۰۷ ، ۶۱۰ ، ۶۱۱ ، ۶۱۴ ، ۶۳۷ -
محمدؐ ، امام : ۶۲۲ -
محمد امین زبیری : ۱۷۱ -
محمد بن عبدالوہاب نجدی : ۳۳۱ -
محمد ثانی (سلطان محمد فاتح) : ۳۰۷ -

محمد جمیل : ۳۸۳ ، ۳۸۶ ، ۳۸۹ ، ۳۹۴ ، ۳۹۶ ، ۵۳۸ ، ۵۹۹ -
محمد حسین ، چودھری : ۳۰۶ ، ۳۸۳ ، ۴۵۰ ، ۵۷۳ ، ۶۴۰ ، ۶۶۲ -
محمد حسین ، سید ، ڈاکٹر : ۲۱۸ ، ۳۶۴ ، ۳۶۶ -
محمد حسین عرشی امرتسری ، حکیم : ۵۵۳ ، ۵۸۰ ، ۶۰۸ ، ۶۲۱ -
محمد حسین ، ملک : ۳۶۲ ، ۳۶۹ ، ۳۷۰ -
محمد دارابی ، مرزا : ۱۵۲ -
محمد دارال : ۲۹۵ -
محمد رفیع الدین ، ڈاکٹر : ۴۴۷ -
محمد رمضان (سینئر انگلش ٹیچر) : ۶۳۰ -
محمد سبطین ، سید (ایڈیٹر) : ۲۱۵ -
محمد سعیدالدین جعفری ، سید : ۲۹۶ ، ۳۱۹ ، ۳۲۷ -
محمد سعید ، حافظ ، سید : ۳۷۸ -
محمد سعید دہلوی ، مرزا : ۳۶۲ -
محمد شاہنواز ، میاں : ۲۰۲ -
محمد شریف ، پروفیسر ، میاں : ۳۴۴ ، ۳۵۶ -
محمد شفیع : ۶۵۷ -
محمد شفیع بیرسٹرایٹ لاء : ۸۵ -
محمد شفیع ، پروفیسر : ۳۳۲ ، ۳۷۹ ، ۳۸۰ ، ۴۳۸ -
محمد شفیع ، سر : ۳۰۲ ، ۳۴۴ ، ۳۸۶ ، ۴۳۷ -
محمد طاہر فاروق ، پروفیسر : ۵۱۶ -
محمد ظاہر شاہ ، اعلیٰ حضرت : ۴۸۰ ، ۵۸۱ ، ۵۶۳ -
محمد عاشق جراح : ۶۹۹ -
محمد عاکف : ۳۰۷ -
محمد عباس علی خاں لمعہ ، ڈاکٹر : ۳۸۴ ، ۳۸۶ ، ۳۹۸ ، ۴۱۷ ، ۴۳۲ ، ۴۳۹ ، ۴۴۴ ، ۴۴۵ ، ۴۵۴ ، ۴۵۸ ، ۴۶۴ ، ۴۶۵ ، ۴۹۵ ، ۵۳۶ ، ۵۳۹ ، ۵۴۹ ، ۵۵۴ ، ۵۵۸ ، ۵۶۳ ، ۵۶۶ ، ۵۸۱ ، ۵۸۳ ، ۶۰۱ ، ۶۱۵ ، ۶۲۴ ، ۶۳۶ ، ۶۵۷ -
محمد عبدالرحمٰن شاطر مدراسی (دیکھیے عبدالرحمٰن شاطر مدراسی) -
محمد عبدالسلام سلیم : ۶۸۶ -
محمد عبدالقوی فانی چشتی صابری : ۴۴۲ ، ۶۸۷ -
محمد عبداللہ ، شیخ (کشمیری) : ۴۷۶ -
محمد عبداللہ قریشی : ۶۶ ، ۶۸ -
محمد عبدہٗ ، مفتی : ۴۴۰ -
محمد عربی صلعم ، حضرت : (دیکھیے رسول اللہ صلعم) -
محمد عرفان خاں ، مولانا : ۴۴۴ -
محمد علی جوہر ، مولانا : ۲۵۰ ، ۴۱۷ -
محمد علی راجؒ ، شیخ : ۳۱۰ -
محمد علی مصری ، پرنس : ۶۴۹ -

محمد علی ، مولوی (امیرِ جماعتِ احمدیہ ، لاہور) : ۶۹۷ -
محمد عمرالدین : ۵۸۵ ، ۵۸۸ -
محمد فاروق پانسپاری بلیاوی ، سید : ۶۰۴ -
محمد فضل الرحمٰن انصاری (دیکھیے فضل الرحمٰن انصاری) -
محمد لطفی جمعہ : ۵۹۶ -
محمد مبین عباسی کیفی چریاکوٹی ، علامہ : ۱۵۴ ، ۲۵۱ -
محمد مجیب (مجیب صاحب) : ۳۸۷ ، ۳۸۸ ، ۳۹۱ ، ۴۱۳ ، ۴۱۴ -
محمد نعمان (آرگنائزنگ سیکرٹری) : ۶۶۴ -
محمد نیازالدین خاں (دیکھیے نیازالدین خاں) -
محمد ہادی عزیز ، مرزا : ۳۳۹ -
محمد یحییٰ تنہا : ۵۱۹ -
محمد یعقوب ، مسٹر : ۳۶۸ -
محمد یوسف حسن ، حکیم : ۳۳۴ -
محمود ، آنریبل سید : ۶۵۱ -
محمود افشار یزدی ، ڈاکٹر : ۶۹۷ -
محمود الحسن ، مولانا : ۲۲۴ -
محمود جونپوری ، "ملا" : ۴۶۸ -
محمود خاں شیرانی ، حافظ ، پروفیسر : ۴۷۸ -
محمود شبستری : ۳۶۴ -
محمود ، مرزا : ۶۱۲ -
محی‌الدین ابن عربی ، شیخِ اکبر : ۱۴۲ ، ۱۴۳ ، ۴۶۸ ، ۴۷۳ ، ۴۸۱ ، ۴۸۳ -
محی الدین قادری زور ، ڈاکٹر : ۶۵ -
مجدّد الف ثانی ، حضرت : ۴۶۸ -
مراغی ، شیخ (دیکھیے مصطفیٰ المراغی) -
مرتضیٰ احمد خاں میکش : ۶۲۸ ، ۶۸۲ -
مستحسن ، میر : ۶۰۲ -
مسز بلگرامی : ۱۲۷ -
مسعود بیگ ، مرزا : ۶۹۷ -
مسعود ، سید (دیکھیے راس مسعود ، سید) -
مسعود عالم ندوی : ۵۸۶ ، ۵۹۱ ، ۵۹۲ ، ۵۹۴ ، ۵۹۶ ، ۵۹۸ ، ۶۰۴ -
مسولینی : ۴۶۲ -
مسیح (دیکھیے عیسیٰ علیہ السلام)
مسیح جہانگیری : ۲۲۷ -
مصطفیٰ المراغی ، شیخ : ۶۱۳ ، ۶۱۶ ، ۶۴۹ -
مصطفیٰ کمال پاشا : ۳۰۱ ، ۳۲۴ -
مضطر : ۱۷ -
مظفرالدین قریشی ، ڈاکٹر : ۶۱۹ ، ۶۶۳ ، ۶۶۵ ، ۶۶۶ ، ۶۶۹ ، ۶۷۱ تا ۶۷۷ ، ۶۷۹ ، ۶۸۱ -
مظفر احمد فضلی ، پیرزادہ : ۳۴۴ -

مظفر علی ، ڈاکٹر : ۵۸۰ ، ۵۸۱ ، ۵۸۹ -
مظہر الدین : مولوی : ۴۵۳ -
معظم ، ملک : ۴۷۹ ، ۵۱۴ -
مقبول حسین قریشی ، کرنل : ۵۹۹ -
مُلّا واحدی (محمد ارتضیٰ) : ۱۲۳ -
ملٹن : ۷۰ -
ممنون حسن خاں : ۶۴۷ ، ۶۵۰ ، ۶۵۱ ، ۶۵۳ ، ۶۵۷ ، ۶۵۸ ، ۶۶۰ تا ۶۶۲ ، ۶۸۲ -
منصور : ۲۹۲ -
منصور حلاج : ۱۳۹ ، ۱۴۰ -
منظور حسین ، خواجہ : ۳۰۷ -
منظور حسین ، کیپٹن : ۱۹۹ ، ۶۹۴ -
منور الدین : ۲۶۹ -
منیرہ خاتون ، دخترِ علامہ اقبال : ۵۷۶ ، ۶۳۸ ، ۶۴۰ -
موتی لال نہرو ، پنڈت : ۴۴۵ -
موسیٰ بن میمون : ۳۷۵ -
موسیٰ جاراللہ : ۶۱۵ -
موسیٰ کلیم اللہ ، حضرت : ۴۳۴ -
مولانائے روم : ۲۲۹ ، ۲۸۶ ، ۳۲۷ ، ۵۴۹ ، ۶۱۳ -
مومن خاں مومن : ۱۳۵ -
مونجے : ۴۴۴ -
مہاتما گاندھی (دیکھیے گاندھی جی)-
مہاراجہ بہادر الور : ۱۰۲ -
مہاراجہ پٹیالہ : ۱۱۰ -
مہدی ، حضرت امام : ۱۵۴ ، ۴۴۰ ، ۶۲۱ -
مہر علی گولڑوی ، پیر ، سید : ۴۶۸ -
میر حسن ، مولوی : ۷۳ ، ۳۱۰ -

ن

نابینا ، حکیم : ۳۷۷ ، ۴۹۷ تا ۵۱۳ ، ۵۱۵ ، ۵۱۷ تا ۵۲۱ ، ۵۲۳ ، ۵۲۵ تا ۵۲۹ ، ۵۳۱ تا ۵۳۹ ، ۵۴۲ ، ۵۴۵ تا ۵۴۷ ، ۵۵۱ تا ۵۵۳ ، ۵۵۵ ، ۵۵۹ تا ۵۶۱ ، ۵۶۵ ، ۵۷۲ تا ۵۷۴ ، ۵۷۶ ، ۵۷۸ ، ۵۷۹ ، ۵۸۷ ، ۶۳۲ ، ۶۶۳ ، ۶۶۵ ، ۶۶۹ ، ۶۷۱ تا ۶۷۷ ، ۶۷۹ ، ۶۸۰ -
نادر شاہ افغان ، جنرل : ۳۹۴ ، ۳۹۶ ، ۴۸۰ ، ۴۸۱ -
ناصر علی : ۱۴۶ -
ناظر الحسن ، سید : ۲۰۲ -
ناظرالحسن ہوش بلگرامی : ۶۸۶ -
نجف علی ، مولوی : ۳۹۵ -
نجم الدین ، فقیر : ۲۳۹ -
نجم الغنی رام پوری ، مولوی : ۲۱۴ -
نجیب اشرف ندوی ، سید : ۲۹۵ -
نذر علی ، معتمد : ۸۹ -
نذر محمد ، شیخ : ۷۶ ، ۶۹۳ -

نذیر احمد ، قاضی : ۶۳۵ -
نذیر علی ، میجر ، سید : ۴۷۵ -
نذیر نیازی ، سید : ۶۶ ، ۳۸۴ ، ۳۸۷ ، ۳۸۸ ، ۳۹۱ ، ۳۹۷ ، ۳۹۹ ، ۴۰۴ ، ۴۰۶ ، ۴۱۱ ، ۴۱۳ تا ۴۱۶ ، ۴۱۸ ، ۴۱۹ ، ۴۲۱ ، ۴۲۲ ، ۴۲۶ ، ۴۲۷ ، ۴۲۹ ، ۴۳۰ ، ۴۳۲ ، ۴۳۵ ، ۴۴۰ ، ۴۴۸ ، ۴۵۶ ، ۴۵۹ ، ۴۶۵ ، ۴۷۲ ، ۴۷۹ ، ۴۸۴ ، ۴۸۵ ، ۴۹۳ ، ۴۹۴ ، ۴۹۷ تا ۵۱۳ ، ۵۱۵ ، ۵۱۷ تا ۵۵۳ ، ۵۵۵ ، ۵۵۷ ، ۵۵۹ تا ۵۶۲ ، ۵۶۵ تا ۵۷۴ ، ۵۷۶ ، ۵۷۸ ، ۵۷۹ ، ۵۸۳ ، ۵۸۵ ، ۵۸۹ تا ۵۹۸ ، ۶۰۰ ، ۶۰۱ ، ۶۰۳ ، ۶۲۷ ، ۶۴۳ ، ۶۷۸ -
نسفی ، امام : ۱۷۰ -
نصرالدین ، حضرت بابا : ۳۵۱ -
نصراللہ خاں (مدیر ''زمیندار'') : ۶۱۵ -
نصراللہ ، خواجہ : ۱۲۰ -
نصیر احمد برادر سید نذیر نیازی : ۵۹۵ -
نصیر الدین ، شیخ : ۲۵۴ -
نصیر الدین طوسی : ۴۸۵ -
نصیر الدین ہاشمی ، سید : ۳۴۷ ، ۴۴۱ ، ۶۲۶ -
نطشہ ، حکیم (مجذوب فرنگی) : ۶۲۱ -
نظام الدین اولیا ، خواجہ : ۷۶ ، ۲۲۵ -
نظام الدین ، خواجہ : ۳۹۸ ، ۴۰۱ ، ۴۰۲ ، ۴۰۵ ، ۴۲۱ ، ۴۲۴ ، ۴۲۵ -
نظام دکن ، اعلیٰ حضرت : ۹۰ ، ۱۲۷ ، ۱۵۹ ، ۱۷۰ ، ۱۹۶ ، ۲۱۵ ، ۲۸۱ ، ۳۱۲ ، ۳۴۴ ، ۳۶۴ ، ۵۱۴ ، ۶۶۳ ، ۶۷۶ ، ۶۸۷ -
نظامی ، مولانا : ۲۷۳ -
نظیر احمد ہاشمی غازی پوری ، سید شاہ : ۳۱۷ -
نظیری نیشاپوری : ۱۳۱ ، ۲۰۵ ، ۲۷۸ ، ۲۹۴ ، ۲۹۵ ، ۳۰۱ -
نعیم الحق ، سید : ۴۷۰ ، ۴۷۱ ، ۴۸۶ ، ۴۸۷ ، ۴۸۹ ، ۴۹۰ ، ۴۹۲ -
نکلسن ، پروفیسر ، ڈاکٹر : ۱۹۶ ، ۲۸۵ ، ۲۹۵ ، ۴۴۱ ، ۴۶۱ ، ۴۶۵ ، ۶۶۰ -
نگر : ۳۱۷ -
نواب آف جنجیرہ : ۹۰ ، ۹۱ -
نواب آف لوہارو : ۲۲۳ -
نواب آف مالیرکوٹلہ : ۳۰۶ -
نواب صاحب بہاول پور : ۵۴۴ ، ۵۴۷ ، ۵۵۸ ، ۶۲۸ -

نواب صاحب بھوپال ، اعلیٰ حضرت : ۳۰۲ ، ۳۲۱ ، ۳۲۷ ، ۳۳۹ ، ۳۶۹ ، ۵۴۱ ، ۵۵۴ ، ۵۵۵ ، ۵۵۸ ، ۵۶۲ ، ۵۶۴ ، ۵۷۱ ، ۵۷۵ ، ۵۸۷ ، ۵۸۸ ، ۵۹۹ تا ۶۰۱ ، ۶۰۳ ، ۶۰۵ ، ۶۱۴ ، ۶۱۷ ، ۶۱۸ -
نواب صاحب کنج پورہ : ۳۲۹ ، ۳۴۱ تا ۳۴۳ -
نواب علی ، پروفیسر : ۱۰۱ -
نوح^۴ ، حضرت : ۱۰۷ -
نورالاسلام ، مولوی : ۳۸۳ -
نور الحق ، مولوی : ۳۹۰ -
نور الدین ولی : حضرت : ۳۵۱ -
نور الٰہی محمد عمر : ۲۶۳ -
نور حسین (کمشن ایجنٹ برنالی) : ۶۳۱ -
نور محمد ، شیخ (والدِ اقبال) : ۹۳ ، ۱۰۶ ، ۱۶۹ ، ۱۷۱ ، ۱۸۶ ، ۱۹۱ ، ۱۹۲ ، ۱۹۶ ، ۲۲۲ ، ۲۲۹ ، ۲۴۲ ، ۲۴۸ ، ۲۵۲ ، ۲۷۶ ، ۳۳۸ ، ۳۵۱ ، ۶۸۴ ، ۶۸۵ -
نیاز احمد (طالب علم ایم - اے) : ۳۱۸ ، ۵۸۴ -
نیاز الدین خاں : ۶۶ ، ۱۳۸ ، ۱۴۱ ، ۱۴۵ ، ۱۵۰ ، ۱۵۵ ، ۱۶۲ ، ۱۶۶ ، ۱۶۸ ، ۱۷۶ ، ۱۸۸ ، ۱۸۹ ، ۱۹۱ ، ۱۹۲ ، ۱۹۶ ، ۲۰۴ ، ۲۰۷ ، ۲۰۹ ، ۲۱۰ ، ۲۱۷ ، ۲۱۹ ، ۲۲۲ ، ۲۲۳ ، ۲۲۶ ، ۲۲۸ ، ۲۳۰ ، ۲۳۴ تا ۲۳۶ ، ۲۳۹ ، ۲۴۱ ، ۲۴۳ تا ۲۴۷ ، ۲۵۶ ، ۲۵۸ ، ۲۶۱ ، ۲۶۲ ، ۲۷۱ ، ۲۷۲ ، ۲۷۸ ، ۲۷۹ ، ۲۸۵ ، ۲۹۲ ، ۲۹۶ ، ۲۹۷ ، ۳۰۵ ، ۳۰۶ ، ۳۱۱ ، ۳۱۳ ، ۳۱۶ ، ۳۱۸ تا ۳۲۰ ، ۳۲۲ ، ۳۲۸ ، ۳۳۰ ، ۳۳۱ ، ۳۳۳ ، ۳۴۱ ، ۳۴۳ ، ۳۴۴ ، ۳۵۰ ، ۳۶۷ ، ۳۷۶ ، ۳۷۷ -
نیاز علی خاں ، چودھری : ۶۴۸ -
نیرنگ ، میر (دیکھیے غلام بھیک نیرنگ) -

و

واحدی ، ملا ، محمد ارتضیٰ (دیکھیے ملا واحدی) -
والدِ اقبال : (دیکھیے نور محمد ، شیخ) -
والدۂ اقبال : ۱۰۹ ، ۱۱۱ ، ۱۱۲ ، ۱۱۴ ، ۱۷۱ -
والدۂ جاوید اقبال : ۵۴۳ ، ۵۶۰ ، ۵۶۱ ، ۶۶۲ -
والدۂ راس مسعود : ۶۵۰ ، ۵۶۱ -
وائسرائے ہند : ۴۶۹ ، ۴۷۸ ، ۴۹۳ ، ۶۶۶ -

وحید احمد مسعود بدایونی : ۲۳۱ ، ۲۳۷ ، ۲۳۸ ، ۲۶۶ -
وحیدالدین ، فقیر سید : ۵۱۳ -
وسیم ، بیرسٹر : ۴۱۲ -
وصل بلگرامی : ۳۵۳ ، ۳۵۴ -
وصی الدین ، خواجہ (ڈپٹی کلکٹر) ۴۲۵ -
وقارالملک ، نواب : ۹۷ -
ولی اللہ ایبٹ آبادی ، میر : ۱۹۵، ۳۷۸ -
ولی دکنی : ۱۴۴ ، ۱۴۶ ، ۶۲۷ -
ویگے ناست : ۸۰ -

ہ

بادی حسن : ۶۹۶ -
ہاشم بلگرامی ، سید : ۱۶۴ -
ہاشمی فرید آبادی ، سید : ۵۸۴ -
ہٹلر : ۶۲۰ -
ہدایت اللہ سوہدروی ابوالمحمود : ۳۰۸ -
ہربرٹ اسپنسر : ۷۲ ، ۷۳ -
ہرگوپال تفتہ : ۵۹۶ -
ہمایوں شہنشاہ : ۳۹۶ -
ہمایوں ، مرزا : ۳۱۰ -
ہمشیرۂ اقبال : ۶۸۵ -
ہیری ہیگ ، سر : ۶۶۶ -
ہیگ ، ڈاکٹر پروفیسر : ۲۱۲ -
ہیگل : ۱۱۳ -
ہیل ، پروفیسر : ۴۴۱ ، ۴۶۰ -

ی

یار محمد خاں ، ڈاکٹر : ۴۹۷ -
یامن عظیم آبادی ، مرزا : ۲۶۳ -
یامین ہاشمی ، ڈاکٹر سید : ۳۲۷ ، ۴۹۵ ، ۵۱۴ -
یعقوب بیگ ، مرزا ، ڈاکٹر : ۴۷۲ ، ۶۹۷ -
یوسف حسن حکیم (دیکھیے محمد یوسف حسن) -
یوسف علی ، علامہ : ۶۸۱ -

☆ ☆ ☆

مقامات ، ادارے

آ

آبادان : ۳۷۳ -
آرہ (ضلع بہار) : ۲۳۱ -
آسٹریا : ۴۵۰ ، ۵۷۶ ، ۵۷۹ ، ۵۸۰ ، ۵۸۷ ، ۵۸۹ -
آکسفورڈ یونیورسٹی : ۴۶۵ ، ۴۷۳ ، ۴۸۴ ، ۴۸۶ ، ۵۳۸ -
آگرہ : ۱۳۱ -

الف

اٹک : ۳۹۴ -
اٹلی : ۴۳۴ ، ۶۴۰ ، ۶۴۷ -
اجمیر شریف : ۱۳۹ تا ۱۴۱ ، ۱۵۹ -
اڈون (پرگنہ) : ۳۵۱ -
ارسٹوٹیلین سوسائٹی (لندن) : ۴۴۶ ، ۴۴۸ -
ارلانگ یونیورسٹی : ۴۶۰ -
اسپنسر ہوٹل ، لاہور : ۶۲۷ -
اسلامیہ کالج ، لاہور : ۱۹۳ ، ۲۱۲ ، ۲۵۴ ، ۲۵۵ ، ۳۷۰ ، ۳۹۰ ، ۴۶۲ ، ۴۶۶ ، ۵۹۵ ، ۶۶۱ -
اسلامیہ ہائی سکول ، جالندھر : ۲۴۴ -
اصفہان : ۲۳۰ -
اعظم گڑھ : ۳۸۹ -
افریقہ : ۷۸ -
افغانستان : ۲۲۲ ، ۳۹۴ ، ۳۹۶ ، ۴۳۴ ، ۴۵۰ ، ۴۷۲ ، ۴۸۰ ، ۴۸۱ ، ۵۱۸ ، ۵۲۰ ، ۵۳۸ ، ۶۵۱ -
افغان قونصل خانہ دہلی : ۵۴۶ ، ۵۹۶ -
اقبال اکیڈمی ، کراچی (حال لاہور) : ۶۶ -
الحمراء (ہسپانیہ) : ۴۵۹ -
الور : ۱۰۲ -
الہ آباد : ۱۰۲ ، ۱۶۵ ، ۱۹۶ ، ۱۹۷ ، ۲۴۲ ، ۴۰۳ ، ۴۰۶ ، ۴۰۷ ، ۴۰۹ ، ۴۱۱ ، ۴۱۲ ، ۴۱۶ ، ۴۲۰ ، ۴۲۶ -

الہ آباد یونیورسٹی: ۴۱۸، ۴۶۲، ۴۷۲، ۶۷۳ -
امرتسر: ۳۳۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۷۴، ۳۷۹، ۵۹۷ -
امرناتھ جی: ۷۹ -
امروہہ: ۱۷۹ -
امریکہ: ۷۹، ۳۰۹، ۳۳۴، ۲۶۵، ۴۴۳ -
انارکلی، لاہور: ۱۳۵ -
انبالہ: ۳۰۹ -
انجمن اُردو، پنجاب: ۶۲۹ -
اندلس: ۴۵۸ -
اندور: ۳۷۳، ۵۶۲ -
انڈیا: (دیکھیے ہندوستان) -
انگلستان: ۷۹، ۹۲، ۱۰۵، ۱۵۲، ۱۹۶، ۲۴۱، ۲۴۹، ۲۵۲، ۲۵۴، ۳۸۴، ۳۸۶، ۳۸۷، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۲۹، ۴۳۶، ۴۴۲، ۴۴۵ تا ۴۴۷، ۴۵۵، ۴۶۴، ۴۶۸، ۴۷۵، ۴۷۹، ۴۸۲، ۴۸۶، ۴۹۷، ۵۱۲، ۵۱۴، ۵۱۷، ۵۳۹، ۶۳۱، ۶۴۷ تا ۶۴۹، ۶۵۹ -
اورنگ آباد: ۱۱۴ -
اورینٹل کالج، لاہور: ۱۵۷ -
ایبٹ آباد: ۳۷۹ -
ایران: ۹۲، ۱۱۶، ۱۴۹، ۲۱۴، ۲۵۰، ۲۹۵، ۳۵۶، ۳۶۷، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۸۱، ۳۸۳، ۴۴۶، ۴۵۰، ۵۱۶، ۵۹۴ -
ایشیا: ۱۴۶، ۳۲۷، ۶۶۴، ۶۷۱ -
ایم - اے - او - کالج، علی گڑھ: ۱۰۷، ۲۶۹ -

ب

بانکی پور: ۲۷۰ -
بٹھنڈہ: ۲۳۹ -
بحرِ احمر: ۴۳۴ -
بحر روم: ۴۳۴ -
بحرین: ۲۴۵، ۲۵۰ -
بخارا: ۳۷۸ -
بدایوں: ۲۳۱، ۲۶۶، ۴۸۵، ۶۸۱ -
برار: ۳۱۲، ۳۶۳، ۶۲۴ -
برطانیہ: (دیکھیے انگلستان) -
برکت علی محمڈن ہال: ۴۱۴ -
بڑودہ کالج: ۱۰۱ -
بزم اقبال، لاہور: ۶۶ -
بغداد: ۳۳۰، ۴۷۵ -
بلقان: ۹۷ -
بلوچستان: ۷۲، ۷۳، ۶۳۱ -
بمبئی: ۷۶، ۸۴، ۸۷، ۱۴۰، ۱۵۹، ۱۹۷، ۲۸۷، ۴۰۹، ۴۲۹، ۴۳۴، ۴۴۰، ۴۴۲، ۴۴۹ تا ۴۵۱، ۴۵۳، ۵۹۴، ۶۱۱، ۶۹۷ -
بنارس: ۷۹، ۴۱۶ -

بنگال : ۹۶ ، ۳۶۲ ، ۴۴۹ -
بنگلور : ۳۹۴ -
بہار : ۲۴۱ ، ۴۸۶ ، ۴۸۷ ،
۴۸۹ ، ۴۹۰ ، ۴۹۲ ، ۶۹۴ -
بہاول پور : ۴۰۱ ، ۴۰۵ ، ۴۷۵ ،
۵۴۰ ، ۵۹۹ -
بھوپال : ۱۷۰ ، ۱۷۱ ، ۳۷۸ ،
۴۰۲ ، ۴۲۱ ، ۴۲۶ ، ۴۲۷ ،
۴۶۹ ، ۵۴۱ تا ۵۴۴ ، ۵۴۶ تا
۵۵۱ ، ۵۵۵ ، ۵۵۷ ، ۵۶۱ ،
۵۶۲ ، ۵۶۴ تا ۵۷۴ ، ۵۷۷ تا
۵۸۱ ، ۵۸۳ ، ۵۸۷ ، ۵۸۹ ،
۵۹۰ ، ۵۹۲ ، ۵۹۶ تا ۶۰۱ ،
۶۰۷ ، ۶۱۲ ، ۶۱۸ ، ۶۲۴ ،
۶۲۸ ، ۶۵۰ ، ۶۵۵ ، ۶۵۷ ،
۶۶۱ ، ۶۶۲ ، ۶۹۶ ، ۶۹۷ -
بیت الحرام (دیکھیے کعبہ شریف) -
بیت العلوم دکن : ۱۶۵ -
بیت اللہ : (دیکھیے کعبہ شریف) -
بیروت : ۲۴۵ -

پ

پاک پٹن شریف : ۴۲۱ ، ۴۲۳ -
پانی پت : ۵۷۱ ، ۵۷۴ ، ۵۷۵ ،
۵۷۸ ، ۵۸۳ -
پٹنہ : ۴۷۴ ، ۴۸۶ ، ۴۸۷ ،
۴۸۹ ، ۴۹۰ ، ۴۹۲ -
پٹھان کوٹ : ۶۴۸ -
پٹیالہ : ۱۱۰ ، ۶۰۵ -
پشاور : ۲۳۰ ، ۴۷۵ تا ۴۷۸ ،
۶۲۸ -
پشاور کالج : ۳۳۷ -
پکھلی : ۹۲ -
پنجاب : ۸۹ ، ۱۰۶ ، ۱۱۹ ،
۱۳۴ ، ۱۳۹ ، ۱۴۴ ، ۱۵۵ ،
۱۵۸ ، ۱۶۴ ، ۱۶۵ ، ۱۶۹ ،
۱۷۰ ، ۱۸۷ ، ۱۹۷ ، ۲۰۷ ،
۲۰۸ ، ۲۲۷ ، ۲۳۲ ، ۲۵۵ ،
۲۵۹ ، ۲۸۲ ، ۳۰۸ ، ۳۱۲ ،
۳۲۸ ، ۳۳۴ ، ۳۳۵ ، ۳۶۲ ،
۳۶۳ ، ۳۷۶ ، ۳۸۸ ، ۴۰۱ ،
۴۰۴ ، ۴۰۶ ، ۴۰۸ ، ۴۱۳ ،
۴۴۹ ، ۴۵۳ ، ۴۹۵ ، ۵۵۴ ،
۵۷۰ ، ۶۰۴ ، ۶۰۹ ، ۶۱۶ ،
۶۱۸ ، ۶۴۹ ، ۶۵۹ ، ۶۶۱ ،
۶۶۴ ، ۷۶۷ -
پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی : ۳۳۹ -
پنجاب ہائی کورٹ : ۴۲۶ -
پنجاب یونیورسٹی : ۱۲۲ ، ۲۰۰ ،
۲۵۵ ، ۶۶۱ -
پورٹ سعید : ۴۳۴ -
پیرس : ۴۵۱ ، ۴۵۳ ، ۴۵۷ -

ت

تاج کمپنی ، لاہور : ۴۷۴ ، ۵۲۲ ،
۵۵۷ ، ۶۱۰ -
ترکی : ۹۲ ، ۳۸۳ ، ۳۸۶ ، ۴۴۲ ،
۴۵۶ ، ۵۰۴ ، ۵۸۴ -

ٹ

ٹرینٹی کالج ، کیمبرج : ۷۷ ، ۷۸ ، ۸۰ -
ٹریننگ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ : ۵۷۸ -

ج

جالندھر : ۱۴۵ ، ۱۵۱ ، ۱۶۲ ، ۱۶۸ ، ۱۷۹ ، ۱۸۸ ، ۱۹۱ ، ۱۹۲ ، ۱۹۹ ، ۲۱۸ ، ۲۳۲ ، ۲۳۹ ، ۲۷۲ ، ۲۷۶ ، ۲۸۳ ، ۳۰۴ -
جامع مسجد دہلی : ۳۷۸ -
جامعۂ ازہر ، قاہرہ : ۶۱۳ ، ۶۱۶ ، ۶۲۸ ، ۶۴۹ ، ۶۵۰ -
جامعہ بک ڈپو (دہلی) : ۳۱۱ -
جامعۂ عثمانیہ : (دیکھیے : عثمانیہ یونیورسٹی) -
جامعہ ملّیہ ، علی گڑھ : ۲۲۳ -
جامعہ ملّیہ ، دہلی : ۳۸۷ ، ۳۹۷ ، ۴۱۹ ، ۴۵۴ ، ۴۸۴ ، ۵۲۲ ، ۵۲۷ ، ۵۲۹ ، ۵۳۰ -
جامکے : ۳۱۹ -
جاوا : ۳۲۹ -
جاوید منزل ، لاہور : ۶۸۰ -
جدّہ : ۳۸۰ -
جرمنی : ۷۹ ، ۸۰ ، ۸۱ ، ۱۷۶ ، ۲۹۷ ، ۳۱۲ ، ۴۴۱ ، ۴۵۰ ، ۴۶۵ ، ۴۸۸ ، ۵۰۴ ، ۶۳۰ ، ۶۳۳ ، ۶۳۷ -
جگن ناتھ جی : ۷۹ -
جلال آباد : ۲۲۲ -
جلال پور جٹاں : ۲۶۲ -
جموں : ۸۱ ، ۴۲۸ ، ۳۸۷ ، ۴۹۰ ، ۵۷۸ -
جنجیرہ : ۸۳ ، ۹۰ ، ۹۱ -
جنوبی افریقہ : ۵۰۴ -
جنوبی ہندوستان : ۳۸۹ ، ۴۱۸ ، ۶۰۳ -
جونپور : ۱۵۵ -

چ

چاچڑاں شریف : ۴۰۳ -
چکتو (موضع) : ۳۵۱ -

ح

حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی : ۶۶ ، ۵۸۲ -
حجاز : (دیکھیے عرب) -
حجرۂ رین بسیرا (دہلی) : ۲۳۸ -
حران : ۱۳۸ -
حمیدیہ لائبریری (بھوپال) : ۵۷۰ -
حیدر آباد (دکن) : ۶۵ ، ۸۹ تا ۹۱ ، ۹۷ ، ۹۹ ، ۱۰۷ ، ۱۱۱ ، ۱۱۵ ، ۱۲۰ ، ۱۲۱ ، ۱۲۳ ، ۱۳۹ ، ۱۶۱ ، ۱۶۴ ، ۱۶۵ ، ۱۶۹ ، ۱۸۰ ، ۱۸۳ تا

۱۸۶ ، ۱۸۹ ، ۱۹۰ ، ۱۹۷ ،
۲۳۱ ، ۲۳۴ ، ۳۰۸ ، ۳۲۱ ،
۳۲۳ ، ۳۲۶ ، ۳۴۳ ، ۳۶۳ ،
۳۸۰ ، ۳۸۲ ، ۴۵۵ ، ۵۶۶ ،
۶۱۹ ، ۶۲۷ ، ۶۴۴ ، ۴۵۷ ،
۶۶۳ ، ۶۸۷ -
حیدر آباد ہائی کورٹ : ۱۶۲ ،
۱۷۰ -

د

دارالسلام ، پٹھان کوٹ : ۶۴۸ -
دتاولی : ۱۰۱ -
دارالسلام پٹھان کوٹ : ۶۰۸ -
دتاولی : ۱۰ -
دکن : ۱۱۴ ، ۱۳۸ ، ۱۸۹ ،
۲۰۷ ، ۲۳۳ ، ۲۹۱ ، ۳۰۲ ،
۳۷۸ ، ۶۳۹ -
دہلی : ۷۶ ، ۹۶ ، ۹۷ ، ۱۰۲ ،
۱۱۰ ، ۱۲۳ ، ۱۵۱ ، ۱۹۷ ،
۲۱۸ ، ۲۲۰ تا ۲۲۳ ، ۲۳۵ ،
۲۳۶ ، ۲۳۸ ، ۲۵۵ ، ۲۶۹ ،
۲۷۷ ، ۲۸۳ ، ۲۸۵ ، ۲۸۷ ،
۳۲۱ ، ۳۷۷ ، ۳۷۸ ، ۳۹۱ ،
۴۰۴ ، ۴۰۷ ، ۴۱۳ ، ۴۱۸ ،
۴۲۸ ، ۴۳۰ ، ۴۳۵ ، ۴۳۷ ،
۴۳۹ ، ۴۴۵ ، ۴۴۶ ، ۴۴۸ ،
۴۵۳ تا ۴۵۷ ، ۴۵۹ ، ۴۶۰ ،
۴۹۱ ، ۴۹۳ ، ۴۹۷ ، ۵۰۵ ،
۵۲۳ ، ۵۲۸ ، ۵۳۲ ، ۵۳۴ تا
۴۳۷ ، ۵۳۹ ، ۵۴۵ تا ۵۴۷ ،
۵۵۰ ، ۵۵۱ ، ۵۵۳ ، ۵۶۶ ،
۵۶۷ ، ۵۷۱ ، ۵۷۲ ، ۵۸۷ ،
۵۹۵ تا ۵۹۷ ، ۶۳۲ تا ۶۳۴ ،
۶۵۹ ، ۶۶۲ ، ۶۸۳ ، ۶۸۷ ،
۶۸۸ ، ۶۹۳ ، ۶۹۹ -
دیال سنگھ کالج ، لاہور : ۶۰۵ ،
۶۱۷ -
دینا نگر : ۹۹ -

ڈ

ڈابھیل : ۶۹۹ -
ڈیرہ اسماعیل خاں : ۱۰۵ -
ڈیرہ غازی خاں : ۴۰۳ ، ۶۳۰ -
ڈین ہوٹل ، پشاور : ۴۷۷ -

ذ

ذخیرہ پریس ، حیدرآباد : ۱۴۳ -

ر

رام پور : ۴۸۳ -
راولپنڈی : ۲۶۳ ، ۶۹۷ -
رحم یار خاں : ۶۸۸ -
روس : ۱۷۶ ، ۲۱۴ ، ۴۹۲ -
روضۂ رسالتمآب صلعم : ۶۰۵ ،
۶۴۰ ، ۶۵۸ -
روما : ۴۳۵ -
ریاض منزل ، بھوپال : ۵۴۷ ،
۵۴۸ -
ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ، لاہور :
۴۵۴ -

س

سپین : (دیکھیے ہسپانیہ) -
سرہند شریف : ۴۹۸ ، ۵۰۷ -
سری نگر : ۲۸۹ ، ۴۲۹ ، ۴۶۱ ، ۴۷۰ ، ۴۷۱ -
سسلی ، جزیرہ : ۴۳۴ -
سمرنا : ۵۰۳ -
سندھ ، صوبہ : ۴۴۹ ، ۶۶۴ -
سورت : ۶۳۴ -
سولن : ۳۲۱ -
سویز : ۷۷ ، ۷۸ -
سیالکوٹ : ۷۴ ، ۸۱ ، ۸۲ ، ۸۴ ، ۹۹ ، ۱۰۹ ، ۱۱۱ ، ۱۱۲ ، ۱۱۴ ، ۱۳۴ ، ۱۵۵ ، ۱۶۹ ، ۱۷۱ ، ۱۷۲ ، ۲۰۴ ، ۲۲۲ ، ۲۳۰ ، ۲۶۹ ، ۲۹۷ ، ۲۹۸ ، ۳۱۰ ، ۳۲۰ ، ۵۳۲ ، ۵۸۳ ، ۶۹۳ -
سیتا پور : ۲۲۵ -
سینٹ جیمز کورٹ ، لندن : ۴۳۵ -

ش

شام : ۱۷۰ ، ۲۸۲ -
شاہی محل ، لندن : ۴۳۳ -
شاہی مسجد ، لاہور : ۳۹۰ -
شمال مغربی ہند : ۴۱۶ ، ۶۴۲ -
شمالی افریقہ : ۴۴۲ -
شمالی ہند : ۱۴۴ ، ۴۲۶ ، ۶۵۴ -
شملہ : ۷۳ ، ۷۵ ، ۱۰۸ ، ۱۰۹ ، ۱۲۴ ، ۱۲۷ ، ۱۵۱ ، ۱۵۵ ، ۲۶۰ ، ۲۶۱ ، ۲۶۶ ، ۲۷۱ ، ۲۹۴ ، ۲۹۶ تا ۲۹۸ ، ۳۰۱ ، ۳۲۰ ، ۳۲۱ ، ۳۳۳ ، ۳۴۸ ، ۳۶۸ ، ۳۷۷ ، ۳۸۱ ، ۴۴۹ ، ۴۶۴ ، ۴۷۰ ، ۵۰۹ ، ۶۵۱ -
شیراز : ۲۵۰ ، ۲۸۲ -
شیرانوالہ دروازہ (لاہور) : ۱۳۵ -
شیش محل ، بھوپال : ۴۰۲ ، ۵۶۷ ، ۵۶۸ ، ۵۹۸ ، ۵۹۹ -

ط

طبیہ کالج دہلی : ۶۸۸ -
طبیہ کالج لاہور : ۳۷۰ -
طرابلس : ۹۷ -
طہران : ۱۵۲ -

ع

عثمانیہ یونیورسٹی ، حیدرآباد : ۲۳۲ ، ۳۲۱ ، ۳۲۳ ، ۳۶۲ ، ۶۱۹ ، ۶۴۴ ، ۶۶۳ ، ۶۶۵ ، ۶۶۶ ، ۶۶۹ ، ۶۷۱ تا ۶۷۶ -
عجم : (دیکھیے ایران) -
عدن : ۷۶ تا ۷۸ ، ۴۳۴ -
عراق : ۴۴۶ ، ۵۲۵ ، ۶۷۰ -
عرب : ۷۸ ، ۹۳ ، ۱۷۰ ، ۳۲۸ -
علی گڑھ : ۸۶ ، ۱۰۱ ، ۱۰۷ ، ۱۵۹ ، ۱۹۶ ، ۲۵۴ ، ۳۰۵ ، ۳۳۰ ، ۳۵۴ ، ۳۹۵ ، ۴۱۸ ، ۵۱۶ ، ۵۲۶ ، ۵۳۷ ، ۵۳۹ ،

۶۲۴ ، ۶۳۹ ، ۶۴۶ ، ۶۵۲ ،
۶۵۹ ، ۶۶۰ ، ۶۶۶ ، ۶۷۰ ،
۶۹۶ -
علی گڑھ کالج : ۲۴۳ -
علی گڑھ یونیورسٹی : ۳۴۴ ،
۴۸۷ ، ۴۹۸ ، ۵۱۶ ، ۵۱۸ -

غ

غرناطہ : ۴۵۲ -

ف

فرانس : ۱۳۹ ، ۱۴۰ ، ۴۳۴ ،
۴۵۷ ، ۶۴۷ -
فرنک فورٹ : ۳۱۹ -
فلسطین : ۲۸۲ ، ۲۸۳ ، ۴۳۵ ،
۴۴۳ ، ۴۷۴ ، ۴۷۸ ، ۴۷۹ ،
۴۸۲ ، ۶۲۴ ، ۶۴۸ ، ۶۵۹ ،
۶۶۴ ، ۶۹۵ -
فلیمنگ روڈ ، لاہور : ۶۹۹ -
فورٹ سنڈیمن : ۷۲ -
فیروز پور : ۱۰۲ -

ق

قادیان : ۶۵۵ -
قاہرہ : ۳۱۷ ، ۶۱۳ -
قرطبہ : ۴۵۱ ، ۴۵۲ -
قرول باغ (دہلی) : ۴۱۸ ، ۵۱۲ -
قسطنطنیہ : ۱۳۹ ، ۶۹۴ -
قسطنطنیہ یونیورسٹی : ۶۷۰ -
قصور : ۳۴۵ ، ۵۹۷ -
قلات : ۷۳ -

ک

کابل : ۲۴۸ ، ۴۰۵ ، ۴۷۲ ،
۴۷۶ ، ۴۷۸ ، ۵۲۵ -
کاسمو پولیٹن فلم کمپنی : ۴۶۷ -
کانپور : ۷۸ ، ۱۰۲ ، ۴۷۴ -
کپور تھلہ : ۱۵۱ ، ۱۶۲ -
کراچی : ۶۶ ، ۶۱۵ ، ۶۹۵ ،
۶۹۸ -
کرنال : ۳۲۸ ، ۳۴۲ -
کشمیر : ۸۱ ، ۱۲۱ تا ۱۲۵ ،
۱۵۶ ، ۱۷۴ تا ۱۷۶ ، ۲۳۳ ،
۲۶۳ ، ۲۶۸ ، ۲۸۴ ، ۲۸۹ ،
۲۹۲ ، ۳۱۹ ، ۳۵۱ ، ۳۵۹ ،
۴۲۷ ، ۴۲۸ ، ۴۳۰ ، ۴۳۱ ،
۴۴۷ ، ۴۴۸ ، ۴۶۳ ، ۴۶۵ ،
۴۶۹ تا ۴۷۱ ، ۴۷۳ ، ۴۷۶ ،
۴۸۶ ، ۴۸۹ ، ۴۹۰ ، ۴۹۲ تا
۴۹۴ ، ۵۰۹ ، ۵۷۸ ، ۶۳۳ ،
۶۴۵ ، ۶۴۹ ، ۶۵۶ -
کشمیر ہائی کورٹ : ۴۹۰ -
کعبہ شریف : ۱۷۶ ، ۱۷۷ ،
۱۸۳ ، ۱۸۴ ، ۲۳۹ ، ۲۴۵ ،
۲۶۴ ، ۲۶۵ ، ۵۴۴ ، ۶۵۵ -
کلکتہ : ۲۰۶ ، ۴۲۳ ، ۵۹۲ ،
۶۵۹ ، ۶۶۴ ، ۶۹۷ -
کلکتہ یونیورسٹی : ۶۹۷ ،

کنج پورہ : ۲۴۵ ، ۳۲۹ ، ۳۳۰ ، ۳۴۱ -
کولمبیا یونیورسٹی : ۳۳۴ -
کوہِ مولا علی : ۱۲۳ -
کوئٹہ : ۷۳ -
کیمبرج : ۷۷ ، ۷۸ ، ۸۰ ، ۱۰۴ ، ۱۱۳ ، ۳۳۷ -
کیمبرج یونیورسٹی : ۲۴۹ ، ۳۶۵ -

گ

گجرات : ۲۶۲ -
گوالمنڈی ، لاہور : ۳۷۱ -
گوالیار : ۱۱۰ -
گوجرانوالہ : ۳۱۸ ، ۶۳۰ ، ۶۹۴ -
گورداسپور : ۲۸۷ ، ۶۰۶ -
گورکھپور : ۲۵۱ -
گورنمنٹ کالج لاہور : ۸۶ -
گورنمنٹ کالج ملتان : ۳۴۵ -
گورنمنٹ ہائی سکول ، گونڈہ : ۳۶۰ -

ل

لاہور : ۶۵ ، ۶۶ ، ۶۸ ، ۷۱ ، ۷۲ ، ۷۴ ، ۷۶ ، ۸۱ ، ۸۳ ، ۸۴ ، ۸۶ ، ۸۸ ، ۹۰ تا ۹۲ ، ۹۴ ، ۹۵ ، ۹۸ ، ۱۰۲ ، ۱۰۳ ، ۱۰۹ ، ۱۱۱ ، ۱۱۲ ، ۱۱۴ ، ۱۲۱ ، ۱۲۲ ، ۱۲۴ ، ۱۲۵ ، ۱۲۷ ، ۱۳۱ تا ۱۳۳ ، ۱۳۶ ، ۱۴۷ ، ۱۵۱ ، ۱۵۵ تا ۱۶۰ ، ۱۶۵ ، ۱۶۶ ، ۱۶۸ تا ۱۷۰ ، ۱۷۳ ، ۱۷۶ ، ۱۷۷ ، ۱۷۹ تا ۱۸۱ ، ۱۹۲ ، ۱۹۳ ، ۱۹۹ ، ۲۰۰ ، ۲۰۵ ، ۲۰۷ تا ۲۱۰ ، ۲۱۲ ، ۲۱۵ ، ۲۱۷ ، ۲۱۸ ، ۲۲۰ ، ۲۲۶ ، ۲۲۷ ، ۲۳۳ ، ۲۴۰ ، ۲۴۱ ، ۲۴۴ ، ۲۴۸ ، ۲۴۹ ، ۲۵۵ ، ۲۵۸ ، ۲۶۴ ، ۲۶۸ ، ۲۷۱ ، ۲۷۳ ، ۲۷۷ تا ۲۷۹ ، ۲۸۱ ، ۲۸۳ ، ۲۸۵ ، ۲۹۰ ، ۲۹۱ ، ۲۹۷ ، ۳۰۳ ، ۳۰۴ ، ۳۰۹ ، ۳۱۳ ، ۳۱۵ ، ۳۱۸ ، ۳۲۰ تا ۳۲۳ ، ۳۲۸ ، ۳۳۱ ، ۳۳۳ ، ۳۳۶ ، ۳۳۹ تا ۳۴۳ ، ۳۴۶ ، ۳۴۸ تا ۳۵۰ ، ۳۵۳ ، ۳۵۵ تا ۳۵۷ ، ۳۶۲ تا ۳۶۴ ، ۳۶۶ ، ۳۶۹ ، ۳۷۰ ، ۳۷۲ ، ۳۷۳ ، ۳۷۶ تا ۳۷۸ ، ۳۸۱ تا ۳۸۳ ، ۳۸۵ ، ۳۹۰ ، ۳۹۱ ، ۳۹۵ تا ۳۹۷ ، ۳۹۹ ، ۴۰۲ ، ۴۰۴ ، ۴۰۷ ، ۴۱۰ ، ۴۱۲ ، ۴۱۷ ، ۴۲۲ ، ۴۲۷ ، ۴۳۰ ، ۴۳۲ ، ۴۳۳ ، ۴۳۶ ، ۴۴۵ ، ۴۵۱ ، ۴۵۲ ، ۴۵۴ ، ۴۵۵ ، ۴۶۴ ، ۴۶۹ ، ۴۷۴ ، ۴۷۶ ، ۴۷۷ ، ۴۸۰ ، ۴۸۴ ،

۴۸۹ ، ۵۰۲ ، ۵۰۷ ، ۵۱۱ ،
۵۳۰ تا ۵۳۲ ، ۵۳۷ ، ۵۳۹ ،
۵۴۸ ، ۵۵۱ ، ۵۵۴ ، ۵۵۵ ،
۵۶۵ ، ۵۶۸ ، ۵۶۹ ، ۵۷۲ تا
۵۷۶ ، ۵۹۵ ، ۵۹۷ ، ۶۰۰ ،
۶۰۱ ، ۶۰۳ ، ۶۰۹ ، ۶۱۰ ،
۶۱۲ ، ۶۱۷ ، ۶۱۹ ، ۶۲۲ ،
۶۲۷ ، ۶۲۸ ، ۶۳۱ ، ۶۴۰ ،
۶۴۲ ، ۶۴۴ ، ۶۴۹ ، ۶۵۴ تا
۶۵۶ ، ۶۵۹ ، ۶۶۷ ، ۶۷۸ ،
۶۸۳ ، ۶۹۳ تا ۶۹۹ -
لاہور اسٹیشن : ۳۱۹ ، ۴۶۹ -
لاہور ہائی کورٹ : ۳۸۵ -
لدھیانہ : ۲۹۱ ، ۲۹۷ ، ۳۳۱ ،
۳۴۰ ، ۳۴۱ ، ۳۵۵ ، ۳۵۶ -
لکھنؤ : ۱۲۱ ، ۱۵۹ ، ۲۰۶ ،
۲۶۴ ، ۳۲۸ ، ۳۳۹ ، ۳۵۳ ،
۳۵۴ ، ۴۰۵ تا ۴۱۰ ، ۴۱۲ ،
۴۴۷ ، ۵۸۴ ، ۵۸۶ ، ۶۶۳ ،
۶۶۴ -
لکھنؤ یونیورسٹی : ۶۸۷ -
لندن : ۷۷ ، ۸۰ ، ۸۱ ، ۹۳ ،
۱۳۶ ، ۲۳۳ ، ۴۱۳ ، ۴۲۹ ،
۴۳۳ ، ۴۴۳ ، ۴۴۸ ، ۴۵۰ ،
۴۵۷ ، ۴۸۲ ، ۴۸۶ ، ۴۹۵ ،
۵۵۸ ، ۵۶۳ ، ۶۳۹ ، ۶۴۱ ،
۶۴۴ -
لنکا : ۹۹ -
لوچرنہ : ۳۵۱ -
لورینگ ہوٹل : ۴۷۳ -

م

مارسالی : ۴۳۴ -
مالطہ (مالٹا) : ۲۲۴ -
مالیر کوٹلہ : ۱۶۰ ، ۳۰۶ ،
۴۶۳ -
متھرا : ۷۹ ، ۱۴۱ -
مٹکاف ہاؤس دہلی : ۶۸۳ -
مجلسِ اقوام : ۴۹۴ -
محمد آباد : ۶۸۸ -
مدراس : ۷۶ ، ۱۸۲ ، ۳۸۱ ،
۳۸۳ ، ۵۸۱ -
مدرسۂ تعلیم المعلمین : ۱۹۰ -
مدرسۂ عالیہ کلکتہ : ۵۸۶ -
مدینۂ منورہ : ۲۰۵ ، ۴۳۸ ،
۶۰۵ -
مراد آباد : ۴۱۳ -
مرے کالج سیالکوٹ : ۲۶۹ -
مری : ۴۲۸ -
مزنگ ، لاہور : ۳۶۹ -
مسجدِ اقصیٰ : ۴۱۷ -
مسجدِ شہید گنج : ۴۰۲ ، ۵۸۷ -
مسجدِ قرطبہ : ۴۵۱ ، ۴۵۲ ،
۴۵۹ -
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ : (دیکھیے
علی گڑھ یونیورسٹی) -
مصر : ۱۷۰ ، ۲۴۵ ، ۳۵۶ ،
۳۵۸ ، ۳۸۶ ، ۴۳۵ ، ۴۴۰ ،
۵۸۴ ، ۵۹۶ ، ۶۲۷ ، ۶۲۸ ،
۶۴۷ ، ۶۹۸ -

مطبع انسٹی ٹیوٹ گزٹ ، علی گڑھ : ۱۴۲ -
مطبع جامعہ ملّیہ دہلی : ۴۱۳ ، ۵۸۵ -
مطبع نافع الاسلام : ۵۸۱ -
مغل پورہ کالج : ۴۲۶ -
مکتبۂ جامعہ ملّیہ : ۳۸۸ ، ۴۲۲ ، ۵۲۶ -
مکۂ معظمہ : ۳۱۷ ، ۴۸۰ ، ۶۴۱ -
موچی دروازہ لاہور : ۴۱۴ -
مورس کالج ناگپور : ۳۹۶ ، ۴۴۲ -
میاں میر (لاہور) : ۲۶۴ -
میڈرڈ : ۴۵۱ ، ۴۵۲ -
میڈرڈ یونیورسٹی : ۴۵۹ -
میرٹھ : ۱۰۱ ، ۶۰۲ -
میرٹھ کالج : ۶۲۰ -
میسور : ۳۸۳ -
میکلوڈ روڈ (لاہور) : ۳۰۱ ، ۳۱۹ -
میکملن اینڈ کو : ۴۶۵ -
میونسپل کمیٹی لاہور : ۳۶۹ -
میونک یونیورسٹی (جرمنی) : ۲۹۸ -

ن

ناگپور : ۲۶۸ ، ۳۹۶ ، ۴۴۲ -
نجف اشرف : ۴۸۷ -
نجیب آباد : ۲۴۰ -
ندوہ : ۳۸۶ ، ۶۹۸ -
نسیم بک ایجنسی ، دہلی : ۲۶۹ -
نوارینو : ۵۹۲ ، ۵۹۴ -
نوبہار (شملہ) : ۲۹۶ -
نوگاوں : ۴۸۷ -
نیشاپور : ۲۸۲ -
نیو کالج : ۶۶۶ -

و

وائنا : (دیکھیے ویانا) -
وسطی ایشیا : ۳۹۴ -
ولایت : (دیکھیے انگلستان) -
ویانا : ۵۳۵ ، ۵۷۶ ، ۵۷۷ ، ۵۷۹ ، ۵۸۰ ، ۵۸۷ ، ۵۸۹ -
ویجا پور : ۶۳۹ -
ویلور : ۶۴۳ -
وینس : ۴۵۰ تا ۴۵۳ -

ہ

ہائی کورٹ ، پنجاب : ۳۲۶ -
ہردوار : ۷۹ ، ۱۱۹ -
ہرنائی : ۶۳۱ -
ہزارہ : ۹۲ -
ہسپانیہ : ۴۴۳ ، ۴۵۰ ، ۴۵۱ ، ۵۵۳ ، ۴۵۷ ، ۴۵۸ ، ۶۹۵ -
ہندوستان : ۷۶ ، ۷۹ ، ۸۱ ، ۸۵ ، ۹۴ ، ۹۶ ، ۹۷ ، ۱۱۶ ، ۱۳۰ ، ۱۳۶ ، ۱۸۴ ، ۲۰۰ ، ۲۲۷ ، ۲۳۰ ، ۲۳۲ ، ۲۴۱ ، ۲۵۵ ، ۲۵۹ ، ۲۶۳ ، ۲۶۶ ،

☆ ☆ ☆

ی

یزدان‌پناه، سید یدالله: ۱۶۹، ۱۷۲ - ۱۷۶

یغما، حبیب: ۸۷، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۲۷،
۲۰۹، ۲۱۶، ۲۵۸، ۲۵۲،
۲۶۲، ۲۷۴، ۲۸۸، ۲۸۹،
۲۹۰، ۳۱۱، ۳۲۵، ۳۳۶،
۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۵، ۳۵۶،
۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۵، ۳۶۷،
۳۷۰، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱،
۳۸۴، ۳۸۷، ۳۹۱، ۳۹۲،
۳۹۵، ۳۹۸، ۴۰۱، ۴۰۲،
۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۸، ۴۱۰،
۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۵، ۴۱۶،
۴۱۸، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲،
۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷،
۴۲۸، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲،
۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶،
۴۳۷، ۴۳۸، ۴۴۰، ۴۴۱،
۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵،
۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹،
۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳،
۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷،
۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱،
۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵،
۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹،
۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳،
۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷،
۴۷۸، ۴۷۹،

کتب ، رسائل اور اخبارات

آ

آرٹ اینڈ دی ان کانشس : ۳۶۸ -
آفتاب : ۲۳۹ -
آئینۂ صدق و وفا : ۶۹۷ -
آئینۂ وحدت : ۲۲۵ -

الف

ابطالِ ضرورت : ۳۷۲ -
اتقان فی ماهیة الزمان : ۴۷۱ -
اچھوت اقوام اور اسلام : ۶۲۰ -
احسان ، اخبار : ۵۸۲ ، ۵۹۵ ، ۶۱۳ ، ۶۲۸ ، ۶۷۶ تا ۶۷۸-
اخبار استخر : ۲۸۶ -
اخبار الصنادید : ۲۱۴ -
اخبار وطن (دیکھیں وطن) -
اُردو : ۶۵۷ ، ۶۶۱ -
اردی بہشت : ۳۶۷ -
ارشاد الفحول : ۳۳۵ -
ارمغانِ حجاز : ۶۳۰ -
ارمغانِ عزیز : ۵۶۶ -
اسرارِ خودی : ۱۰۷ ، ۱۱۵ ، ۱۱۷ ، ۱۲۱ ، ۱۲۳ ، ۱۲۴ ، ۱۲۹ ، ۱۳۰ ، ۱۳۳ ، ۱۳۸ ، ۱۴۷ ، ۱۵۱ ، ۱۵۲ ، ۱۵۷ ، ۱۹۶ ، ۱۹۸ ، ۲۰۰ ، ۲۰۱ ، ۲۰۳ ، ۲۲۸ ، ۲۴۹ ، ۲۵۰ ، ۲۵۸ ، ۲۶۸ ، ۲۸۷ ، ۲۸۹ ، ۳۰۹ ، ۳۱۴ ، ۳۵۷ ، ۳۶۵ ، ۳۸۰ ، ۴۶۵ ، ۶۳۵ -
اسرار و رموز : ۱۶۳ ، ۱۶۴ ، ۱۷۳ ، ۵۵۸ -
اسرار ہستی : ۳۱۵ -
اسلام اور احمد ازم : ۵۹۱ تا ۵۹۳ ، ۵۹۵ -
اسلامک برادرہڈ : ۶۹۴ -
اسلامک کلچر : ۳۸۰ -
اسلام میرے نقطۂ نظر سے : ۳۴۸ -
اسلامی تاریخ عہد افغانیہ : ۹۳ -
اسلامیکا ، رسالہ : ۴۶۵ -
اسلامی مساوات : ۶۹۴ -

اصلاحِ سخن : ۲۴۶ ، ۲۵۹ ، ۲۷۴ ، ۲۷۵ ، ۲۸۰ ، ۲۸۶ ، ۲۹۰ -
اعجازِ حق : ۳۹۲ -
اعجازِ عشق (قصیدہ) : ۷۵ ، ۸۲ ، ۵۸۱ -
اعلام الموقعین : ۳۴۵ ، ۵۹۴ -
افغان ، اخبار : ۹۲ -
افغان نامہ : ۶۹۷ -
اقبال : ۳۹۲ ، ۶۹۳ ، ۶۹۴ ، ۶۹۸ -
اقبال ، از عطیہ بیگم : ۸۴ ، ۸۶ تا ۸۸ ، ۹۰ ، ۹۱ ، ۹۴ تا ۹۶ -
اقبال اور انجمنِ حمایتِ اسلام : ۲۵۵ -
اقبال اور بھوپال : ۲۵۱ -
اقبال نامہ : ۶۵ ، ۶۶ ، ۶۹ ، ۷۰ ، ۷۲ تا ۷۵ ، ۷۷ ، ۷۹ تا ۸۳ ، ۸۵ ، ۸۹ ، ۹۴ تا ۹۶ ، ۹۸ ، ۱۰۱ ، ۱۰۴ ، ۱۰۷ ، ۱۰۸ ، ۱۱۳ ، ۱۱۷ ، ۱۳۰ تا ۱۳۲ ، ۱۳۹ ، ۱۴۰ ، ۱۴۹ ، ۱۵۱ تا ۱۵۴ ، ۱۵۷ ، ۱۵۸ ، ۱۶۱ ، ۱۶۷ ، ۱۷۱ ، ۱۸۵ ، ۱۸۹ ، ۱۹۳ ، ۱۹۷ ، ۱۹۸ ، ۲۰۰ ، ۲۰۳ ، ۲۰۶ تا ۲۰۸ ، ۲۱۰ ، ۲۱۲ ، ۲۱۳ ، ۲۱۶ ، ۲۲۴ ، ۲۲۶ تا ۲۲۹ ، ۲۳۱ ، ۲۳۳ ، ۲۳۷ ، ۲۳۸ ، ۲۴۵ ، ۲۵۰ ، ۲۵۲ ، ۲۵۷ ، ۲۵۹ ، ۲۶۲ ، ۲۶۶ ، ۲۶۸ ، ۲۷۰ ، ۲۷۴ ، ۲۷۵ ، ۲۸۰ ، ۲۸۶ ، ۲۸۸ ، ۲۸۹ ، ۲۹۴ تا ۲۹۸ ، ۳۰۰ ، ۳۰۳ ، ۳۱۰ ، ۳۲۰ ، ۳۲۳ ، ۳۲۴ ، ۳۲۶ ، ۳۲۹ تا ۳۳۲ ، ۳۳۴ تا ۳۸۴ ، ۳۸۶ ، ۳۸۹ تا ۳۹۶ ، ۳۹۸ تا ۴۰۲ ، ۴۰۵ ، ۴۰۷ تا ۴۳۸ ، ۴۴۱ ، ۴۴۴ تا ۴۴۸ ، ۴۵۰ ، ۴۵۵ ، ۴۵۶ ، ۴۵۸ ، ۴۵۹ ، ۴۶۱ ، ۴۶۵ تا ۴۶۸ ، ۴۷۰ ، ۴۷۳ تا ۴۷۶ ، ۴۷۹ تا ۴۸۵ ، ۴۸۱ ، ۴۸۲ ، ۴۸۴ ، ۴۸۵ ، ۴۸۷ تا ۴۹۱ ، ۴۹۳ ، ۴۹۴ ، ۴۹۶ ، ۴۹۸ تا ۵۰۲ ، ۵۰۴ ، ۵۱۴ ، ۵۲۴ ، ۵۳۶ ، ۵۳۸ ، ۵۴۹ ، ۵۵۰ ، ۵۵۲ ، ۵۸۸ ، ۵۶۰ تا ۵۶۱ ، ۵۷۵ ، ۵۷۶ ، ۵۷۸ تا ۵۸۱ ، ۵۸۳ تا ۵۸۸ ، ۵۹۱ ، ۵۹۴ ، ۵۹۶ تا ۵۹۹ ، ۶۰۱ تا ۶۰۸ ، ۶۱۰ ، ۶۱۱ ، ۶۱۴ ، ۶۱۷ ، ۶۱۸ ، ۶۲۱ تا ۶۲۶ ، ۶۳۱ تا ۶۳۸ ، ۶۴۰ ، ۶۴۲ ، ۶۴۳ تا ۶۴۴ ، ۶۶۶ تا ۶۶۸ ، ۶۷۰ ، ۶۷۲ ، ۶۷۳ ، ۶۸۰ تا ۶۸۳ -
الاحسان : ۷۹ -
الامان : ۴۵۳ -
البرہان : ۲۱۵ -

الرسالہ : ۵۸۳ -
الصراط السوی فی احوال المہدی :
۲۱۵ -
الطریق الحکمیہ فی سیاست الشرعیہ :
۳۴۵ -
العلم ، رسالہ : ۱۵۴ ، ۱۹۰ -
الفضل : ۱۳۳ -
الف لیلہ : ۴۰۲ -
الکلام : ۳۹۱ -
الناظر : ۲۲۸ -
الندیم : ۴۰۵ -
النساء ، رسالہ : ۳۰۳ -
امتحان پاس کرنے کا گر : ۶۹ -
انتخاب : ۳۵۵ -
انجم (رسالہ) : ۴۲۴ -
اندرسبھا : ۲۳۱ -
انڈین ریویو : ۳۴۸ -
انقلاب (روزنامہ) : ۳۶۹ ، ۳۷۰ ، ۳۷۲ ، ۳۷۸ ، ۳۸۳ ، ۳۸۵ ، ۳۸۸ ، ۳۹۰ ، ۴۱۲ ، ۴۲۶ ، ۴۳۰ ، ۴۳۳ ، ۴۳۵ ، ۴۵۱ ، ۴۵۳ ، ۴۸۰ ، ۶۹۷ -
انوار اقبال : ۶۶ ، ۷۲ ، ۷۴ ، ۷۸ ، ۸۱ ، ۸۲ ، ۸۴ ، ۶۶ تا ۸۸ ، ۹۳ ، ۹۸ تا ۱۰۰ ، ۱۰۸ ، ۱۱۶ ، ۱۱۹ ، ۱۲۰ ، ۱۲۲ ، ۱۲۴ تا ۱۲۶ ، ۱۲۸ ، ۱۳۱ ، ۱۳۲ ، ۱۳۵ ، ۱۳۶ ، ۱۴۲ ، ۱۴۳ ، ۱۴۵ ، ۱۵۴ ، ۱۶۱ ، ۱۶۶ ، ۱۷۴ ، ۱۷۹ ، ۱۹۰ ، ۱۹۲ تا ۱۹۵ ، ۱۹۹ ، ۲۰۱ ، ۲۱۴ ، ۲۱۵ ، ۲۲۱ ، ۲۲۵ ، ۲۳۵ ، ۲۴۰ ، ۲۴۳ ، ۲۵۲ ، ۲۵۳ ، ۲۵۷ ، ۲۶۳ ، ۲۶۵ ، ۲۶۶ ، ۲۶۹ ، ۲۷۶ ، ۲۸۴ ، ۲۸۸ تا ۲۹۰ ، ۲۹۳ ، ۲۹۶ ، ۲۹۸ ، ۲۹۹ ، ۳۰۵ تا ۳۰۷ ، ۳۱۰ ، ۳۱۳ تا ۳۱۵ ، ۳۱۷ ، ۳۱۸ ، ۳۲۲ ، ۳۳۳ ، ۳۳۶ ، ۳۴۲ ، ۳۴۵ ، ۳۴۶ ، ۳۴۹ ، ۳۵۳ ، ۳۵۴ ، ۳۵۷ ، ۳۵۹ ، ۳۶۴ ، ۳۷۲ ، ۳۷۵ ، ۳۷۸ ، ۳۸۰ ، ۳۸۱ ، ۳۸۵ ، ۳۸۸ تا ۳۹۰ ، ۳۹۲ تا ۳۹۴ ، ۴۰۰ ، ۴۰۲ ، ۴۰۸ ، ۴۱۴ ، ۴۱۶ ، ۴۲۴ تا ۴۲۸ ، ۴۳۶ ، ۴۳۷ ، ۴۳۹ ، ۴۴۴ تا ۴۴۶ ، ۴۵۰ تا ۴۵۴ ، ۴۵۸ ، ۴۶۲ ، ۴۶۴ ، ۴۶۷ ، ۴۶۹ ، ۵۷۲ تا ۴۷۴ ، ۴۷۸ ، ۴۸۹ ، ۴۹۵ ، ۵۱۴ ، ۵۲۲ ، ۵۲۴ ، ۵۴۳ ، ۵۵۶ ، ۵۷۵ ، ۵۸۱ ، ۵۸۲ ، ۶۰۵ ، ۶۱۵ ، ۶۱۷ ، ۶۱۹ تا ۶۲۱ ، ۶۲۵ ، ۶۲۸ ، ۶۳۰ ، ۶۳۱ ، ۶۵۰ ، ۶۶۲ ، ۶۶۳ ، ۶۶۵ ، ۶۶۶ ، ۶۶۹ ، ۶۷۱ تا ۶۷۹ ، ۶۸۱ ، ۶۸۶ تا ۶۸۸ ، ۶۹۹ -
اودھ پنچ : ۲۱۵ ، ۲۱۶ ، ۳۵۹ -

ایجوکیشن : ۷۲ -
ایڈووکیٹ (اخبار) : ۳۰۲ -
ایسٹ اینڈ ویسٹ (رسالہ) : ۲۰۶ ، ۲۰۷ -
ایسٹرن ٹائمز : ۴۵۵ ، ۶۰۶ -
این ارلی مسٹک آف بغداد : ۵۸۸ -
اے نیو مسلم ورلڈ ان میکنگ : ۵۸۶ -

ب

باقیاتِ اقبال : ۲۲۱ -
بالِ جبریل : ۵۲۰ تا ۵۲۲ ، ۵۲۴ ، ۵۲۶ ، ۵۳۵ ، ۵۴۲ ، ۵۴۳ ، ۵۹۹ -
بانگِ درا : ۹۱ ، ۱۷۳ ، ۲۲۶ ، ۲۵۸ ، ۳۴۳ ، ۳۳۶ ، ۳۳۷ ، ۳۴۳ ، ۳۶۰ -
بخاری شریف : ۳۷۵ -
بدورالبازغہ : ۶۱۵ -
بلاٹن (اخبار) : ۲۲۱ -
بلاغ والبیان : ۳۴۹ -
بلبل کی فریاد : ۷۱ -
بھگوت گیتا : ۱۵۰ ، ۲۶۸ ، ۲۸۹ -
بیان القرآن (تفسیر بیان للناس) : ۵۸۰ ، ۶۰۸ -
بیارانِ لکھنؤ : ۳۵۹ -

پ

پرتاب (اخبار) : ۳۷۲ ، ۴۳۳ -
پریس اینڈ پوئٹری آف پرشیا : ۳۶۷ -
پریم پچیسی : ۱۱۵ ، ۱۱۹ ، ۱۲۸ -
پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق : ۶۰۶ ، ۶۰۸ ، ۶۱۲ ، ۶۱۹ -
پنجاب (اخبار) : ۱۷۳ -
پنجۂ فولاد (ہفتہ وار) : ۷۱ -
پیامِ امن : ۳۲۶ -
پیامِ امید : ۱۵۳ ، ۱۶۵ -
پیامِ غربت : ۱۹۹ -
پیامِ مشرق : ۲۱۱ ، ۲۳۱ ، ۲۴۰ ، ۲۷۳ ، ۲۷۷ ، ۲۸۰ ، ۲۸۶ ، ۲۸۸ ، ۲۹۵ ، ۳۰۵ ، ۳۰۶ ، ۳۱۰ تا ۳۱۲ ، ۳۱۷ تا ۳۱۹ ، ۳۲۲ تا ۳۲۵ ، ۳۳۱ ، ۳۸۴ ، ۳۸۷ ، ۳۸۸ ، ۳۹۹ ، ۴۱۱ ، ۴۴۶ ، ۴۵۰ ، ۴۶۰ ، ۴۶۵ ، ۵۹۴ -
پیسہ اخبار : ۷۴ ، ۹۲ ، ۳۰۲ -
پیشوا : ۴۲۸ ، ۶۹۹ -
پیغامِ صلح : ۱۳۳ ، ۱۳۴ -

ت

تاریخِ ادبیات فارسی (دیکھیے لٹریری ہسٹری آف پرشیا) -
تاریخ اقوام کشمیر : ۴۸۹ -
تاریخ القرآن : ۸۶ -

تاریخ حریتِ اسلام : ۲۵۳ -
تاریخِ کشمیر : ۳۵۱ -
تحفة العراقین (مثنوی) : ۶۲۱ -
تحفۂ امانیہ : ۳۹۵ -
تحقیق زمان : ۲۹۸ -
تذکرہ (از ابوالکلام) : ۲۳۷ -
تذکرہ (از علامہ مشرقی) : ۳۳۵ ، ۳۳۷ -
تذکرۂ غوثیہ : ۲۵۱ -
ترجمۂ اسرارِ خودی : ۳۶۱ -
تزک بابری : ۲۶۲ -
تزک تیموری : ۲۶۲ -
تزک عثمانیہ : ۱۰۹ ، ۱۱۹ -
تسویلاتِ فلسفہ : ۳۷۱ -
تشکیلِ جدید الٰہیات اسلامی : ۳۱۸ -
تفہیماتِ الٰہیہ : ۶۲۲ ، ۶۹۹ -
تکملۂ مجمع البحار : ۵۶۸ -
توحید : ۹۷ ، ۱۰۱ -
تہذیب نسواں : ۲۰۵ ، ۵۷۹ -

ٹ

ٹریبیون (اخبار) : ۳۳۰ ، ۳۶۱ -

ج

جامع اللغات : ۶۸۸ -
جانِ ظرافت (ڈراما) : ۲۶۳ -
جاوید نامہ : ۳۱۷ ، ۳۲۹ ، ۳۳۷ ، ۳۴۱ ، ۳۶۰ ، ۵۶۴ -
جواب شکوہ : ۲۰۶ ، ۵۶۴ ، ۶۸۱ -
جوہر الفرد : ۲۹۸ ، ۳۷۲ -
حاضر مسلمی الہند و غابرہم (عربی تاریخ ہند) : ۵۹۸ -
حالاتِ زمین : ۱۰۱ -
حجّة الله البالغہ : ۳۹۱ -
حجج الکرامہ : ۵۶۸ -
حرفِ اقبال : ۳۷۶ -
حرّیت (اخبار) : ۶۱۵ -
حرّیتِ اسلام : ۲۵۶ -
حقیقت النبوة : ۱۳۴ -
حیات الشرق : ۵۹۷ -

خ

خالصہ (اخبار) : ۳۰۲ -
خطبات (اقبال) ۲۹۶ ، ۳۹۷ ، ۳۹۹ ، ۴۱۱ ، ۴۲۹ ، ۴۵۷ ، ۴۶۵ ، ۵۱۴ ، ۵۳۸ -
خطبۂ الہ آباد : ۴۱۶ -
خطوطِ اقبال بنام عطیہ بیگم فیضی : ۶۶ ، ۸۰ -
خطوطِ اقبال (مرتبہ پروفیسر رفیع الدین ہاشمی) : ۶۶ ، ۷۶ ، ۷۷ ، ۸۹ ، ۱۰۱ ، ۱۰۵ ، ۱۲۳ ، ۱۳۳ ، ۱۳۷ ، ۱۵۲ ، ۱۵۳ ، ۱۶۵ ، ۲۰۲ ، ۶۱۶ ، ۲۱۸ ، ۲۲۹ ، ۲۵۱ ، ۲۵۶ ، ۲۵۸ ، ۳۰۰ ، ۳۰۷ ، ۳۱۵ ،

۳۱۸ ، ۳۱۹ ، ۳۲۷ ، ۳۳۴ ،
۳۳۵ ، ۳۳۸ ، ۳۳۹ ، ۳۴۹ ،
۳۵۱ ، ۳۵۳ ، ۳۵۴ ، ۳۵۷ ،
۳۶۰ ، ۳۶۲ ، ۳۶۹ ،
۳۷۱ ، ۳۷۴ ، ۳۷۸ ، ۳۸۳ ،
۳۸۵ ، ۳۹۶ ، ۴۰۳ ، ۴۰۸ ،
۴۱۰ ، ۴۲۸ ، ۴۳۴ ، ۴۴۲ ،
۴۴۷ ، ۴۵۱ ، ۴۵۲ ، ۴۵۷ ،
۴۶۲ ، ۴۶۶ ، ۴۷۵ ، ۴۹۲ ،
۵۱۳ ، ۵۱۶ ، ۵۴۰ ، ۵۴۴ ،
۵۷۴ ، ۵۸۷ ، ۵۸۰ ، ۵۸۴ ،
۵۸۶ ، ۵۸۷ ، ۵۹۹ ، ۵۹۲ ،
۵۹۳ ، ۵۹۵ ، ۵۹۹ ، ۶۰۷ ،
۶۰۹ ، ۶۱۰ ، ۶۱۲ ، ۶۱۳ ،
۶۱۶ ، ۶۲۰ ، ۶۲۷ ، ۶۲۸ ،
۶۳۶ ، ۶۳۹ ، ۶۴۱ ، ۶۴۴
تا ۶۴۶ ، ۶۵۱ ، ۶۸۲ ،
۶۸۳ ، ۶۸۸ -
خمار شاد : ۲۳۳ -
خیر کثیر : ۶۲۲ -

د

دائرۃ المعارف : ۲۴۳ -
دفتر اشعار : ۶۹۷ -
دکن ٹائمز : ۵۵۹ -
دکن میں اُردو : ۳۴۷ ، ۶۲۶ -
دیش (اخبار) : ۱۷۲ ، ۲۲۰ -
دیوانِ بیدل : ۱۳۱ -
دیوانِ طرزی : ۳۵۱ ، ۳۵۳ -
دیوانِ غالب : ۶۵۷ -
دیوانِ گرامی : ۲۱۲ -
دیوانِ مغربی : ۳۱۲ -

ڈ

ڈویلپمنٹ آف میٹا فزکس اِن پرشیا :
۳۶۳ -
ڈیلی ایکسپریس : ۴۵۵ -
ڈیوائن کامیڈی : ۳۷۴ -

ذ

ذخیرۃ الدینیہ (رسالہ) : ۳۲۹ -
ذخیرۃ الملوک : ۳۵۹ -
ذخیرہ ، رسالہ : ۲۰۲ -
ذخیرۂ خطوط محمد عمرالدین : ۶۹۶ -
ذکرِ اقبال : ۸۵ -

ر

رازِ بے خودی : ۳۴۴ -
رامائن : ۲۲۷ -
رام کرشن : ۸۱ -
رائٹس آف ویمن : ۱۷۱ -
رسالہ بیوی : ۱۶۲ -
رموزِ بے خودی : ۱۶۶ ، ۱۷۴ ،
۱۷۶ ، ۱۹۶ تا ۱۹۸ ، ۲۰۱ ،
۲۰۹ ، ۲۱۳ ، ۳۱۱ ، ۳۱۵ ،
۶۳۵ -
رنگیلا رسول : ۳۷۲ -
روحِ سیاست (ڈراما) : ۲۶۳ -

روحِ مکاتیبِ اقبال : ۶۷ ، ۶۸ -
روزگارِ فقیر : ۲۴۲ ، ۲۴۸ ، ۲۵۰ ،
۲۵۲ ، ۲۸۶ ، ۳۳۰ ، ۴۳۱ ،
۴۳۳ ، ۶۸۴ ، ۶۸۵ -
رہنمائے کشمیر : ۱۷۵ -

ز

زبورِ عجم : ۲۹۷ ، ۳۳۴ ، ۳۴۶ ،
۳۵۴ ، ۳۶۶ ، ۳۸۱ ، ۴۴۶ ،
۴۵۰ ، ۴۶۰ ، ۵۵۸ ، ۵۷۰ -
زمانہ : ۷۸ ، ۷۹ ، ۲۰۶ ، ۲۰۸ ،
۲۳۲ -
زمیندار : ۹۵ ، ۹۷ ، ۱۳۰ ،
۱۵۵ ، ۲۴۶ ، ۲۵۵ ، ۲۵۷ ،
۲۶۴ ، ۲۹۰ ، ۳۰۶ ، ۳۱۵ ،
۳۳۷ ، ۳۴۲ ، ۳۴۷ ، ۳۶۲ ،
۳۷۰ ، ۳۷۳ ، ۳۹۰ ، ۶۱۵ ،
۶۵۰ -

س

ساقی نامۂ کشمیر : ۳۱۳ -
سب رس (اقبال نمبر) : ۶۹۵ -
سبیل الرشاد : ۳۰۷ -
سحبان : ۲۵۱ -
سدرۃ الترجمہ : ۳۶۱ -
سرّالسماء : ۴۰۱ ، ۴۰۳ ، ۴۰۵ ،
۴۲۰ ، ۴۳۱ -
سرگذشتِ اقبال باقی (دیکھیے سیرتِ
باقی) -
سرگذشتِ الفاظ : ۳۹۲ -
سرگذشت ہاجرہ : ۶۸۷ -
سفرنامۂ افغانستان (دیکھیے مسافر) :
سفرنامۂ شاد : ۳۱۲ -
سفرنامۂ ناگپور : ۲۷۰ -
سفینۂ حیات : ۸۵ -
سکندر نامہ : ۲۷۳ -
سول اینڈ ملٹری نیوز : ۲۰۱ ،
۲۰۲ ، ۵۴۴ ، ۵۴۵ -
سہیل : ۶۷۰ -
سیاست (اخبار) : ۳۷۸ ، ۳۹۰ -
سیاستِ اروپا در ایران : ۶۹۷ -
سیرِ پنجاب : ۱۰۶ -
سیرتِ باقی : ۶۹۹ -
سیرۃِ سلیمان : ۴۰۳ -
سیرتِ عائشہ : ۲۵۷ -

ش

شاد اقبال : ۶۵ ، ۱۵۶ تا ۱۶۰ ،
۱۶۴ ، ۱۶۷ تا ۱۷۰ ، ۱۷۲ ،
۱۷۳ ، ۱۷۵ ، ۱۷۷ ، ۱۸۰
تا ۱۸۲ ، ۱۸۴ تا ۱۸۶ ،
۱۸۹ ، ۱۹۱ ، ۱۹۵ ، ۱۹۷ ،
۲۰۱ ، ۲۰۲ ، ۲۲۰ ، ۲۲۱ ،
۲۲۵ ، ۲۲۷ ، ۲۳۲ ، ۲۳۳ ،
۲۳۸ ، ۳۰۱ تا ۳۰۳ ، ۳۰۸ ،
۳۰۹ ، ۳۱۲ ، ۳۲۲ ، ۳۲۶ ،
۳۲۸ ، ۳۴۲ ، ۳۴۳ ، ۳۶۳ -
شبابِ کشمیر : ۳۰۶ -
شرحِ پیامِ مشرق : ۴۰۰ -

شرحِ دیوانِ حافظ : ۱۹۵ -
شرح شطحیات : ۱۵۱ -
شرحِ قصیدۂ بردہ : ۲۱۱ -
شرحِ مواقف : ۴۷۱ -
شعرالعجم : ۲۸۴ -
شفاء العلیل فی مسائل القضا و القدر و الحکمۃ و التحصیل (دیکھیے کتاب التقدیر) -
شکوہ : ۲۰۶ ، ۵۶۴ ، ۶۸۱ -
شکوۂ ہند : ۵۶۴ -
شمس البازغہ : ۳۷۵ -
شہادت الفرقان علی جمع القرآن : ۸۶-
شیطان کا غلام (ڈراما) : ۳۷۱ -

ص

صحاح ستّہ : ۵۲۴ -
صحیفہ (اقبال نمبر) : ۱۰۲ تا ۱۰۶ ، ۱۰۹ تا ۱۱۵ ، ۱۱۷ تا ۱۲۳ ، ۱۲۵ ، ۱۲۷ تا ۱۲۹ ، ۱۳۳ تا ۱۳۶ ، ۱۳۸ تا ۱۴۱ ، ۱۴۴ ، ۱۴۶ تا ۱۵۰ ، ۱۵۵ ، ۲۶۸ ، ۲۷۰ ، ۲۸۰ ، ۲۸۴ ، ۴۸۷ ، ۵۱۶ ، ۵۱۸ -
صحیفہ ، لاہور : ۶۶ -
صدرا : ۳۷۵ -
صفحاتِ محمد عاکف : ۳۰۷ -
صوفی (رسالہ) : ۱۹۸ -

ض

ضربِ کلیم (صورِ اسرافیل) : ۵۷۰ ، ۵۸۵ ، ۵۹۹ ، ۶۰۲ ، ۶۰۷ ، ۶۰۸ ، ۶۱۰ ، ۶۱۲ ، ۶۱۴ -
ضیا (مجلہ) : ۵۸۶ -

ط

طبقاتِ ابنِ سعد : ۲۴۳ -
طریقت (رسالہ) : ۱۳۶ ، ۲۱۵ -
طلوعِ اسلام : ۵۶۹ تا ۵۷۱ ، ۵۷۹ ، ۵۹۱ ، ۵۹۴ ، ۵۹۸ ، ۶۰۰ ، ۶۰۱ -

ظ

ظلّ السلطان : ۱۷۱ -

ع

عالمگیر برادری (Brotherhood) : ۴۳۲ -
عبقات : ۲۹۸ -
عبرت : ۲۴۰ ، ۲۹۳ ، ۳۰۰ -
عصرِ آزادی : ۲۸۰ -
عصمت : ۶۸۷ -
علم الاقتصاد : ۸۰ -
علی گڑھ میگزین : ۳۰۷ ، ۳۵۴ -

غ

غالب نامہ : ۶۳۴ ، ۶۳۵ -

ف

فاران : ۶۹۸ -
فتح قسطنطنیہ : ۱۰۸ -
فتح نامۂ تیموری : ۲۶۲ -
فتوحات : ۱۴۲ ، ۱۴۳ ، ۳۶۸ -
فصوص الحکم : ۱۴۲ ، ۱۴۳ ، ۳۷۳ -
فضیلت الشیخین : ۱۵۶ -
فلسفہ اور معجزہ : ۳۰۸ -
فلسفۂ عجم : ۸۴ ، ۳۶۳ -
فنون (ماہنامہ) : ۲۰۵ -
فؤسٹ : ۳۷۱ -
فی تحقیق المکان : ۴۸۳ -
فی درایۃ الزمان : ۳۶۹ -
فیض الاسلام : ۶۹۷ -
فیہ مافیہ : ۲۸۹ -

ق

قادیانی مذہب : ۶۰۵ ، ۶۳۷ -
قرآن آسان قاعدہ : ۳۰۰ ، ۳۰۷ -
قرآن شریف : ۷۷ ، ۱۳۱ ، ۱۳۷ ، ۱۴۱ ، ۱۴۳ ، ۱۵۶ ، ۱۶۶ ، ۱۷۱ ، ۱۷۶ ، ۱۷۸ ، ۲۵۴ ، ۲۶۷ ، ۲۷۸ تا ۲۸۰ ، ۳۰۰ ، ۳۱۶ ، ۳۲۷ ، ۳۳۵ ، ۳۳۶ ، ۳۳۸ ، ۳۴۹ ، ۳۵۰ ، ۳۸۲ ، ۴۳۰ ، ۴۴۰ ، ۴۴۴ ، ۴۹۱ ، ۵۰۴ ، ۵۲۴ ، ۵۵۳ ، ۵۵۷ ، ۴۶۱ ، ۵۶۲ ، ۵۷۶ ، ۶۲۴ ، ۶۲۵ ، ۶۷۳ -
قصیدۂ بردہ : ۳۱۷ -
قواعدِ اُردو : ۹۹ ، ۱۱۶ -

ک

کارِ امروز : ۲۶۳ -
کامریڈ : ۹۷ ، ۲۶۹ -
کتاب التقدیر : ۳۷۵ -
کتاب الطواسین : ۱۳۹ ، ۱۴۰ ، ۴۰۴ ، ۴۰۶ -
کتاب المعیشت : ۱۶۷ -
کتابِ خراج : ۶۹۸ -
کشمیری میگزین : ۸۷ ، ۱۲۵ ، ۱۳۵ -
کفرتوڑ : ۲۸۸ -
کفرِ عشق : ۶۶۲ -
کلامِ نذر : ۶۹۳ -
کلیاتِ اقبال : ۳۳۷ -
کلیاتِ عزیز : ۴۲۵ -
کلیدِ اخباربینی : ۱۱۹ ، ۱۲۲ -
کھتری پتریکا : ۲۲۰ -
کیمبرج ماڈرن ہسٹری آف انڈیا : (دیکھیے ماڈرن ہسٹری آف انڈیا) -

گ

گایتری : ۲۶۸ -
گفتارِ ادبی : ۶۹۷ -
گفتارِ اقبال : ۳۷۲ ، ۴۱۳ ، ۴۲۸ ، ۴۳۰ ، ۴۳۳ ، ۴۴۸ ، ۴۴۹ ،

۳۶۹ ، ۳۷۸ ، ۳۸۰ تا ۳۸۲ ،
۳۹۳ ، ۳۹۴ ، ۶۲۹ ، ۶۶۴ -
گلزارِ عثمانی (مجموعہ قصائد) : ۳۴۲ ،
۶۸۷ -
گلشنِ راز : ۳۶۴ -
گلشنِ رازِ جدید : ۳۶۴ ، ۳۹۷ -
گنجِ سخن : ۵۸۱ -
گہرستان (مجموعۂ اشعار) : ۵۲۲ -
گیتا (دیکھیے بھگوت گیتا) -

ل

لٹریری ہسٹری آف پرشیا : ۱۵۳ ،
۲۵۰ ، ۲۵۴ ، ۳۶۷ -
لسان الغیب : ۸۹۵ -
لطائفِ غیبی : ۱۵۲ ، ۲۵۰ -
لطیفۂ غیبی : ۲۹۵ -
لمعات : ۱۵۵ -
لندن ٹائمز : ۴۹۴ -
لیٹرز آف میاں فضل حسین : ۳۷۰ ،
۳۶۱ ، ۴۹۱ -
لیٹرز اینڈ رائٹنگز آف اقبال : ۶۶ ،
۶۹۵ -
لیڈر : ۴۵۳ -

م

ماڈرن ریویو : ۵۸۶ -
ماڈرن ہسٹری آف انڈیا : ۱۰۴ ،
۱۱۳ -
ماہِ نو : ۳۴۶ ، ۳۵۵ ، ۳۸۱ ،
۴۳۶ ، ۶۸۷ -
مباحثِ مشرقیہ : ۳۷۶ -
مبسوط : ۱۷۰ -
متاعِ درد : ۴۰۰ -
مثنوی مولوی روسی : ۲۲۹ ،
۵۵۳ -
مجلۂ اقبال : ۳۹۲ ، ۶۹۳ ، ۶۹۴ ،
۶۹۸ -
مجلۂ عثمانیہ : ۶۱۹ -
مجمع الفصحا : ۶۹۴ -
مخبرِ دکن : ۱۷۰ -
مخزن : ۷۰ ، ۷۵ ، ۸۴ ، ۹۱ ،
۲۰۲ ، ۲۶۹ ، ۲۷۱ -
مدہوشی بیخودی : ۱۵۲ -
مرأۃ المثنوی : ۵۴۰ ، ۵۹۹ -
مرقّعِ چغتائی : ۳۵۳ ، ۳۵۴ ،
۳۹۳ -
مسافر (مثنوی سیاحتِ افغانستان) :
۵۱۸ ، ۵۲۰ تا ۵۲۲ ، ۵۲۴ ،
۵۳۸ -
مسجد (اخبار) : ۵۴۳ -
مسدس حالی : ۵۸۲ -
مسدس حالی (صدی ایڈیشن) : ۵۸۲ -
مسلم آؤٹ لک : ۳۲۰ ، ۳۷۰ ،
۳۷۲ ، ۳۹۰ ، ۴۲۶ -
مسلمانوں کے نظریات متعلقۂ مالیات :
۳۳۴ -
مشاہیرِ کشمیر : ۱۵۴ -
مصباح القواعد : ۱۰۰ ، ۱۴۲ -
معارف : ۱۹۸ ، ۲۱۴ ، ۲۲۴ ،
۲۳۲ ، ۲۶۸ ، ۲۹۴ ، ۲۹۵ ،

۳۲۹ ، ۳۸۹ ، ۴۸۱ ، ۶۹۸ -
معاصرین اقبال کی نظر میں : ۳۶۴ -
مفردات : ۳۶۱ ، ۵۲۴ -
مقدمہ (ابن خلدون) : ۱۵۴ -
مقدمۃ القرآن : ۴۰۲ -
مقدمۂ تاریخ سائنس : ۶۷۸ -
مکاتیبِ اقبال بنامِ گرامی : ۶۵ ،
۶۶ ، ۸۹ ، ۹۷ ، ۹۹ ، ۱۰۰ ،
۱۰۷ ، ۱۱۵ ، ۱۱۶ ، ۱۲۱ ،
۱۶۰ ، ۱۶۳ ، ۱۶۴ ، ۱۶۹ ،
۱۷۱ تا ۱۷۴ ، ۱۷۶ تا ۱۸۴ ،
۱۸۶ تا ۱۸۸ ، ۱۹۰ ، ۱۹۱ ،
۱۹۹ ، ۲۰۰ ، ۲۰۷ ، ۲۱۰ تا
۲۱۲ ، ۲۲۰ ، ۲۲۲ ، ۲۲۳ ،
۲۴۰ ، ۲۴۸ ، ۲۴۹ ، ۲۵۴ ،
۲۵۸ ، ۲۶۰ ، ۲۶۱ ، ۲۶۴ ،
۲۶۷ ، ۲۷۳ ، ۲۷۵ تا ۲۷۹ ،
۲۸۱ تا ۲۸۳ ، ۲۸۵ ، ۲۸۷ ،
۲۹۱ تا ۲۹۵ ، ۳۰۱ ، ۳۰۴
تا ۳۰۶ ، ۳۰۹ ، ۳۱۱ ،
۳۲۱ ، ۳۲۴ ، ۳۲۵ ، ۳۳۹ ،
۳۴۰ ، ۳۵۲ ، ۳۵۶ ، ۳۶۴ ،
۳۶۶ ، ۳۶۷ -
مکاتیبِ اقبال بنام نیازالدین خاں :
۶۶ ، ۱۳۸ ، ۱۴۱ ، ۱۴۵ ،
۱۵۰ ، ۱۵۵ ، ۱۶۲ ، ۱۶۶ ،
۱۶۸ ، ۱۷۶ ، ۱۸۸ ، ۱۸۹ ،
۱۹۲ ، ۱۹۶ ، ۲۰۴ ، ۲۰۷ ،
۲۰۹ ، ۲۱۰ ، ۲۱۷ ، ۲۱۹ ،
۲۲۲ ، ۲۲۳ ، ۲۲۶ ، ۲۲۸ ،
۲۳۰ ، ۲۳۴ تا ۲۳۶ ، ۲۳۹ ،
۲۴۱ ، ۲۴۳ تا ۲۴۷ ، ۲۵۴ ،
۲۵۶ ، ۲۶۱ ، ۲۶۲ ، ۲۷۱ ،
۲۷۲ ، ۲۷۸ ، ۲۷۹ ، ۲۸۵ ،
۲۹۲ ، ۲۹۶ ، ۲۹۷ ، ۳۱۱ ،
۳۱۳ ، ۳۱۶ تا ۳۱۹ ، ۳۲۲ ،
۳۲۸ ، ۳۳۰ ، ۳۳۱ ، ۳۳۳ ،
۳۴۱ ، ۳۴۳ ، ۳۴۴ ، ۳۵۰ ،
۳۷۶ ، ۳۷۷ -
مکتوباتِ اقبال بنام سیّد نذیرنیازی :
۶۶ ، ۳۸۴ ، ۳۸۷ ، ۳۸۸ ،
۳۹۱ ، ۳۹۷ ، ۳۹۹ ، ۴۰۴ ،
۴۰۶ ، ۴۱۳ تا ۴۱۵ ، ۴۱۸ ،
۴۱۹ ، ۴۲۱ ، ۴۲۲ ، ۴۲۶ ،
۴۲۷ ، ۴۲۹ ، ۴۳۰ ، ۴۳۲ ،
۴۳۵ ، ۴۴۰ ، ۴۴۸ ، ۴۵۶ ،
۴۵۹ ، ۴۶۵ ، ۴۷۲ ، ۴۷۹ ،
۴۸۴ ، ۴۸۵ ، ۵۹۳ ، ۴۹۴ ،
۴۹۷ تا ۵۱۳ ، ۵۱۵ ، ۵۱۷ تا
۵۵۳ ، ۵۵۵ ، ۵۵۷ ، ۵۵۹ تا
۵۶۲ ، ۵۶۵ تا ۵۷۴ ، ۵۷۶ ،
۵۷۸ ، ۵۷۹ ، ۵۸۳ ، ۵۸۵ ،
۵۸۹ تا ۵۹۸ ، ۶۰۰ ، ۶۰۱ ،
۶۲۷ ، ۶۴۳ -
منادی : ۱۱۷ ، ۵۹۵ -
منطق الطیر : ۱۹۶ -
مہندرا منڈل : ۲۴۱ -
میگزین : ۸۱ -
میونسپل گزٹ : ۱۶۸ -

ن

نجات دہندہ گاندھی : ۳۸۲ -
نسیم سلیم : ۶۸۶ -
نظام (رسالہ) : ۲۱۵ ، ۲۲۱ -
نظام المشائخ : ۱۲۳ -
نقوش (اقبال نمبر) : ۹۲ ، ۳۷۳ ، ۳۷۷ ، ۶۹۶ -
نقیب : ۲۳۱ ، ۲۶۶ -
نوادر اقبال (خطوط بنام مہاراجہ کشن پرشاد) : ۶۶ -
نوٹس آن اسلام : ۳۱۱ -
نورجہاں (رسالہ) : ۳۷۴ ، ۳۷۹ -
نیرنگ خیال : ۳۳۴ -
نیشن (رسالہ) : ۲۶۸ -

و

وجدانی نشتر : ۱۳۵ ، ۱۳۶ -
وطن (اخبار) : ۷۲ ، ۷۶ ، ۷۷ ، ۲۶۲ -
وکیل : ۱۵۰ ، ۱۵۱ ، ۱۵۵ ، ۲۰۵ -

ہ

ہزار داستان : ۳۱۰ -
ہمایوں : ۲۷۲ ، ۳۱۵ ، ۳۵۷ ، ۶۳۶ -
ہمدرد : ۲۶۹ -
ہمدم : ۳۴۷ ، ۳۵۳ -
ہندو تیوہاروں کی اصلیت اور ان کی جغرافیائی کیفیت : ۳۶۰ -
ہندوستان کی اسلامی تاریخ : ۹۳ -
ہیل (Hell) : ۳۷۴ -

ی

یاد رفتگاں : ۷۴ -
یورپ میں دکھنی مخطوطات : ۴۴۱ -

☆ ☆ ☆